دیوبندی مذہب کا مکمّل حساب

تمام دیوبندی لٹیریچر کا خلاصہ اور دیوبندی مذہب کے متعلق عجیب و غریب نئے تازے انکشافات

دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ

تالیف

مولانا غلام مہر علی، گولڑوی

منڈی چشتیاں شریف

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ مہریہ، مسجد نور، منڈی چشتیاں شریف، ڈویژن بہاولپور پاکستان

ناشر:۔ مجلس تحفظ علم رسالت پاکستان

قیمت: چار روپے صرف علاوہ محصول ڈاک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۔ مغیث المستغیثین بسید المرسلین احمدك اللھم یا مجیب کل سائل واصلی واسلم علی ھذا النبی الذی ھو الیك اشرف الوسائل مظھر ذاتك وصفاتك عالم ما فی السمٰوات والارض بفضلك وعطائك شفیعنا ووکیلنا ووسیلتنا فی الدارین سیدنا محمد وعترته المتطھرین وجمیع اصحابه واحزابه اجمعین ۔

امابعد۔ واضح رائے عالی باد، کہ بندہ جب ہی ۱۳۶۵ھ میں علوم عربیہ سے فارغ ہوا۔ تو ایسے ماحول سے دوچار ہونا پڑا۔ کہ دیوبندیوں کی طرف سے مشائخ کرام وصوفیائے عظام (متعنا اللہ بفیوضاتھم) پر بدعت اور شرک کے فتوؤں سے اس فرقہ کے حملوں کے دفعیہ کی طرف مجبوراً توجہ کرنی پڑی۔ بندہ نے ابتدار میں دیوبندیوں کے رسالہ "چودھویں صدی کا بزرگ" (جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور ماننے والوں کو مشرک کہا گیا تھا) کا جواب "نورِ محمدی" "صواعق عنابیہ" لکھا۔ اور مرزائیہ کی رد میں خاتم النبیین لکھا۔ بعدہٗ مختلف مقامات پر مناظرے ہوئے۔ جن میں سے مناظرہ چاہ گیلن متصل ٹوبہ ٹیک سنگھ قلندر شاہ تحصیل پھالیہ ولنگر اور مناظرہ چک ۶۹ ڈیرانوالہ ومناظرہ موضع جیبھ متصل قبولہ ضلع منٹگمری ومناظرہ موضع ڈھاباں حوالی بہاولنگر ومناظرہ منڈی صادق گنج وچک ۵۲ ہارون آباد میں دیوبندیوں کو ایسی فاش شکستیں ہوئیں، جن کی حقیقت ہر موافق ومخالف کو تسلیم ہے۔ مگر جب کبھی بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آیا، پیش قدمی کبھی بھی ہماری طرف سے نہیں ہوئی۔ چنانچہ بندہ کی یہ کتاب بھی کسی قسم کی پیش قدمی نہیں۔ بلکہ حال ہی میں شائع کردہ دیوبندیوں کی کتابیں "چراغ سنت"۔ "تحقیق المذاہب"۔ بریلوی مذہب"۔ "فیصلہ کن مناظرہ" و "آئینہ صداقت" وغیرہ کا مدافعانہ جواب ہے۔ چونکہ دیوبندیوں نے اپنے رسالوں میں حضرات اولیائے کرام وعلمائے عظام پر نہایت فحش قسم کے حملے کرکے اہل سنت کے دلوں کو مجروح کیا ہے، اس لئے مجبوراً بندہ کو حقیقت کا اصل رُخ بے نقاب کرنے کے لئے کچھ لکھنا پڑا ہے بندہ نے اس کتاب میں دیوبندی رسائل سے نسبتاً از حد درجہ نرم زبان استعمال کی ہے، ان چند اوراق کی تسوید

سی پر حملہ یا دل شکنی قطعاً مقصود نہیں، صرف احقاقِ حق مطلوب ہے، واللہ اعلم قوم میری اس کوشش ناتمام کو کس نظر سے دیکھے، مگر دیوبندی حرکات سے باخبر احباب اس کتاب کو سُنیت کی ایک بہت بڑی خدمت تصور فرماوینگے ؎

کارِ خود با ناسزا نہ کند رہا
مرد می نہ کند بجائے ناسزا (عطار ؒ)

اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے، وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا، معاشرے کے تحفظ و بقا کے لئے بھی تخریبی حرکات کی مدافعت شرعًا و اخلاقًا ہر طرح جائز بلکہ ضروری امر ہے، واللہ حسبی و نعم الوکیل۔

بندہ نے جو حوالہ جات اس کتاب میں دیئے ہیں، ان کے ماخذ دکھانے کا ذمہ دار ہوں، اور بوجہ غلطی کتابت کسی صفحہ نمبر کے غلط یا خلط ہو جانے کی صورت میں بندہ کی طرف رجوع فرمالیا جاوے، تو تسکین کرادونگا۔ کیونکہ کاتب کی غلطی کا مصنف ذمہ دار نہیں ہوتا۔ تاہم کتابت کی تصحیح میں بھی حتی الوسع احتیاط کی گئی ہے۔ بندہ کی اس کتاب میں بعض مباحث بوجہ ضخامت کے فی الحال نظر انداز کردی گئی ہیں،

امید ہے کہ احباب اہل سنت اس نازک دور میں میری اس اونیٰ خدمت کے بدلے میرے حق میں دعائے خیر فرماوینگے۔ اور دیوبندی حضرات کی خدمت میں دردمندانہ گذارش ہے کہ ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ابوالرضا یٰسین غلام مہر علی،
سُنی حنفی مسلکاً - گولڑوی بیعتہً محمود پوری،
خطیب منڈی چشتیاں شریف،
(جولائی ۱۹۵۷ء)

اسلام میں تکفیری فتنے

اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی خوب بہتر جانتا ہے، کہ عالم رنگ و بُو کو وجود میں جلوہ گر ہوئے کتنا عرصہ گذر چکا ہے، مگر وساطت اسباب سے اتنی بات ہر باخبر انسان کو معلوم ہے، کہ بنی نوع انسان کی بود و باش کا سنگِ بنیاد جب سے اس دنیا میں رکھا گیا، اسی دَور سے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب عالم مانی السموٰت والارض، نورِ مجسم، مظہر اوّل و آخر ظاہر و باطن اور بکلِ شیئٍ علیم، محبوب خدا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم کے مقدس زمانہ تک جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس دین اسلام کے تحفظ و بقا و راہِ راست سے بھٹکے ہوئے انسانوں کی رہنمائی کے لئے اپنے پاک نبیوں کو مبعوث فرمایا، تو ان خاصانِ حق سے بُغض و حسد رکھنے والے طبقہ نے اپنی تباہ کن شورشوں سے کسی بھی رہبر انسانیت سے درگذر نہیں کیا، نمرود فرعون کے سیاہ کارنامے کسی سے بھی مخفی نہیں۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ نے ان ظالم قوموں کی ستم کاریوں کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے، وَكَانُوا يَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ سے تو مزید وضاحت ہو جاتی ہے، کہ اہلِ ہوا نے ان پاک ہستیوں کے قتل تک گریز نہیں کیا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق ساحر، مجنون وغیرہ کے ناپاک فتوے دینے والے بھی بڑے بڑے علم کے ٹھیکیدار ہی تھے۔ اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، اس لئے آپ کے بعد آپ کے سچے جانشینوں حضرات صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین و اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بدعت و شرک و کفر کی فتوٰی بازی کا کام خود مدعیانِ اسلام نے ہی سنبھال لیا، اور محض اپنی علمی موشگافیوں اور احساس برتری کے جذبہ میں اضله الله علی علم کا مصداق بعض نام نہاد علماء ہی بزرگانِ سلف کو بدعتی کافر کہنا جہادِ اکبر قرار دینے لگے، خلافتِ راشدہ کے مقدس دَور میں ہی بعض مفتیوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بدعتی ہونے کا فتوٰی صادر فرما دیا تھا، چنانچہ حمیدالدین ایم، اے، علیگ اپنی کتاب تاریخ اسلام داخل شدہ ایم، اے کورس پنجاب کے باب خلافتِ عثمانیہ میں لکھتے ہیں، کہ خارجیوں سبائیوں نے جو سات الزامات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر لگائے تھے، ان میں ایک الزام یہ بھی تھا کہ یہ بدعتی ہو چکا ہے، پھر سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر بھی بدعتی و مشرک ہونے کا فتوٰی دیکر ہی آپ کو شہید کیا گیا۔ دیکھو (عام کتب تاریخ و مذاہب اسلام مصنفہ مورخ مشہور علامہ نجم الغنی ص۸۷ و فتاوٰی ثنائیہ ج ۱ ص ۱۳) اور پھر ایسی ناپاک تحریکوں کے چلانے والے صرف جاہل ہی نہ تھے۔ بلکہ بڑے بڑے علم و فضل اور "توحید" کے ٹھیکیدار کہلانے والے بھی پیش پیش تھے، اور وہ اپنے مقصد و مذہب کو اس قدر سچا اسلام تصور کرتے تھے، کہ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہ وغیرہا آیاتِ قرآنیہ پڑھکر ہی خاصانِ حق کو بدعتی کہتے تھے، حتی کہ ابن ملجم جیسے شقی انسان نے جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو شہید

کرلیا، تو بڑے تپاک سے کہہ رہا تھا، فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ، الغرض یہ تکفیری فتنہ خوارج سے ہوتا ہوا نجد میں ابن عبدالوہاب نجدی کی زیر سرپرستی آیا اور اس نے بھی تمام عالم اسلام کو بدعتی اور کافر قرار دیکر خود حرم شریف میں سینکڑوں اولیائے کرام و علمائے اسلام کو قتل کراکر دم لیا۔ پھر ہندوستان کی بدقسمتی سے اس زہریلے فتنہ کی باگ ڈور ہندوستان کے ایک نجدی مولوی اسماعیل دہلوی نے سنبھالی اور کتاب "تقویۃ الایمان" کے ذریعے ہر مسلمان کو بدعتی اور مشرک کہہ کر اہل اسلام کو تباہی کے گھاٹ اتارا، اور اسی مقصد کے لئے اسماعیلی مولویوں نے ایک تعلیمی مرکز "مدرسہ دیوبند" قائم کرکے اہل اسلام کی تکفیر کا بازار گرم کیا، جس کی تفصیل آئندہ اوراق میں آپ ملاحظہ فرمالینگے، اور آج بھی "حکیم الامۃ" اور "شیخ الہند" کے مخصوص القاب سے مزین ہونے والے مکفرین اہل اسلام کے متبعین خود توحید کے ٹھیکیدار کہلاکر تمام اہل اسلام کو بدعتی کہنے کا خوب بازار گرم کئے ہوئے ہیں،

دیوبند کا تکفیری فتنہ

یہ دیوبند کا فتنہ بھی خوارج و روافض علماء کے فتنوں کا ہی ایک تکفیری شعبہ ہے، چونکہ سرزمین ہند بھی حضرات اولیائے کرام کی مرہون منت ہے، کہ ان خاصان حق نے اپنی خدا داد برکات و خصوصی خدمات سے ہزاروں انسانوں کو اسلام سے روشناس کرایا، اور حضرت داتا گنج بخش و خواجہ معین الدین چشتی و حضرت گنج شکر فرید و حضرت غوث بہاءالحق رضوان اللہ علیہم اجمعین و جمیع اولیائے کرام و علمائے اہل سنت و جماعت سے جمہور مسلمین کو سچی محبت اور عقیدت تھی، اس لیئے ان کی شان رفعت کو دیکھ کر دیوبندی مولویوں کو ایک قسم کا حسد پیدا ہوا، اور انہوں نے صحابہ تابعین و جمیع سلف صالحین کی تکفیر کرنے والے اپنے اسلاف کی طرح ہندوستان کے تمام سنی مشائخ و علماء کو بدعتی اور مشرک کہہ کر اپنے تکفیری فتنے کا خوب بازار گرم کیا اور ہمیشہ سے اپنی علمی چالاکیوں کے فریب میں تمام اکابرین سلف کو بدعتی قرار دیتے رہے ہیں، اور آج تک اس "جہاد" میں اپنی پوری قوت اور تبلیغ سے مصروف کار ہیں، دراصل دیوبند کا فتنہ خوارج و روافض اور مرزائیہ کے تمام موجودہ و سابقہ فتنوں سے زیادہ تباہ کن و خطرناک فتنہ ہے، کیونکہ یہ لوگ اسلام اور حنفیت کا لبادہ اوڑھ کر ہی مسلمانوں کو اپنے خطرناک مشن کا شکار کر رہے ہیں،

دیوبند کے تکفیری فتنہ کا ماضی، حال، مستقبل

چونکہ دیوبند کا یہ تکفیری فتنہ انگریزوں کی پیدا کردہ ایک لعنت تھی، جس نے ملک و ملت کی بیخ کنی اور مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہنے میں پوری مساعی کی ہیں، اس لئے انگریزی دور حکومت و ہندوؤں کے اقتدار میں مرزائیت و دیوبندیت نے کافی ترقی کی ہے، جس کو فرو کرنے میں علمائے اسلام خصوصًا مجدد الملۃ حضرت

مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے سختی سے مقابلے کئے اور اس فتنہ کی اصل محرک کتابیں "تقویۃ الایمان" "تعلیم الاسلام"، "فتاویٰ رشیدیہ" وغیرہ کے بے شمار رد کئے، مگر انگریزی پالیسی سے یہ فتنہ برابر چلتا رہا۔
تقسیم ملک کے بعد خیال تھا کہ مسلمانوں کو بدعتی کہنے اور ہندؤں سے مل کر مسلمانوں کو تباہ کرنیوالے یہ مولوی شاید اب تو مسلمانوں کے حال پر ضرور رحم کرینگے، جبکہ مسلمانوں کی ہزاروں معصوم بیٹیاں سکھ بھیڑیوں کے دستِ جفا کا نشانہ ہیں، مسلمانوں کے معصوم بچے ان کی نظروں کے سامنے ہزاروں قتل کئے گئے۔ کم از کم ان جانکاہ حادثات سے تو ہر شخص نے اپنے کردار پر نظر کی ہوگی، مگر افسوس! کہ دیوبندی مجاہدین بدعت و شرک کے ہر قسم کے سامانِ حرب سے لیس ہو کر اب بھی مسلمانوں پر فتویٰ بازی کی برابر مشین چلا رہے ہیں، اب آئندہ چل کر دیوبندیوں کی اِس **فتنہ پردازی** کے جو نتائج نکلیں گے اُن کا ہر ذی فہم انسان خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔

دیوبندی اور سُنّی اختلافات

عوام النّاس یا حقیقت سے نا آشنا لوگ کسی معاملہ کی گہرائی تک پہنچنے سے قبل ہی اپنی طرف سے ایک معیار قائم کر لیتے ہیں، چنانچہ بعض حضرات ابھی تک دیوبندی و سُنّی اختلافات کو صرف چند مسائل کا ایک فروعی اختلاف سمجھے ہوئے ہیں، کہ شاید میلاد شریف، عُرس، فاتحہ وغیرہ اعمالِ حسنہ کے جائز و ناجائز ہونے کے بارے میں ہی یہ ایک مسئلہ کا سوال ہے، اور اسی پر ہی دیوبندی و سُنّی اختلافات کا سارا دار و مدار ہے۔ حالانکہ یہ سمجھنا بالکل غلط اور حقیقت سے سراسر لاعلمی ہے، کیونکہ باوجودیکہ سُنّی علماء مسائل مذکورہ وغیرہ کے قائل ہونے میں یقیناً حق پر ہیں، اور خود دیوبندیوں نے بھی تسلیم کیا ہے، کہ تمام سلف صالحین کا یہی مسلک تھا چنانچہ دیوبندیہ کے پیشہ ور مناظر مولوی منظور صاحب لکھتے ہیں:۔

> حضرات علمائے فرنگی محل لکھنؤ حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سجاد صاحب بہاری مرحوم جیسے بہت سے علمائے کرام اور علمی سلسلوں اور خاندانوں کا نام لیا جاسکتا ہے، ان حضرات کا مسلک حضرات علمائے دیوبند کے مسلک سے مختلف تھا۔ (فیصلہ کن مناظرہ صد ۶)

جس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ دیوبندیوں کا مسلک سلف صالحین کے خلاف اور فرقۂ خوارج و نجدیہ وہابیہ کے موافق ہے، اور علماء و صلحا کا خلاف صرف دیوبندیوں نے ہی کیا اور یہ سب کچھ انگریزی قانون (لڑاؤ اور حکومت کرو) کی بناء پر ہی دیوبند سے قائم کیا گیا۔

مگر بایں ہمہ

سُنیوں اور دیوبندیوں میں صرف ان مسائل کا اختلاف ہی کوئی بنیادی اختلاف نہیں، بلکہ اصل معاملہ دیوبندیہ کی اُن ناپاک تحریروں کا ہے، جن میں علمائے دیوبند نے خدا تعالےٰ کی تکذیب اور بانیٔ اسلام (فداہُ ابی و امی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھلی توہین کی ہے، اور جمیع سلف صالحین، اولیائے کرام و بزرگان دین کو بدعتی اور کافر کہا ہے، چنانچہ اس معاملہ کی وضاحت کے لئے قبل ازیں بھی بے شمار کتابیں لکھی جاچکی ہیں، اور بندہ کی اس کتاب میں بھی بعض مقامات پر اصل تحریریں پیش کی جاوینگی، مجھے امید ہے کہ اہل اسلام بنظرِ انصاف حق و باطل کا فیصلہ فرماکر بندہ کے حق میں خاتمہ بالخیر کی دعا فرماوینگے ؎

نہ دے نامے کو اتنا طول غالبؔ مختصر لکھدے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

اس نازک دور میں جبکہ اہل اسلام کو مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہونا پڑا ہے، اور پھر مجھ جیسے بے بضاعت وعدیم الفرصت کے لئے تو کسی کتاب کا لکھنا اور بھی کٹھن منزل تھی، مگر خاصان حق حضرات اولیائے کرام وصوفیائے عظام وعلمائے اہلسنت وجماعت پر دیوبندیوں کی بدعت وشرک بازی اور ان کے متواتر حملوں نے ہر طرح مجبور کر دیا اور ؏

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

اس لئے سرسری طور پر یہ چند اوراق سپرد قلم کر دئے گئے، کہ ؎

امیر جمع ہیں احباب دردِ دل کہہ لے
پھر التفاتِ دلِ دوستاں رہے نہ رہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان یا کفر کے متعلق خدائی اصول

جو شخص آپ کا ادب کرے وہ مسلمان ہے

اور

جو شخص آپ کی بے ادبی کرے وہ بے ایمان ہے

ارشادِ الٰہی

۱۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

۲۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

پہلی آیت میں ارشاد فرمایا گیا، کہ اے مسلمانوں راعنا کے لفظ میں چونکہ راعی (چرواہے) یا رعونت کا معنٰے بھی نکلتا ہے، اور گو اس کا ایک معنٰے صحیح بھی ہے، مگر بوجہ موہم بے ادبی ہونے کے ایسا لفظ بے ادبی کا میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ کہو، ورنہ یاد رکھو، کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔
دوسری آیت میں فرمایا گیا، کہ دنیا اور آخرت میں کامیاب وہی لوگ ہیں، جو کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاکر آپ کا ادب بھی کریں، آپ کی امداد عمل بالقرآن سے مشرف بھی ہوں۔
نتیجہ یہ نکلا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں رہتا اور آپ کا ادب اور احترام کرنیوالے ہی مومن ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان یا کفر کے متعلق دیوبندی اصول

جو شخص آپ کا ادب کرے وہ پکا بے ایمان کافر ہے

اور

جو شخص آپکی بے ادبی وبعزتی کرے وہ پکا مومن مسلمان ہے

ارشادِ دیوبند

۱۔ بدعتی کے معنی ہیں با ادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان

(اضافات الیومیہ تھانوی ج ۴ ص ۸۱ سطر ۳ و ج ۳ ص ۱۶۶، سطر ۱۹

۲۔ وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان اور بدعتی کے معنی ہیں با ادب بے ایمان

(اضافات الیومیہ ج ۴ ص ۱۷۰ سطر ۲)

دیوبندی مذہب کے اس اصولی فیصلہ سے مندرجہ ذیل نتائج نکلے :-

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنیوالا شخص بے ایمان ہے کیونکہ تھانوی نے باادب کو بے ایمان قرار دیا ہے۔

۲۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرے وہی پکا مومن ہے کیونکہ تھانوی نے بے ادب کو ایماندار قرار دیا ہے

۳۔ جو شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت و ثنا کر رہا ہو، اور ادب کی تلقین کرتا ہو، سمجھ لو کہ وہ بدعتی ہے۔ کیونکہ تھانوی کے نزدیک آپ کا ادب بدعتی ہی کرتے ہیں، اور یہی ان کے بدعتی ہونے کا سبب ہے۔

۴۔ جو شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دے رہا ہو، اور گستاخ ہو اور بدگوئی وسب وشتم کرے اور بے ادبی کی تلقین کر رہا ہو، سمجھ لو کہ وہ وہابی دیوبندی ہے، کیونکہ تھانوی فیصلہ سے آپ کی بے ادبی وہابی ہی کرتے ہیں۔

واضح رہے

کہ دیوبندی وہابیوں سے مذہباً و اعتقاداً مکمل متحد ہیں، چنانچہ امام دیوبند رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:-

عقائد میں سب متحد مقلد و غیر مقلد ہیں، (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صفحہ ۱۱ سطر ۱۴)

اور اشرف علی تھانوی لکھتا ہے

اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی سب وہابی بن جائیں، (الافاضات الیومیہ ج ۳ صفحہ ۴۰ سطر ۵)

اس گنگوہی اقرار و تھانوی اظہار تمنا سے بخوبی واضح ہو گیا، کہ وہابیوں دیوبندیوں میں ذرہ برابر فرق نہیں ہے، اور وہابیوں کا بے ادب و گستاخ ہونا خود تھانوی اقرار سے معلوم ہو چکا، تو نتیجۃً ثابت ہو گیا کہ وہابی و دیوبندی ہر دو جماعتیں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادب و گستاخ ہیں اور ان لوگوں نے انگریزوں کے اشارے پر نیا دین گھڑ کر ملت اسلامیہ کو سخت نقصان پہنچایا ہے، کسی نے خوب کہا ہے ؎

عقائد پر قیامت آئیگی ترمیم ملت سے
نیا کعبہ بنے گا مغربی پتلے صنم ہوں گے

باب اوّل

دیوبندی مذہب کا اجمالی خاکہ

دیوبندیت کی تاریخ

دینی تجزیہ:- دیوبندی مذہب خارجی وشیعہ سازش کا ایک اسٹنٹ ہے، جو کہ اسلام کے رنگ میں تقریباً ایک صدی سے سرزمین ہند میں کھیلا جا رہا ہے۔ دیوبندی مولوی ابتداءً علم وعمل سے ایک یتیم جماعت تھی، جنہیں اپنے پیٹ پالنے اور خوارج کے عقائد کی نشر واشاعت کیلئے مسلمانوں کے ہاں کہیں جائے پناہ نہ ملتی تھی، چونکہ اس زمانہ میں شیعہ مذہب وہندو مت کے بڑے بڑے سرمایہ دار سرکار اودھ مہاتما گاندھی وغیرہ ایسے پیٹ پرستوں کی تلاش میں تھے، کہ جو ان کے بندۂ بے دام بنکر ہندوؤں اور شیعوں کا ساتھ دیکر بزرگانِ اسلام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کرام کے مزارات پر جانے والے اور بزرگانِ اسلام سے عقیدت رکھنے والے اہل اسلام کو ان خاصانِ حق کے خلاف بدعت وشرک کے فتوے دیکر ان سے بیزار کر سکیں، چونکہ شیعوں کے خلاف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "تحفہ اثنا عشریہ" لکھ کر رفض وتشیع کے پرخچے اڑا دئے تھے اولیائے کرام سے مسلمانوں کی عقیدت ہندوؤں کے ساتھ میل جول میں ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی۔

اس لئے دیوبندی مولویوں کو شیعوں نے اس مطلب برآری کے لئے خریدا، اور ہندو راجوں کے خزانے ان ہندو نواز دیوبندی مولویوں کے لئے مکمل کھول دئے گئے، ہندوؤں کا مقصد اولیاء اللہ کے ماننے والوں کو بدعتی ومشرک کہلوانا تھا، اور شیعہ یہ چاہتے تھے، کہ "تحفہ اثنا عشریہ" وغیرہ کے بعد مسلمانوں کو جو نفرت اہل تشیع سے پیدا ہو گئی ہے، کسی طرح وہ ختم کر دی جائے، چنانچہ یہ کام دیوبندی علماء نے پورے طور پر سنبھال لیا۔

کیونکہ دیوبندی مولویوں کو خود بھی مسلمانوں سے پرانی عداوت تھی، جو کہ عبداللہ بن سبا یہودی رئیس المنافقین کے بعد خوارج وروافض کے ذریعے ابن عبدالوہاب نجدی کے ہاتھوں لے کر مولوی اسمٰعیل غیر مقلد نے بذریعہ "تقویۃ الایمان" ملک ہند میں ان دیوبندی مولویوں کو سپرد کی تھی، ہندو راجوں کے بڑے بڑے وظیفے وچندے ان چندہ خوار مسلم نما بد مذہبوں کو ملنے شروع ہوئے، شیعہ نوابوں نے سونے کی تھیلیاں نذر کر دیں، پھر کیا تھا عرسوں پر جانے والوں کو بدعتی اور مشرک قرار دئے جانے کے فتوے شروع ہو گئے، اور ہندوؤں کی دیوالی کو پوڑیاں حلال وطیب قرار پانے لگیں۔ حضرات دیوبند کا دین ومذہب "رکابی" اور چندہ پر نچھاور ہوا، اور ایمان واسلام انگریزی امدادوں کی نظر کر دیا گیا اور دیوبند سے فتوے صادر ہونے لگے۔

ہندوؤں کی دیوالی کی پوڑیاں کھانا جائز ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صـ۱۲۳)

ہندوؤں کی مرغوب غذا کوّے کے گوشت کو کھانا ثواب قرار پایا۔

(ملخصاً فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صـ۱۳۰)

ہندوؤں کی جماعتوں میں مسلمانوں کو بھرتی کرنا شروع کیا گیا، اور اس طرح یہ ہندوؤں کے پروردۂ نعمت مولوی مسلمانوں کے دل سے ہندوؤں کی نفرت دور کرنے کی "خدمت اسلام" بزعم خود ایک اعلیٰ فریضہ انجام دینے میں کامیاب ہونے لگے اور ہندوؤں کی دولت و سرمایہ سے "مدرسہ دیوبند" کی بلند و بالا عمارتیں بھی ظہور میں آنے لگیں، ادھر اپنے ان داتا شیعوں کی یہ خدمت کی کہ "خاندانِ ولی اللّٰہی" کی "ازالۃ الخفا" اور "تحفہ اثنا عشریہ" میں روافض سے مسلمانوں کو الگ رکھنے کی کوشش کی گئی تھی، مگر ان مولویوں نے صاف فتویٰ دیدیا، کہ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر کہنے والا سُنّی رہتا ہے۔

(ملخصاً فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صـ۱۴۱)

اور رافضیوں کے نکاح میں سُنّی عورتیں دینا جائز ہیں (ملخصاً امداد الفتاویٰ ج ۲ - صـ۲۴)

اور رافضی کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے۔ (ملخصاً امداد الفتاویٰ ج ۲ - صـ۱۲۸)

اور چونکہ مسلمان تعزیہ وغیرہ سے بیزار ہو چکے تھے، اس لئے دیوبند کے ہائیکورٹ تھانہ بھون سے مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی دیوبندی نے تعزیہ نکالنے کی اجازت دیکر شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کا بالکل ہی صفایا کر دیا، دیکھو اضافات الیومیہ تھانوی ج ۴ صـ۱۸۲)۔

اسی طرح شیعہ حاسدین کا یہ بغض ان دیوبندی "حکیم الامتوں" اور "شیخ الہندوں" کے ذریعہ سر انجام پایا۔ اور شیعیت کو چونکہ حضرت غوث الاعظم جیلانی رضؓ سے سخت حسد تھا، کیونکہ آپ کی کتاب "غنیۃ الطالبین" شیعوں کے لئے سیف مسلول کا کام کر رہی تھی، اس لئے روافض کے اشارے پر دیوبندیوں نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے خلاف ہرزہ سرائی کی اور آپ کی یادگار "گیارھویں شریف" کی صرف اسلئے مخالفت کی گئی، کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے حضرت غوث الاعظم رضؓ کی یاد نکل جائے، اور یہ لوگ شیعیت کے پرستار بن سکیں، اہل السنت والجماعت اولیائے کرام جن کی نظر کرم نے ہندوستان کے لاکھوں باشندگان کو کلمۂ توحید سے آشنا کیا تھا، ان کو بُت اور اُن کے معتقدین صوفیائے کرام کو بُت پرست، بدعتی اور مشرک قرار دیا جانے لگا، یہ سب کچھ شیعیت کی نمک حلالی کا مظاہرہ تھا،

بریلوی علماء سے دیوبندیوں کے بُغض کی وجہ

جب دیوبندیوں نے ہر طرح خاصانِ حق کو بدنام کر کے اپنے شیعہ آقاؤں کو خوش کرنے کی شرمناک

جرائتیں کیں تو ہندوستان کے سُنی علماء کو یہ فتنہ ازحد نقصان دِہ معلوم ہوا۔ چنانچہ امام المسلمین مجدد الملۃ والدین اعلیحضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ان ہندوں ایجنٹوں وشیعہ مبلغ مولویوں کے مقابلہ میں دیوارِ آہنی کی طرح ڈٹ گئے، مولانا نے دیوبندیت کی سیاہ کاریوں سے مسلمانانِ ہند کو بچانے کے لئے شیعیت سوز کتاب "ردالرفضہ" تحریر فرمائی جس میں باتفاق فقہائے اسلام ثابت کیا، کہ

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی، قطعی اجماعی یہ ہے، کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار ہے۔

(ردالرفضہ مصنفہ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی ص۱۶)

چونکہ دیوبندی مولوی یہ فتوی دے چکے تھے، کہ صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والے پکے سنّی ہیں۔ اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے اور اُن سے مناکحت جائز ہے،

۱۔ وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

(فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص۱۴۱)

۲۔ راجح وصحیح یہ ہے، کہ (ذبیحہ حلال ہے)۔ (امداد الفتاوی ج ۲ ص۱۲۸)

۳۔ نکاح منعقد ہوگیا۔ (امداد الفتاوی ج ۲ ص۲۵)

تو مولنٰا احمد رضا خان صاحب کا یہ دیوبندیت وشیعیت سوز فتوٰی یقیناً ان شیعہ ایجنٹ دیوبندی مولویوں کی "روزی" میں سخت رکاوٹ پیدا کر رہا تھا، پھر کیا تھا، یہ بدعتی ہے، مشرک ہے، مکفر ہے، دجّال ہے، یہ کلمات بریلوی علماء کو سننے پڑے، اور دیوبندیوں کی پیٹ پوجا کے رنگ میں بھنگ ہی بریلوی علماء پر بدعتی ہونے کی فتوی بازی کا سبب بنا۔ مگر وہ قوی ہیکل انسان ان "بندگانِ زر" کی طرح گداگر نہ تھا، وہ ایک فارغ البال انسان تھا۔ جسے خدا تعالےٰ نے شرفِ علم وفضل کے ساتھ نعمتِ ظاہری وباطنی سے مالامال فرمادیا تھا جس کے آباؤ اجداد علم وفضل کے شہوار ہونے کے علاوہ قدیم سے نواب چلے آتے تھے۔ پھر جو دیوبندیت کی گت بنی آج بھی اس کے نام پر دیوبندیت کے قلعوں میں زلزلے رونما ہوجاتے ہیں، ہاں اگر وہ بھی شیعوں کو بُرا نہ کہتا اور ہندوؤں، بدمذہبوں گستاخانِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متحد ہونے سے نہ روکتا، تو پھر وہ عالم بھی تھا، عارف بھی تھا، مگر چونکہ "چندے" میں دخل انداز ہوا۔ اس لئے بدعتی، مشرک، دجال سبھی کچھ بنا ڈالا گیا، مگر اس کے استقلال کے قربان کہ اس نے صاف کہدیا کہ

کروں مدح اہل دوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

کسی نے خوب کہا ہے، کہ ؎

اولئک آبائی فجئنی بمثلہم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

دیوبند میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و اشرف علی صاحب تھانوی اور پنجاب میں حسین علی صاحب اس تحریک خوارج و شیعہ کے انگریزی انچارج تھے، جس کا نتیجہ یہ ہوا، کہ شیعہ کے اصولی نظریات ان مولویوں نے وہاں سے اٹھا کر مسلمانوں کے کندھوں پر سوار کر دئے، چنانچہ آج بھی دیوبندی و شیعہ اپنے نمایاں نظریات میں دوش بدوش چل رہے ہیں، مثلاً شیعیت کا سارا زور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کو بدنام کرنے کے لئے ہے، تو دیوبندی بھی حتی الوسع حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کو اور آپ کے متبعین کو بدعتی قرار دیکر اس میں از حد حصہ لے رہے ہیں، شیعہ تقیہ کرتے ہیں، تو دیوبندی بھی چندہ وصول کرنے کے اپنے منہ کہے بدعتیوں کی خوشامدیں کرتے پھرتے ہیں،

شیعہ یا شیخ عبد القادر جیلانی کے وظیفہ کو حرام قرار دیتے ہیں، تو دیوبندی بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں، شیعہ صحابہ کرام کی تکفیر کو خلاف اسلام نہیں سمجھتے تو دیوبندی بھی مکفرین صحابہؓ کو اہل سنت و جماعت تصور کرتے ہیں، شیعہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں، دیوبندی بھی اپنے سوا سب کو بدعتی و کافر قرار دیتے ہیں،

شیعہ ایک قلیل جماعت ہونے کی وجہ سے ہر نئی مذہبی و سیاسی جماعت کی گود میں جا گھستے ہیں، تو دیوبندیوں کی چالاکیاں بھی کسی سے مخفی نہیں، غرضیکہ دونوں جماعتوں میں جمہور مسلمین کے خلاف جو باطنی حسد ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں، اور شیعہ اور دیوبندی کا ایک ایسا روحانی رشتہ ہے کہ اولیاء اللہ کو بدنام کرنے اور غوث الاعظم جیلانی کے نام پر چہرے کے اطوار بدل جاتے ہیں، تو یہ دونوں "مظلومانِ امامت" ایک ضرب المثل بن چکے ہیں،

انگریز کی سیاست سے کون ناواقف ہے

سیاسی تجزیہ انگریزوں نے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی بھانپ لیا، کہ اس ملک میں مشائخ کرام اور اولیائے عظام کے معتقدین کی اکثریت ہے، اور یہاں کے جمہور مسلمین اولیائے کرام و علمائے اہل سنت سے وابستہ ہیں، اس لئے اس نے علاج بالمثل تجویز کر کے اپنے ایجنٹوں سے معلوم کر لیا کہ یہاں بھی "غداران ملت" ایسے دیوبندی مولوی موجود ہیں، جو مشائخ اہل سنت و جماعت کو بدنام کرنے اور جمہور مسلمانوں کو بدعتی مشرک کہہ کر تفریق بین المسلمین کا کام پہلے ہی سے سرانجام دے رہے ہیں، تو جہاں انگریزوں نے جہاد منسوخ کرنے کے لئے قادیان میں مرزا قادیانی کو اپنا رسول بنا کر مبعوث کیا، اس کے ساتھ ساتھ ہی محسنین اسلام و اکابرین ملت کو بدنام کرنے و بدعتی اور مشرک کہنے کے لئے دیوبندی مبعوث ہوئے،

اور تھانہ بھون میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی و پنجاب میں مولوی حسین علی اس برطانوی محکمہ کے سول ایجنٹ تھے، یہاںتک کہ تھانوی صاحب کو انگریزی سرکار سے مال و دولت کے خاص ڈبل وظیفے مقرر کردئے گئے تھے، دیکھو (مکالمۃ الصدرین مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی ص۹) - پھر تو دیوبندیوں کی پانچوں گھی میں ہوگئیں - کہیں جمعیۃ علمائے اسلام انگریز کی رقم سے پیدا ہوئی، (مکالمہ ص۸)، اور کہیں تبلیغی جماعت اسی بہادر کے سرمایہ سے وجود میں آئی، (مکالمہ ص۸) اور کہیں اسی کے اشارے سے کانگریس کا ظہور ہوا۔ (مکالمہ ص۹) - غرضیکہ ان سیاسی چالوں کے نام پر زراندوزی کے تمام اسباب مکمل کرلئے گئے، اور کون مسلمان نہیں جانتا، کہ دیوبندی جس جماعت کے بھی قائد بنے ہمیشہ مسلمانوں کی تباہی کا ہی نظریہ ان کے سامنے تھا، اور وہ کسی قیمت پر بھی اپنے محسن اعظم، اور دشمن اسلام گاندھی کی روحانی وجانی جدائی سے باز نہ آئے، اور گاندھی کے ہر مخالف کو دیوبندیوں نے بلا دریغ بدعتی اور کافر کہا، ہندوستان میں جو تنظیم بھی مسلمانوں کو انگریز و ہندؤں کے دست ظلم سے نجات دلانے کے لئے قائم کی گئی، یہ دیوبندی ہمیشہ اس کی مخالفت میں پیش پیش رہے، اور انھوں نے ہمیشہ ایسی ہی جماعتوں کا کانگریس وغیرہ کا ساتھ دیا، جو کہ اپنی سیاسی چالاکیوں سے مسلمانوں کو کچل کر ہمیشہ کے لئے ختم کردینا چاہتی تھیں، آج ہندوستان میں شدھی کا سیاہ کارنامہ رُونما ہورہا ہے، وہ انہیں حضرات علمائے دیوبند کے ہاتھوں سے رکھی ہوئی بنیاد اور خشتِ اوّل کا نتیجہ ہے، کون مسلمان نہیں جانتا کہ مسلمانوں کی دس کروڑ آبادی جب اپنے مطالبہ پاکستان کے حصول میں موت وحیات کا آخری فیصلہ کررہی تھی تو فرزندانِ دیوبند فرمارہے تھے، کہ ہم

پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں، (خطبات احرار ص۹۹)

اور جبکہ مسلمان دیوبندیوں ہندؤں کی جماعت کانگریس کی میاں کاریوں سے تنگ آکر اور بیزار ہوکر مسلم لیگ کا جھنڈا بلند کررہے تھے، تو حضرات دیوبند "فتوے" دے رہے تھے، کہ

جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دینگے وہ سؤر ہیں اور سؤر کے کھانے والے (چمنستان ظفر علیخان ص۱۶۵)

اور جبکہ مسلمانانِ ہند مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر حصولِ پاکستان کا نعرہ لگارہے تھے، تو فرزندانِ دیوبند جھوم جھوم کر فرمارہے تھے، کہ

دس ہزار جناح جواہر لال کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں، (مختصراً چمنستان ظفر علیخان ص۱۶۵)

اور حامیان "امیر شریعت" دیوبند کا یہ ارشاد تھا، کہ محمد علی جناح کافر اعظم ہے،

یہ کافر اعظم ہے یا قائد اعظم

(حیات محمد علی مصنفہ رئیس احمد جعفری)

جس سے صاف عیاں ہے کہ دیوبندی پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں اور ابھی ان کی رگ عناد ٹھنڈی نہیں، بلکہ بارہا پکارتے ہیں، کہ

جو لوگ پاکستان کی مخالفت کرتے تھے، جب یہ کہتے تھے کہ یہ محض فریب ہے، سیاسی چال ہے تو کیا وہ غلط کہتے تھے؟ (ترجمان القرآن، جمادی الآخر ۱۳۷۴ھ)

اب ہم دیوبندیوں سے یہ سوال کرتے ہیں، کہ

۱۔ کہ جب دیوبندی مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے کو سور سمجھتے ہیں، تو اس ملک میں جس قدر مسلمان ہیں، یہ اکثر مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے ہی ہیں، اور آپ کے روحانی باپ ہندو تو ہند میں جا بسے، تو کیا یہ سب مسلمان علماء و مشائخ آپ کے نزدیک سور ہیں؟

۲۔ کیا تم بانئ پاکستان کو اب بھی کافر اعظم سمجھتے ہو؟

۳۔ اس پاکستان میں رہ کر تمہیں کفار کی ایجنٹی کرنے کا کیا حق حاصل ہے؟

علمائے اہل سنت کو تو خیر کانگرس تُرا ہی سمجھتی ہے، کیونکہ مسلمان ہندوؤں سے کبھی نہیں ملا، مگر آپ کے لئے تو آپ کی "مادر وطن" کی اب بھی دیدۂ انتظار فرش راہ ہے، پھر آپ یہاں کے مسلمانوں کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟ یہ پاکستان تھانوی کے مُردہ فتوے سے نہیں بلکہ زندہ دلان پنجاب مشائخ و علمائے اہل سنت اور جان نثاروں کی قربانیوں سے بنا ہے، جنہیں تم آج بھی بدعتی کہتے ہو، اور جو روزانہ حضرت داتا گنج بخش رح اور حضرت غوث بہاؤ الحق رح ملتانی کے در و دیوار کو چومتے کبھی سیر نہیں ہوتے، اور حصول پاکستان میں علمائے اہل سنت و پیران عظام پنجاب، علی پور، گولڑہ، تونسہ کی مساعی جمیلہ سب سے پیش پیش تھیں، تو اب تم ان بدعتیوں کے بنائے ہوئے ملک میں بدعتیوں سے گھورتے اور مسلمانوں کے چندے کھا کر انکو بدعتی اور رضاخانی کہتے ہوئے کچھ خوف خدا نہیں آتا؟ اور لہو لگا کر شہیدوں میں نام لکھواتے اور پاکستان کے ٹھیکیدار بنتے ہوئے تمہیں کچھ تو اپنی سیاسی سیاہ کاریوں کا مطالعہ کر لینا چاہیے۔

دیوبندی مذہب کی بنیاد صرف پیٹ پرستی پر ہے۔

وصیت موت میں تھانوی صاحب کو پیٹ پرستی کی سرگرم فکر

{ میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو، وصیت کرتا ہوں کہ بیس۲۰ آدمی مل کر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار ان (بیوی صاحبہ) کے لئے اپنے ذمہ رکھ لیں، تو امید ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہو گی۔ (تنبیہات وصیت صفحہ ۲ سطر ۱)

سبحان اللہ! ساری عمر تو ہدیے نذرانے بٹورتے ہی تھے، اب آخری وقت بھی اللہ کے بندے کو نہ خدا یاد نہ رسول ﷺ نہ کلمہ نہ ایمان بلکہ اب بھی چندہ ہی زو، یہ تھی ان بزرگان دیوبند کی پیٹ پرستی، کہ لوگوں کو تو آخری وقت خاتمہ بالخیر کی فکر ہوتی ہے، اور یہاں چندے کی سکیم اب بھی چالو ہے، اور ادھر ثواب کے متعلق یہ ارشاد ہے، کہ

اگر میرا انتقال ہو جاوے، تو حسب مقدور ثواب پہنچاویں، اندازہ سے زیادہ ہرگز نہ ہو،

(تنبیہات وصیت تھانوی صفہ۲ سطر۱)

یعنی ثواب ضرور ہو مگر محدود، واللہ اعلم تھانوی صاحب کو زیادہ ثواب تکلیف دیتا ہو گا، اگر تھانوی صاحب قبر میں خود ہی پیٹ بھرنا چاہتے تب تو خیر اندازہ کا مفہوم صحیح ہو سکتا ہے، مگر پھر یہ مشکل ہے، کہ اب تھانوی کی قبر میں دیوبندیوں کو کیسے معلوم ہو گا، کہ اب "وہ" بھر گیا ہے یا نہیں، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ ثواب تو بہر حال اندازہ کا ہی ہو، کہ کہیں بدہضمی نہ ہو جائے، البتہ چندہ ضرور ہو، کیونکہ اس سے فائدہ ہی فائدہ ہے اور" شکم "نہیں بھرتا، یہ ہے ان دنیا پرست حضرات کا مذہب، کہ مرتے مرتے بھی توکل علی اللہ کا پورا مظاہرہ فرمائے ہیں، اور یہ دیوبندی چندہ میں اس قدر قابل ثابت ہوئے ہیں، کہ چندہ میں کنجریوں کی کمائی وصول کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اور زنا کی مزدوری کس طرح شوق سے تناول فرماتے ہیں،

سوال:۔ رنڈی کی کمائی جو بالیقین حرام ہے اور اس کا صرف کرنا جائز نہیں، اگر وہ اس آمدنی سے کسی مسکین فقیر وغیرہ پر صدقہ یا خیرات کردے اور پھر وہ مسکین مالک ہونے کے بعد کسی مسجد یا مدرسہ میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟ الخ،

جواب:۔ اس صورت میں فقہا نے ایک حیلہ لکھا ہے، وہ یہ کہ رنڈی کسی حلال مال سے قرض لیکر مسجد میں دے یہ جائز ہے........ اس صورت سے مسجد وغیرہ (مدرسہ دیوبند) میں لگا سکتے ہیں، الخ۔ (اضافات الیومیہ ج ۲ ۔ صہ۲۶ سطر۲ وغیرہ)

"فاحشہ کے مال میں بھی احتمال ہے، کہ کچھ مال حلال ہو، گو سب حرام سے حاصل ہوا ہو، یہ پھر کلام خاص اس روپیہ میں ہے جو فاحشہ نے کسب حرام سے حاصل کیا ہے، (الیٰ قولہ) عام طور پر یہی دستور ہے (الیٰ قولہ) اس کا مال حرام کے حکم میں نہیں ہوا، بلکہ پاک اور حلال ہے"، (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ صہ۱۶۵) مفصل حوالہ" دیوبندیوں کی "پیٹ پرستی" میں ملاحظہ ہو۔

دیکھیئے یہ دیوبندی مولوی زنا کی مزدوری کھانے میں کس قدر مشتاق ہیں، غرضیکہ ان کا دین ہی چندہ ہے، خواہ حلال ہو یا حرام اور عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے کہ تجرباتی فتوای سے اس خاص گروہ سے گٹھ جوڑ کا عجب مظاہرہ ہے اور حرام خوری کی کیسی کیسی تدبیریں تجویز فرمائی جا رہی ہیں، اور سود تو یہ لوگ پروں سمیت ہی ہڑپ کر جاتے ہیں، چنانچہ سود خوری کا دیوبندی طریقہ ملاحظہ فرمایئے۔

ایک حیلہ شرعی ہے، وہ یہ کہ آدمی یہ خیال کرے، کہ سرکار بہت سے محصول اپنی رعایا سے لے لیتی ہے،...... ایسی نیت سے شاید (سود خوری) میں حق تعالٰے مواخذہ نہ فرماوے،

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲۔ صہ۱۲۹)۔

ایک صاحب تھانوی صاحب کی خدمت میں سود خوری کے متعلق عرض کرتے ہیں، اور تھانوی صاحب

جواب دیتے ہیں، ملاحظہ ہو،
سود کو لیکر کہاں خرچ کرنا چاہیئے، میں نے جواب میں لکھ دیا ہے، کہ اس کو لیکر ہندوستان آجاؤ۔
(اضافات الیومیہ ج ۵ ص۷۷)

اور پھر سود کو ایک انعام تصور کر کے ہضم کرنے سے گریز نہیں کیا گیا، (حوادث الفتاوٰی تھانوی ص۲۶)۔
اگر کوئی شخص گائے سے زنا کرے تو تھانوی جی چیز سے تعرض نہ کردہ سو فرماتے ہیں (امداد الفتاوٰی ج ۲ ص۱۵۵) اور نسوانی
شرمگاہ کی اندرونی غلاظت کو بھی تھانوی جی پاک فرماتے تھے، (بوادر النوادر ص۲۱۳) کانگرس میں محبوبیت کا باعث بھی
شاید یہی تجزیاتی فتوے ہوں۔

حلوا خوری

یہ بھی ایک کامیاب اور خاص فیشن ہے کہ خود کھانے ڈکارنے اور نظروں سے بچنے کیلئے دوسروں کو بدنام
کیا جاتا ہے، تاکہ لوگ اُدھر متوجہ ہوں تو ادھر سب کچھ ہضم کر لیا جائے جس طرح رشوت وحرام خور طبقہ اپنے کردار
کو چھپانے کیلئے علماء کو پیٹ پرست کہہ کر بدنام کرتا ہے اسیطرح دیوبندی بھی اپنی حلوا خوری و پیٹ پرستی پر پردہ ڈالنے
کیلئے سنیوں کو بدنام کرتے ہیں، خود دیوبندیوں کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی کے عشق حلوا کا ایک واقعہ تھانوی جی کی
ہی زبانی سنیئے، فرماتے ہیں، ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوالیجیے، فرمایا کیا ہوگا دانت بنوا کر پھر
بوٹیاں چبانی پڑینگی، اب تو دانت نہ ہونیکی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے، نرم نرم حلوا کھانے کو ملتا ہے (اضافات الیومیہ ج ۲ ص۲۳)
یعنی لوگوں کے رحم وکرم کا دریائے حلوا جو دیوبندی امام کے پیٹ میں موجیں مار رہا ہے اسکے بند ہوجانیکے خطرہ سے دانتوں
کو ہی جواب دیدیا گیا۔ ایکدن حلوا نے کسی دیوبندی مولوی کے عاشقانہ حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے خوب کہدیا تھا، کہ

ع خود تیغ زدی بر من نام دگراں کردی

دینی تجزیہ شریعت اور ہے اور دیوبندی مذہب اور

دیوبندی مذہب مذہب اسلام نہیں، بلکہ چار مولویوں رشید احمد، خلیل احمد، اشرف علی اور حسین علی کا
ایجاد کردہ ایک نیا مذہب ہے، چنانچہ دیوبندیوں کی مشہور کتاب تذکرۃ الرشید والمہند جس پر تمام امت دیوبندیہ کے
علماء کے دستخط مہریں ہیں، تمام نے باتفاق لکھدیا ہے کہ ہمارا مذہب گنگوہی وخلیل احمد کا ایجاد کردہ ایک نیا دین ہے
۱۔ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں، مگر اس زمانہ میں
ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص۱۷)
۲۔ جنکو، مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے .... واقعی اس قابل ہیں، کہ ان پر اعتماد کیا
جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے۔ (المہند ص۵ سطر ۲۰)
یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ شریعت اسلامیہ کو مذہب قرار دیا جاوے بلکہ صاف اقرار ہے، کہ مولوی
خلیل صاحب امام دیوبندیہ کی تحریر کو مذہب قرار دیا جاوے اور ہدایت ونجات گنگوہی صاحب کی اتباع

پر موقوف قرار دیدی گئی ہے، اور اُسے بھی وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کا مصداق بنایا گیا ہے یعنی دیوبندی شریعت ہی علیحدہ ہوئی، اس سے صاف معلوم ہوا، کہ یہ کوئی نیا "مذہب" ہے، جو کہ انگریزی سرکار اور ہندو و شیعہ کی باہمی "آمیزش" سے ظہور پذیر ہو رہا ہے، اب جو مذہب مولوی رشید احمد و مولوی خلیل صاحب وغیرہ جماعت دیوبند کا ہے، اس کے چند نمونے ملاحظہ کر لیجئے :-

توہین باری تعالیٰ جل شانہٗ

خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے } امکان کذب (جھوٹ) بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا اس کے خلاف پر وہ قادر ہے، مگر بہ اختیار خود اس کو نہ کرے گا، یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ا صنا سطر ۱۹)

یعنی دیوبندی قانون سے خدا چوری زنا سب کچھ کر سکتا ہے، اور پھر یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ اس سے جو "ایجاد بندہ" کی بُو آ رہی ہے، وہ ظاہر ہے، اب یہ خدا وہ خدا تو نہیں ہو سکتا، جو کہ عیوب سے بالکل پاک ہو۔ بالامکان بھی اور بالفعل بھی، تو یہ خدا کون ہے یہ دیوبندیوں کا نیا ہی خدا ہے، ان حضرت کا نام ہے، مولوی رشید احمد صاحب، یہ دیوبندی مخلوق کے خصوصی رب کہلاتے ہیں،

دیوبندیوں کا خدا } خدا اُن کا مربی ہے وہ مربی تھے خلائق کے۔ (مرثیہ محمود الحسن صہ ۱۲)

دیوبندیوں کا نبی و رسول اور کلمہ اور درود } لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ۔ اللھم صل علیٰ سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرف علی۔ (رسالہ الامداد مولوی اشرف علی بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ، صہ ۳۵) - ایک مرید تھانوی کو لکھتا ہے کہ میں آپ (تھانوی صاحب) کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں (اشرف المعمولات صہ ۵ و مزید المجید تھانوی صہ ۱۸ سطر ۱۱)

دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہ } پھرے تھے کعبہ میں ڈھونڈتے گنگوہ کا رستہ۔ (مرثیہ صدر دیوبند صہ ۱۳)

دیوبندیوں کا شافع محشر } یہاں سے ساتھ لے چلنا ہمارا بات ہی کیا تھی
ترے صدقے وہاں بھی ہو ہی جاتا فضل یزدانی (مرثیہ صہ ۱۷)

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا۔ آپ کا داماں پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا۔ اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا (شمائم امدادیہ صہ ۱۶۶)

دیوبندیت کا مدینہ تھانہ بھون } جیسا مدینہ شریف میں رہکر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا، اللہ کا شکر ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت

سے ایسا ویسا یہاں (تھانہ بھون) پر کبھی نہیں رہ سکتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۷)

اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ (معاذاللہ) آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو، تو دریافت طلب امر یہ ہے، کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید، عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، پھر چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ (حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دیوبند ص ۸)۔

۲۔ شیطان کو یہ وسعت علمی نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علمی کی کونسی نص قطعی ہے، الخ۔

۳۔ ملک الموت سے افضل ہونے کیوجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا، کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو، چہ جائیکہ زیادہ۔ (براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد مصدقہ رشید احمد گنگوہی ص ۵۱)۔

تو معاذاللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم پاگلوں، حیوانوں کے مثابہ اور شیطان اور ملک الموت سے کم قرار دیدیا گیا۔ (استغفراللہ)۔

اہانت حضرت عیسٰی علیہ السلام

ے مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا   اس مسیحائی کو دیکھیں ذرہ ابن مریم

(مرثیہ شیخ الہند ص ۳۳)

یہاں علمائے دیوبند نے حضرت مسیح علیہ السلام کو رشید احمد گنگوہی سے مقابلہ کا چیلنج دیا ہے۔ کیا دیوبندی مرزا سے کچھ پیچھے رہے ہیں، نہیں بلکہ یہ تو اس کے بھی اُستاد نکلے۔

اہانت حضرت یُوسف علیہ السلام

عبید سود اُن کا لقب ہے یوسف ثانی!

یعنی گنگوہی کے کالے کلو نٹے غلام بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر ہیں۔

اہانت اصحاب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے، مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو، ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۶ ص ۱۸۲)

اہانت اہلبیت نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا، انہوں نے ہم کو سینے سے چمٹا لیا۔ الخ

(اضافات الیومیہ تھانوی ۶۷ صہ ۳۷)

مسلمانو! خدا کے واسطے یزیدیت کا یہ ناپاک حملہ لخت جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ملاحظہ کر کے اندازہ کیجئے کہ انگریزی جھوٹے نبی غلام احمد نے تو خاتون جنت کی ران مبارک کی ہی توہین کر کے جہنم خریدا تھا۔ مگر ان انگریزی مولویوں نے تو خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے سینہ مبارک کی ہتک کرنے کی جرأت کر لی ہے، کیا معاذاللہ حضرت مائی صاحبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا غیر مردوں کے سینے سے لگتی تھیں۔ الامان الحفیظ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ (یہ ہیں حکیم الامتہ علمائے دیوبند)۔

دیوبندیوں کا حج

؎ پھرے تھے کعبہ میں بھی ڈھونڈتے گنگوہ کا رستہ۔ (مرثیہ صہ ۱۲)

؎ اس کی آواز تھی یا بانگ خلیل اللہی۔ کہ کے لبیک چلے اہل عرب اہل عجم۔ (مرثیہ صہ ۲۲)

یعنی جب گنگوہی صاحب اپنے گنگوہ کے حج کا اعلان کرتے ہیں، تو تمام دیوبندی لبیک لبیک پکارتے ہیں، اب تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ دیوبندی مکہ معظمہ والے کعبہ کے قائل نہیں، بلکہ ان کا حج و کعبہ صرف گنگوہ ہی ہے،

دیوبندی تہذیب

(عورت کے فرج سے) روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی؛ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴ صہ ۱۷۱)

یعنی یہ بھی حضرات حُفّاظ دیوبند اور ان کے معتقدین کے لئے ایک عجیب سالن ہے، واضح ہے کہ ایسے سالن کے لئے روٹی بھی خاص قسم کی ہوتی ہوگی۔ تو حضرات علمائے دیوبند کے مقدس عقل کے فتوے گوبہ (گندگی) کھانا بھی جائز ہے۔ یعنی غذا گوبہ اور سالن فرج کی غلاظت، (دیکھو افاضات الیومیہ ج ۴ صہ ۳۶۷)، ویسے سنا بھی گیا ہے، کہ دیو یعنی شیطان جنات بھی گوبہ کھاتے ہیں، اور دیو کے بندے بھی اسکے مزے اڑاتے ہیں۔

دیوبندی مذہب کے ارکان خمسہ

اسلام کے پانچ رکن ہیں کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اس کے برعکس دیوبندی مذہب کے ارکان خمسہ یہ ہیں:۔

۱۔ ہر وہ مسلمان جو دیوبندیوں کو نہ مانے اس کو مطلقاً بدعتی، کافر، مشرک جاننا اور تقلیل مسلمین میں کوشاں رہنا۔

۲۔ خداوند تعالےٰ کے امکان جھوٹ کے ثبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک اور بے مثلیت کے خلاف دلائل تلاش کرنا اور خصوصاً شان رسالت کی تنقیص میں ہر وقت مصروف رہنا۔

۳ - فراہمی چندہ کے لئے تقیہ کرنا یعنی اپنے مذہب کے بدعتیوں کی خوشامدیں کرنا -

۴ - اپنا پلیٹ فارم الگ بنانے کیلئے لوگوں کو بدعتی کہنا مگر جہاں طمع و لالچ ہو وہاں اُسی کام خود کر گذرنا -

۵ - شیعہ و روافض کے موافق فتوٰی دیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح کو زخمی کرنا -

دیوبندی علماء کے جھوٹ | ایک مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ اخبار نہیں دیکھتے، ...... میں نے کہا کہ آپ اخبارات سے واقعات کا اقتباس کر کے میرے پاس بھیجدیا کریں، ...... کہنے لگے کہ لکھ کر بھیجنا احتیاط کے خلاف ہے ...... میں نے کہا ...... میں کہدونگا کہ میں نے کسی کو تھوڑا ہی کہا تھا، کہ میرے پاس بھیجا کرو۔ میری دشمنی میں بھیجدیا۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۴۶)

اب دیکھ لیجئے اس سے خود ہی تو کہا کہ تم اخبارات کا انتخاب بھیجدیا کرو۔ مگر اس کے پکڑے جانے کا معاملہ ہوا، تو تھانوی صاحب کیسا حکیمانہ ہیر پھیر فرماتے ہیں۔

دیوبندی مفتیوں کے فتوؤں کا نمونہ

ماں کے ساتھ زنا عقلاً جائز | ایک شخص ...... اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کیا کرتا تھا ...... تو ان چیزوں کو عقل کے فتوے سے جائز رکھا جائیگا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴ ص ۶۷۳)

یہ ہے علمائے دیوبند کی عقل مبارک کا کرشمہ۔ سکھوں میں ایک فرقہ ہے، ماں تُن دماتُم (یعنی ماں سے زنا کرنے والے، خیال تھا، کہ کسی اور عقل میں یہ فعل جائز نہ ہوگا۔ مگر اب یقین ہوگیا، کہ دیوبندی عقل و حکمت بھی .. ان سے پیچھے نہیں، رہی کیا سکھوں کی طرح ان کی عقل کے بھی بارہ ۱۲ بج گئے۔

مُشت زنی | بی بی کی ساق سے رگڑ کر نکال دے، یا اس کے ہاتھ سے خارج کرادے۔

(امداد الفتاویٰ تھانوی ج ۲ ص ۱۶۳)

یعنی عورت کے ہاتھ سے مُشت زنی کرائے، فیشن ترقی کر رہا ہے اور عورتوں کے لئے قسم قسم کے مہندیاں اور پالشیں ولایت سے تیار ہو کر آ رہی ہیں، مگر دیوبندیہ بزرگوں کے لئے یہ ایک نئی پلکش تیار ہے (استغفر اللہ -

دیوالی | دیوالی یا ہولی کی پوڑیاں وغیرہ (جھٹکہ) کھانا جائز ہے۔ (ملخصًا فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۳)

دیوبندیوں کی عبادات

آبِ وضو | اگر کثرت سے مقدار میں پانی جمع ہو اور اس میں تھوڑی سی مقدار پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ پاک رہیگا۔
(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۱ ص ۱۴۷)

لباس نماز | پانی بہا کر سور کی چربی والا کپڑا پہننا جائز ہے۔
(خلاصہ افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۱۲۱)

اکل حلال | دیسی کوا کھانا ثواب ہے۔
(ملخصاً فتاوٰی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۳۰)

ہندو آریوں میں ایک فرقہ ہے وہ کوتے کے مشتاق ہیں، (دیکھو رامائن تلسی داس اردو ص ۷۶) ۔ تو دیوبندی بھی چونکہ ہندوؤں سے پیدا ہوئے ہیں، اس لئے یہ بھی کوا کھانے کے مشتاق ہیں، (کیونکہ عادت نہ جانے عادتیاں) اب ایسی اعلیٰ غذا گوبہہ اور گوبہہ خور کوا اور ایسے لباس کے بعد جس میں سور کی چربی کا جزو موجود ہو۔ اور ایسے پاکیزہ وضو کے بعد جس میں پیشاب کی پلٹیں آرہی ہوں دیوبندیوں کی نماز بھی ملاحظہ ہو، تھانوی صاحب فرماتے ہیں: میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا۔ کہ بڑے گھر سے ایک آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں، میں نے خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔ (اشرف المعمولات تھانوی ص ۱۴)

تو گویا تھانوی صاحب پہلے ہی سے اس کے منتظر کھڑے تھے، کیونکہ آخر الیسوں کی نماز بھی ایسی ہی ہونی چاہیئے۔

آپ نے ابتداء میں ان ہندوؤں اور روافض ایجنٹ دیوبندی مولویوں کی ملک وملت سے سیاسی غداریاں ملاحظہ فرمائی ہیں، اب آخر میں بھی ایک دو خدمات ملاحظہ فرمایئے، تاکہ اوّل و آخر میں مطابقت ہو جائے۔

جبکہ مسلمانانِ کشمیر پر مظالم ڈھائے جا رہے تھے، مسلمانوں کی معصوم بیٹیوں کی عصمت دری بر سر بازار ظالم ڈوگرے کر رہے تھے، اور مسلمان جتھے بنا کر کشمیر روانہ ہو رہے تھے، تاکہ وہاں کے مسلمانوں کی امداد کریں، تو انگریزی دیوبندی مولویوں کے پیشوا تھانوی صاحب فرما رہے تھے۔

۱۔ کشمیر پر جو جتھے جا رہے ہیں، ان کے متعلق ایک صاحب مجھ سے دریافت فرمانے لگے، کہ ان جتھوں کے جائز یا ناجائز ہونا تو الگ بات ہے، مگر نافع بہت ہے، میں نے کہا، جی ہاں! خمر (شراب) بھی نافع ہے، الخ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۔ ص ۱۱)

۲۔ جیل میں جانا یا پٹنا، بھوک ہڑتال وغیرہ کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۷۵)

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا تھا۔ اس لئے کہ انگریز اس پر قابض تھا۔ اس کے برخلاف حکیم امت دیوبند و قطب دیوبندیہ فتوٰی دے رہے تھے، کہ

(ہندوستان کو) اکثر دارالاسلام کہتے ہیں۔ (فتاوٰی رشیدیہ ج ۱ ص ۔)

اور پھر تھانوی صاحب نے تو جہاد کو حرام کہکر ہندوستان کے دارالامان ہونے کی پکی ڈگری ہی دیدی فرماتے ہیں:۔

حکومت انگریزی میں رعایا پر کسی قسم کی دار وگیر د بے اطمینانی سرکار کی جانب سے نہیں ہوئی، بلکہ بدستور ہر شخص اپنے جان و مال پر مطمئن رہا دائی تو لہ بعض کیلئے امان اول باقی ہے۔ بعض کے لئے امان ثانی یہ بھی مثل دونوں اجزاؤں یا

دونوں انفصالوں کے ہوگا۔ اور ترجیح دارالاسلام کو دی جائے گی۔ (تحذیر الاخوان تھانوی ص۹)
علمائے اہل سنت کو بدنام کرنے والے اپنے تھانوی صاحب کا فتوای بھی ملاحظہ کریں۔ اور معلوم ہونا چاہیئے کہ ابھی تک دنیا میں انسان موجود ہیں، دیوبندی مانسوں کا سکہ نہیں چلتا۔ یہ سیاسی جمود کہیئے یا جو دل چاہے فتوای لگا لیجئے ؎

آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کے رہ گئے　　صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا

غرضیکہ دین اسلام کے ان بدترین دشمن دیوبندی مولویوں نے ہمیشہ سے اسلام اور اہل اسلام سے غداری کرکے اپنے چندوں کی خاطر مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی، اور "حکیم الامت" اور "شیخ الہند" کے خوشنما لفظوں میں اپنے نئے ایجاد کردہ دین کو مسلمانوں پر جاری کرنے کی پوری مساعی کی ہیں، یعنی مرزائیت اور دیوبندیت کے ہر دو شعبوں نے ملت اسلامیہ کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے وہ کسی سے بھی مخفی نہیں، صوبہ پنجاب کا منقسم ہو کر ہندؤں کے ہاتھ چلا جانا انہیں دیوبندیوں کی پاکستان دشمنی کا ایک بین شاخسانہ ہے، اور پھر ان کی سیاسی چالاکیاں بھی کسی سے مخفی نہیں، کہ جدھر روپیہ ادھر دیوبندی، چنانچہ جب ہندؤں نے نوٹوں سے خدمت کی تو انگریزوں کے خلاف دھواں دھار اسپیچیں اور ہندو مسلم اتحاد کا پرچم اور جب انگریزوں سے چیک وصول ہوئے تو پاکستان مردہ باد کے نعرے شروع ہو گئے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ دیوبندیوں نے اپنا ان داتا انگریز کھاتے دیکھکر، پاکستان کا مطالبہ کرنے والوں پر کفر بازی کی مشین چلادی، پھر یا رسول اللہ پڑھنے والے بھی کافر (فتوای مولوی خیر محمد) عرسوں والے کافر (فتاوای رشیدیہ) غرضیکہ سوائے دیوبندیوں کے سب دنیا بدعتی اور مشرک قرار دیدی گئی، گویا اہل اسلام کی تکفیر کرنے میں علمائے دیوبند ضرب المثل قرار پائے، اور ان کی اسی سیاسی سودا بازی سے ہی مسجد شہید گنج کے تاریخی واقعہ کا ابھی تک ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ کہ سینکڑوں مسلمان جبکہ دہلی دروازہ سے نکل کر خانۂ خدا کی آبرو پر جانیں قربان کر رہے تھے، تو دیوبندی دین کے امیر شریعت سودا فرما کر اس کو حرام فرما چکے تھے، اور خانۂ خدا سکھوں کے ہاتھ فروخت ہو چکا تھا۔ اور مسجد فتحپوری دہلی کا پچھلا حصہ ہندؤں کے ہاتھ فروخت کرنا مولوی کفایت اللہ دیوبندی کا نمایاں کارنامہ ہے، اور علمائے اہل سنت وجماعت سے بھی دیوبندی بایں وجہ مخالف رہے کہ سُنی علماء ان کی ایسی ناپاک سیاستوں سے کنارہ کش رہ کر کہتے تھے ؎

میں نے مسجد نہیں بیچی کبھی تیری مانند
اے او چندے کے بھوکے اے او دین فروش

(ملاحظہ ہو چمنستان ظفر علی خان،
ص۱۰۴ وص۱۶۸ وغیرہ)

اجمالی خاکہ ختم ہوا، اب اسی کی تفصیل شروع ہوتی ہے۔

باب (۲) دوم

دیوبندی مذہب کے چھ (۶) امام

(تاریخی حالات)

اوّل - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب، غیر مقلد دہلوی بانی و امامِ اوّل، دیوبندی مذہب -

دوم - مولوی محمد قاسم صاحب، نانوتوی، بانی مدرسہ دیوبند و امام دوم دیوبندی مذہب -

سوم - مولوی رشید احمد صاحب، گنگوہی سرپرست دیوبند، و امام سوم دیوبندی مذہب -

چہارم - مولوی خلیل احمد صاحب، انبیٹھوی - صدر مدرسہ سہارنپور، و امام چہارم دیوبندی مذہب -

پنجم - مولوی اشرف علی صاحب، تھانوی، مجدد و حکیم فرقۂ دیوبندیہ و امام پنجم دیوبندی مذہب -

ششم - مولوی حسین علی صاحب، پنجابی، ساکن واں بھچراں، امام ششم دیوبندی مذہب -

اس میں شک نہیں، کہ مذہبِ دیوبندی کا اصل بانی اور ان خیالات کا موجد مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی ہی ہے، اور اس کی تصنیف شدہ کتابیں تقویۃ الایمان - ایضاح الحق - یکروزی - صراط مستقیم، امداد الفتاح، منیر العینین، منصب امامت وغیرہ ہی اس فرقہ کی بنیادی اینٹ ہیں، مگر چونکہ مولوی محمد قاسم، مولوی خلیل احمد، مولوی رشید احمد، مولوی اشرف علی و مولوی حسین علی صاحب نے اس مذہب کی اشاعت و ترویج میں نہایت کوشش کر کے اس مذہب کے افراد پیدا کئے ہیں، اور پیری مریدی کے پردے میں بھی حنفی خیال کے لوگوں کو دیوبندی مذہب کا شکار کیا ہے - اس لئے ان کو بھی اس مذہب کا امام کہنا بے جا نہیں، اگر مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اور مرتضٰی حسن صاحب دیوبندی ندھنگی مدرس دیوبند کو بھی اس مذہب کا امام کہا جاوے تو زیادہ موزون ہے، کیونکہ فرقۂ دیوبندیہ کے لوگوں کو ان مولویوں سے اعتقادی درجہ امامیت سے بھی کہیں بالا نظر آتا ہے -

بانیٔ دیوبندی مذہب مولوی اسمٰعیل صاحب (دہلوی)

دیوبندی مذہب کا بانی مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی دہلی کے ایک معزز خاندان کا فرد تھا، شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا برادر زادہ تھا، اور خاندان شاہ عبد العزیز کا علم و فضل ہندوستان میں مشہور ہے، خاندانِ شاہ صاحب کے اکابرین کے عقائد نہایت ہی عمدہ تھے، اور یہ لوگ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کے بیحد معتقد تھے، اور خصوصًا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شاہ عبد العزیز رح کی کتب میں نہایت ہی نفیس عقائد تحریر ہیں، اس خاندان کے لوگ حنفی صحیح العقیدہ اور مسلکِ اہل سنت پر گامزن تھے مگر مولوی محمد اسمٰعیل کی طبیعت کو یہ طریق پسند نہ آیا، اور جب مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آخر

عمر میں اپنی تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ جو کافی مقدار میں تھی، اپنی اہلیہ اور نواسوں کو ہبہ کر دی، تو مولوی اسمٰعیل صاحب اس پر زبردستی قابض ہو گئے۔ اور مولوی عبدالحیٔ صاحب داماد شاہ عبدالعزیز صاحب کو اپنا ساتھی بنا کر یہ مشورہ کیا، کہ اس زمانہ کے تمام لوگ گو ظاہراً نماز روزہ کرتے ہیں، مگر حقیقتہً سب کے سب مشرک، کافر اور بدعتی ہو چکے ہیں۔ اس لئے لوگوں کا اسلام درست کرنا چاہیئے۔ اور چونکہ اس علاقہ ہندوستان کے لوگ پیروں کے زیادہ معتقد ہیں۔ اس لئے کسی پیر کو ساتھ ملانا چاہیئے، اتفاق سے اُن دنوں سید احمد صاحبؒ کی پیری نئی نئی چمک رہی تھی، اور یہ صاحب چند ایک لوگوں میں مشہور ہو چکے تھے، اسمٰعیل ان کے پاس پہنچے اور سید احمد صاحب کے مرید ہو کر لوگوں میں سید احمد صاحب کی تعریفات کرنے لگے اور سید صاحب کا شان بیان کرنے میں جو نہ کہنا تھا وہ بھی کہہ گئے۔ مثلاً یہ کہ سید صاحب کو براہِ راست خدا سے فیض حاصل ہوتا ہے: اُن کو واسطۂ نبوّت کی ضرورت نہیں، اور جو سید صاحب کا مرید ہو جائے، خواہ وہ زنا کرے، چوری کرے، کچھ گناہ کرے اور پھر خواہ وہ مرید کتنے ہی ہوں خواہ لکھو کھا ہی ہوں، اُن کے لئے مرید ہو جانا ہی کافی ہے۔ وغیرہ، اور یہ اعتقادات اس کی کتب میں موجود ہیں، نمونہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ رفیع و بدیع بود، پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا چنیں دادہ ام۔ و چیزہائے دیگر خواہم داد۔

(صراط مستقیم فارسی مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صہ ۱۶۴ مطبوعہ مجتبائی)۔

۲۔ ازاں طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دستِ تو بیعت خواہد کرد گو لکھو کھا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد۔

(صراط مستقیم صہ ۱۶۵)

۳۔ فرمودند کہ امروز حق جل وعلا محض عنایتِ خود بلا توسط احدی اختتام نسبتِ چشتیہ بما ارزانی داشت۔

(صراط مستقیم صہ ۱۶۶)

۴۔ باید دانست کہ حضرت ایشاں از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالاً مجبول بودند۔ وغیرہ۔

(صراط مستقیم صہ ۱۶۳)

مولوی محمد اسمٰعیل کا یہ حال تھا، کہ ایک طرف تو اپنے پیر کے متعلق اس قدر بڑھ گئے تھے، کہ ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشابہ قرار دیا۔ چنانچہ رقمطراز ہیں:-

از بسکہ نفس عالی حضرت ایشاں بر کمال مشابہتِ جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰت والتحیات در بدو فطرت مخلوق شدہ الخ۔ (صراط مستقیم صہ ۱۶)

اور دوسری طرف تمام دنیا کے مسلمانوں پر کفر و شرک کی مشین چلا رہے تھے، سنہ ۱۸۲۲ء میں جب سید احمد صاحب اور اسمٰعیل صاحب باہم ملے تھے، اور پیری مریدی کا معاملہ ہوا، تو سید احمد صاحب مختلف علاقوں کی سیر و سیاحت میں گھوم رہے تھے، کہ سنہ ۱۸۲۶ء میں سکھوں نے مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا، سید احمد صاحب و اسمٰعیل انگریزوں کے اشارے

پر ادھر متوجہ ہوئے، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وعظ کہنے میں اچھی خاصی مشق رکھتا تھا، اس لئے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے انگریزوں کی حمایت میں وعظ شروع کر دیئے، ایک مرتبہ وہ کلکتہ میں سکھوں کے خلاف وعظ کر رہے تھے، کہ اثنائے وعظ میں کسی شخص نے ان سے دریافت کیا، کہ تم انگریزوں پر جہاد کا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ وہ بھی تو کافر ہیں، اس کے جواب میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے کہا، کہ انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کو کوئی اذیت نہیں اور چونکہ ہم انگریزوں کی رعایا ہیں، ہمارے مذہب کی رو سے ہم پر یہ فرض ہے، کہ انگریزوں پر جہاد کرنے میں ہم کبھی شریک نہ ہوں۔

(تواریخ عجیبہ صـ۷۳ و تاریخ مذاہب الاسلام مطبوعہ لاہور، صـ۷۶)

دیوبندیوں کے امام مولوی اسمٰعیل صاحب کا حنفی مذہب چھوڑ کر غیر مقلد ہونا اور وہابی مذہب قبول کرنا۔

مولوی اسماعیل صاحب نے نیا نیا علم پڑھا تھا، اور دہلی وغیرہ شہروں میں وعظ کہا کرتا تھا، کہ انہیں دنوں ملک نجد سے وہابی خارجی مذہب کی کتاب "التوحید" مصنفہ ابن عبدالوہاب نجدی عربی زبان میں طبع ہو کر بمبئی پہنچی، اس کتاب کے پہنچنے سے پہلے اس ملک ہندوستان میں نہ کوئی وہابی تھا اور نہ کوئی دیوبندی، بلکہ سب لوگ صحیح العقیدہ اور سیدھے سادے مسلمان تھے، بمبئی میں وہابیوں کے ایجنٹ نے جب دوسرے علمائے کرام کو اس کتاب کے نسخے ارسال کیئے تو ایک نسخہ مولوی اسمٰعیل صاحب کو بھی روانہ کیا، تو دوسرے تمام علمائے کرام نے اس کتاب کا رد کیا، اور اس کے ناپاک مضامین سے عوام کو متنبہ کر دیا۔ مگر مولوی اسمٰعیل صاحب کی طبیعت اس کتاب کی طرف مائل ہو گئی۔ اس مذہب کی اس کتاب میں مندرجہ ذیل عقائد کو اہمیت دی گئی تھی۔

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھے، اور ان کی زندگی میں اُن کی عزت و حرمت بیشک تھی، مگر اب چونکہ آپ وفات پا گئے ہیں، اس لئے اب ان کی عزت اور تعریف و صفت و ثنا کی ضرورت نہیں، اور آپ کو اللہ تعالٰے نے ذرہ برابر بھی علم غیب نہیں دیا۔

۲۔ کوئی نبی یا کوئی ولی کوئی بھی اختیار یا مرتبہ نہیں رکھتا، اور جب محمد رسول اللہ ہی بے اختیار ہیں، تو عبدالقادر جیلانی کی کیا طاقت ہے۔

۳۔ جو شخص کسی نبی یا ولی کو مشکل کے وقت پکارے اور یا محمد اور یا رسول اللہ پڑھے وہ یقیناً مشرک کافر ہے۔ اس کا قتل واجب ہے۔

۴۔ اس وقت تمام دنیا کے مسلمان دراصل مشرک ہو چکے ہیں، اور کوئی بھی موحد نہیں، اس لئے ان پر جہاد فرض ہے۔

۵۔ روضہ رسول اللہ کی زیارت کیواسطے سفر کرنا قطعاً شرک ہے، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ کہلانا بدعت

ہے۔ کسی امام کی تقلید کرنا سخت گناہ اور شرک ہے، اور جو لوگ وہابی عقائد نہ مانیں اُن کا کلمہ اور ایمان معتبر نہیں۔ اُن کا قتل حلال ہے۔ مولوی اسمٰعیل نے آہستہ آہستہ ان عقائد پر پختہ ہو کر عوام میں اس کی تبلیغ شروع کر دی، مولوی عبدالحی نے بھی مولوی اسمٰعیل کی کافی امداد کی، اور یہ دونوں مولوی صاحبان وہابی مذہب کی تبلیغ میں شب و روز سرگرداں پھرنے لگے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اسمٰعیل کو تنبیہ

مولوی اسمٰعیل نے بامداد مولوی عبدالحی نجدی مذہب کی کتاب "التوحید" سے نجدیانہ مسائل و خارجیانہ عقائد کا انتخاب کر کے ایک کتاب اُردو زبان میں تصنیف کر لی اور اس کا نام "تقویۃ الایمان" تجویز کیا۔ یہی وہ پہلی کتاب ہے، جس نے سرزمین ہندوستان میں مذہبی آگ لگا کر سب فتنے اُٹھائے، اس کتاب سے قبل اس ملک میں ان عقائد کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی، مولوی اسمٰعیل نے یہ کتاب لکھ کر دہلی کے مقامی علماء سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور سب کو مشرک اور بدعتی کہنا شروع کر دیا، اس وقت دہلی میں حنفی مذہب کے بڑے بڑے جید علماء موجود تھے۔ ان سب علماء نے مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس خطرناک فتنہ اور اس کے عقائد کی خرابی اور اس کی کتاب التوحید پر فریفتہ ہونے کی شکایت سلطان المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچائی - تو حضرت شاہ صاحب مولوی اسمٰعیل صاحب سے از حد ناراض ہو گئے، اور اس کو ان سخت الفاظ سے ڈانٹا،

"میری طرف سے کہو اس لڑکے (اسمٰعیل) نامراد کو کہ جو کتاب (نام نہاد کتاب التوحید) عرب سے آئی ہے میں نے بھی اُس کو دیکھا ہے، اس کے عقائد صحیح نہیں، بلکہ (وہ کتاب) بے ادبی بے نصیبی سے بھری پڑی ہے، میں آجکل بیمار ہوں، اگر صحت ہو گئی، تو میں اس کی تردید لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں، تم (اے اسمٰعیل) ابھی نوجوان بچے ہو، ناحق شور و شر برپا نہ کرو"۔ (فریاد المسلمین ص ۹۔ و انوار آفتاب صداقت ص ۵۱۶)۔

دیوبندیوں کے امام مولوی اسمٰعیل صاحب کا حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نافرمانی کرنا

مولوی اسمٰعیل صاحب کے وہابی عقائد اختیار کرنے اور ان کی تبلیغ و شور و شر پر جب حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے اس کو تنبیہ کی تو مولوی اسمٰعیل صاحب نے بجائے اس کے کہ وہ اپنے بزرگوں کی بات مان کر برے عقائد سے توبہ کر لیتا اس نے مزید ضد کی، شاہ صاحب اور اُن کے تلامذہ سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا اور سب سے پہلے حضرت شاہ صاحبؒ کے تلامذہ سے ہی مولوی اسمٰعیل صاحب نے مقابلہ اور مناظرہ کا ارادہ کیا، پہلے تو دہلی کے

علماء نے خاموشی اختیار کی، اور لوگوں کو متنبہ کر دیا، کہ یہ لڑکا بیوقوف ہے، اس کا کہا کوئی بھی نہ مانے، مگر جب مولوی اسمٰعیل صاحب نے سُنی علماء کو مناظرے کے صاف پیغام شروع کر دیے، تو مجبوراً علمائے احناف کو اس کی سرکوبی کے لئے کھڑا ہونا پڑا۔ (انوار آفتاب صداقت ص۵۱۶)

مولوی اسمٰعیل صاحب سے دہلی میں مناظرہ کا انعقاد اور سرزمینِ ہند میں سُنی و وہابی کے موضوع پر سب سے پہلا مُناظرہ

شاگردانِ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اور حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کے افہام و تفہیم پر بھی جب مولوی اسمٰعیل صاحب اور عبدالحی اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو بالآخر ۱۲۴۰ھ میں باتفاق جمیع علمائے احناف دہلی مولوی اسمٰعیل صاحب سے مناظرہ کی صورت پیدا ہو گئی، اور مولوی رشید الدین خان صاحب نے باتفاق مولوی مخصوص اللہ مولوی موسٰی خلف الرشید شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم و دیگر علمائے کرام کے ایک مجمعِ علم منعقد کیا گیا جس میں شہر دہلی کے تمام اعیان موجود تھے، اور یہ تاریخی اجتماع شاہی جامع مسجد دہلی میں منعقد ہوا۔ (انوار آفتاب صداقت ص۵۱۷)

مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبدالحی اور مولوی عبدالغنی ہمی اور ان کے چند رفقاء کو مجمع علم میں بلوایا گیا اور احناف کی طرف سے شاگردان شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ و دوسرے جید علمائے کرام احناف نے اسمٰعیل کے سامنے کتاب و سنت و اقوال امت سے مبحث عنہٗ مندرجہ ذیل مسائل دلائل قاہرہ و براہین ساطعہ سے ثابت کیے۔

۱۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود با مسعود صرف بشری ہی نہیں، جیسا کہ مولوی اسمٰعیل وغیرہ نے شور مچا رکھا ہے۔ بلکہ وہ گوہر نورانی نور اصلی خدا تعالٰے کے ہیں، اور آپ کا نور مخلوق اور خاص فیض ہے نور الٰہی کا۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانا اور اس میں قیام کرنا اور صلوٰۃ و سلام پڑھنا موردِ ثواب و مراحمِ الٰہی ہے۔

۳۔ مطلق علم غیب عطائی انبیائے عظام کو اللہ تعالٰے نے عطا فرمایا ہے۔ اس کا منکر کافر بیدین ہے،

۴۔ آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالٰے نے علمِ غیب کلی عطا فرمایا ہے، کہ آپ تمام دنیا و ما فیہا کے ذرّے ذرّے سے باخبر ہیں اور آپ کو حاظر و ناظر ماننا کتاب و سنت و عقائد جمہور اہل اسلام سلف و خلف سے ثابت ہے۔

۵۔ اذان میں آپ کے نام پاک کو سُن کر ناخن کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگانا امر باعث برکت ہے اور سنت اکابرین اسلام ہے۔ آنکھوں کو ہر بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔

۶۔ انبیائے کرام اور اولیائے عظام کا وسیلہ پکڑنا اور ان سے غائبانہ مدد مانگنا بایں طور کہ وہ عونِ الٰہی کے مظہر ہیں، قبل از ممات و بعد از ممات ہر طرح جائز ہے۔

۷۔ مزاراتِ اولیاء اللہ پر قرآن خوانی کرنا، ان کے نام کی فاتحہ ایصال ثواب کرنا، طعام پر قرآن پڑھنا، بزرگوں کے وفات کے روز عرس کرنا، قبروں پر روشنی کرنا بضرورت آرام دہی زائرین کے یہ امور بے شک جائز ہیں۔

۸۔ وظیفہ یا رسولؐ اللہ، یا صدیقؓ، یا عمرؓ، یا عثمانؓ، یا علیؓ، یا حسینؓ، یا شیخ عبد القادر جیلانیؓ، یا خواجہ معین الدین چشتیؒ یہ ورد و وظائف بے شک جائز ہیں۔

اس مباحثہ میں اوّلاً تو مولوی اسمٰعیل نے کچھ ضد کی، مگر ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۴۰ھ کے روز علمائے دہلی نے اس پر ایسی گرفتیں کیں کہ مولوی اسمٰعیل اپنی اسٹیج پر مولوی عبد الحی و مولوی عبد الغنی کو چھوڑ کر خود خفیہ طور پر مجمع سے مفرور ہو گیا۔ مولوی عبد الحی کو جب علماء نے ہر طرح لاجواب کر دیا تو اس نے مجمع عام میں مولوی اسمٰعیل کے پیدا کردہ عقائد سے توبہ کی، اور وہ توبہ نامہ تحریر ہو کر اس پر مولوی عبد الحی اور دیگر معززین شہر دہلی کے دستخط ثبت ہوئے۔ پھر اس توبہ نامہ کو ملک کے ہر گوشہ میں شائع کر دیا گیا۔ (صمصام قادری صہ ۹ مطبوعہ دہلی)

دیوبندیوں کے امام مولوی اسمٰعیل صاحب کا وہابی جماعت غیر مقلدین (اہلحدیث) کی بنیاد رکھنا

اس تاریخی مناظرہ میں اسمٰعیل کی شکست سے اس کی کافی بدنامی ہو گئی۔ اور عوام و خواص تمام اہل سنت و جماعت کے مولوی اسمٰعیل کے مخالف ہو گئے۔ تو اس نے ایک نیا رنگ بدلا۔ کہ ایک پارٹی بنا کر اس میں حضرت امام ابو حنیفہؓ کے خلاف تبلیغ شروع کر دی، کیونکہ اس کو معلوم تھا، کہ تمام سنی لوگ بزرگان دین کے بیحد معتقد ہیں۔ اور جب تک ان لوگوں کو امام ابو حنیفہؓ اور امام شافعیؒ کا مخالف نہ بنایا جائے، اس وقت تک ان کو وہابی بنانا نہایت مشکل ہے، اسمٰعیل نے سب سے اول تقلید کا رد کیا۔ اور پھر نماز میں رفع یدین، آمین بالجہر یہ سب افعال شروع کر کے مکمل غیر مقلد وہابی ہو گیا۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام پنجم اشرف علی کو بھی اپنے پیشوا اسمٰعیل کے غیر مقلد ہونے کا بایں الفاظ اقرار کرنا پڑا ہے۔

۱۔ ایک مرتبہ دہلی میں آمین بالجہر پر کسی مسجد میں کسی مسافر پر سختی کی گئی، حضرت مولٰنا شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر آمین بالجہر کہنا شروع کر دیا، کہ مجھ کو کوئی روکے کوئی سختی کرے ....

۲۔ لوگوں نے یہی شکایت مولٰنا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کی، شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولٰنا شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، کہ اس کی ضرورت ہی کیا ہے، عوام میں شورش ہوتی ہے، مولٰنا شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، کہ جو مُردہ سنت کو زندہ کرے، سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(افاضات الیومیہ اشرفعلی تھانوی حصہ ۶ صفحہ ۳ سطر ۱۴، مطبوعہ تھانہ بھون)۔

نمبر ۳۔ اس کے متعلق مولٰنا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خوب جواب دیا تھا، مولٰنا شہید رحمۃ اللہ علیہ کو،

انہوں نے جہر بالتامین کے متعلق کہا تھا، کہ حضرت آمین بالجہر سنت ہے، اور یہ سنت مردہ ہو چکی ہے، اس لئے اس کے زندہ کرنے کی ضرورت ہے، شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا، کہ یہ حدیث اس سنت کے باب میں ہے جس کے مقابل بدعت ہو، اور جہاں سنت کے مقابل سنت ہو، وہاں یہ نہیں، اور آمین بالسر بھی سنت ہے، تو اس کا وجود بھی سنت کی حیات ہے، مولٰنا شہید نے کچھ جواب نہیں دیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۳ ص۱۹، سطر ۹، مطبوعہ تھانہ بھون)

مولوی اسمٰعیل صاحب مذہبی طور پر اپنے اکابرین کا مخالف تھا۔

خود دیوبندیوں کو تسلیم ہے، کہ مولوی اسمٰعیل اپنے اکابرین مثلاً شاہ ولی اللہ رح کا مذہباً سخت مخالف تھا، دیوبندیوں کا امام لکھتا ہے۔

"مولوی اسمٰعیل شہید تھے، چونکہ محقق تھے، چند مسائل میں اختلاف کیا، اور مسلک پیران خود مثل شاہ ولی اللہ رح وغیرہ پر انکار فرمایا"۔ (امداد المشتاق اشرف علی تھانوی ص۹۷، سطر ۵، مطبوعہ تھانہ بھون)

فرقہ دیوبندیہ کے امام پنجم کی اس تحریر سے واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے، کہ مولوی اسمٰعیل صاحب مذہباً غیر مقلد وہابی تھا، اور اپنے مشائخ و پیران عظام کا مخالف تھا، پھر وہ خود بھی اس امر کا معترف ہے، چنانچہ اسمٰعیل لکھتا ہے۔

اَلْحَقُّ اَنَّ رَفْعَ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّکُوْعِ وَالْقِیَامِ مِنْہُ وَالْقِیَامِ اِلَی الثَّالِثَۃِ سُنَّۃٌ غَیْرُ مُؤَکَّدَۃٍ مِّنْ سُنَنِ الْھُدٰی نُثَابُ فَاعِلُہٗ بِعَدَدِ مَا فَعَلَ اِنْ دَاوَمَھَا فَحَسَنَۃٌ۔

(تنویر العینین مصنفہ مولوی اسمٰعیل امام اوّل بانی فرقہ دیوبندیہ و غیر مقلدین ص۱)۔

ترجمہ:- یقیناً رفع یدین کرنا تکبیر اور رکوع اور تیسرے قیام کے وقت سنت ہے غیر مؤکدہ، ہدایت دینے والی سنتوں سے، تو جس قدر ہی رفع یدین کیا جائے، ثواب ہی ہوگا، اگر ہمیشہ رفع یدین کرے، تو اس کو جنت میں جانے کے لئے بس یہی کافی ہے۔

(تنویر العینین)

لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین (تنویر العینین مصنفہ مولوی اسمٰعیل)

ترجمہ:- کیسے جانوں کہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے التزام کر لینا تقلید کسی مقرر شخص کا۔

مذکورہ بالا تصریحات کے بعد مولوی اسمٰعیل صاحب کا مذہب و اعتقاد خوب واضح ہو جاتا ہے، کہ وہ آمین بالجہر کرتا تھا، رفع یدین پر زور دیتا تھا، اور تقلید ائمہ کو ناجائز بتاتا تھا، نیز واضح ہو، کہ ان عقائد کا سنگ بنیاد سب سے اوّل ہندوستان میں مولوی اسمٰعیل ہی نے قائم کیا تھا، اور مختلف شہروں میں اس نے غیر مقلدوں کی جماعتیں بھی بنالی تھیں۔ مگر عوام اہل اسلام اس سے متنفر تھے، اور وہ نہایت ہی سرگرداں تھا، کہ آخر وہابیت کو کس رنگ میں پھیلایا جا سکتا ہے: پہلے اس نے دہلی میں کوشش کی تو دہلی کے علمائے اسے شکست فاش دی تھی، اور پھر وہ غیر مقلد بھی ہوا، تو پھر بھی وہابی مذہب کی کوئی خاص ترویج نہ ہو سکی، کیونکہ لوگ ان کی رفع یدین نہ آمین بالجہر دیکھ کر بھانپ جاتے تھے۔ کہ یہ غیر مقلد وہابی ہیں، ان حالات سے مجبور ہو کر اسمٰعیل نے ایک اور رنگ بدلا۔

مولوی اسمٰعیل وہابی کا دیوبندی مذہب کی بنیاد رکھنا۔ اور علمائے اہلِ سنّت سے دوسرا مناظرہ

مولوی اسمٰعیل صاحب نے غیر مقلدانہ رنگ میں بھی جب وہابی عقائد کی ترویج میں خاطر خواہ کامیابی نہ دیکھی، تو اپنے چند معتقدین سے مشورہ طے کر لیا کہ اس ملک میں تقیہ کے بغیر اس مذہب وہابی کو پھیلانا مشکل ہے، لہٰذا جو لوگ غیر مقلد بن چکے ہیں، ان کو تو اسی حالت میں رہ کر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور دوسرا ایک گروہ ایسا پیدا کیا جاوے، جو بظاہر حنفی ہی نظر آئیں، یعنی رفع یدین وغیرہ نہ کریں، اور امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کریں، اور اپنے آپ کو حنفی ہی کہلائیں، مگر توحید و رسالت کے متعلق جو وہابیوں کے عقائد ہیں، ان کی عام لوگوں میں نرمی سے متواتر تبلیغ کی جاوے، اور اس طرح عوام مسلمان بہت ہی جلد وہابی مذہب قبول کر لیں گے، چنانچہ یہ مشورہ طے ہو گیا اور مولوی اسمٰعیل صاحب نے پشاور کے سفر کا ارادہ کر کے تبلیغی پروگرام شروع کر دیا، نواحِ پشاور میں افغان علمأ نے مولوی اسمٰعیل صاحب کے عقائد کفریہ اور اس کی زبانی انبیائے کرام کی بے ادبی سُن کر مولوی اسمٰعیل صاحب کو گھیر لیا تو مولوی اسمٰعیل مناظرہ پر ڈٹ گیا، سرحدی علمائے اہل سنت جمع ہوئے اور مولوی اسمٰعیل سے گفت و شنید شروع ہوئی، کچھ تو مولوی اسمٰعیل پہلے ہی بظاہر غیر مقلدانہ طرز سے تقیہ کر کے خود کو حنفی ظاہر کرنا چاہتا تھا، اور ادھر افغان علمائے کرام کے سامنے لاجواب ہوُا۔ نتیجہ یہ نکلا، کہ مولوی اسمٰعیل نے تمام علماء کے سامنے رفع یدین، آمین بالجہر وغیرہ اعمال سے توبہ کا اعلان کر دیا، فرقہ دیوبندیہ کے مسلم و معتمد عالم مولوی قطب الدین صاحب دہلوی مصنف مظاہر حق بھی اس امر کے معترف ہیں، اور مولوی اسمٰعیل کے ابتدائً رفع یدین کرنے اور پھر ترک کرنے کے متعلق لکھتے ہیں،

انہوں نے نواحِ پشاور میں بعد مباحثہ علمائے حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا، الخ۔

(ہدایت الصالحین بر حاشیہ توفیر الحق مصنفہ نواب قطب الدین دہلوی مطبوعہ احمدی صفحہ ۸۷ سطر ۶)

نواب صاحب کی اس تصریح سے دو امر ثابت ہوتے ہیں، ایک تو یہ کہ مولوی اسمٰعیل صاحب ایک زمانہ تک رفع یدین کرتا رہا، اور دوسرے یہ کہ اس نے رفع یدین کو اپنی دلی خواہش سے نہیں چھوڑا، بلکہ علماء کے سامنے ذلت اُٹھا کر مجبوراً اسے بظاہر غیر مقلد وہابیوں کا طریقہ چھوڑنا پڑا۔ اب ہر شخص پر واضح ہے، کہ جس شخص کی زندگی اس قدر مذہبی تغیرات کی شکار ہو، اس پر کیسے اعتماد ہو سکتا ہے، مگر مولوی اسمٰعیل کے اس رفع یدین وغیرہ چھوڑنے سے بعض حنفی مولوی اس کی وہابی تعلیمات کا بآسانی شکار ہو گئے۔ اس کے بعد مولوی اسمٰعیل صاحب نے حنفی رنگ میں رہ کر عوام میں وہابی معتقدات کی تبلیغ شروع کر دی اور ایک ایسی جماعت بھی بنا ڈالی جو کہ حنفی کہلاتے تھے، مگر بزرگانِ اسلام کو مشرک اور بدعتی کہتے تھے، یہ وہی جماعت ہے، کہ غیر مقلدوں سے دوسرے درجہ میں دیوبندی فرقے کے نام سے اپنے اسلاف خوارج کے عقائد کی اشاعت کر رہی ہے، باقی رہے سید صاحب کی دوسری جماعت کے عمومی عقائد، تو

اس کے متعلق غلام رسول مہر صاحب صاف لکھتے ہیں، کہ جب سید احمد افغانی علاقہ میں پہنچے تو وہاں کے بڑے بڑے جید اور متبحر علماء نے ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا تھا:-

"سید صاحب اور آپ کے رفقاء الحاد و زندقہ میں مبتلا ہیں، ان کا کوئی مذہب ایک نہیں، یہ لوگ نصرانیت کے پیرو ہیں، اور لذات جسمانی کے جویا۔" (سیرت سید احمد مصنفہ غلام رسول مہر، ج ۲ ص ۲۸۶)

مولوی اسمٰعیل صاحب کی انگریز ایجنٹی

مولوی اسمٰعیل صاحب اور اس کے مرشد مولوی سید احمد صاحب یہ ہر دو اشخاص مل کر اپنی تبلیغ کر رہے تھے تو انگریزوں نے سید احمد و اسمٰعیل کو ہدایت کی کہ تم مسلمانوں کا رخ ہماری طرف سے پھیر کر سکھوں کی طرف کر دو، تاکہ ہم شاہان مغلیہ کو بآسانی کچل سکیں، اسمٰعیل وعظ خوب کہتا تھا، اور سید احمد صاحب پیری مریدی کے رنگ میں پہلے ہی چند لوگوں کے امیر بنے ہوئے تھے، یہ دونوں مولوی صاحبان ۱۲۴۲ھ میں پشاور پہنچے، اور وہاں پہنچ کر فوجی تنظیم کر کے مولوی اسمٰعیل نے اپنے مرشد مولوی سید احمد کا لقب امیر المؤمنین تجویز کیا، اور پنجاب کے تمام علاقوں کے مسلمانوں کو اپنے امیر المؤمنین کے ہاتھوں پر بیعت کرنے کی دعوت دی اور بڑے بڑے علمائے کرام کو بھی دعوت بیعت دی اور ساتھ ہی پیغام دیدیا، کہ اس وقت سید احمد صاحب امیر واجب الاطاعۃ ہیں، اور اسی لئے اس نے اپنی کتاب "منصب امامت" بھی تصنیف کی تھی، تاکہ لوگ سید احمد کو امام یقین کر لیں، اور لوگوں کو تلقین کی کہ ان سے بیعت کرنا لازم ہے، چند یوم کے بعد ہی مولوی اسمٰعیل نے فتوی جاری کر دیا، کہ جو لوگ سید احمد سے بیعت نہیں کرتے وہ کافر ہیں، اس فتوے پر علمائے اسلام بہت ناراض ہوئے، تو مولوی اسمٰعیل صاحب نے مسلمانوں سے بھی جنگ شروع کر دی، اس وقت مولوی اسمٰعیل کے امدادی جرگہ یوسف زئی کے پٹھان تھے، جو کہ ساٹھ ہزار بندوقوں سے مسلح تھے۔

خلیفہ سید احمد و اسمٰعیل صاحبان کی موت

یہ دونوں مولوی صاحبان سکھوں سے جنگ کے دوران میں مارے گئے، مگر ان ہر دو شخصوں کے متعلق ان کے معتقدین فرقہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے بڑے بڑے مولوی بھی عجب غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں، اور انہوں نے لوگوں میں عجیب وغریب غلط واقعات مشہور کر رکھے ہیں، مثلاً سید احمد کے متعلق دیوبندیوں میں مشہور ہے، کہ وہ سالہا سال گذر جانے کے بعد بھی اجنک پہاڑوں میں زندہ ہیں، اور مختلف مقامات کی سیر کرتے ہیں، اور وہ جنگ میں شہید نہیں ہوئے تھے، بلکہ جنگ کی تاب نہ لا کر پہاڑوں میں غائب ہو گئے تھے، اور آج تک بھی موجود ہیں، مولوی محمد قاسم نے وہابیوں میں یہ شورش کر کے ہزاروں روپیہ بھی کما لیا تھا، کہ مجھے رقم دو، تاکہ میں پہاڑوں سے سید احمد صاحب کا سراغ لگاؤں، اور چند دن تک وہ ایک نمائشی مجسمہ بنا کر اسے پہاڑوں میں کھڑا کر کے اور سید احمد صاحب ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکا دیتا رہا۔ جس سے اچھی خاصی آمدنی بھی ہو گئی پھر لطف یہ کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

جیسا دیوبندیوں کا مسلم راہبر بھی ایسے بودے اور مکذوبہ خیالات کی توثیق کرتا ہؤا لکھتا ہے:-

"اقول:- یعنی دہاں دیوبند میں ایک بزرگ نے حضرت سید صاحب کو بعد شہادت دیکھا"

(امداد المشتاق مصنفہ تھانوی مطبوعہ تھانہ بھون ص۱۱۶، سطر ۱۸)

یہ تو تھانوی صاحب کا حال ہے، کہ دیوبندیوں کا یہ مصنف اعظم بھی کیسے مضحکہ خیز خیالات کا شکار رہے ہے، حالانکہ حقیقت الامر اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں، کہ سید احمد صاحب جنگ کی تاب نہ لاکر اور یار لوگوں کو میدان جنگ میں چھوڑ کر خود مفرور ہو کر پہاڑوں میں جاکر مر گئے۔ پھر سید صاحب کی موت کے متعلق غلام رسول مہر جیسا مؤرخ بھی صاف اقرار کر گیا ہے، کہ اس کی موت اور شہادت کا کوئی مکمل فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، دیکھو (سیرت سید احمد)۔

اور مولوی اسمٰعیل کے متعلق دیوبندیوں اور غیر مقلدوں نے مشہور کیا ہؤا ہے، کہ وہ سکھوں کے ہاتھوں سے شہید ہوئے تھے، اور اسی لئے ان کو شہید صاحب کے نام سے عوام میں مشہور بھی کر رکھا ہے، مگر تاریخی واقعات اس امر کے خلاف ہیں، ضلع ہزارہ کے مشہور مؤرخ نے اپنی کتاب تاریخ ہزارہ میں اور دوسرے مورخین نے مولوی اسمٰعیل کا قتل مسلمانوں کے ہاتھ سے تحریر کیا ہے، اور اس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں، کہ جرگہ یوسف زئی کے پٹھان جو کہ سکھوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے، اور مولوی اسمٰعیل کے حامی ہو چکے تھے، اُن کے خاندانوں میں رواج تھا، کہ یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی دیر سے کرتے تھے، مولوی اسمٰعیل نے خلیفہ سید احمد کو اس امر کی اطلاع دی تو خلیفہ صاحب نے ان پٹھانوں پر شرعی حکومت کا زور دیکر ان کی لڑکیوں میں سے بیس لڑکیاں اپنے پنجابی ہمراہیوں سے بیاہ دیں، اور کچھ پٹھانوں کو راضی کر کے دو لڑکیوں کا نکاح خود کر لیا، اس معاملہ سے تمام یوسف زئی جرگہ میں مولوی اسمٰعیل اور سید احمد کے متعلق نفرت پھیل گئی، اور ان لوگوں نے سید احمد کی بیعت توڑ دی اور اپنی لڑکیاں واپس لینے کا مطالبہ کیا، مولوی اسمٰعیل وغیرہ نے انکار کیا، تو سید احمد صاحب اور مولوی اسمٰعیل نے ان پٹھانوں پر کفر کا فتویٰ صادر کر کے ان سے جہاد کرنا فرض قرار دیدیا، ادھر پٹھانوں نے تنظیم کر لی، ادھر پنجابیوں نے مقابلہ کیا، بالآخر پٹھان غالب ہوتے نظر آئے تو ایک روز خود مولوی اسمٰعیل پٹھانوں سے مقابلہ کے لئے نکلا، ایک یوسف زئی پٹھان نے ایسی گولی چپ کی، کہ سب سے اوّل اسمٰعیل کا ہی خاتمہ کر دیا، اور وہ وہیں ختم ہو گیا، اس کے بعد سب پنجابی بھاگ گئے، اور پٹھان کامیاب ہو گئے۔ (تاریخ ہزارہ، انوار آفتاب صداقت ص۱۱۵، فریاد المسلمین ص۱۸) اور غلام رسول مہر بھی باوجود سید احمد کے معتقد ہونے کے اس لڑکیوں کے نکاح کے معاملے کا دبے لفظوں میں اقراری ہے۔

(دیکھو سیرت سید احمد مصنفہ غلام رسول مہر ج۲ ص۲۰۴)

اب اہل انصاف غور کریں، کہ مسلمانوں کے خلاف علم جہاد بلند کرنا، اُن کو کافر قرار دیکر انہیں قتل کرنا اور عورتوں کے معاملہ میں مسلمانوں کو ناحق قتل کرنا اور پھر اسی معاملہ میں مارا جانا کیا کوئی اہل انصاف اس موت کو شہادت سے تعبیر کر سکتا ہے، اور پھر غیر مقلدوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے، کہ مولوی اسمٰعیل سکھوں کے ہاتھ سے ہرگز نہیں مارا گیا، بلکہ اُسے ایک مسلمان نے ہی قتل کیا تھا، چنانچہ غیر مقلد وہابیوں کا مشہور مؤرخ مولوی عبد الحیّ

بہاولپوری لکھتا ہے :-

" قربان جاؤں اس شہید اکبر پر کہ علم توحید بلند کرتا ہوا دہلی سے کشمیر اور ملتان تک لڑتا چلا گیا، سکھوں سے بارہ جنگیں اس فاتحانہ شان سے کیں کہ خالصیت کا جنازہ نکل گیا اور باطل کے پرخچے ہو کر فضائے آسمانی میں اُڑنے لگے اور آخر کار کشمیر کے ایک منافق کی ریشہ دوانیوں سے نعرۂ تکبیر بلند کرتا ہوا بالاکوٹ کی سرزمین میں شہید اعظم ہو کر ہمیشہ کے لئے سو گیا

(صحیفۂ اہلحدیث بابت یکم ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ، صـ۹، سطر ۹، کالم عـ۱)

اس غیر مقلد کی تصریح بھی مولوی اسمٰعیل کا قتل مسلمانوں کے ہاتھوں سے ثابت کرتی ہے، کیونکہ منافق اسی کو کہا جاتا ہے، کہ بظاہر کلمہ گو اور مسلمان ہو، مگر باطن میں متفق نہ ہو اور وہابی ہر اس مسلمان کو مشرک، کافر، منافق سمجھتے ہیں۔ جو کہ وہابی مذہب نہ رکھتا ہو، (دیکھو کشف الشبہات مصنفہ نجدی وغیرہ صـ۶) انصاف کیجئے کہ جو شخص بلا وجہ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ان سے جہاد شروع کردے پھر اسی معاندانہ عمل میں مارا جائے، کیا وہ شہید ہو گا؟

سید احمد و اسمٰعیل کا اندرونی طور پر سکھوں سے بھائی چارہ

مولوی سید احمد و اسماعیل کے بالاکوٹ میں مر جانے کے بعد ان کے مزارات بنانے کا انتظام ان کے معتقدین سکھوں نے ہی کیا ہے، مولوی سید احمد کے متعلق دیوبندیوں کا امام لکھتا ہے :-

فرمایا کہ آدمیوں نے حضرت کا بدن پایا سر کہ بموجب وصیت کے جلا کر دیا گیا تھا، نہیں ملا، امر سنگھ نے بتعظیم و اکرام عام مزار بنا دیا، (امداد المشتاق مصنفہ اشرفعلی تھانوی صـ۹۱ سطر ۱۷، مطبوعہ تھانہ بھون) -

سید احمد کا مزار سکھوں کے ہاتھوں تیار ہونا وہابیوں کے اس فریب کو بھی بے نقاب کر دیتا ہے، کہ سید احمد و اسمٰعیل سکھوں کے مذہبی دشمن تھے۔ کیونکہ اگر وہ سارے سکھوں کے مخالف ہوتے تو دشمن کا مزار بنانا تو بجائے خود رہا، سکھ ان کی لاش دیکھنا بھی گوارہ نہ کرتے، معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں کے ایک طبقہ نے سید احمد کو اپنا مذہبی راہنما تصور کیا ہوا تھا، سید احمد ان کا پیر بنکر ان کی دلجوئی کیا کرتا تھا، ورنہ سکھوں کو مسلمانوں کے مزار بنانے سے کیا واسطہ؟ (فافہم وتفکر)۔

مولوی محمد قاسم صاحب امام دوم دیوبندی مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مولوی مملوک علی وہابی کا شاگرد ہے۔ یہ مولوی مملوک علی صاحب مولوی اسمٰعیل کا معتقد تھا، اور دہلی میں دیوبندیت اور وہابیت کا پرچار کیا کرتا تھا، مولوی اسمٰعیل کے مر جانے کے بعد مولوی مملوک علی نے ہی سارے ہندوستان میں وہابیت پھیلائی ہے۔ کیونکہ وہ خود گو اس قدر کام نہ کر سکتا تھا۔ مگر اس نے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو وہابی مذہب کی تعلیم دیکر

ہ کشف الشبہات کی مفصل عبارت اسی کتاب کے صـ۵۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (مؤلف)

وہ سرگرم ممبر تیار کر رہے تھے، یہ مولوی مملوک علی صاحب دہلی کے ایک پرائیویٹ سکول میں عربی تعلیم کے ذریعے وہابیت اور مولوی اسمٰعیل صاحب کے عقائد پھیلاتا تھا، اور خود اس کے عقائد اس قدر بگڑے ہوئے تھے، کہ اس نے اپنے شاگردوں شیخ احمد دیوبندی و محمد قاسم وغیرہ کو ہدایت کی ہوئی تھی، کہ گو میرے والد نے میرا نام مملوک علی (غلام علی) رکھا ہے، مگر یہ نام مشرکانہ ہے، کیونکہ علی کا غلام کہلانا شرک ہے، اس لئے میں نے اپنا نام مملوک العلی (غلام خدا) بدل لیا ہے، لہٰذا مجھے ہمیشہ "مملوک العلی" لکھا کرو، چنانچہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مملوک علی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"حضرت مولٰنا شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اُستاد کے نام کو بجائے مملوک علی کے "مملوک العلی" یعنی الف لام کے ساتھ لکھا ہے، کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے نام میں الف لام نہیں داخل کیا جاتا"۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، مطبوعہ تھانہ بھون ج ۷، ص ۲۱۳، سطر ۴)

چونکہ مولوی مملوک علی کو اپنے پیشوا مولوی اسمٰعیل کے دہلی میں وہابیت کی تبلیغ میں ناکام رہنے کا خوب علم تھا، اس لئے اس نے تقیہ سے کام چالو کیا ہوا تھا، دہلی میں لوگ مشائخ کرام کے از حد معتقد تھے، اور ہندوستان میں حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا چرچا تھا، مولوی مملوک علی صاحب کے پاس جو طلباء سنّی عقیدہ کے پڑھتے تھے، بظاہر ان کے سامنے بزرگوں کی تعریف کرتا تھا، اور گاہے بگاہے تقیۃً ان کی ایسی تعظیم بھی کر گذرتا تھا جس کو وہ اپنے اعتقاد میں شرک و بدعت سمجھتا تھا، مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے:۔

"ایک روز یہی سبق ہو رہا تھا، کہ ایک شخص نیلی لنگی کندھے پر ڈالے ہوئے آنکلے اور اُن کو دیکھ کر حضرت مولوی (مملوک علی) صاحب مع تمام مجمع کے کھڑے ہو گئے اور فرمایا، لو بھائی حاجی صاحب آ گئے، حاجی صاحب آ گئے، الخ (امداد المشتاق مصنفہ اشرفعلی ص ۱۹۱، سطر ۱۷)۔

اب ظاہر ہے، کہ مولوی مملوک علی نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے خود بھی قیام تعظیمی کیا اور سارے مجمع نے بمعہ تمام طالب علموں کے قیام تعظیمی لغیر اللہ کیا، حالانکہ دیوبندی، وہابی مذہب میں یہ فعل سب شرکوں سے بڑا شرک ہے، (دیکھو تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل امام فرقہ دیوبندیہ) اور مولوی مملوک علی اعتقاداً بھی حاجی امداد اللہ صاحب سے سخت مخالف تھا، کیونکہ وہ تو اپنا نام مملوک علی (غلام علی) بھی گوارہ نہ کرتا تھا، اور حاجی صاحب عباد اللہ (بندگان خدا) کو عباد الرسول (بندگان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کہنا بھی جائز ارشاد فرماتے تھے، خود حاجی صاحب فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصل بحق ہیں، عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ مرجع ضمیر متکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مولٰنا اشرف علی صاحب نے فرمایا قرینہ بھی انہیں معنی کا ہے"۔

(شمائم امدادیہ مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۳۵ ملفوظ حاجی صاحب مندرجہ امداد المشتاق مصنفہ اشرفعلی ص ۹۳، سطر ۱۲)

مملوک علی نے محمد قاسم صاحب و رشید احمد صاحب گنگوہی کو تاکید عام کی تھی، کہ اس زمانے کے مسلمان مشرک و کافر ہو چکے ہیں، اور سوائے فرقہ وہابیہ کے کوئی صحیح مسلمان نہیں، مگر عوام لوگ وہابی تبلیغ سے نفرت کرتے ہیں، اس لئے تقیہ سے کام کرو، کہ خود رفع یدین نہ کرو، اور اپنے کو حنفی ظاہر کرو، اور سب سے بڑا ذریعہ تبلیغ کا تعلیم و مدرسہ ہے، لہٰذا مدرسے شروع کر کے وہابی عقائد کے مولوی پیدا کرو، چنانچہ مولوی مملوک علی کی وصیت کے مطابق محمد قاسم نے ۱۲۸۳ھ میں مدرسہ قاسمیہ دیوبند جاری کیا، جس میں بظاہر حنفی مذہب کی کتابیں شروع کر کے اس کے ساتھ مولوی اسمٰعیل کی کتاب تقویۃ الایمان یکروزی صراط مستقیم وغیرہ سے وہابی عقائد کی تبلیغ سے ہر حنفی طالب علم جو کہ خالی الذہن ہوتے تھے، ان کو دیوبندی وہابی مذہب پر پکا کر لیا، اور ہندوؤں نے جب دیکھا کہ مدرسہ دیوبند میں وہابی مذہب کی تبلیغ ہوتی ہے، اور ہندوؤں سے میل جول کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ہندوؤں کو وہابی مذہب کے پھیلنے سے بہت فائدہ تھا، کیونکہ وہابی مولوی مشائخ کرام و بزرگانِ اسلام، انبیائے عظامؑ اور اولیائے کرامؒ کی بے ادبی کرتے تھے، اور ہندوؤں کے ساتھ جلسے جلوس کرتے تھے، اس لئے ہندوؤں نے اس مدرسہ دیوبند کی از حد مالی امداد کی، اور کانگریس جماعت کا مرکز دیوبند کو بنا دیا گیا اور اس طرح اس مدرسہ کی بھی ترقی ہوتی رہی، اور ہندوؤں کی خواہش تفریق بین المسلمین بھی دیوبندیوں کے ہاتھوں پوری ہو گئی، اور جس قدر مسلمانوں میں فتنہ و فساد و مذہبی پارٹی بازی اور سنی و دیوبندی کا جھگڑا اس مدرسہ دیوبند کی بدولت شباب پر آیا اس سے ساری دنیا واقف ہے، کہ "دیوبندی مذہب" کا وہ کونسا مولوی ہے جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا داد علم کا انکار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ کی ہو، اور حضرات انبیائے عظام علیہم السلام اور اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مشرک اور بدعتی ہونے کے فتوے صادر نہ کئے ہوں، (معاذ اللہ)۔

رشید احمد صاحب گنگوہی امام سوم دیوبندی مذہب

محمد قاسم کے مر جانے کے بعد دیوبندی فرقہ کے عقائد کی تبلیغ کا انتظام مولوی رشید احمد گنگوہی نے وسیع طور پر کیا، پھر وہ مدرسہ دیوبند کا مہتمم بھی بن گیا، اس کے عقائد از حد خراب تھے، اور اعتقاداً پکا اسماعیلی وہابی تھا، یہ بھی مملوک علی کا خاص شاگرد تھا، اس نے جب اپنے وطن میں وہابی عقائد کی تبلیغ کی تو نواحِ گنگوہ کے سب لوگ اس کو وہابی سمجھ کر اس سے بدظن ہو گئے۔ تو اس نے محمد قاسم و مملوک علی سے مشورہ کیا، انہوں نے تجویز یہ بتائی کہ تم بھی ہماری طرح اپنا کام نکالنے کے لئے بظاہر مسلمانوں کے کسی پیر کے مرید ہو جاؤ، مگر یہ مرید ہونا صرف ظاہری رہے، اور در پردہ اپنے شیخ اسمٰعیل کے وہابی عقائد کی ہی تبلیغ کرو، یہ ہندوستانی لوگ کسی پیر کا مرید ہو جانے سے مطمئن ہو جاتے ہیں، اور پھر معتقد بن کر سب کچھ قبول کر لیتے ہیں، چنانچہ رشید احمد نے لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لئے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ سے منافقانہ بیعت کر لی، اور ان کو دھوکا دیتا رہا،

حالانکہ آپ سے حاجی صاحب رح سے قطعاً اعتقاد اور محبت نہ تھی، بلکہ محض لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے بطور نفاق یہ بیعت کی گئی۔ خود دیوبندی مذہب کا امام مولوی اشرف علی اپنے شیخ رشید احمد گنگوہی کا اقراری منافق مرید ہونا بایں الفاظ لکھتا ہے:۔

"حضرت مولنا گنگوہی نے ایک خط میں ایک مخلص کو ارشاد فرمایا، تم تو دوسرے درجہ میں الحق کہ خود مرشدنا (حاجی امداد اللہ صاحب رح) سے بھی مجھ کو جی سے اعتقاد و محبت نہیں، (کیونکہ مولنا اس سے بھی زیادہ کے پیاسے تھے) ایک بار حضرت کی خدمت میں بھی عرض کر دیا تھا کہ آپ کے سب خادموں سے اس بات میں کم ہوں، ہر شخص کو کسی درجے کی آپ سے محبت ہے اور اعتقاد، مگر مجھ نالائق کو کچھ بھی نہیں اور یہ اسواسطے ذکر کیا تھا، کہ نفاق اپنا ظاہر کر دوں اور حقیقۃ الحال عرض کر دوں"۔

(بریکٹ والے الفاظ تھانوی صاحب کے ہیں)۔ (مکاتیب رشیدیہ ص۵۲ و امداد المشتاق اشرف علی تھانوی ص۱۹، سطر ۱۶، مطبوعہ تھانہ بھون)۔

اور یہ رشید احمد گنگوہی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم سے از روئے اعتقادات سخت مخالف تھا، مولوی اشرف علی لکھتا ہے:۔

"یہ واقعہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے مشرب اور حضرت مولنا (گنگوہی) کے مسلک میں کس قدر اختلاف تھا"۔ (افاضات الیومیہ اشرف علی حصہ ۴، ص۸۴، سطر ۲)۔

یہ تو بیعت کا فائدہ ہوا، پھر جب تک حضرت حاجی امداد اللہ صاحب ہندوستان میں رہے۔ اُس وقت تک تو گنگوہی صاحب کچھ دبے رہے، مگر جب حاجی صاحب ہجرت فرما کر مکہ معظمہ چلے گئے، پھر گنگوہی صاحب خوب آزاد ہوئے۔ اور کھلے بندوں اہل اسلام کی تکفیر اور حضرات مشائخ کرام پر شرک کے فتوے شروع کئے۔ خدا تعالےٰ کے جھوٹ پر زور دیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے رد میں قلم اُٹھا لیا، وہابی مذہب کی تعریفیں لکھیں، غرضیکہ جو جی میں آیا کر گذرے، حضرت حاجی صاحب کو مکہ میں گنگوہی کی بداعتقادی کا جب علم ہوا، تو آپ نے افسوس فرمایا، اور گنگوہی کے اعتقادات کے خلاف ایک مضمون لکھوا کر اس پر خود حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رح نے دستخط فرمائے اور اسے اپنی مہر سے مزین فرما کر ہندوستان روانہ فرمایا، تاکہ لوگ رشید احمد گنگوہی کے مفسدانہ اعتقادات سے بچ جائیں اور یہ مضمون تقدیس الوکیل میں شائع کر دیا گیا، مولوی گنگوہی نے ان عقائد پر زور دیا ہوا تھا:۔

(۱)۔ خدا تعالےٰ کا کذب ممکن ہے۔

(۲)۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا ہونا ممکن ہے۔

(۳)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت بشریت کے تمام بنی نوع انسان کے برابر ہیں۔

(۴)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے۔

(۵)۔ مجلس مولود مروّجہ بدعت سیئہ حرام ہے،

(فتاویٰ رشیدیہ و براہین قاطعہ مؤلفہ خلیل احمد و مصدقہ رشید احمد گنگوہی)۔

گنگوہی کے ان ناپاک عقائد اور مضامین کی رَد میں حضرت قبلہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رح نے مندرجہ ذیل مضمون تحریر کرا کر اس پر دستخط و مہر ثبت فرمائی۔

حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا گنگوہی پر فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

اما بعد۔ جاننا چاہیئے کہ شرعًا و عرفًا و عقلًا امکان کذب حق سبحانہٗ و تعالےٰ محال اور ممتنع ہے، اور ایسا ہی امکان نظیر سرور عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم محال و ممتنع ہے، کیونکہ قرآن میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ہے اور خلاف وعدہ محال و ممتنع ہے، علاّمہ تمرتاشی صاحب تنویر الابصار معین المفتی فی جواب المستفتی میں لکھتے ہیں، ولا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ وعند المعتزلۃ یقدر ولا یفعل، انتھی، اور امکان کذب باری تعالےٰ کے اعتقاد کو امام رازی نے تفسیر کبیر میں قریب کفر لکھا ہے۔

۲۔ بشریت وغیرہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے جملہ بنی آدم کو مساوی جاننا محققین کی تصریح کے خلاف ہے، اور آیت قل انما انا بشر مثلکم کو مفسرین نے تواضع پر حمل کیا ہے، جیسا کہ تفسیر کبیر، نیشاپوری، معالم التنزیل اور خازن وغیرہا میں موجود ہے، جو چاہے دیکھ لے

۳۔ شیطان لعین کی وسعت علم اور احاطہ زمین کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعترتہ اجمعین کی وسعتِ علم کو بلا دلیل محض خیال فاسد سے ثابت کہنا اور اس کو شرک سے تعبیر کرنا اور آپ کے علم شریف کو معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم لکھ دینا یہ آپ کی سخت توہین ہے، کیونکہ شرعًا ثابت ہے کہ آپ اعلم مخلوقات ہیں، پس بشہادت قرآن وحدیث واکابر علمائے اہل سنت نے تصریح کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما سیکون کا حاصل ہے، جیسا کہ قاضی عیاض رح نے شفا میں اور علاّمہ قاری رح نے اس کی شرح میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔

۴۔ مجلس مولود شریف مروّجہ عرب وعجم کو کنہیا کے جنم سے مشابہت دینی اور بدعت سیئہ حرام کہنا اور اس مجلس میں قیام کو جو بنظر تعظیم ذکر خیر و رعایت ادب کے مستحسن جانا گیا ہے، حرام بلکہ شرک و کفر لکھ دینا اور فاتحہ اولیاء وصلحا و سائر مومنین کو برہمنوں کے اشلوک پڑھنے سے مشابہہ کہنا سخت قبیح کلمات ہیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ مخالف شرع کاموں سے سچی توبہ نصیب

کرے، آمین۔ بقلم محمد ابو عبدالرحمٰن فقیر غلام دستگیر قصوری، کان اللہ لہٗ در مکہ معظمہ شریف ۸ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ۔
یہ مضمون تحریر کر کے مولٰنا غلام دستگیر صاحب مرحوم نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے پیش کیا، تو حاجی صاحب نے اس کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولٰنا الحافظ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت میں بھیجا، مولٰنا عبدالحق صاحب نے یہ تحریر فرمائی:۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً ما کتب فی هذا القرطاس صحیح لاریب فیه واللہ سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه اتم۔ حررہٗ محمد عبدالحق عفی عنہٗ مہر (عبدالحق ۱۸۱۲)

پھر یہ مضمون حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیش ہوا، تو آپ نے اس پر یہ تحریر فرمایا:۔
تحریر بالا صحیح و درست ہے۔ مطابق اعتقاد فقیر کے ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے کاتب کو جزائے خیر دے ؎

بے سبب گر عزیما موصول نیست　　قدرت از عزل سبب معزول نیست

مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے صدر مدرس و دیگر مدرسین کے دستخط

(مہر: فی ... داللہ ... امد ... فادہ) (مہر مولوی ... صاحب)

حامداً ومصلیاً ومسلماً رسالہ تقدیس الوکیل عن اهانة الرشید والخلیل پر علاوہ تصدیق حضرت مولٰنا و مولی الکل حامیٔ دین متین سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولٰنا الحاج المہاجر فی اللہ مولٰنا محمد رحمت اللہ عافاہ اللہ جو مخاطب بخطاب پایۂ حرمین شریفین ہیں کے دستخط و مفتیان مذاہب اربعہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تصحیح و تعریف و تقریظ سے مزین ہوا اور اب ابتداء ربیع الاول ۱۳۰۸ھ میں جناب حاجی صاحب پیشوائے سالکان شریعت و طریقت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ نے بھی اس رسالہ کی ملخص تحریر پر اپنے دستخط خاص سے تصدیق و تسطیر فرمائی ...... الحق یعلو ولا یعلی کا مضمون خوب ظاہر ہوا، اب امید غالب ہے کہ مولوی رشید احمد و خلیل احمد صاحبان مع اپنے دیگر ہم مشربوں اور مؤیدوں کے اپنی خطاؤں سے باز آئیں گے اور ہٹ دھرمی نہ فرمائیں گے، کیونکہ ان کی خطا حضرت مولٰنا صاحب پایۂ حرمین شریفین کی شہادت اور پیر و مرشد جناب حاجی صاحب موصوف و ممدوح (حاجی امداد اللہ) کے ارشاد سے ثابت ہو گئی ہیں، الخ۔

(محررہ ۷ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ از مکہ معظمہ مدرسہ صولتیہ العبد محمد سعید عفی عنہٗ۔
ابو معظم سید احمد حسین۔ عظمت علی (منقول بلفظہ مختصراً از کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مصنفہ مولٰنا غلام دستگیر صاحب قصوری، مطبوعہ صدیقی پریس قصور، باملاد و ارشاد حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ، سجادہ نشین چاچڑاں شریف ص ۳۲۱۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے مذکورہ بالا ارشادات سے مندرجہ ذیل امور عیاں

طور پر ثابت ہو گئے۔

۱۔ کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ رشید احمد و خلیل احمد کے عقائد کو کفریہ سمجھتے تھے، اور اسی لئے حاجی صاحب نے مولانا غلام دستگیر صاحب کی کتاب تقدیس الوکیل پر جس میں رشید احمد و خلیل کے عقائد کو کفریہ بیان کیا گیا ہے، دستخط فرمائے اور مہر ثبت فرمائی۔

۲۔ حضرت حاجی صاحب کو رشید احمد و خلیل احمد کے بارے میں جو پہلے حسن ظن تھا اور آپ نے ضیاء القلوب وغیرہ میں گنگوہی کی تعریف بھی لکھی تھی، ہجرت کے بعد ان کے کردار کو دیکھ کر آپ نے وہ رائے بدل لی تھی، اسی لئے آپ نے رشید احمد کی تکفیر کرنے والے مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم کی مکہ معظمہ میں دو دفعہ پر خلوص محبت سے اپنے مکان پر دعوت فرمائی اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

۳۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ امکان کذب باری تعالےٰ کو کفریہ سمجھتے ہیں، اور علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے کم بتانا جس طرح گنگوہی و انبیٹھوی نے براہین قاطعہ کے صا۵ پر لکھا ہے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین سمجھتے تھے، اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا یقیناً کفر ہے۔

مقتدائے علمائے ہندوستان حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

کہ

رشید احمد نارشید نکلا

حضرت مولانا صاحب حاجی رحمت اللہ صاحب کی ذات سے کون ناواقف ہے، جب آپ ہندوستان میں تھے، تو سب دیوبندی آپکی علمی عملی کمالات کے گُن گاتے تھے، اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی حاجی رحمت اللہ صاحب کو اپنا مخلص اور بے مثل عالم عارف باللہ سمجھتے تھے، اور ان کی از حد توقیر فرماتے تھے، اور آپ، مکہ و مدینہ عالیہ میں پایۂ حرمین کے خطاب سے مشہور تھے، اور ان کی بزرگی کی یہ مسلم دلیل ہے، کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کو بعد از وفات بطور تبرک دانس جسمانی و روحانی حضرت حاجی رحمۃ اللہ علیہ کے جوار میں دفن کیا گیا۔ اس امر کی تصدیق و حاجی رحمت اللہ صاحب کی توثیق کے متعلق تصریحات یوں ملاحظ ہوں۔

۱۔ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنت المعلےٰ مقبرہ اہل مکہ میں ہم پہلوئے مولانا رحمت اللہ مہاجر رحمۃ اللہ علیہ کے رکھے گئے۔ (امداد المشتاق اشرف علی تھانوی صـ۳۰۲، سطر ۹)۔

۲۔ بہر حال تاسیس ارادت کے سلسلے میں ان دونوں بزرگوں حضرت قاسم العلوم اور مولانا رحمت اللہ صاحب کے کاموں میں یکسانی پائی جاتی ہے۔ (رسالہ ندائے حرم بابت رجب ۱۳۷۶ھ، صـ۵۹، سطر ۱۳)۔

(۳)۔ ہمارے شیخ الہند مولوی رحمت اللہ۔ (براہین قاطعہ ص۱۹ سطر۱)

(۴)۔ مولوی رحمت اللہ صاحب تمام علمائے مکہ پر فائق ہیں اور باقرار علمائے مکہ اعلم ہے۔

(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد امام دیوبندی مذہب۔ مطبوعہ دیوبند ص۲۶۳، سطر۴)

حاجی رحمت اللہ صاحب بانی مدرسہ ہندیہ صولتیہ مکہ معظمہ کو جب رشید احمد کے ناگفتہ بہ عقائد کا حال مکہ معظمہ میں معلوم ہوا، اور گنگوہی کی کتابیں فتاوٰی رشیدیہ، براہین قاطعہ سبیل الرشاد وغیرہ حضرت موصوف کے ملاحظہ میں لائی گئیں، تو آپ نے مندرجہ ذیل تحریر بدست مولٰنا غلام دستگیر صاحب ہندوستان ارسال فرمائی تاکہ شائع کردی جائے۔ اور لوگ فرقہ دیوبندیہ کے امام رشید احمد کے عقائد سے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے راجی رحمتہ ربہ المنان رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن غفرلہما الحنان کہ مدت سے بعض باتیں جناب مولوی رشید احمد صاحب کی سنتا تھا، جو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھیں، اعتبار نہ کرتا تھا، کہ انہوں نے ایسا کہا ہو گا، (الی قولہ) میرا اعتبار نہ کرنا کس طرح ممتد رہتا، کہ حضرت علمائے مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر مجھ تک پہنچی، کہ تمام افسوس سے کچھ کہنا پڑا، اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا۔ سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید کو رشید سمجھتا تھا، پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی (نارشید ۱۲) نکلے جس طرف آئے اس طرف ایسا تعصب برتا کہ اس میں ان کی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہے۔ حضرت نے اوّل قلم اس پر اُٹھایا، کہ

۱۔ جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت ہوئی ہو، اس میں دوسری جماعت گو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو، اور دوسری جگہ ہو، جائز نہیں، (الی قولہ)۔

۲۔ پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت عیسٰیؑ کے برابر سمجھتا تھا، اور سب انبیائے بنی اسرائیلؑ سے اپنے کو افضل گنتا تھا، اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر پہنچاتا تھا، (الی قولہ) حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد صالح کہتے تھے، (الی قولہ)۔

۳۔ پھر حضرت مولوی رشید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی طرف متوجہ ہوئے، اور ان کی شہادت کو بڑی شدت سے محرم کے دنوں میں کیسا ہی روایت صحیح سے ہو، منع فرمایا، (الی قولہ)۔

۴۔ پھر حضرت رشید نے جو نواسے کی طرف توجہ کی تھی اس پر ہی اکتفا نہ کر کے خود ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ کی، پہلے مولود کو کنہیا کا جنم اشٹمی ٹھہرایا، اور اس کے بیان کو حرام بتلایا، (الی قولہ)۔ اور پھر ذات نبوی میں اس پر بھی اکتفا نہ کر کے اور امکان ذاتی سے تجاوز کر کے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے، اور بڑی کوشش اس میں کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کہیں کمتر ہے، اور جناب باری تعالےٰ کے حق میں دعویٰ کیا، کہ اللہ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہیں، بلکہ امکان جھوٹ بولنے کو اللہ کی بڑی وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذا الخرافات، میں تو ان امور مذکورہ کو ظاہر و باطن میں بہت بُرا سمجھتا ہوں۔

اور اپنے محبین کو منع کرتا ہوں، کہ حضرت مولوی رشید کے اور ان کے چیلے چانٹوں کے ایسے ارشادات نہ سنیں، اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا۔ لیکن جب جمہور علمائے صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العلمین اور جناب باری جہان آفرین ان کی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی الخ۔

العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما المنان ۵ ارذی قعدہ ۱۳۰۷ھ، از مکہ معظمہ، مُہر　محب اللہ محمد صاحب ۱۲۹۳

العبد حضرت نور مدرس اول مدرسہ مکیہ تحریر ۷ ارماہ ذیقعد مہر　حضرت نور ۱۲۹۸

العبد عبد السبحان عفی عنہ۔ مدرس دوم مدرسہ، مکہ معظمہ بقلم خود۔　عبد السبحان

ناظرین کرام غور فرمادیں کہ حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب کے واضح فیصلہ کے بعد بھی کیا کوئی مسلمان شخص اس فرقہ دیوبندیہ کے امام رشید کے کفریہ عقائد سے بے علم رہ سکتا ہے، یہ خود ان کے گھر کے مسلم بزرگ ہیں، جنہوں نے صاف صاف فرمادیا کہ یہ رشید نہیں، بلکہ اپنے گندے عقائد کی وجہ سے اس کے برعکس نارشید ہو گیا ہے، مگر فرقہ دیوبندیہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آیا، اور آج اسی نام نہاد رشید کے عقائد پر ہی سارا مذہب قائم ہے۔ اور اسی کو امام ربانی، قطب یزدانی کے خطابات دئیے جارہے ہیں، نعوذ باللہ من ذالک۔

خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری امام چہارم دیوبندی مذہب

یہ خلیل احمد رشید احمد گنگوہی کا خاص حواری ہے، اور از حد درجہ متعصب دیوبندی وہابی تھا، اسی نے ہی رشید احمد کی تصدیق سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس علم کو شیطان لعین کے علم سے کم لکھا ہے، اور اسی نے مختلف قسم کے فریب سے دیوبندیت کو فروغ دیا تھا، اس لئے دیوبندی اس کو اپنے مذہب کا بہت بڑا امام مانتے ہیں۔

ریاست بہاولپور میں دیوبندیت کا پہلا قدم اسی خلیل کے ذریعے رکھا گیا ورنہ اس سے قبل اس ریاست میں کوئی دیوبندی نہ تھا، ریاست ہذا کے حالی مرتبت نواب صاحبان دربار عالی چاچڑاں شریف سے عقیدۃً وابستہ اور سُنی صحیح العقیدہ و اولیاء اللہ کے از حد معتقد تھے، خلیل احمد کے ریاست میں داخلہ کا سبب ریاست ہذا کے بعض ہندوستانی ملازمین تھے، جو کہ پہلے سے دیوبندیوں کے تبلیغی مرکز دیں رائے پور، سہارنپور اور دیوبند وغیرہ سے وابستہ تھے، ریاست ہذا چونکہ ایک پرانی اسلامی ریاست ہے، اس لئے اس میں عربی علوم کی تعلیم کے لئے قدیم سے ہی ایک سرکاری مدرسہ جامعہ عباسیہ قائم ہے، ریاست کے بعض دیوبندی ملازمین نے عالی جناب نواب صاحب کی سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر خلیل احمد کو جامع عباسیہ میں صدر مدرس منظور کرالیا، چونکہ افسران بالا کو خلیل احمد کے معتقدین دیوبندی ملازمین کی اس دھوکا دہی کا علم نہ تھا، وہ اس کو مولوی صورت دیکھ کر فریب میں آگئے اور منظور کرلیا، چنانچہ مولوی خلیل احمد نے بہاولپور میں ڈیرے ڈال کر وہابیت دیوبندیت کی تبلیغ کا سلسلہ شروع کرکے چند ایک افسران کو اپنا شیخ مجاز ہونا ظاہر کرکے مرید بھی کرلیا، یہ وہ پہلا موقعہ تھا کہ جب ریاست عالیہ بہاولپور کے صحیح العقیدہ مسلمانوں کو خنتہ دیوبندیت کا شکار کیا جانا شروع ہوا جس کا سلسلہ آج تک شروع ہے، اور لوگوں کو دیوبندی بنایا جاکر انکے

قیمتی سرمایۂ ایمان باللہ و ایمان بالرسول کو ضائع کیا جا رہا ہے، اسی اثنا ماہ شوال ۱۳۰۶ھ میں فاضل اجل عالم اکمل حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم کو علم ہوا کہ ریاست بہاولپور میں خلیل احمد کا ورود ہو چکا ہے، آپ بہاولپور تشریف لائے، اور بعض نیک دل حکام کو خلیل احمد کی کتاب براہین قاطعہ دکھلائی، جس میں خدا تعالیٰ کے جھوٹ کے امکان اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے شیطان کے علم سے کم ہونے اور فاتحہ کو ہندوؤں کے اشلوک پڑھنے سے تشبیہ اور حضور کے میلاد پاک کو کرشن کنہیا کے جنم دن منانے کے مشابہ ہونے کے ناپاک مسائل درج تھے، حکام اعلیٰ نے یہ خبر والی ریاست عالیجناب نواب صاحب مرحوم کے حضور پہنچائی، تو نواب صاحب نے اس علمی معاملہ کی چھان بین کے لئے اپنے مرشد و آقا، قبلۂ ورد مندان، مخزن علم و عرفان، خواجۂ خواجگان چشت اہل بہشت حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رح سجادہ نشین چاچڑاں شریف کی خدمت میں عرض کیا، بالآخر حضرت خواجہ صاحب نے خلیل احمد و مولانا غلام دستگیر صاحب کو ۱۳۰۶ھ میں ایک جگہ جمع فرما کر مسائل پر بحث سنی، مولانا غلام دستگیر صاحب نے خلیل احمد کو اس تاریخی مناظرہ میں دلائل قاہرہ سے ایسی شکست فاش دی کہ اس کے حواس باختہ ہو کر رہ گئے۔ اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے آخر میں فیصلہ فرمایا کہ خلیل احمد کا عقیدہ وہابیانہ ہے۔ اور یہ شخص بے ادب ہے، اور مولانا غلام دستگیر صاحب کے مسائل صحیح اسلامی ہیں، چنانچہ اسی شکست کی وجہ سے ہی خلیل احمد کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے تو وہ رات کیوقت مفرور ہو کر شب کی گاڑی سے ریاست سے بھاگ نکلا اور اس طرح یہ (تذکرہ الخلیل ص۹۳) فتنہ ریاست میں گو کچھ کم تو ہو گیا مگر اس کی وہ آگ سلگتی رہی جس کے نتیجہ میں لجدۂ دیوبندی ریاست میں آتے گئے اور آج وہ زمانہ بھی ہے کہ دیوبندیوں کو ریاست میں سرکاری تنخواہیں مل رہی ہیں، اور اُن کی بے ادبیوں اور گستاخیوں کا محاسبہ کرنے والا کوئی بھی نہیں، لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

نوٹ:- خلیل احمد دیوبندی سے مولانا غلام دستگیر صاحب حنفی مرحوم کا مناظرہ و فیصلہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کتاب تقدیس الوکیل میں بلفظہٖ درج ہے، یہ کتاب بندہ کے پاس موجود ہے، جسے خواہش ہو ملاحظہ فرما سکتا ہے۔

ریاست بہاولپور کے شرقی حصہ میں دیوبندی مذہب کا داخلہ

ریاست بہاولپور کے شرقی حصہ میں دیوبندیت، مدرسہ دیوبندیہ محمود پور سنساراں و مدرسہ منچن آباد کی دیوبندیانہ تعلیمات کے ذریعے پھیلی ہے، ان ہر دو مدارس کے دیوبندی مولویوں کی اعتقادی حالت کا آجکل یہ عالم ہے، کہ مدرسہ منچن آباد کے ایک مدرس کی زبانی بندہ نے خود یہ الفاظ سنے تھے کہ لوگ تو پاکپتن شریف ایمان زندہ کرنے کیلئے جاتے ہیں، مگر ہمیں تو یہ بھی یقین نہیں کہ بابا گنج شکرؒ کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا یا نہیں (العیاذ باللہ) اور محمود پوری مولویوں نے گذشتہ دنوں ایک رسالہ "چودھویں صدی داد گار" لکھ کر آنحضرت سرکار دو عالم نور خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ماننے والوں کو کافر بنا ڈالا تھا جسکے جواب میں بندہ نے رسالہ "نور محمدی"

لکھا اور پھر چاہ گیلن متصل لُڈو بہ تلندر شاہ حوالی بہاولنگر میں اسی مسئلہ پر مناظرہ کی صورت ہوئی تو دیوبندی پارٹی جالی چھوڑا کر گاؤں سے بھاگ نکلی تھی، بہاولنگر کے قرب وجوار میں مولوی اللہ بخش صاحب ساکن جھٹو والا نے بھی تعویذ گنڈے و پیری مریدی کے رنگ میں بعض جاہل زمینداروں کو دیوبندیت میں رنگا ہے، ان مدارس کے بانی خود مولوی قادر صاحب کے عقائد کیا تھے، اور کیا وہ دیوبندی تھے یا سنی؟ اس کے متعلق ہمیں موصوف کی کوئی تحریر و تقریر نہیں ملتی، کہ جس میں انہوں نے دیوبندی مذہب کے اکابرین اشرفعلی تھانوی و رشید احمد گنگوہی و محمد قاسم وغیرہ کی کفریہ عبارات جن میں ان دیوبندیوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وسب وشتم کیا ہے، کبھی تائید کی ہو، اور بلا وجہ و بلا ثبوت کسی کو دیوبندی کہنا و طعن کرنا ہمارا اور ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے، اور مولوی صاحب کے گلدستہ اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ ایسے اشعار بھی موجود ہیں، جو کہ یقیناً دیوبندیوں کے فتوائے شرک وکفر کی زد میں ہیں، مثلاً ؎

ہر کسے قبلہ آپو اپنا ثابت نص قسم آ ول   میرا قبلہ ہے عشق محمد ظاہر کر اں بیانوں (گلدستہ اشعار ص ۲۲)

اگر کوئی دوسرا شخص یہ شعر کہتا تو مولوی صاحب کے دیوبندی اخلاف یقیناً اسے کافر بنا ڈالتے تو مولوی صاحب کو وہ کس طرح اچھا سمجھتے ہوں گے، البتہ سنا گیا ہے، کہ مولوی صاحب کے مدرسہ میں ان کے وقت میں بھی کتاب شہباز پڑھی جاتی تھی، جس کے یہ دو شعر ملاحظہ ہوں ؎

ایہ ملاں جامی کیہا اندر تحفے کفر الوالے   جو جامی رومی دے پچھلگ اوہ کافر تن منہ کالے
مثنوی رومی دیوچہ جامی شارح چک چلایا   ہلکیاں کتیاں والے چکوں رکھیں شرم خدایا

(شہباز مطبوعہ لاہور، ص ۱۳۷)

اور مقامی سنی علماء کے احتجاج پر بھی موصوف نے "شہباز" پڑھنے والوں کا کوئی نوٹس نہیں لیا، واللہ اعلم دیوبندیوں کو یہ جرأت کہاں سے آگئی ہے، کہ وہ مولانا روم و مولانا جامی رحمہما اللہ تعالیٰ کو کافر کہتے ہوئے کچھ خوف خدا نہیں کرتے، سنا گیا ہے، کہ خود مولوی غلام قادر صاحب مشائخ اہل سنت کے مداح بھی تھے (ممکن ہے، کہ دیوبندیوں کی کفریہ عبارات سے ناواقفیت کی وجہ سے انہیں دیوبندیوں سے خوش فہمی رہی ہو) مولوی صاحب سے بعض ملنے والے لوگوں کا بیان ہے، کہ آجکل کے دیوبندی مولویوں قائلین مدرسہ محمد پور منچن آباد کی طرح مولوی صاحب کے اعتقاد نہیں تھے، اور بعض اخلاف نے دیوبندی ہو کر مولوی صاحب کو بھی بدنام کیا ہے، چنانچہ یہ آجکل کے بعض محمد پوری مولوی صاحبان تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں، اور مولوی صاحب نے اپنے گلدستہ اشعار میں کئی مقامات پر حضور کو نورانی کہا ہے، (دیکھو گلدستہ ص ۱۰) اور مولوی صاحب کے والد صاحب میاں صوبہ و دیگر ملکو کا صاحبان کے گھر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ماہانہ عرس گیارھویں شریف کا ختم دلا کر غریبوں میں گیارھویں کا دودھ میں تقسیم کیا جاتا تھا، اگرچہ حنفی حضرات میں آجکل بھی جاری ہے، میاں محمد صاحب برادر حقیقی مولوی غلام قادر صاحب بعض مذہبی معاملات

کیوجہ سے مولوی صاحب سے ناراض بھی رہے ہیں، مولوی صاحب پاک پٹن شریف کے عرس مبارک میں بہشتی دروازہ سے بھی گزرتے رہے مگرچہ مولوی صاحب کے بعض دیوبندی متعلقین نے گڑبڑ کر دی تھی، سنا گیا ہے، کہ مولوی صاحب نے کسی شیخ سے بیعت نہیں کی، مگر خود لوگوں کو مرید کرتے تھے۔

حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کے دروازہ کو بہشتی کہنا اور جو شخص خود کسی ظاہری شیخ سے بیعت نہ ہو، وہ دوسروں کو اپنا مرید کر سکتا ہے یا نہیں۔ اِن مسائل کے متعلق مقامی علماء سے جب مولوی صاحب کی چھیڑ چھاڑ ہوئی، تو مولوی صاحب حسب معمول عرس پاک پٹن شریف پر جاتے ہوئے یہ خیال کرتے گئے، کہ اِن ہر دو مسائل پر ہم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی سے گفتگو کرینگے۔

قطب ربانی معدن صمدانی مرشدنا و مولانا قبلۂ عالم حضرت پیر سید خواجہ مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں مولوی غلام قادر صاحب کی حاضری

حضرت قبلۂ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی یہ شان تھی، کہ زمانۂ تعلیم میں ہی بڑے بڑے جلیل القدر اساتذہ حضرت کے علمِ لدنی کے معترف تھے، چنانچہ مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کے حلقہ درس میں حدیث قوموا الی سیدکم پر بحث چلی تو حضرت مولانا نے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے اپنے دلائل بیان کیجئے۔ دیوبندی خیال کے طالب علموں نے کہا کہ یہاں قیام للحاجۃ مراد ہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ لفظ قوموا جمع ہے اور حاجت ایک آدمی کے قیام سے بھی رفع ہو سکتی تھی، تو سب کو قیام کا حکم اس امر پر دال ہے۔ کہ یہ قیام تعظیمی کا امر تھا، نیز جبکہ موضوع مشتق ہو، اور قضیہ میں محمول کو موضوع پر حمل کیا جائے، تو وہاں حمل کی علت موضوع کا مبدأ اشتقاق (مصدر) ہوا کرتا ہے، جیسے کہ الکاتب متحرک الاصابع میں تحرک اصابع کی علت کاتب کا مبدأ اشتقاق کتابت ہے، اسی طرح قوموا الی سیدکم میں قیام کی علت سیّد کا مبدأ اشتقاق سیادت قرار پائیگی، تو معلوم ہوا کہ یہ قیام حضرت سعدؓ کی سیادت ظاہر کرنے کے لئے کرایا گیا، جو کہ تعظیمی ہوا نہ کہ للحاجۃ، حضرت مولانا احمد علی صاحب حضرت قبلۂ عالمؒ کی زبان فیض ترجمان سے ایسے علمی نکات سنکر فرمایا کرتے تھے، کہ یہ سیّد صاحب زمانہ کے مقتدا ہونگے، اور باطنی ولایت میں یگانہ روزگار ہونے کے علاوہ ظاہری علم و فضل میں بھی تمام ہمعصروں میں ملک ہند میں سبقت لیجائیں گے۔ بر موقعہ عرس مبارک بابا گنج شکرؒ مولوی غلام قادر صاحب شب کو بمع اپنے رفیقوں کے پاک پتن شریف مقیم ہوئے، تو مولوی صاحب کے رفیق مولوی احمد دین کو بحالتِ خواب مشاہدہ ہوا، کہ شیخ المشائخ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند مقام پر کھڑے ہیں اور فرما رہے

ہیں، کہ مولوی غلام قادر کو پاک پٹن سے باہر نکال دو، ہم ناراض ہیں، صبح ہی مولوی احمد دین نے اپنا یہ واقعہ مولوی صاحب کو سنایا، تو انہوں نے ایک وسوسہ کہہ کر ٹال دیا، اور حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے حضور مجبہ رفقا آپہنچے ۔ حضرت مولٰنا فخرالدین صاحب قبلہ بھاڑے والے بروایت قبلہ عارفین حضرت خواجہ عبدالحکیم صاحب نوری آرام فرمائے منڈی صادق گنج ریاست بہاولپور بیان فرماتے ہیں، کہ حضرت خواجہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پہ موجود تھے، اور فرماتے تھے، کہ مولوی غلام قادر صاحب سے خود حضرت قبلہ عالم رح نے فرمایا، کہ مولوی صاحب! کیا یہ حدیث شریف صحیح ہے، کہ مومن کی قبر روضۃ من ریاض الجنۃ ہوتی ہے، مولوی صاحب نے عرض کیا، کہ بالکل درست ہے، حضرت نے فرمایا کہ لفظ جنت کا اطلاق جب مومن کی قبر پہ حدیث میں موجود ہے، تو پھر اس کے دروازے پر لفظ بہشت کے اطلاق میں کونسا امر مانع ہے، مولوی صاحب نے کہا کہ واقعی اس لفظ کا بولنا تو جائز ہوا۔ مگر یہ فرمایئے کہ پھر اس دروازہ کی یہی خصوصی شہرت کی کیا وجہ ہے؟ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ میں نے بچشم سر عالم ظاہر میں بجسم اطہر مع چہار یار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی دروازہ سے ۶ و ۷ محرم الحرام کو تشریف لاتے زیارت کی ہے ، اس مقدس دروازے کی شہرت خصوصی کا یہ سبب ہے، اور تمام مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے، مولوی غلام قادر صاحب خاموش ہو گئے، حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ سلسلہ بیعت و رشد کے لئے کسی نہ کسی ظاہری شیخ سے بیعت کر لینا ضروری ہوتا ہے، مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ میری بیعت بحالت خواب خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہے، ایک دفعہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کامل فرمایا، اور دوسری دفعہ مکمل (بصیغہ اسم فاعل) فرمایا، تو لفظ مکمل سے میں اپنے مجاز ہونے کا یقین کر کے بیعت کرتا ہوں، حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا و بیعت ہونا تو امر غیر ممکن نہیں ہے، مگر یہ فرمایئے کہ جب لفظ کامل و مکمل کی آواز آپنے سنی کیا اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ کی صورت منورہ حاضر تھی، مولوی صاحب نے کہا، کہ نہیں صورت تو موجود نہ تھی، حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ آواز ہی حضور کی نہ ہو، جیسا کہ تلک الغرانیق العلی کے قصہ میں علماء سامعین کے اشتباہ کے قائل ہوئے ہیں، پھر یہ شک کہ صحیح سمجھا بھی کہ نہ، پھر یہ کہ جب بیداری میں غلطیں واقع ہوتی رہتی ہیں، تو بحالت خواب تو سماع میں غلطی ہونا زیادہ ممکن ہوا ہوا [۱]، تو آپ محض ایسے خیال خام کے پیچھے لگ کر حضرات مشائخ کرام کی کیوں مخالفت کرتے ہیں، مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا، کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رح بظاہر کسی شیخ سے بیعت نہ تھے، مگر آپ کا سلسلہ بیعت مشہور ہے، قبلہ عالم نے فرمایا، کہ اولاً تو یہی غلط مشہور ہے، آپ اپنے شیخ سے بیعت تھے، اور سلاسل میں ان کے شیخ کا نام موجود ہے، اور پھر ان کی یہ شان تھی، کہ ایک دفعہ ان کی ہر دو قدمیں کو خدا تعالٰی نے سونا کر دیا تھا، تو انہوں نے عرض کیا، کہ اے مولا! مجھے اس دنیا میں مبتلا نہ فرما، تو ان کی برابری کا دعویٰ مناسب نہیں، مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کی کہ حضرت پیر سے کوئی آدمی کبھی خالی نہیں ہوتا، قاعدہ پڑھانے والا بھی پیر، سیپارہ پڑھانے والا بھی پیر، فارسی پڑھانے

[۱] قوسین میں بند عبارت تھانوی کی ہے بندہ نے تائیداً نقل کر دی۔ ۱۲ منہ

والا بھی ہیر، فارسی پڑھانے والے بھی ہیر الخ، حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا، کہ مولوی صاحب جناب نے تو اتنے ہیر ذکر فرما دیئے، ہیر ایک عورت تھی، اور رانجھے کے عشق مجازی میں مبتلا تھی، چوچک نے اپنے شیخ مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہیر کے اس مبتلائے عشق ہونے کا ذکر کر کے التجا کی کہ حضرت دعا فرمایئے ہیر رانجھے کے عشق سے باز آ جائے، حضرت مخدوم صاحبؒ نے فرمایا، کہ پھر جب آئے تو ہیر کو یہاں لے آنا اُسے ذکر الٰہی کے مناسب معالجہ سے درست کرینگے، چوچک نے جب ہیر سے اپنے پیر کے ہاں حاضری کے لئے کہا، تو ہیر نے انکار کر دیا، کہ مجھے معذور تصور فرمایا جاوے، جب چوچک نے یہ ماجرا شیخ سے عرض کیا، تو حضرت خود چوچک کے گھر تشریف لائے، جب ہیر کے پاس تشریف لائے، تو ہیر نے اپنے شیخ کے پاؤں کو بوسہ دیا، مگر اپنی دونوں آنکھیں ہاتھوں سے بند کر لیں، حضرت نے آنکھیں بند کرنے کا سبب دریافت فرمایا، تو ہیر نے عرض کیا، کہ قبلہ آپ بیشک ہمارے شیخ ہیں، مگر میں قسم اٹھا چکی ہوں، کہ جن آنکھوں سے رانجھے کو دیکھا ہے، اب کسی دوسرے کو نہ دیکھونگی۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہیر کے اس استقلال پر فرمایا، کہ یہ مجازی عاشقہ ہے، مگر افسوس کہ عشق الٰہی میں ایسے استقلال والے لوگ بہت ہی کم ملتے ہیں، حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب ایک عورت کو اپنے مطلوب سے یہ محبت ہو، کہ کسی غیر کی طرف نظر کرنا پسند نہ کرے، اور جناب سیکڑوں مرشد بنائے پھرتے ہیں، مولوی صاحب! ایسی خام باتوں کے پیچھے لگ کر تمام مشائخ طریقت کی مخالفت کرنا اہل علم کے ہرگز شایانِ شان نہیں، مولوی غلام قادر صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضور واقعی میں سخت غلطی میں مبتلا تھا، مجھے جناب ہی بیعت فرمالیں، حضرت نے فرمایا، کہ جناب پہلی بیعتوں کے غلط ہونے کا اعلان فرما دیں، مولوی صاحب نے اونچی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کیا، کہ جو لوگ قبل ازیں مجھ سے بیعت تھے وہ بیعت باطل تھی، تو حضرت نے بیعت فرمالیا، اور اجازت بھی عطا فرما دی، مگر جب حضرت قبلہ دیوان سید محمد صاحب مرحوم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے اس معاملہ کو پسند نہ فرمایا، کہ اتنی جلدی مجاز کرنا مناسب نہیں، حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا، کہ اس کی دل شکنی ملحوظ خاطر نہ ہوئی، اس کا نتیجہ عنقریب مولوی صاحب کی طرف سے ہی ظاہر ہو جائیگا، چنانچہ شیخ کامل کی فراست باطنی کا بیان فرمودہ نتیجہ چند دنوں بعد ہی ہونا ظہور پذیر ہوا، کہ مولوی غلام قادر صاحب نے اعلان کر دیا کہ میری کوئی بیعت نہیں ہے، اور پھر اسی طرح آزادانہ طور پر ہی حسب، اپنی تبلیغ اور تقریریں کرتے رہے، واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم۔

مولوی اشرفعلی صاحب (تھانوی) امام پنجم و مصنف دیوبندی مذہب

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی تھانہ بھون کا باشندہ تھا، اور اس کے خاندان کے لوگ بھی اکثر سنی صحیح العقیدہ تھے، چنانچہ اپنے ماموں کے متعلق وہ خود لکھتا ہے، کہ ان کا مسلک ہمارے خلاف تھا،

"ماموں صاحب کا مسلک ہم لوگوں کے خلاف تھا، صاحب سماع تھے، اور اس میں بھی غلو کا درجہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر باتیں ماموں صاحب کی بڑی حکیمانہ ہوتی تھیں، ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کہ میاں کہیں دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت

کی بدولت اچھی گٹھڑی نہ اٹھوا دینا"۔ دیکھی یہ حکیمانہ پیشنگوئی تھی جو لفظ بلفظ پوری ہو کر رہی، کہ تھانوی صاحب دوسروں کو بدعتی کافر کہتے کہتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کر کے خود ایمان کی گٹھڑی اٹھوا بیٹھے"۔ مؤلف)۔

دیکھو (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۵ ص ۲۷۶ سطر ۱۱)،

اور پھر لطف یہ کہ تھانہ بھون جو کہ دیوبندی مذہب کی اشاعت کا ایک کامیاب اڈہ تھا، اور مولوی اشرف علی تھانوی امام پنجم دیوبندی مذہب نے وہاں کے عوام وخواص کو اپنے دیوبندیانہ عقائد سے وابستہ کرنے کے لئے اپنی تمام مساعی معروف کررکھی تھیں، وہیں تھانہ بھون میں ہی دیوبندی مذہب کو برا سمجھنے والے صحیح العقیدہ مسلمان بھی ہمیشہ موجود رہے، جو کہ مولوی اشرف علی کی درپردہ اشاعت وہابیت دیوبندیت سے واقف تھے، اور اس کو بداعتقاد تصور کرتے تھے، مولوی اشرف علی خود لکھتا ہے۔

یہاں پر تھانہ بھون میں بھی حضرت سید صاحب تشریف لائے ہیں، بحمد اللہ یہاں پر کوئی جماعت بدعتیوں کی نہیں ہے، ویسے ہی کچھ لوگ معمولی طریق پر اس خیال کے ہیں

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۷۶ سطر ۲)

تھانوی صاحب نے مجبوراً تسلیم کرلیا، کہ کچھ لوگ اس خیال کے یہاں اب بھی ہیں، اور تھانوی صاحب کا انہیں کچھ لوگ کہنا یہ بھی تعصب ہے، ورنہ تھانہ بھون کے اکثر مسلمان تھانوی صاحب کی بداعتقادی سے بیزار تھے، مولوی اشرف علی تھانوی مولوی یعقوب دیوبندی کا شاگرد ہے، اور باوجودیکہ مولوی اشرف علی نے دیوبند وغیرہ میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اسلاف اہل اسلام کے عقائد سے رُوگردانی کرلی تھی، اور تمام مسلمانوں کو مشرک وکافر سمجھتا تھا، مگر اس نے کام نہایت چالاکی سے چالو کیا ہوا تھا، چنانچہ وہ سب سے اول لکھنؤ کے ایک اسلامی مدرسہ میں ملازم ہوا تھا، تو لکھنؤ کے لوگ چونکہ صحیح العقیدہ مسلمان تھے، لہٰذا مولوی اشرف علی صاحب نے ان لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے وہاں میلاد النبیؐ اور قیام وسلام میں شریک ہونا شروع کیا اور پھر کافی عرصہ تک وہ یہی اسلامی اعمال جنہیں دیوبندی اور مولوی اشرف علی صاحب کفر وحرام کہتے ہیں، خود مولوی اشرف علی صاحب کرتا رہا، چنانچہ وہ خود لکھتا ہے:۔

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نرمی کی ضرورت ہے، اس لئے بعض اوقات (عمل میلاد وقیام) میں بھی ان کی موافقت کرتا رہا، ایک زمانہ دراز اسی پر گذرا، اس کے بعد تجربہ سے وہ پہلا ہی طریق نافع ثابت ہوا،

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۵۱۲ سطر ۱۱)۔

اور اس بیان میں بھی اس نے حقیقت پر پردہ ڈال کر غلط بیانی سے کام لیا ہے، کیونکہ مولوی اشرف علی صاحب کو جب حاجی امداد اللہ صاحب سے اعتقاداً کسی طرح بھی موافقت نہ تھی، ملاحظہ ہو "بزرگان دیوبند کا تصوف" تو پھر حاجی صاحب کے فرمان سے میلاد النبی وقیام وسلام کرنا ممکن ہی نہیں تھا، اور حقیقتاً یہ سب کچھ تقیہ تھا، اور مسلمانوں پر وہابیت کے ڈورے ڈالے جارہے تھے، اور پھر اس کا خود لکھنا کہ پھر تری

پہلا طریق ہی نافع ثابت ہوا، اس سے مزید معلوم ہوجاتا ہے، کہ مولوی اشرف علی صاحب پھر چند دن بعد ہی ان اسلامی عقائد کا منکر ہوگیا تھا، وہ یوں ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو جب مولوی اشرف علی کے یہ افعال معلوم ہوئے، تو اُس نے اُسے ایک خط لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم وہاں لکھنؤ میں میلاد النبی پڑھتے ہو، اور قیام وسلام کرکے صلوٰۃ پڑھتے ہو، تو اشرف علی نے ان اعمال میں شریک ہونے کی جو وجہ ظاہر کی تھی، وہ یہ تھی، کہ اگر میں میلاد نہ پڑھوں تو "جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے، سب بے اثر اور بے وقعت ہوجائیگی، اس بدگمانی میں کہ یہ شخص تو وہابی ہے۔ دیکھو (تذکرۃ الرشید اصے ۱۳۵)

اس سے بھی عیاں ہوگیا، کہ مولوی اشرف علی کا لکھنؤ میں رہائش میں میلاد شریف میں شریک ہونا تقیہ تھا، نہ کہ حاجی صاحب کے فرمان سے، مگر جب گنگوہی نے تھانوی صاحب کو دوبارہ ڈانٹا تو وہ ان اعمال اسلامی سے مکمل یک طرف ہوکر پورے طور پر دیوبندی وہابی مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہوگیا اور جب لکھنؤ کے لوگ اس کی بد اعتقادی سے واقف ہوئے تو تمام مسلمان اس سے بیزار ہوگئے، اور جب اس کو بھی معلوم ہوا، کہ لکھنؤ میں دیوبندیت کا اڈہ جمانا اور ان لوگوں کو دیوبندی بنانا مشکل ہے، تو اس نے وہاں سے ملازمت چھوڑ دی، اور تھانہ بھون میں آکر ڈیرے ڈال کر دیوبندیت کی تبلیغ شروع کردی، چونکہ تھانہ بھون علماء سے دُور افتادہ دہقانی علاقہ تھا، اس لئے یہاں اس کا کام خوب چل نکلا، اور وہ دیوبندیت کا مستقل اڈہ بن گیا، اور گو مولوی اشرف علی کا زمانہ بعد کا ہے، لیکن اس نے دیوبندی مذہب کی کافی اشاعت کی ہے، بلکہ دیوبندی وہابی مذہب کا تمام لٹریچر اسی کی ایجاد ہے اور اور پھر پیری مریدی کے نام پر اس نے لوگوں کے ایمان ضائع کرنے میں بڑی کامیابی بھی حاصل کرلی تھی،

یہ مولوی صاحب طبعًا اس قدر بخیل تھا، کہ اس نے اپنے گھر سے شاید ہی کسی آدمی کو کچھ دیا ہو، خصوصًا روٹی دینے کے معاملے میں تو بخل کی انتہا نہ تھی، اور لوگوں سے ہدیے نذرانے وصول کرنے کی اچھی خاصی ترکیبیں جانتا تھا، اس نے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو پاگلوں حیوانوں جیسا بنایا ہے، (جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے)۔

دیوبندی اس کو اپنے مذہب کا سب سے بڑا مجدد و حکیم الامت و امام مانتے ہیں، بلکہ پچھلے زمانے کے دیوبندی تمام اپنے سابقہ اماموں کی نسبت اشرف علی کے زیادہ معتقد ہیں، کیونکہ دیوبندی مذہب کے لٹریچر اور تحریری اشاعت کا سب کام اسی نے ہی کیا ہے، اور اس مذہب کے بانی و امام اول اسمٰعیل کی ناپاک کتاب "تقویۃ الایمان" میں مندرج شدہ عقائد کی سب سے زیادہ تبلیغ اسی نے کی ہے، کیونکہ اس نے پیری مریدی کے فریب میں سب دیوبندیوں کو اپنا گرویدہ کرلیا تھا، اور کچھ تصوف کے مسائل یاد کر رکھے تھے، ان کو بیان کرکے بعدہٗ اپنی وہابیت اور دیوبندیت کا شکار کیا کرتا تھا، مولوی اشرف علی کے نزدیک سب سے بڑا گناہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانا تھا، یہانتک کہ وہ میلاد کرنے والوں کو بدعتی اور کافر کے الفاظ سے اپنی قیل و قال میں دہراتا رہتا تھا، تمام صوفیائے کرام کے عرس کرنے والوں، میلاد کرنے والوں کو بدکار سمجھتا تھا، اس نے کتابوں کی تصنیف و مذہبی اشاعت کے متعلق ایک عجیب ہی طریقہ اختیار کیا ہوا تھا، کہ اس کے پاس ہمیشہ دو چار تنخواہ خوار مولوی صاحبان ملازم رہتے تھے،

جو کہ مختلف قسم کی عربی و فارسی کتابوں کے اُردو میں ترجمے کرتے تھے، اور پھر ان ترجموں کو مولوی اشرف علی کے سپرد کر دیتے تھے، اور وہ ان ترجموں کو اوّل سے آخر تک لفظ بلفظ دیکھ کر اس کتاب پر اپنا نام موٹے قلم اور ان لکھنے والے مولویوں کا نام باریک قلم سے لکھوا کر اس کتاب کو شائع کرا دیتا اور اس طرح وہ کتابیں مولوی اشرف علی کی مشہور ہو جاتی تھیں، چنانچہ اشرف علی کی بڑی بڑی کتابیں جمال الاولیاء، انوار المحسنین اور اس قسم کے بہت سے رسائل اسی قسم کی چالاکی کا نتیجہ ہیں، اور ان کتابوں کے سرنامے دیکھنے سے اس کا یہ فریب بخوبی کھل جاتا ہے، اور کچھ کتابیں اس قسم کی ہیں کہ اس نے دو چار ماہنامے الامداد - المبلغ - النور وغیرہ جاری کئے ہوئے تھے، اور ان ماہوار رسالوں کے مدیر صاحبان مولوی شبیر علی، جمیل احمد وغیرہ کا سب سے بڑا کام یہی ہوتا تھا، کہ یہ لوگ اس کی ہر حرکت پیشاب پاخانہ و قول و فعل کو قلم بند کرنے میں مصروف رہتے تھے، کیونکہ خود اس نے اپنے ملفوظات جمع کرانے کے لئے باقاعدہ ان لوگوں کو تنخواہ پر رکھا ہوا تھا چنانچہ ایک سلسلہ میں وہ خود بیان کرتا ہے،

"میں نے ملفوظات ضبط کرنے والوں سے کہا کہ تم پنسل کاغذ لیکر بیٹھ جانا"۔

(افاضات الیومیہ ج ۳ صفحہ ۲۰۵ سطر ۹)۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ ملفوظات ضبط کرنیوالے آدمی مقرر شدہ تھے، جو کہ ہر وقت اس کے حکم کے منتظر رہتے تھے، اور وہ ان ملفوظات کو ان ماہوار رسالوں میں باقاعدہ شائع کرتے رہتے تھے، اور مولوی اشرف علی ان اپنے ملفوظات کو اشاعت سے قبل لفظ بلفظ دیکھ لیتا تھا، چنانچہ وہ اپنے ملفوظات افاضات الیومیہ میں خود اپنے قلم سے لکھتا ہے۔

"الحمد للہ! آج شب جمعہ ۷ ربیع الاول کو ان ملفوضات ضبط کردہ حافظ صغیر احمد مرحوم پر نظر اصلاحی سے فراغ ہوا"۔ فقط - اشرف علی تھانوی عفی عنہٗ۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲۰)۔

اور اسی افاضات الیومیہ کا ضبط کرنے والا مولوی لکھتا ہے:۔

اکثر حضرت اقدس کا معمول صبح کے وقت ملفوظات کو دیکھنے کا ہے، لیکن آج صبح کو ملاحظہ نہیں فرمائے، مگر بعد عصر مکان پر اپنے ہمراہ لیتے گئے، اور وہاں سے ملاحظہ فرما کر بعد مغرب میرے پاس پہنچا دئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۷ صفحہ ۱۴۷، سطر ۲۰)

معلوم ہوا، کہ ملفوظات کا ہر لفظ مولوی اشرف علی کی طرف سے ہی پسند شدہ ہوتا تھا، اور اس طرح وہ ملفوظات جب ایک جلد کو پہنچ جاتے تو ان کو باقاعدہ کتابی صورت میں جمع کر کے کتاب شائع کرا دی جاتی چنانچہ افاضات الیومیہ وغیرہ اسی قسم کی تصنیفات سے ہیں، اور پھر ان کتابوں کی ضخامت بھی محض فضولیات و فحش قسم کی حکایات وغیرہ جمع کر کے بنائی گئی ہے، چنانچہ اس فضول قسم کے ملفوظات میں سے ایک ملفوظ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

ملفوظ ۱۴۲۔ فرمایا ارادہ تھا کہ سویرے کھانا کھاؤں اور تھوڑی دیر آکر بیٹھوں مگر دیر ہو گئی کام بہت ہی ہے۔ اس وجہ سے اس وقت بیٹھنا نہ ہوگا، یہ فرما کر حضرت والا مکان پر تشریف لے گئے، اور مجلس خاص

بونت صبح موقوف رہی۔ (افاضات الیومیہ ج ۲ ص ۲۷ - سطر ۱)

ناظرین کرام ملاحظہ فرما سکتے ہیں، کہ تھانوی کے ملفوظات اس قسم کے ہی ہیں، کہ آج کھانا دیر سے کھایا، آج آنت اتر آئی، آج نبض کی شکایت ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور خود مولوی اشرف علی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں نہایت ہی غیر معتد بہ تعداد میں ہے، اور دو دو ورق کے رسائل کو موٹے موٹے ناموں سے مزین کر کے اپنی تصنیفی شہرت کے سامان بنائے گئے ہیں، اور ہم پر بھی اس کی تصنیف کے ڈھول کا پول اس وقت کھلا، جبکہ ہم نے دیوبندیت کے لٹریچر کو جمع کر کے اس پر غور و فکر سے نظر کی، تو معلوم ہوا، کہ تصنیف کا تو نام ہی تھا، مگر ان رسائل میں دیوبندیت و خارجی وہابی عقائد کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا گیا ہے، اور تھانوی صاحب کے ہاں مزدوری پر کتابیں لکھے جانے کے سلسلہ میں وہ خود اقرار کرتا ہے۔

ایک شخص نے خط لکھا کہ اہل باطل کی فلاں کتاب کا جواب لکھدو۔ میں نے جواب میں لکھا کہ مجھ کو تو فرصت نہیں، تم خروج برداشت کرو تو میں کسی عالم سے حق المحنت دیکر لکھوا دوں، اس پر اس نے لکھا کہ خدا کا خوف کرو، اس قدر دین فروش مت بنو۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۱۸ سطر ۲)

نوٹ:- یہ دین فروشی کا قول بھی خالی از حکمت نہیں۔

حسین علی ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی امام ششم دیوبندی مذہب

مولوی حسین علی صاحب قصبہ واں بھچراں ضلع میانوالی کے متوطن تھے، سنا گیا ہے کہ ان کے والد میاں محمد اور دادا میاں عبداللہ (دولہ) نہایت سادے قسم کے صحیح العقیدہ زمیندار لوگ تھے، اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کے ازحد معتقد تھے، مگر مولوی حسین علی صاحب اپنے تعلیمی دور میں اپنے خاندان کی بدقسمتی سے مولوی مظہر صاحب دیوبندی کے پاس جا پھنسے، تو مظہر صاحب نے مولوی صاحب کو وہابیت کے رنگ میں پوری طرح رنگ کر بقایا کی تکمیل کے لئے رئیس الدیوبندیہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے پاس بھیجدیا، پھر کیا تھا، گنگوہی صاحب نے موصوف کو شرک و بدعت کا چلتا پھرتا کارخانہ بنا ڈالا۔ چنانچہ مولوی صاحب اہل اسلام کی تکفیر اور انبیائے کرام کی توہین خصوصاً سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں تمام دیوبندیوں سے نمبر لیگئے، اور فی زمانہ مولوی غلام خان دیوبندی انہیں مولوی صاحب کا ہی تیار کردہ مجسمہ کفر بازی بمبار ہے، مولوی حسین علی نے اپنے ابتدائی دور میں ضلع میانوالی کے مسلمان کو دیوبندی بنا کر اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کی، تو علمائے ربانیین نے مولوی صاحب کے غیر اسلامی خیالات کا رد کر کے مختلف مقامات پر اسے ذلتیں دیں، اور ایک دفعہ جبکہ واں بھچراں کے علاقے میں امام العلماء والصلحا خواجۂ خواجگان چشت اہل بہشت حضرت قبلہ عالم سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی تشریف لائے، تو مولوی صاحب کو حضرت کے عالمگیر فیض و ارشاد سے سخت حسد ہوا اور مولوی صاحب مناظرہ کے لئے آپہنچے۔

حضرت قبلۂ عالم ابھی وظائف میں مشغول تھے، اور مولوی صاحب کو باہر ہی رُکنا پڑا۔ جہاں کہ حضرت قبلۂ عالم کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے والے جلیل القدر علمائے کرام موجود تھے، جن میں سے حضرت مولٰنا محبوب عالم مرحوم و حضرت مولٰنا محمد غازی صاحب مرحوم و حضرت مولٰنا کرم الدین صاحب مرحوم ساکن بھین ضلع جہلم کے نام قابل ذکر ہیں، حضرت مولٰنا محمد غازی صاحب نے مولوی حسین علی سے آنے کا سبب پوچھا، تو مولوی صاحب نے کہا، کہ حضرت پیر صاحب سے مسئلہ "علم غیب رسول" پر گفتگو کرنے کے لئے آیا ہوں، مولٰنا محمد غازی صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کچھ ہوش کرو، ہم لوگ اپنے علم پر بفضلہ تعالےٰ اس قدر نازاں ہیں، کہ فنون کے استاذ مشہور ہیں، مگر حضرت قبلۂ عالم کے علم و فضل و تبحر علمی کے سامنے اپنے آپ کو ایک ابتدائی طالب علم محسوس کرنے میں بھی شرم کرتے ہیں، آپ خواہ مخواہ اپنا بھانڈا نہ پھوڑ وائیں، ورنہ ساری فارسی کافور ہو جائے گی، مولوی حسین علی نے مولٰنا محمد غازی صاحب سے کہا، کہ پھر آپ ہی گفتگو کر لیجئے، مولٰنا محمد غازی صاحب نے فرمایا، کہ آپ کو علم کے معنی کا کچھ پتہ ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس کی جامع مانع تعریف اور اس کے تمام اقسام تصورات و تصدیقات کی قسمیں بیان فرما کر تعین کیجئے کہ اس جگہ کونسی قسم مراد ہے، مولوی حسین علی صاحب چونکہ لوگوں کو بدعتی مشرک کہنے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے، اس لئے سب دیوبندیت کا جنازہ نکل گیا اور ایک بجلی کی طرح یہ سوالات ان کے ہوش اُڑا لیگئے۔ اب ضروری تھا، کہ علم معقول میں مولوی صاحب حضرت مولٰنا محمد غازی صاحب مرحوم کے سامنے ذلت ہی اُٹھاتے، لہٰذا بغیر کسی چون وچرا کے اُٹھ کر چل دیئے، مولوی حسین علی صاحب دیوبندی مذہب کے ایک معتبر امام ہیں، خصوصًا پنجاب کے دیوبندیوں کے تو برگزیدہ پیشوا ہیں، اور مولوی صاحب کی تفسیر بلغۃ الحیران و تفسیر بے نظیر دیوبندی مذہب کی مایۂ ناز تفسیریں ہیں، اور جواہر القرآن گو غلام خان نے لکھی ہے، مگر وہ بھی اسے مولوی حسین علی صاحب کی تقاریر کا ہی استنباط بتاتا ہے۔

مولوی حسین علی، علم غیب خدا تعالےٰ اور مسئلہ تقدیر کا منکر ہے، اور اس کی تفسیر بلغۃ الحیران جس میں اُسنے اپنے دیوبندیانہ معتزلانہ عقائد کا صاف اظہار کیا ہے، یہ تفسیر تمام فرقۂ دیوبندیہ کے نزدیک معتبر ہے چنانچہ شیخ الحدیث دیوبندیہ کے یہ الفاظ اس کی توثیق میں کافی ہیں۔

وفی اثناء ذلک تتابعت تراجم القرآن و فوائدہ التفسیریۃ بعضھا صحیحۃ من اھل الحق کتقریرات لترجمۃ القرآن افادھا العالم العارف مولٰنا الشیخ حسین علی الفنجابی طال بقاءہ من تلامذۃ قطب العصر مولٰنا المحدث ابو مسعود رشید احمد الگنگوھی الدیوبندی الخ۔

(یتیمۃ البیان مقدمۃ مشکلات القرآن مصنفہ مولوی انور شاہ کشمیری ص۲۹، سطر۲۰)۔

جس سے واضح ہے، کہ عقائد مندرجہ بلغۃ الحیران سے تمام دیوبندیوں کا مکمل اتفاق ہے، اور آج کل کے بعض دیوبندیوں کو بلغۃ الحیران سے حیران ہو کر "تقیہ" کرتے ہوئے اپنے شیخ کے مندرجہ الفاظ کا لحاظ کرنا چاہیئے اور

پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے کہ مولوی حسین علی صاحب رئیس الوہابیہ گنگوہی صاحب کے مجاز خلیفہ ہیں، اُن کی تفسیر کے حوالہ جات اسی کتاب میں ملاحظہ فرمایئے۔

باب سوم

شیطان کی شرارت اور اسلام میں مذہبی انتشار کا سب سے پہلا اقدام ونیائے اسلام میں مسلمانوں پر شرک و بدعت کا سب سے پہلا فتویٰ

دیوبندی مذہب کی مرکزی جماعت خارجی مذہب کی ابتداء اور خارجیوں کا سب سے پہلا خطرناک فتویٰ

دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب کا سب سے بڑا اصول یہی ہے، کہ یہ لوگ ہر معمولی سے معمولی بات پر عام مسلمانوں خصوصاً اولیائے کرام وصوفیائے عظام اور ان کے معتقدین کو بے دھڑک مشرک، کافر و بدعتی کہتے ہیں، اور اپنے آپ کو توحید کا حامی اور مشائخ کرام کو توحید کا مخالف ظاہر کر کے بعض عوام بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنی دیوبندیت کا شکار کرتے ہیں، ۔ دیوبندی، وہابی جماعت کے مکفرین مولوی مسلمانوں کو کافر مشرک و بدعتی کہنے کے اس اصول پر اس لئے سختی سے گامزن ہیں، کہ دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب یہ ہر دو جماعتیں اپنے مخصوص انداز اور غریب وہ دلکش رنگ میں خارجی مذہب کی فروعی جماعتیں اور خارجی مذہب کا شعبۂ نشر و اشاعت ہیں، اور گو دیوبندیوں وہابیوں کو خوارج کے بعض اصولوں سے اختلاف بھی ہے اور یہ لوگ اپنے آپ پر حنفیت کا پردہ ڈال کر اپنے آپ کو خوارج کا مخالف بھی ظاہر کرتے ہیں، مگر خارجیوں نے ہی مسلمانوں کو بدعتی کہنے کا اصول تجویز کر کے اس کا ابتدائی تجربہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کیا تھا، اور کفار کے بتوں کے حق میں نازل شدہ آیاتِ قرآنیہ کو حضرت عثمان غنی و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما پر چسپاں کر کے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کو بدعتی کہتے اور اپنے آپ کو اہل توحید کہلاتے تھے ایسا ہی آج کل دیوبندی وہابی لات وعزیٰ کے بارے میں نازل شدہ قرآنی آیات کو اولیاء اللہ اور اُن کے مزاروں پر چسپاں کر کے انبیاء اور اولیاء اور ان کے دلدادگان کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں، اس لئے عمدۃ المحققین علامہ ابن عابدین فقہ احناف کی سب سے بڑی اور معتبر کتاب فتاویٰ شامی میں وہابیوں کو باغیوں یا خارجیوں میں شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اسلام کے باغی صرف وہی خارجی نہیں ہیں، جنہوں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تھا، بلکہ ابن عبدالوہاب نجدی کے متبعین (وہابیوں) کا بھی یہی حال ہے، کیونکہ یہ وہابی بھی صرف اپنے کو مسلمان اور اپنے

مخالفین کو مشرک کہتے ہیں، پھر فرماتے ہیں، بعض محدثین کرام نے ان سب باغیوں کو کافر کہا ہے،
(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۳۱۹ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر باب البغاۃ)۔

خارجی مذہب

یہ مذہب ۳۷ھ میں بمقام صفین اسوقت پیدا ہوا تھا جبکہ امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک سیاسی الجھن کی وجہ سے ایک معرکۃ الآراجنگ لڑی جارہی تھی یہ تو حضرت معاویہؓ کے شامی سپاہی عربی تلواروں کی تاب نہ لاتے ہوئے جب میدان سے بھاگنے لگے، تو حضرت معاویہؓ کے بعض فوجی افسران نے جنگ روکنے کی یہ سیاسی چال چلی کہ قرآن مجید کو نیزوں پر بلند کر کے حضرت امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے سپاہیوں کو دھوکا دیتے ہوئے اعلان کر دیا کہ اے علیؓ کے سپاہیو یہ قرآن تمہارے اور ہمارے درمیان گواہ ہے، کہ فی الحال جنگ بند کر دو، اور بعدہٗ کوئی تصفیہ کی صورت نکالی جائیگی، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج سے مسعر بن تیم اور زید بن حصین بیس ہزار کا لشکر لیکر جس میں ستر قاری بھی تھے، حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہماری رائے یہی ہے، کہ جنگ بند کردی جائے، کیونکہ قرآن کو نیزوں پر دیکھ کر ہم جنگ نہیں کر سکتے، حضرت علیؓ نے فرمایا، کہ تمہاری مرضی، مگر یاد رکھو کہ تمہیں دھوکہ دیا جارہا ہے، مگر وہ لوگ جنگ روکنے پر اڑ گئے، حضرت علیؓ نے جنگ بند کرادی اور جب اسی گروہ کے جرنیل مسعر بن تیم نے ثالثوں کے سپرد یہ کام کرایا، تو یہی ستر قاری اور بیس ہزار کا لشکر حضرت علیؓ کے خلاف ہو گیا، اور حضرت علیؓ پر فتویٰ لگا دیا، کہ اِنَّ عَلِیًّا وَّ مُعَاوِیَۃَ قَدْ اَشْرَکَا فِیْ حُکْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی - یعنی علی اور معاویہ مشرک ہو گئے، جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوا، کہ وہی قاری صاحبان جو جنگ بند کرانے میں پیش پیش تھے، وہی اب میرے خلاف آیات قرآنیہ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ - پڑھ کر مجھے مشرک اور بدعتی کہہ رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا، کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِہِ الْبَاطِلُ کلمہ حق ہے مگر ان کی نیت بری ہے، کیونکہ قرآن کسی کو خواہ نخواہ مشرک نہیں کہتا، اس کے بعد یہ بیس ہزار کا لشکر حضرت علیؓ کی فوج سے خارج ہو گیا، اور اسی وجہ سے ان کا نام "خارجی" مشہور ہوا، یہ لوگ حروراء کے مقام پر جمع ہو کر حضرت علیؓ کے خلاف مشرک اور بدعتی ہونے کی تبلیغ کرتے رہے، اور انہوں نے اپنا مستقل مذہب بنالیا، کچھ دنوں بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان خارجیوں سے معرکۃ الآراء جنگ لڑی جس میں سب خارجی مارے گئے، صرف نو آدمی بچے، جن میں سے دو خراسان، دو یمن، دو عمان، دو دریائے فرات کے کنارے اور ایک فاقان چلا گیا، اور وہ ان ملکوں میں اپنی تبلیغ کرتے رہے، اور اب ساری دنیا کے خارجی انہیں نو آدمیوں کی نسل یا ان کی تبلیغی سازشوں سے متاثر ہونے والی وہابی دیوبندی وغیرہ پیدا شدہ افراد ہیں،

وہابی مذہب

یہ مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی اور دشمن اسلام مسیلمہ کذاب کی قوم نجدی سعودیوں کی سازش سے پیدا ہوا تھا، اس مذہب کے امام ابن عبدالوہاب نجدی نے اس مذہب کو خارجی اصولوں پر استوار کر کے ۱۱۴۳ھ میں رائج کیا تھا گو اس کے ابتدائی عقائد ابن حزم ظاہری، ابن تیمیہ غیر مقلد حرانی و ابن قیم جوزی اپنے وقتوں میں پیدا کر چکے تھے مگر ان کو باقاعدہ مرتب کر کے ایک مستقل مذہب کی شکل میں محمد بن عبد[illegible] نے ہی شائع کیا تھا، اس لیے یہ مذہب ابن عبدالوہاب کی طرف منسوب ہو کر "وہابی" کے نام سے مشہور ہو گیا، تفصیل کے لئے دار کامنہ وغیرہ تاریخ کی کتابیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں، یہاں مزید اطمینان کے لئے صرف ایک مایۂ ناز عربی مؤرخ کی تحقیقات کا ایک اقتباس درج کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے، وہابی مذہب کے متعلق ممالک عرب کے سب سے مشہور اور معتبر مؤرخ سید دحلان لکھتے ہیں،

وابتدائے ظہور وے در سن ہزار یکصد و چہل و سہ (۱۱۴۳ھ) بود، و در سال ہزار و یکصد و پنجاہ (۱۱۵۰ھ) امر وے انتشار یافت، (الی قولہ) واز جملہ امیران شرقی کہ بنصرت و دعوت او قیام بلیغ نمودند، محمد بن سعود امیر درعیہ بود و بعد از وے پسرش عبدالعزیز و بعد از اں سعود پسر عبدالعزیز و ایں سعودیاں از نسل بنی حنیفہ قوم مسیلمہ کذاب بودند و بعضے از مشائخ ابن عبدالوہاب کہ در مدینہ مطہرہ بودند در آوان تعلیم وے می گفتند کہ ایں شخص عنقریب گمراہ می گردد و گمراہ مے گرداند۔ الخ۔ (فتوحات اسلامیہ مصنفہ سید دحلان مفتی مکہ معظمہ ج ۲ ص ۲۰۶ سطر ۲۳ مطبوعہ و مترجمہ ہرات)

یعنی اس وہابی مذہب کے بانی ابن عبدالوہاب نے اپنا وہابی مذہب ۱۱۴۳ھ میں ایجاد کیا، پھر یہ مذہب ۱۱۵۰ھ میں خوب مشہور ہو گیا تھا، اس مذہب کو سب سے اول قبول کرنے اور اس کی تبلیغ میں سرگرم ہونیوالے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمن مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی قوم کے ۔ سعودی نجدی تھے انہیں شاید اپنے قومی مقتدا مسیلمہ کذاب کے صحابہ کرام کے ہاتھوں مارے جانے کی وجہ سے مسلمانوں سے سخت دشمنی تھی، اور جب ابن عبدالوہاب نے تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دیکر ان کا قتل حلال قرار دیا، تو سعودیوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کا یہ نادر موقعہ ہاتھ آگیا اور وہ سب کے سب اس کا مذہب قبول کر کے وہابی ہو گئے اور توحید کی حمایت کی آڑ میں وہابیوں کے علاوہ سب مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہہ کر ان سے جنگ لڑنے اور ان کے قتل کے لئے آمادہ ہو گئے۔ محمد بن عبدالوہاب قبیلہ بنی تمیم سے ۱۱۱۱ھ میں بمقام عیینہ ملک نجد میں پیدا ہوا تھا، اور اس کی وفات ۱۲۰۶ھ میں بتائی جاتی ہے، اس حساب سے اس کی کلی عمر ننانوے ۹۷ سال ہوتی ہے،

مؤرخ ملطبرون اپنے جغرافیہ میں ابن عبدالوہاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے، کہ ابن عبدالوہاب نے اپنی ابتدائی تعلیم شیخ محمد سلیمان کردی شافعی اور شیخ محمد حیات سندھی سے حاصل کی تھی، اور اس کے تعلیمی دنوں میں ہی یہ ہر دو بزرگ اپنے نور فراست سے فرمایا کرتے تھے، کہ یہ لڑکا ملحد اور بے دین ہو گا، کیونکہ زمانۂ تعلیم میں بھی اس کا شغل کچھ اس قسم کا خطرناک بھی تھا، کہ یہ اکثر و بیشتر باغیان اسلام و دشمنان توحید و رسالت

مسیلمہ کذاب و اسود عنسی و طلیحہ اسدی وغیرہ کذابین مدعیان نبوت کے حالات سے دلی محبت وقلبی اشتیاق رکھتا تھا اور اکثر ان کے حالات کے مطالعہ میں خوشی محسوس کرتا تھا، چند روز بعد ہی اس نے عربی تعلیم غیر مکمل صورت میں چھوڑ کر باغیان اسلام خارجی علماء سے میل جول پیدا کر لیا، اور کچھ مدت تک خارجی مذہب کے مطالعہ کے بعد اس نے خارجی مذہب کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا، مگر اُسے اس میں کامیابی بایں وجہ نظر نہ آئی، کہ لوگ اس مذہب سے عموماً متنفر تھے، اس لئے اس نے ابن تیمیہ کی کتابوں سے فائدہ اٹھا کر خارجی مذہب کو ابن تیمیہ وغیرہ کے رنگ میں شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی اور اس نے خارجی مذہب کو نئی شکل دیکر "وہابی" مذہب کے رنگ میں کام شروع کر دیا اور اس نے "وہابی خارجی مذہب" کے اعتقادات کو باقاعدہ طور منظم کر کے اس سلسلہ میں اس نے کتاب التوحید اور کشف الشبہات" وغیرہ کتابیں لکھیں، اور سب مسلمانوں کو مشرک و کافر قرار دیکر اہل اسلام کا قتل حلال کر دیا، چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

وعرفت ان اقرارھم بتوحید الربوبیۃ لم یدخلھم فی الاسلام و ان قصدھم الملئکۃ والاولیاء یریدون شفاعتھم والتقرب الی اللّٰہ بذالک ھوالذی احل دمائھم واموالھم ۔

(کشف الشبہات مصنفہ ابن عبدالوہاب بانی وہابی مذہب صہ ۶ سطر ۷، مطبوعہ مصر)۔

اور اس نے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ روضہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے، اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجبور محض ہیں، وہ کوئی نفع نہیں دے سکتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غیب کا علم نہیں، جو آپ کے لئے ساری دنیا کا علم غیب مانے وہ مشرک ہے، اور کسی امام کی تقلید کرنا یا کسی بزرگ کا قول ماننا شرک اکبر ہے۔ اور چونکہ اس زمانہ کے عام مسلمان حضرات انبیائے علیہم السلام اور اولیائے کرام سے محبت رکھتے ہیں، یہ محبت کرنا بھی شرک فی المحبۃ ہے، اس لئے ضروری ہے، کہ وہ لوگ انبیأ اور اولیأ سے نفرت ظاہر کریں ورنہ وہ کافر ہیں، ان کو قتل کر دیا جائے، ان کی عورتیں ان سے چھین کر بلا نکاح استعمال کی جا سکتی ہیں، ابن عبدالوہاب نے جب یہ فتنہ اُٹھایا، تو اس کے مذہب کو کسی نے بھی قبول نہ کیا، وہ ایکدفعہ مدینہ عالیہ میں آیا، تو علمائے عرب نے اس سے ایک معرکۃ الآرا مناظرہ کر کے مسجد نبوی کے باہر اس کو ایسی ذلت دی، کہ وہ لاجواب ہو کر شب کو مفرور ہو گیا، جب اسے کامیابی نظر نہ آئی تو اس نے مسیلمہ کذاب کے حامیوں کو ساتھ ملانے کی کوشش کی تو سب سے اول مسیلمہ کذاب کی قوم سے درعیہ کا زمیندار ابن سعود اس کی تبلیغ سے متاثر ہوا، جو کہ سعودیوں کے نام سے مشہور تھے، بعدہٗ ابن سعود اور ابن عبدالوہاب نے چند اور ڈاکو قسم کے باغی عنصر کو اپنے ساتھ شامل کر کے باقاعدہ ایک لشکر بنا لیا اور آس پاس کے علاقوں پر ڈاکہ زنی شروع کر دی، اور کچھ علاقوں پر قبضہ کر کے پھر عرب کے علاقے پر متواتر ڈاکے ڈال کر اس پر بھی قبضہ کر لیا، اور ۱۲۱۸ھ میں عرب میں "وہابی" حکومت قائم کر لی اور مکہ معظمہ اور مدینہ عالیہ کے تمام علمائے ربانیین و اولیائے کرام اہل سنت

وجماعت کو سربازار قتل کرایا، خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراؓ وام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مزارات کو اوّلاً توپوں سے اُڑوایا پھر عام لوگوں کو جمع کرکے ان کے سامنے ان مزاروں پر گھوڑے چڑھائے اور پیشاب وگندگی سے ان مزارات کو ملوث کرایا، (الامان الحفیظ) جب حرمین شریفین کی یہ بے ادبی اور اہل اسلام پر یہ مظالم ان نجدی درندوں نے نہایت خوشی سے کئے، تو یہ حالت دیکھ کر محمد علی پاشا والیٔ مصر سے نہ رہا گیا تو اس نے ترکوں سے مشورہ کیا، ترکوں نے محمد علی پاشا کو ازحد غیرت دلائی کہ وہ کونسا وقت ہے، کہ اہل اسلام کے مقدس مقامات کعبہ معظمہ ومدینہ عالیہ کو ان خارجی وہابیوں کے پنجۂ استبداد سے آزاد کرایا جائے گا، کیا علمائے حرمین کا قتل صحابہ کرامؓ کے روضوں کی بے عزتی، سیّدزادیوں کی عصمت دری کسی مسلمان سے برداشت ہوسکتی ہے، چنانچہ والیٔ مصر نے ۱۲۲۷ھ میں وہابیوں پر چڑھائی کردی اور مصر کے مسلمانوں نے دشمنان اسلام خارجیوں کو چُن چُن کر ختم کرلیا اور مکہ معظمہ اور مدینہ عالیہ وعرب کے مسلمانوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔ والیٔ مصر نے کعبہ معظمہ وروضۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت قیمتی ریشمی چادریں چڑھائیں اور تمام مسمار شدہ مزارات کو دوبارہ تیار کراکے مزین کرایا اور عرب میں مکمل امن قائم ہوگیا، گو سب وہابی مارے گئے مگر چند ایک وہابیوں نے بظاہر اسلام قبول کرکے اپنا بچاؤ کرلیا اور درحقیقت وہ وہابی ہی رہے، اور خفیہ طور پر اپنی تبلیغ میں کوشاں رہے، بعدہٗ دوبارہ وہابیوں نے تنظیم کرکے عرب پر قبضہ کرلیا، اور آج تک وہی سعودی عرب میں سعودی حکومت کے نام سے "وہابی" حکومت قائم کئے ہوئے ہیں۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرًا

ہندوستان میں وہابی مذہب کا داخلہ

محمد علی پاشا کے حملہ سے چونکہ کچھ وہابی بچ گئے تھے، اور وہ عرب میں اپنی تبلیغ میں سرگرمی سے کام کر رہے تھے، اس لئے جو لوگ بیرونی ممالک سے حج کے لئے عرب جاتے وہ "وہابی" بیرونی لوگوں کو تبلیغ سے متاثر کرنے کی کوشش کرتے، اور سب حاجیوں کو وہابی مذہب کی دعوت دیتے، کہ کسی طرح یہ مذہب دوسرے ممالک میں رائج ہوجائے، چنانچہ ہندوستان سے سید احمد صاحب ساکن بریلی ۱۲۳۲ھ میں حج کو گئے، تو وہابیوں کے پھندے میں آگئے، اور حج سے جب واپس ہوئے تو اُن کو ہندوستان میں وہابی تبلیغ کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے مولوی اسمٰعیل وہابی دہلوی اچھا کارکن پسند آیا اور سید صاحب مولوی اسمٰعیل کو ساتھ لیکر تبلیغ میں مصروف ہوگئے، سید احمد صاحب خود تو پیر بن گئے اور ہروقت "چُپ شاہ" بنکر خاموش رہتے ہوئے لوگوں کو مریدی میں پھنساتے اور مولوی اسمٰعیل سے وعظ کراتے مولوی اسمٰعیل ہندوستان کے سب مسلمانوں کو مشرک وبدعتی کہتا اور جو لوگ پھنس جاتے، ان کو سید احمد صاحب کا مرید کرادیتا، مولوی اسمٰعیل سے پہلے ہندوستان میں کوئی بھی وہابی نہ تھا۔ مولوی اسمٰعیل

نے وہابی مذہب کو شائع کرنے کے لئے وہابی مذہب کی سب سے پہلی اردو کتاب تقویۃ الایمان تصنیف کر کے ہندوستان میں ایک دائمی فتنہ و فساد کی بنیاد ڈالدی کہ آج تک دیوبندی وسنی اختلاف کا سلسلہ سب اسی "تقویۃ الایمان" کی بدولت عنفوانِ شباب پر چل رہا ہے، پھر اس "تقویۃ الایمان" کی تعلیمات سے متاثر ہونے والے وہابیوں کے دو گروہ بن گئے، ایک گروہ تو ائمہ اربعہ کی تقلید سے بالکل منحرف ہو کر غیر مقلد ہو گیا، جس کی سرپرستی سید احمد صاحب کے خلیفوں عبدالحق بنارسی، عبداللہ صفی پوری ونذیر حسین دہلوی، ضیاء الدین وغیرہ نے کی اور چونکہ خود سید احمد صاحب غیر مقلدیت کی طرف راغب تھے، اس لئے سید صاحب کی حیات میں ہی سید صاحب کے اہل سنت وجماعت حنفی ساتھیوں پر بھی بوجہ سید صاحب کی رفاقت کے غیر مقلدیت ووہابیت کا رنگ چڑھ گیا تھا اور ائمہ اربعہ کے انکار کا جذبہ پیدا ہو کر گاہے بگاہے بحث وتمحیص کی شکل بھی اختیار کر لیتا تھا، چنانچہ سید صاحب کا از حد معتقد مؤرخ غلام رسول مہر لکھتا ہے:۔

سید صاحب کلکتہ میں بحری سفر کا انتظام فرما رہے تھے، تو ایک موقعہ پر مولوی عبدالحق ومولوی رجب علی ومنشی مرزا جان لکھنوی کے درمیان تقلید وعدم تقلید پر بحث ہوئی تھی۔ (سیرت سید احمد مصنفہ غلام رسول مہر ج اول ص۔)

اور دوسرا گروہ بظاہر حنفی رہا مگر تقویۃ الایمان وغیرہ وہابی اعتقاد پر ایمان لایا اس گروہ کی سرپرستی محمد قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرہ دیوبندیوں نے کی اور پہلے طبقہ نے اپنے کو "محمدی" "اہل حدیث" "وہابی" وغیرہ مختلف ناموں سے مشہور کیا، دوسرے گروہ نے اپنے کو "دیوبندی، اہل توحید" وغیرہ ناموں سے منسوب کیا اور گو یہ دونوں پارٹیاں الگ الگ نظر آتی رہیں، مگر اعتقادات میں سب متحد ہو کر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہنے میں آج تک سرگرم عمل ہیں، اور پھر "دیوبندی وہابی" اپنے "خارجی وہابی" ہونے کے خود بھی معترف ہیں، جس کا ذکر قریب ہی آ رہا ہے۔

"دیوبندی مذہب"

مسلمانوں پر خارجی سازش کا اثر

"دیوبندی مذہب" "وہابی مذہب" کا وہ خطرناک گروہ ہے، کہ جو لوگ ائمہ اہل سنت کے مقلد ہونے کے مدعی ہیں، اور بظاہر وہابیوں کی طرح ——— ترک تقلید وغیرہ نہیں کرتے، اور بعض اعمال میں حنفیوں سے مشابہت رکھتے ہیں، اس لئے عام مسلمان بہت آسانی سے ان کے فریب میں آجاتے ہیں، مگر حقیقۃً تمام اعتقادات متعلقہ توحید ورسالت اور بعض اعمال میں بھی "دیوبندی وہابیوں" سے متحد ہیں، اور جمہور اہل اسلام کو سلف صالحین کے عقائد سے برگشتہ کرنے ان کو وہابی بنانے اور بزرگان سلف کو مشرک وبدعتی کہنے میں "دیوبندی اور وہابی" ہر دو جماعتیں مکمل طور پر دو قالب اور یک جان ہو کر سرگرم عمل ہیں، اور دیوبندی، وہابی خارجی سازش سے متاثر ہونیوالے ان لوگوں کا نام ہے جنہوں نے ہندوؤں سے میل جول اور انگریزوں کی حکومت

کی مذہبی آزادی سے فائدہ اُٹھاکر خارجیت کی کافی تبلیغ کی ہے۔

"دیوبندی مذہب" کا بانی اسماعیل غیر مقلّد دہلوی ہے، اسی وجہ سے اس فرقہ کا پہلا نام "اسماعیلی مذہب" تھا، مگر چونکہ بعدہٗ اس مذہب کا مرکز مدرسہ دیوبند بنگیا، اور دیوبند سے اس کا عام رواج ہوا، اس لیئے اب اس کا نام "دیوبندی مذہب" کے نام سے عام مشہور ہے۔

"دیوبندی مذہب" کا بانی مولوی اسمٰعیل صاحب اوّلاً غیر مقلّد وہابی تھا، اور اس نے وہابی مذہب کے مرکز نجد سے وہابی مذہب کی ہدایات لیکر ہندوستان میں ابتداءً وہابی مذہب کی ہی تبلیغ شروع کی تھی اور رفع یدین وغیرہ کا ازحد پابند تھا، اور اس نے دہلی وغیرہ کے گردونواح میں غیر مقلد قسم کے کچھ لوگ پیدا بھی کرلیئے تھے، مگر چونکہ ہندوستان میں عام مسلمان صحیح العقیدہ تھے، اس لیئے ان کو وہابی بنانے میں اسمٰعیل کو کوئی نتیجہ خیز کامیابی نہ ہوئی، اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسمٰعیل کی تردید کرائی اور سرحدی علاقہ کے علماء نے اسمٰعیل سے مناظرہ کرکے اس کو صاف شکست دی، تو اسمٰعیل نے اپنی چالاکی سے کام لیکر اپنے آپ کو بظاہر حنفی بنالیا، اور حنفیت کے پردے میں وہابی عقائد کی ایک جماعت پیدا کرلی، جوکہ ابتداءً "اسمٰعیلی" کے نام سے مشہور ہوئی، اور بعدہٗ وہ فرقہ ایک مستقل "دیوبندی مذہب" کے نام سے مروّج ہوگیا، اس کی تفصیل "اسمٰعیل" کے بیان میں گزرچکی ہے، اس دیوبندی مذہب کے عقائد ازحد خطرناک ہیں، اور دیوبندیوں کے عقائد اسلامی عقائد سے قطعاً لگاؤ نہیں رکھتے، بلکہ دیوبندی مذہب خارجی جماعت کا ایک گروہ ہے جوکہ حنفیت کے رنگ میں اہل اسلام کو اپنا شکار کررہا ہے، کیونکہ "دیوبندی" عقیدہ کے ذمہ دار امام اس امر کا اقرار کرتے ہیں، کہ ہم عقائد میں "وہابیوں" سے مکمل طور پر متحد ہیں، تو دیوبندیوں کا اقراری وہابی ہونا خود ان کے ذمہ دار افراد کے بیانات سے واضح ہے، اور "وہابی" فرقہ اسلام کا باغی فرقہ ہے، چنانچہ احناف اہل سنت کے مایۂ ناز امام علامہ ابن عابدین نے فتاوٰی شامی ج ۳ صـ۳۱۹ میں وہابیوں کو باغیانِ اسلام میں شمار کرکے اسلام کے باغی خارجیوں میں شامل کیا ہے، تو "دیوبندی" بھی بوجہ "وہابی" ہونے کے باغیان اسلام اور خارجیوں میں ہوئے، کیونکہ خود دیوبندیوں کے ذمّہ دار اماموں کو اپنے وہابی ہونے کا اعتراف ہے۔

"دیوبندی وہابی اور غیر مقلّد وہابی" مذہبًا و اعتقادًا متحد ہیں

دیوبندیوں کی زبانی وہابیوں کی تعریفیں اور دیوبندیوں کا اقرار کہ ہم بھی وہابی ہیں

تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہابی بنانے کیلئے اشرف علی تھانوی کی سرگرمیاں

میں تو کہا کرتا ہوں کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو، سب کی تنخواہ کردوں پھر خود ہی سب وہابی بن جائیں،

(الافاضات الیومیہ تھانوی، حصہ ۳، صـ۶۱، سطر ۲)۔

مولوی اشرف علی صاحب کا اقراری وہابی ہونا

دیوبندیوں کے امام اشرف علی نے جب لکھنؤ میں ملازمت کی تو وہاں تقیہ کرکے میلاد شریف کے قیام وسلام میں شریک ہوتا رہا، کیونکہ لکھنؤ کے سب لوگ سنی تھے، وہاں دیوبندیت کا چلنا مشکل تھا، مگر جب رشید احمد گنگوہی کو معلوم ہوا تو اس نے اشرف علی کو ڈانٹا کہ سنا ہے کہ تم لکھنؤ میں قیام وسلام و میلاد کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہو اور صلوٰتیں پڑھتے ہو، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اشرف علی نے یہ جواب لکھا۔

الحمد للہ، کہ میں نہ یہاں کسی کا محکوم ہوں نہ کسی سے مجبور، مگر پوری مخالفت کرکے قیام دشوار ہے، گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھ کو "وہابی" کہتے ہیں، اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں، کہ یہ شخص وہابی ہے، اس کے دھوکے میں مت آنا...... دینی مضرت یہ کہ جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے، سب بے اثر اور بے وقعت ہو جائیگی، اس بدگمانی میں کہ یہ شخص تو وہابی ہے۔ (تذکرۃ الرشید، حصہ اوّل صـ ۱۳۵)۔

نوٹ:۔ مولوی اشرف علی صاحب کی اس تحریر سے اس کا اقراری وہابی ہونا بھی ظاہر ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ رافضیوں کی طرح دیوبندیوں میں تقیہ کا عام مشغلہ ہے، کہ یہ لوگ اپنی دیوبندیت کو صیغۂ راز میں رکھنے کے لئے سب کچھ کر گزرتے ہیں،

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا صاف اقرار کہ ہم دیوبندی اور وہابی عقائد میں متحد ہیں،

عقائد میں سب متحد مقلد و غیر مقلد ہیں، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۲، صـ ۱، سطر ۱۴)۔

تمام دیوبندیوں کا فیصلہ کہ ہم وہابی ہیں،

اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے، تو یہ مطلب نہیں، کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے، کہ وہ سُنی حنفی ہے،

(المہند مصنفہ و مصدقہ تمام مولویان فرقہ دیوبندیہ صـ ۹، سطر ۲۲)۔

نوٹ:۔ یہ کتاب المہند ہندوستان کے تمام دیوبندیوں اور دیوبندی مذہب کے تمام ذمہ دار اماموں نے متفقہ طور پر تصنیف و تصدیق کرکے شائع کی ہے، اس کتاب پر تمام دیوبندیوں کے دستخط موجود ہیں، اور یہ انکی ایک مایۂ ناز کتاب ہے، اس میں دیوبندیوں کا یہ لکھنا کہ سنی حنفی وہی ہو سکتا ہے جو وہابی ہو، تو دیوبندیوں کا وہابی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔

وہابی ہونا دیوبندیوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے

چاہے فاسق یا کہ بے غیرت کہیں یا وہابی اور بے ملت کہیں اپنے حق میں صیقل زنگار ہے۔ (تقویۃ الایمان و تذکیر الاخوان صـ ۳۵۲، سطر ۱۵)۔

وہابی ہونا متبع سنت ہونے کی نشانی ہے:۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں، (فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۲ صـ ۱۰۱، سطر ۹)۔

وہابی ابن عبدالوہاب کے متبعین کا لقب ہے { اس لقب کے یہ معنی ہیں، کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع یا موافق ہو۔ (امداد الفتاوی ج ۵، صـ ۲۳۳، سطر ۱۵)

دیوبندیوں کا اقرار کہ وہابیوں کے عقائد عمدہ ہیں

ع۱، محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکے عقائد عمدہ تھے، (فتاوی رشیدیہ ج ۱، صـ ۱۱۱، سطر ۱۷)۔

" " " " " "

دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی نوت معلوم نہیں

دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی نوت معلوم نہیں ...... یہ ایسی بات ہے جیسے کہ مشہور ہے کہ کبھیڑیے کو اپنی قوت معلوم نہیں، (افاضات الیومیہ ج ۵ صـ ۲۵ سطر ۱)۔

نجدیوں کے عقائد اچھے ہیں

نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں، افاضات الیومیہ تھانوی حصہ ۴، صـ ۶۳، سطر ۱۰)

نجدیوں کے عقائد پختہ ہیں

خدا معلوم کیا ذہن میں آیا ہوگا، جس کی بنا پر یہ کیا گیا ویسے تو عقائد میں نہایت ہی پختہ ہیں، (افاضات الیومیہ حصہ ۴ صـ ۷، سطر ۲)۔

حنفی کفر کی پیداوار ہیں

اہل حدیث حنفی ...... یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں، الخ ۔ (خطبات مودودی صـ ۷۶) جاہلیت بمعنی کفر دیکھو (تجدید واحیائے دین مودودی صـ ۳)

اہل سنت وجماعت کے چار مصلے بدعت ہیں،

چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کئے ہیں، لاریب یہ امر زبون ہے، (سبیل الرشاد رشید احمد گنگوہی صـ ۲۱، سطر ۷)۔

وہابی مذہب کی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان

تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ا۔ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں اسکا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے، (فتاوی رشیدیہ ج ۱ صـ ۲ سطر ۶)

۲۔ حضرت مولانا شہید صاحب کا فیض علم نہ تھا مگر تام تھا، تقویۃ الایمان کا طرز اس کا شاہد ہے (افاضات صـ ۴)

۳۔ مولوی اسمٰعیل صاحب عالم متقی اور بدعت کو اکھاڑ نیوالے اور سنت کو جاری کرنیوالے (الخ) (فتاوی رشیدیہ ج ۱ صـ ۳)۔

نوٹ:۔ وہابیوں کے خارجی ہونے کی یہ بھی ایک واضح دلیل ہے، کہ خارجیوں کا فرقہ حفصیہ صرف اقرار توحید کو نجات کیلئے کافی سمجھتا ہے اقرار رسالت کو ضروری نہیں سمجھتا، (غنیۃ الطالبین باب فرق ضالہ صـ ۹۷) اور وہابیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی لاالٰہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو، تو وہ امیدوار نجات ہے، (رسالہ اہلحدیث کے امتیازی مسائل مصنفہ مولوی عبداللہ روپڑی صـ ۷) اور خارجی بھی یہی کہتے ہیں، کہ ان من عرف اللہ و کفر بما سواہ من رسول وجنۃ فھو بری من شرک ۔ (غنیۃ الطالبین صـ ۹۷) معلوم ہوا کہ وہابی خارجی ہیں اور دیوبندی

مذہباً مکمل طور پر وہابیوں سے متحد ہیں، اور ان کا حنفی کہلانا صرف دھوکہ اور محض فریب کاری ہے، تو دیوبندی افرادی وہابی ہوئے، اور بقول علامہ شامی وہابی خارجی ہیں، تو حدِ اوسط نکال دینے کے بعد نتیجہ واضح ہے کہ دیوبندی خارجی ہیں، نیز معلوم ہوگیا کہ "دیوبندی" تقویۃ الایمان کے مصنف کے مقلد ہیں، اور تقویۃ الایمان پر اُن کا مکمل ایمان ہے، اور جس قدر عقائد تقویۃ الایمان میں درج ہیں، مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑے بھائی کے برابر ہونا، اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور حضرات اولیائے کرام رضم کو چمار سے بھی ذلیل سمجھنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مٹی میں مل گیا ہوا سمجھنا اور نبیوں کا مقام بس گاؤں کے ایک چوہدری کے برابر سمجھنا اور مشائخ وبزرگان کے سلسلوں کو یہودیت بتانا اور تمام اولیاء اللہ کے معمولات عرس گیارھویں، میلاد شریف، وظیفہ یا رسول اللہ وعظمت واحترام انبیائے کرام کو کفر وشرک بتانا وغیرہ، ان سب ناپاک وغیر اسلامی عقائد پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے، حالانکہ تمام دنیا کے مسلمان تقویۃ الایمان کے ناپاک عقائد کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور اہل سنت وجماعت کے کے علمائے کرام نے تقویۃ الایمان میں درج شدہ عقائد کو کفریہ اور غیر اسلامی بتایا، نمونہ کے طور پر علمائے عرب کا فیصلہ ملاحظہ کر لینا کافی ہے۔ جو کہ چند سطور کے بعد پیش کئے جاتے ہیں۔

دیوبندی مصنّفین کے وہابیوں غیر مقلّدوں کی طرفداری میں ائمہ اہل سنّت وجماعت احناف پر ناپاک حملے

وہابی فرقہ اپنے عقائد وطرزِ عمل کے لحاظ سے یعنی اہل اسلام پر شرک وبدعت کی فتویٰ بازی کے مخصوص انداز سے خارجیت کا پورا پورا تفصیلی نقشہ ہے، اور چونکہ دیوبندی مولوی بھی مسلمانوں کو کفر، شرک اور بدعت کی چکی میں پیسنے کے لئے وہابیت کا ہی ایک تبلیغی شعبہ ہیں، اور دیوبندیت کو نجدیت غیر مقلدیت نے کافی فروغ دیا ہے، اس لئے جن اکابر سلف صالحین ائمہ اہل سنت نے وہابیوں کو خارجیوں میں شمار کیا ہے، آج کل کے دیوبندی ان ائمہ احناف کو سَب وشتم پر بھی اتر آئے ہیں اور جس طرح غیر مقلدین سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بدگوئی کیا کرتے ہیں، اسی طرح اب دیوبندی مولوی بھی ائمہ احناف فقہائے کرام احناف پر زبان درازی شروع کر کے اپنی غیر مقلدیت کا پورا پورا مظاہرہ کر رہے ہیں، فقہائے احناف میں حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا جو مقام ہے، وہ آپ کی مایۂ ناز کتاب ردالمختار فتاویٰ شامی کی مقبولیت عامہ سے ظاہر ہے، بڑے بڑے فقہائے احناف آپ کے خوشہ چین ہیں، حضرت امام ابن عابدین نے فتاویٰ شامی میں وہابیوں کو خارجیوں میں لکھا ہے، نہ عاقبت اندیش دیوبندیوں نے حضرت ابن عابدین پر بھی زبان درازی شروع کر دی ہے چنانچہ فیروز الدین دیوبندی اپنے رسالہ "آئینہ صداقت" کراچی (جو کہ شانِ دیوبند میں تصنیف کیا گیا ہے) میں امامِ احناف کے متعلق لکھتا ہے:-

"ابن عابدین شامی نے حکومت کے اثر سے ان غریبوں (وہابیوں) کو بدنام کیا اور ان کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنا کے اپنی دنیا سنبھالی، بُرا ہو اس دنیا پرستی اور سنہری سکوں کا جس کے عوض شامی نے نجدیوں کو دل کھول کر بدنام کیا ہے" شامی نے یہ سب کچھ محمد علی پاشا کے حکم سے اور اس کی دولت کے اثر سے لکھا ہے، الخ (آئینہ صداقت صفحہ ۱۷۹)۔

ان ظالم دیوبندیوں نے علامہ ابن عابدین پر دولت پرستی کا الزام لگا کر کس قدر اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے، چونکہ خود فیروز دین صاحب نجدی سکوں پر حنفیت فروخت کر چکے ہیں، اس لیے صاحب مذکور نے اپنی پیٹ پرستی بحال رکھنے کیلئے علامہ ابن عابدین مرحوم پر ایسا ناپاک اتہام باندھ کر اکابرین احناف کے متعلق بہت بڑی جرأت کی ہے، خیر یہ تو کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ الاناء یترشح بما فیہ۔ مگر ہم اتنا ضرور عرض کر دینا چاہتے ہیں، کہ اگر وہابیوں کو بُرا سمجھنا ہی پیٹ پرستی اور دنیا پرستی کی دلیل ہے، تو پھر فیروز دین صاحب کے سب اکابر دیوبندی مولوی بھی حرام خور ثابت ہونگے، چنانچہ تمام دیوبندی مولویوں کی مصدقہ اور آخری فیصلہ کن کتاب "المہند" جس پر محمود حسن دیوبندی، مولوی احمد حسن امروہی، مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی عبد الرحیم رائے پوری، مولوی حبیب الرحمٰن دیوبندی، مولوی کفایت اللہ دہلوی، مولوی عاشق الٰہی وغیرہ سب دیوبندیوں کی مہر و تصدیق شدہ ہے، مولوی خلیل احمد امام دیوبندی مذہب کی اس کتاب کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

سوال:۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ الخ۔

الجواب:۔ ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے، جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے، اور خوارج ایک جماعت ہے، شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام (علی علیہ السلام) کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے، جو قتال کو واجب کرتی ہے، اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں، آگے فرماتے ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے، پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے، اگرچہ باطل ہی سہی، اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے، جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا۔ کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے، مگر ان کا عقیدہ یہ تھا، کہ بس وہی مسلمان ہیں، اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو، وہ مشرک ہے، اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی، الخ (المہند مطبوعہ دیوبند صفحہ ۱۹)۔

اور پاکستانی دیوبندیوں کے تازہ رسالہ "چراغ سنت" میں لکھا ہے، کہ

"اس قسم کے وہابی لوگ ہمارے نزدیک خارجیوں کی قسم سے ہیں، شامی نے کہا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو نجد سے نکلے"۔ الخ ("چراغ سنت" قصور صفحہ ۱۳۳)۔

اس عبارت میں تمام دیوبندیوں نے علامہ شامی کی عبارت کو حجت مانا ہے، اور وہابیوں کو خارجیوں میں لکھا ہے اور مولوی حسین احمد صدر دیوبند نے الشہاب الثاقب کے صکے پر وہابیوں کو طائفہ شنیعہ اور صلہ پر خبیر مقلدین خائنین اور صلہ پر وہابیہ خبیثہ اور صلہ پر ابن عبد الوہاب کو فاسد العقیدہ لکھا، اور صدر دیوبند مولوی انور شاہ کشمیری لکھتا ہے۔

اما محمد بن عبد الوہاب النجدی فانہ کان رجلا بلیدا قلیل العلم فکان یسارع الی الحکم بالکفر

(مقدمہ فیض الباری مصنفہ انور شاہ ج ا ص۱۷۱) کیا یہ دونوں صدر دیوبند اور دیوبند کا یہ سب آوے کا آوا ہی حرام خور تھا۔ علامہ شامی کو پیٹ پرست کہنا اور ابن عبد الوہاب کی حمایت دیوبندیوں کے لئے کس قدر وبال جان ثابت ہوئی۔

دیوبندیوں و غیر مقلدوں کی بنیادی کتاب "تقویۃ الایمان" کے متعلق مکہ معظمہ و مدینہ عالیہ کے علمائے کرام کی فیصلہ کن رائے

لاشک فی بطلان المنقول من تقویۃ الایمان بکونہ موافقا للنجدیۃ وماخوذا من کتاب التوحید لقرن الشیطان .... ومؤلف ھذا الکتاب دجال کذاب استحق اللعنۃ من اللہ تعالیٰ وملٰئکتہ واولی العلم وسائر العٰلمین، الخ۔

ترجمہ:۔ تقویۃ الایمان میں منقول عقائد بے شک باطل ہیں، کیونکہ وہ شیطانی گروہ نجدیوں کی کتاب التوحید مصنفہ ابن عبد الوہاب کے بالکل موافق ہے، اور اس کتاب کا مصنف (مولوی اسمٰعیل صاحب)، دجال اور جھوٹا ہے، (وہ اسمٰعیل) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور سب جہان والوں سے لعنت کا مستحق ہے۔

دستخط علمائے مکہ معظمہ

عبدہ شیخ عمر — احمد دحلان مفتی مکہ معظمہ — عبدہ عبد الرحمٰن — محمد المکی مفتی مکہ

دستخط علمائے مدینہ طیبہ

السید ابو سعود الحنفی المفتی مدینہ عالیہ — محمد بالی — سید یوسف العربی — سید ابو محمد طاہر الصدیقی

ابو السعادات محمد — عبد القادر دمیاطی — مولوی محمد اشرف خراسانی ولایتی — شمس الدین بن عبد الرحمٰن

(دیکھو نچال برلشکر دجال مطبوعہ لاہور ص۶۸۔ از انوار آفتاب صداقت، ص۵۳۴)۔

نوٹ:۔ ہر ذی فہم پر دیوبندیوں کا وہابی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا، کہ جس طرح مولوی اسمٰعیل صاحب

کو اہل سنت وجماعت کے اکابرین علمائے کرام دجال بتاتے ہیں، دیوبندی اس کو مجدد و پیشوا مانتے ہیں، اور اس کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو علمائے اسلام باطل اور شیطانی سازش بتاتے ہیں، مگر دیوبندی تقویۃ الایمان کو عین اسلام سمجھتے ہیں، تو کیا اب بھی دیوبندیوں کو اپنے کو اہل سنت وجماعت کہلاتے ہوئے اور عوام کو دھوکہ دینے کیلئے اپنی وہابیت سے انکار کرتے ہوئے کوئی فریب کاری کام دے سکتی ہے،

غیر مقلد وہابیوں کی باہمی کفر بازی اور انکی اندرونی پارٹیاں

یہ امر تو کسی سے بھی مخفی نہیں، کہ وہابی اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی کہنے میں ہر وقت مصروف کار ہیں، خیر یہ تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی، کیونکہ خارجیوں کا طریقہ ہی یہی ہے، کہ وہ مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہیں، مگر لطف تو یہ ہے، کہ وہابی ایک دوسرے کو بھی کفر بازی کی مشین میں پیس دینے سے گریز نہیں کرتے، مثال کے طور پر دیکھئے، ہندوستان کی غیر مقلد وہابیوں کی دو پارٹیاں مشہور ہیں، ایک ثنائی جس کا سرگروہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تھا، اور دوسری غزنوی جس کا سرپرست مولوی عبدالاحد خانپوری تھا، ان ہر دو وہابی پارٹیوں نے ایک دوسرے کو بڑے فخر سے کافر کہہ کر فتوی بازی کی ہے، نمونہ کے طور پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری کا یہ فتوی ملاحظہ ہو۔

۱۔ ثناء اللہ خارج ہے ۷۳ فرقہ سے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں اور بدتر ہے روافض و خوارج و مرجیہ اور قدریہ سے۔ الخ۔

۲۔ پس (ثناء اللہ) کی توبہ بھی قبول کی جاوے، اگر حکم شریعت کا جاری ہو، یا سلطنت اسلامیہ ہو اور بجز قتل کے کوئی سزا نہ ہو، کیونکہ عقائد اس کے بھی زنادقہ کے ہیں اور توبہ بھی اس کی منافقانہ ہے۔

(القول الفاصل مصنفہ مولوی عبدالاحد امام غیر مقلدین مطبوعہ ساڈھورہ ص ۲۳ سطر ۱۱ و ۱۶)

"کفر کی مشین" دیوبندیوں کی باہمی کفر بازی اور انکی اندرونی پارٹیاں

دیوبندی خوارج کی اپنی جماعتی پوزیشن غیر مقلدین سے بھی زیادہ قابل رحم ہے، عرس کرنیوالے۔ یارسول اللہ پڑھنے والے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر کہنے والے اور آپ کے خداداد علم غیب پر ایمان لانے والے جمہور اہل اسلام کو کافر، مشرک بدعتی کہنے میں تو خیر دیوبندی سب سے پیش پیش تھے ہی، مگر لطف یہ ہے کہ پاک وہند کے کفرساز دیوبندی عالموں اور مفتیوں نے باہمی ایک دوسرے کو کافر بنانے میں بھی ایک مثال قائم کردی ہے، مثلاً دیکھئے کہ اس وقت دیوبندیوں کی تین مشہور پارٹیاں بن چکی ہیں، ایک قاسمی جس کے سرگروہ ملاں منظور سنبھلی اور حسین احمد دیوبندی اور اعزاز علی دیوبندی اور کفایت اللہ صاحبان وغیرہ ہیں، دوسری غلام خانی جس کا پیشوا حسین علی ساکن واں بھچراں کا شاگرد غلام خان دیوبندی ہے، تیسری مودودی جس کا سرغنہ مولوی مودودی

ہے، یہ ہر سہ پارٹیاں یقیناً دیوبندیوں وہابیوں کی ہیں، مگر دیکھئے کہ ان دیوبندیوں نے بھی باہمی کفر کی مشین کو سرگرمی سے چالو کر رکھا ہے، مثال کے طور پر مودودی دیوبندیوں پر قاسمی دیوبندیوں کا یہ فتویٰ ملاحظہ ہو۔

مودودی دیوبندی پارٹی کے متعلق مفتی دیوبند کا قابل دید فتویٰ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو جماعت علامہ مودودی کی جماعت اسلامی ہے، ان کی کتابیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں؟ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟ اور جو بہت سے آدمی یہ کہتے ہیں، کہ یہ جماعت دیوبندیوں کے خلاف ہے، تو وہ باتیں کونسی ہیں جو ہمارے خلاف ہیں، وہ ہمیں بھی بتلادیجئے، تاکہ ہم لوگ بھی اس سے بچیں، بینوا و توجروا۔

حافظ ظہور احمد پیش امام مسجد دربار والی قصبہ شاہ پور، ضلع مظفر نگر یوپی، ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء

الجواب:۔ اس جماعت کی کتابیں عوام کو نہ پڑھنی چاہئیں، اور نہ جماعت میں داخل ہونا چاہیئے۔ مودودی صاحب کے مضامین اور کتابوں میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت وجماعت کے طریقہ کے خلاف ہیں، صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے متعلق ان کا اچھا خیال نہیں ہے، احادیث کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں، بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں، غرض بہت سی باتیں ہیں، جو خلاف ہیں، اس لئے مسلمانوں کو اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔

کتبہ السید مہدی حسن غفرلہ۔ ۱۴/۶/۷۰ھ۔

افسوس ہے کہ میں ضیق وقت سے مجبور ہوں، ورنہ اہل اسلام کے سامنے پیش کرتا، جو زہر کہ اس جماعت کی جانب سے شہد میں ملاکر مسلمانوں کے سامنے لایا گیا ہے، اس لئے بالاختصار اس قدر عرض کرتا ہوں، کہ میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف یعنی مرزائیوں سے بھی مسلمانوں کے دین کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے۔

محمد اعزاز علی امروہی غفرلہ (مفتی دیوبند) ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۷۰ھ

المؤید فخر الحسن غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند۔

(کشف حقیقت مطبوعہ دیوبند۔ ص ۸۸)

مودودی مسلمان نہیں، زندیق ہے، دجال ہے۔

ایسے شخص کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے۔

(حق پرست علما کی مودودیت سے ناراضگی مصنفہ مولوی احمد علی دیوبندی لاہوری، ص ۱۱۵)

(مودودی مبتدع اور ملحد زندیق ہے، (کتاب مذکور ص ۱۱۳)

"میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں ایک مودودی ہیں"، (کتاب مذکور ص ۹۷)۔

مودودیوں کا اقرار کہ دیوبندی اور ہم انبیأ و اولیأ و سلف کی توہین کرنے میں برابر کے حصہ دار ہیں

دیوبندیوں نے جب مودودیوں پر الزام لگایا، کہ تم نے صحابہ کی توہین کی ہے، تو اس کا جواب مودودی ان الفاظ میں دیتے ہیں، "اگر حالات کا جائزہ لینے اور تاریخی واقعات بیان کرنے سے کسی دور کی توہین ہو جاتی ہے، تو اس ارتکاب توہین سے کون بچا ہے ۔

ایں گناہیست کہ در شہر شما (دیوبند) نیز کنند (جائزہ صفحہ ۱۴)

قاسمی و تھانوی دیوبندیوں پر مودودی دیوبندیوں کا پُراسرار فتویٰ

جن دیوبندیوں کے کفریات پر ہندوستان کے علمائے اہل سنت نے جو گرفت کی تھی، مودودی صاحب اُس کی تائید کرتے ہیں، اور قاسمی و تھانوی دیوبندیوں کی غیر اسلامی عبارات کو کفریات ماننے کی تائید کر کے مودودی دیوبندیوں کا مایۂ ناز امین احسن اصلاحی پر اسرار الفاظ میں قاسمی و تھانوی، دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

مولانا اسمٰعیل شہید کی تقویۃ الایمان وغیرہ پر کیوں نہ نظر ثانی کرائی اور جب دیوبندیوں کے خلاف امکان کذب باری وغیرہ پر کفر کے فتوے نکلے تھے، تو کیوں نہ اکابر دیوبند کی کتابیں ایک کمیٹی کے حوالہ کی گئیں، جس میں بریلی کو بچاس فیصدی نمائندگی ہوتی، (ترجمان القرآن صفر ۱۳۷۱ھ، ص ۱۳۰) -

پھر جن علمائے اسلام عرب و عجم نے اکابرین دیوبند پر اُن کے کفریات کے سبب کفر کا فتویٰ لگایا تھا، ان علمائے اسلام کی تائید کرتے ہوئے امین احسن صاحب لکھتے ہیں :-

"ان کو مطمئن کرنیکی صورت تو صرف یہ تھی، کہ ترجیح الراجح کی تیاری میں مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کو بھی برابر کا حصہ ملتا۔"

(ترجمان القرآن، حوالہ صفحہ مذکورہ)

اور پھر مودودی دیوبندی صاحبان صاف اقرار کرتے ہیں، کہ وہ دیوبندیوں کی کتابوں سے بھی بیزار ہیں، چنانچہ امین احسن صاحب لکھتے ہیں :-

الغرض انہوں (مودودی صاحب) نے جب سے قرطاس و قلم کا شغل اختیار کیا ہے، ان کو اپنے گرد و پیش سے ایک چومکھیا لڑائی لڑنی پڑی ہے، حنفی اور اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی، صوفی اور ملا، مقلد اور غیر مقلد، شیعہ و قادیانی، منکر حدیث اور منکر شریعت، نیشلسٹ اور کمیونسٹ، کانگرسی اور مسلم لیگی، غرض کوئی ایسا نہیں، جن پر اُن کو تنقید نہ کرنی پڑی ہو، اور وہ ان کے لٹریچر کے کسی نہ کسی حصہ سے بیزار نہ ہو۔

(ترجمان القرآن، صفر ۱۳۷۱ھ)

نوٹ :- مودودی دیوبندی پارٹی کے اس واضح بیان سے ثابت ہو گیا، کہ جہاں مودودی صاحب نے اپنے احساس برتری

ہیں تمام دنیا کے مسلمانوں پر کافر، مشرک، و بدعتی ہونے کی مشین چلائی وہاں مودودی صاحب نے اس فتویٰ بازی سے اپنے ہم پیشہ دیوبندیوں کو بھی نہیں چھوڑا، اب ہندوستانی قاسمی دیوبندیوں کا پنجابی غلام خانی دیوبندیوں پر ایک عجیب و غریب فتویٰ ملاحظہ کیجئے:۔

قاسمی دیوبندیوں کا غلام خانی دیوبندیوں پر عجیب وغریب فتویٰ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین (مولوی غلام خان وغیرہ پنجابی دیوبندیوں کی مایۂ ناز کتاب) تفسیر بلغۃ الحیران کے مندرجہ ذیل مقامات میں آیا یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا گیا ہے، یہ سلف صالحین اور اہل سنت وجماعت علمائے دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف ؟ الخ۔

الجواب:۔ یہ تفسیر مسلمانوں کے لئے مُضر ہے، ایسے عقائد رکھنے والے (سب پنجابی دیوبندی) حضرات اہل سنت میں داخل نہیں، ان (غلام خانی دیوبندیوں) کے پیچھے نماز مکروہ ہے، ان کو امام مسجد نہ بنایا جائے، ایسے عقائد والوں سے .... سلام کلام بند کر دینا چاہیئے،

مہر
دارالافتاء الجامعۃ الاسلامیہ
فی دیوبند الہند

کتبہ السید مہدی حسن صدر مفتی دارالعلوم دیوبند، ۲۶ھ

مندرجہ سوال نمبرات کا مفہوم بلاشبہ عقائد اہل سنت والجماعت سے متصادم ہے، الخ،

مولوی محمد شفیع سابق مفتی مدرسہ دیوبند حال کراچی،

مصنف کا کوئی مذہب نہیں، نہ عقائد اہل سنت وجماعت کے موافق ہے، (یعنی اس کا مصنف مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں والا امام فرقہ دیوبندیہ لامذہب ہے)۔ (مفتی کفایت اللہ دہلوی)،

ایسا طائفہ (دیوبندیہ) ملت اسلام سے خارج ہے، فقط، عبدالجبار ابگرہ، عفی عنہ،

نوٹ:۔ دیوبندیوں کی فتویٰ بازی کا خلاصہ یہ کہ مودودیوں کے نزدیک سب دیوبندی کفریات کا شکار ہیں اور باقی دیوبندی مودودیوں کو مرزائیوں سے بھی زیادہ ..... سمجھتے ہیں، اور باقی دیوبندی پنجاب کے سب دیوبندیوں کو جن کا پیشوا مولوی حسین علی صاحب خلیفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہے، اور مولوی غلام خان صاحب وغیرہ کو خارج از اسلام کہتے ہیں، تو بتایئے کہ خود دیوبندیوں کی فتویٰ بازی سے کس دیوبندی کو مسلمان کہا جا سکتا ہے اور جب دیوبندیوں نے اپنوں کو بھی نہیں چھوڑا، تو وہ اگر اولیاء اللہ کو مشرک بدعتی کہیں تو کیا تعجب ؟

پاکستانی دیوبندیوں کے پیشوا مولوی شبیر احمد عثمانی پر ابوجہل ہونیکا فتویٰ

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی اپنے ہم مشربوں مولوی حسین احمد و کفایت اللہ صاحبان وغیرہ دیوبندیوں کے سامنے اپنا رونا روتا ہوا کہتا ہے۔

۱۔ دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے ہیں۔

جن میں ہمیں ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا، آپ (دیوبندی مولوی صاحبان) حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا، آپ کو معلوم ہے، کہ اس وقت دار العلوم کے تمام مدرسین مہتمم اور مفتی سمیت باستثنا ایک دو کے بلا واسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے، (مکالمۃ الصدرین تقریر شبیر احمد صاحب عثمانی، مطبوعہ دیوبند، صفحہ ۲۱، سطر ۱)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ دیوبند کے سب مدرسین (مولوی صاحبان مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی وغیرہ) شبیر احمد عثمانی صاحب کو ابوجہل کہنے پر راضی تھے، اسی لیے تو بقول شبیر احمد صاحب ان ذمہ دار دیوبندیوں نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا، بلکہ راضی ہوئے، اور یہ بھی معلوم ہوا، کہ شبیر احمد صاحب عثمانی کو ابوجہل کہنے اور کہلانے والے اکثر مفتی صاحبان شبیر احمد صاحب کے شاگرد بھی تھے، اور وہ اپنے استاذ کو ابوجہل کہنے میں فخر محسوس کرتے تھے، یہ ہیں دیوبندیوں کی اپنی تہذیب وسنی فتوی بازی کے کرشمے،

دیوبندیوں کے مذہبی وسیاسی راہنما ابوالکلام آزاد، سرسید و شبلی نعمانی پر دیوبندیوں کا فتویٰ

ابوالکلام } فاصبح بحیث تری فیہ شحا مطاعا وھوی متبعا واعجابا برایہ وخروجا عن المسلک القویم ..... فکان ھذا یسیئ الادب مع اکابر الامۃ۔

ترجمہ:۔ وہ ابوالکلام آزاد اپنی نفسانی خواہشات کا متبع ہے، اور اسلام کے سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور اکابرین ملت کا سخت بے ادب ہے۔

(یتیمۃ البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، صفحہ ۳۱، سطر ۱۷)

سر سید } ھو رجل زندیق ملحد او جاہل ضال ...... فھلک اضل واضل ...... ویا لیت لو کان کفرہ والحادہ غیر متعد وقد حاول ھو ان یبین الناس کلہ بدینہ لیومنوا بہ ...... فانظر الی این بلغت سفاھۃ ھذا السفیہ الملحد، الخ۔

وہ سرسید بے دین ملحد یا جاہل گمراہ ہے، وہ خود گمراہ ہوا اور اس نے لوگوں کو بھی گمراہ کیا ہے، اور اگر اس کا کفر والحاد زیادہ نہ ہوتا، تو ممکن تھا، کہ لوگ اس پر مکمل ایمان لے آتے، پس دیکھ، کہ اس ملحد بیوقوف کی بیوقوفی کہاں تک پہنچ گئی ہے۔

(یتیمۃ البیان مشکلات القرآن صفحہ ۳۲، سطر ۵ وغیرہ)

شبلی نعمانی } انہ کیف یعتقد فی ذالک الرجل ..... ھل ھی مداھنۃ بینیۃ لمصالح مشترکۃ او ذالک من ائتلاف

بیشک وہ شبلی سرسید کے بارے میں از حد خوش اعتقادی رکھتا ہے، پس یا تو یہ مداہنۃ فی الدین ہے، اور ان دونوں سرسید وشبلی کی روحیں علم ومقاصد میں یکجا ہیں،

انہ واحمها واشتراك مقاصد هما فی العلم والفهم ...... وانما اللوح علی اعین الناس اذ لیس من الدین ان یغمض عن کافر الخ۔

اور ہم نے لوگوں کے سامنے شبلی کا یہ بول اس لئے ظاہر کیا ہے، کہ دین اسلام میں کسی کافر کے کفر سے چشم پوشی کرنا ہرگز جائز نہیں،

(یتیمۃ البیان مشکلات القرآن، محمد انور شاہ کشمیری ص ۳۲، سطر ۱۶، وغیرہ)

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری و مولوی اشرفعلی صاحب (تھانوی) پر دیوبندیوں کا فتوی کفر۔

(جو مولوی اشرف علی وغیرہ کو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے)

"ناظم تعلیمات دیوبند مناظر فرقہ دیوبندیہ مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند مرتضیٰ حسن چاندپوری دیوبندی کا واضح فتوای اور فیصلہ کن بیان"

اگر خانصاحب (مولٰنا احمد رضا خان صاحب مرحوم) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند........ (اشرف علی تھانوی و رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمد قاسم نانوتوی)........ واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ اُن کو کافر نہ کہتے، تو وہ خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے، اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہنا فرض ہو گیا، اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(اشد العذاب مصنفہ مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری ناظم تعلیمات و تبلیغ دیوبند مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۲ سطر آخر)

نوٹ:۔ دیوبندی صاحبان اس کو جھوم جھوم کر پڑھیں، اگر کوئی سنی عالم دیوبندیوں کے اِن مولویوں کو کافر کہے، جنہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں، تو ان کے معتقدین دیوبندی سخت گھبرا جاتے ہیں، مگر اب وہ کیا کریں گے، اب تو مرکز دیوبند سے ہی دیوبندیوں پر کفر کا فتوای صادر ہو گیا، اور پھر تاکید ہو گئی، کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو جائیگا، اسی ڈر سے علمائے اہل سنت بھی ان کو کافر کہتے ہیں، کہ کہیں بقول مولوی مرتضیٰ حسن صاحب وہ خود بھی کافر نہ ہو جائیں، آپ مولوی مرتضیٰ حسن کے خط دادہ الفاظ پر غور کریں، اور خود ہی فیصلہ فرمالیں، کہ خود ان کے ایسے فیصلے کے بعد علمائے اہل سنت کا قصور ہی کیا ہے، بلکہ ع۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

(اعتقادات)　　**باب (۴) چہارم**　　(توہین توحید)

خدا تعالیٰ جل شانہٗ کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

تمام مسلمان جانتے ہیں، کہ دیوبندی مکفرین بات بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی کہتے ہیں، اور اپنا کاروبار بحال رکھنے کے لئے صرف اپنے کو موحد اور باقی تمام اولیائے کرام و علمائے عظام و جمیع اہل اسلام کو مشرک کہا کرتے ہیں، مگر یہ دیکھ کر آپ کو از حد تعجب ہو گا، کہ معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے، کہ خدا تعالےٰ کے متعلق دیوبندیوں کے اس قدر غیر اسلامی عقائد ہیں، کہ دنیا میں کسی کافر سے کافر جماعت کے بھی اپنے معبود کے بارے میں نہیں ہو سکتے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں،

خدا تعالےٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ (اسمٰعیل دہلوی)

پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد، الیٰ قولہٖ، والّا لازم آید کہ قدرت انسانی زاید از قدرت ربانی باشد۔ (یکروزی مصنفہ اسمٰعیل امام اول دیوبندیہ مطبوعہ فاروقی ص ۱۴۵، سطر ۱)۔

ترجمہ:۔ پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو، ورنہ لازم آئیگا، کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زاید ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے، کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے، جیسے کھانا، پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، ڈوبنا، مرنا خدا کے لئے بھی یہ سب کچھ ممکن ہے۔ ورنہ دیوبندی قانون سے قدرت انسانی خدائی قدرت سے بڑھ جائیگی، (استغفراللہ) مسلمان اندازہ کر لیں کہ اللہ جلّ شانہٗ کے مقدس صفات کو انسانوں پر قیاس کرنا یہ انہیں دیوبندی جہال کا ہی مذہب ہے،

خدا جھوٹا کلام کر سکتا ہے (اسمٰعیل دہلوی)

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و او را جل شانہٗ بآں مدح می کنند برخلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد۔ الخ۔ (یکروزی ص ۱۴۵، سطر ۴)۔

ترجمہ:۔ جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالےٰ کے کمالات سے گنا جاتا ہے، بخلاف گونگے آدمی کے (کہ اس کی کوئی مدح بھی نہیں کرتا) اور صفت کمال کی یہی ہے، کہ جھوٹ بولنے پر قدرت ہو اور کسی مصلحت کی وجہ سے نہ بولے، الخ۔

نوٹ:۔ اس سے صاف طور پر واضح ہو گیا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا جھوٹ نہ بولنا صرف گونگے کے نہ بولنے کی طرح ہے، اور ہر شخص جانتا ہے، کہ گونگے کا نہ بولنا نہ تو محال بالذات ہے، اور نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی اور نہ ہی محال شرعی بلکہ صرف محال عادی ہے، اور پھر دیوبندیوں کا یہ اقرار کہ خدا کا جھوٹ نہ بولنا تو گونگے کے نہ بولنے سے بھی کم درجہ ہے کہ جھوٹ نہ بولنے پر خدا کی تو مدح کرتے ہیں، اور گونگے کی کوئی مدح نہیں کرتا، اس سے اور بھی واضح ہو گیا، کہ ان کے

نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال عادی بھی نہیں ہے۔ (استغفراللہ)۔

جھوٹ بولنے پر خدا قادر ہے۔ (رشید احمد گنگوہی)

امکان کذب (جھوٹ) بایں معنیٰ کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے، اس کے خلاف پر وہ قادر ہے، مگر باختیار خود اس کو نہ کریگا، یہ عقیدہ بندہ کا ہے الخ۔

(فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ گنگوہی حصہ اول مطبوعہ رحیمیہ دہلی، صفحہ ۱، سطر ۱۹)۔

نوٹ:۔ افسوس صد افسوس! آج تقریباً عرصہ چودہ سو سال کا گذر چکا ہے، کیا کسی بھی مسلمان نے یہ کہا تھا، کہ خدا جھوٹ بولتا تو نہیں، مگر بول سکتا ہے، اور پھر گنگوہی صاحب کا یہ قول کہ باختیار خود اس کو نہ کریگا، اس سے تو صاف معلوم ہو گیا، کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے، کہ نعوذ باللہ کبھی بے اختیاری میں خدا جھوٹ بول بھی سکتا ہے۔ اور پھر قدرت الٰہیہ کو کذب اور جھوٹ کے ناپاک الفاظ سے تعبیر کرنا دیوبندیوں کی ہی علمیت کا کرشمہ ہے۔

خدا کا جھوٹ سے متصف ہونا واجب ہے۔ (اشرف علی تھانوی)۔

قدرت ہمیشہ ضدین کے ساتھ متعلق ہوتی ہے، جس سے اس قدرت کا تعلق مثل صدق کے اس کی ضد (جھوٹ) کے ساتھ بھی واجب ہوگا گو بالغیر ممتنع الوقوع ہو۔ (بوادر النوادر، اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دیوبند، صفحہ ۲۰۷، سطر ۲)۔

نوٹ:۔ مسلمانو! ان نام نہادوں کا اعتقاد تو دیکھو، تھانوی صاحب نے صاف واضح کر دیا ہے، کہ جس طرح مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا تعالیٰ کا سچا ہونا واجب ہے، اسی طرح دیوبندیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہو سکنا بھی واجب ہے۔ کیونکہ کذب ہی تو صدق کی ضد ہے، جب صدق کی ضد کذب کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ دیوبندیوں نے واجب ہی بنا دیا، تو ان سے بڑھ کر اور کون توحید کا دشمن ہو سکتا ہے، اب تھانوی صاحب کا یہ قانون موت و حیات، بقاء و فناء وغیرہ ہر چیز پر جاری کر لیجئے۔

جھوٹ قدرت الٰہی میں داخل ہے۔ (رشید احمد گنگوہی)۔

الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ اول، صفحہ ۱۹، سطر ۴)۔

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے۔ (محمود الحسن صدر دیوبند)۔

کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں، بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے۔ (الجہد المقل مصنفہ محمود الحسن دیوبندی ج دوم، صفحہ ۱۰)

جھوٹی بات کہہ دینا خدا کے لئے ممکن ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)۔

واقعہ غیر واقعی (جھوٹ) کا عقد و اصدار ...... قدرت باری جل سلطانہ میں داخل ہے۔ (الجہد المقل ج ۱، صفحہ ۴۲)

بدفعلی کرنا بھی خدا کے لئے ممکن ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)۔

اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق تعالیٰ شانہٗ سے کیونکر خارج کر سکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ چوری و شراب خوری کر سکتا ہے۔

افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔ (الجہد المقل حصہ اول، صفحہ ۸۳)

تمام بدکاریاں خدا کی ذات میں ممکن ہیں۔ (محمود الحسن دیوبندی)

افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق (دیوبندی) تسلیم کرتے ہیں۔ (الجہد المقل حصہ اول، صـ۱۴۱، سطر)۔

خدا سے چوری و شراب خوری بھی ہو سکتی ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

چوری، شراب خوری، جہل، ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں، حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے، مقدور اللہ ہے۔ (تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی، مطبوعہ مشن پریس میرٹھ صـ۸۶)۔ (مضمون محمود الحسن دیوبندی مندرجہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء (وہابی عقائد نامہ)

نوٹ:۔ مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کی بکروزی پر معارضہ فرمایا تھا، کہ اس کا یہ کلیہ غلط ہے، کہ جو مقدور العبد ہو وہ مقدور الٰہی بھی ہو، ورنہ لازم آئیگا کہ چوری، شراب خوری، جہل، ظلم وغیرہ بھی مقدور الٰہی ہو جائیں، کیونکہ یہ چیزیں یقیناً مقدور عبد ہیں، تو مولوی محمود الحسن صاحب نے صاف اقرار کیا ہے، کہ معاذ اللہ چوری، شراب خوری جہل وغیرہ سب کچھ خدا تعالےٰ سے سرزد ہونا ممکن ہے۔

تو معلوم ہو گیا، کہ جو چیزیں بھی مقدور عبد ہیں، مثلاً بیوی کرنا، بچے جننا، زنا کرنا وغیرہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ تمام قبائح خدا تعالےٰ کے لئے بھی ممکن ہیں، (معاذ اللہ) حالانکہ ان تمام بہادروں کا یہ کلیہ ہی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ایسی ناپاک چیزوں، اور ذات الٰہی کے غیر مناسب امور سے قدرت الٰہی کو کوئی تعلق نہیں، اور ان چیزوں سے قدرت کے تعلق نہ رکھنے سے قدرت الٰہی قدرت عبد سے ہرگز کم نہ ہو گی، اور نہ ہی قدرت الٰہی میں کوئی نقص لازم آئیگا، کیونکہ قدرت الٰہی بے شک کامل ہے، مگر ان چیزوں میں یہ لیاقت ہی نہیں ہے، کہ قدرت الٰہیہ سے متعلق ہو سکیں۔

خدا کے جھوٹ کا مسئلہ کوئی نیا نہیں (خلیل احمد سہارنپوری)

امکان کذب کا مسئلہ تو اب کو جدید کسی نے نہیں نکالا، بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے، کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں،

(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد سہارنپوری۔ مطبوعہ دیوبند، صـ۳، سطر ۱۵)۔

نوٹ:۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے خدا تعالےٰ کے لئے جھوٹ ثابت کرنے کے لئے ایک اور رنگ بدلا ہے کہ خلف وعید بھی نعوذ باللہ جھوٹ ہی ہے، حالانکہ جو لوگ بھی خلف وعید کے قائل بھی ہوں، وہ خلف وعید کو ہرگز جھوٹ نہیں کہتے، بلکہ رحمت الٰہیہ اور جود و کرم بتاتے ہیں، چنانچہ ان کی یہ تصریح موجود ہے، لَاَنَّہٗ لَا یُعَدُّ نَقْصًا بَلْ جُوْدًا وَّ کَرَمًا یعنی خلف وعید نقص نہیں، بلکہ جود و کرم الٰہی ہے، تو دیوبندیوں کا خلف وعید کو جھوٹ بتانا یہ ان کی بد مذہبیت کا مظاہرہ اور باری تعالےٰ سے کھلی دشمنی ہے، اور ان بد مذہبوں کو یہ خیال نہ آیا کہ کیا کوئی خلف وعد کا بھی قائل ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، تو پھر یہ تو اب خلف وعید بھی اس کی رحمت پر مبنی ہے اس کو جھوٹ بتانا تو تمام کافروں کے کفر سے بھی گندہ کفر ہے، کہ خدا تعالےٰ کے جود و کرم کو جھوٹ کہنے کی جرأت کی جا دے حالانکہ فرقہ دیوبندیہ کے علاوہ تمام اہل اسلام علمائے سلف و خلف، امکان کذب باری کی تردید فرماتے ہیں اور اس کے

قائل کو بدمذہب بتاتے ہیں۔

تصریحات علمائے متقدمین اسلام بابت رد عقیدۂ امکان کذب

تصریح نمبر ۱ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ان المؤمن لا یجوز ان یظن باللہ الکذب بل یخرج بذٰلک عن الایمان۔ (تفسیر کبیر ج ۵، ص ۲۵۶، سطر)۔

ترجمہ:۔ کسی مومن کو جائز نہیں کہ خدا تعالےٰ کے لئے کذب کا گمان کرے، کیونکہ اس سے وہ قائل بے ایمان ہو جائیگا۔

تصریح نمبر ۲ لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ الخ (مسامرہ ص ۱۸، سطر ۲)۔

ترجمہ:۔ ظلم، سفہ، کذب قدرت الہیہ کے تحت داخل نہیں ہیں، یعنی خدا تعالےٰ کے لئے ہرگز امکان کذب نہیں ہے۔

تصریح نمبر ۳ امام ابن ہمام فرماتے ہیں، وعند المعتزلۃ یقدر تعالیٰ ولا یفعل۔ (مسامرہ ص ۱۷، سطر ۳)۔

ترجمہ:۔ یہ معتزلہ کا ہی عقیدہ ہے، کہ خدا تعالےٰ کو کذب وغیرہ پر قدرت ہے، مگر کرتا نہیں، معلوم ہوا کہ دیوبندی مذہب فرقہ معتزلہ کی شاخ ہے۔

تصریح نمبر ۴ کتب عقائد کی مشہور کتاب عقائد عضدیہ میں ہے۔ الکذب نقصٌ والنقصُ علیہ محالٌ فلا یکون من الممکنات، ولا تشملہ القدرۃ۔ (عقائد عضدیہ ج ۲ ص ۲۳ نولکشوری)

ترجمہ:۔ کذب نقص ہے، اور نقص خدا تعالےٰ کے لئے محال ہے، پس خدا کے لئے امکان کذب نہیں ہو سکتا، اور نہ کذب پر خدا کی قدرت کو دخل ہے۔

تصریح نمبر ۵ علامہ سید فرماتے ہیں، واما امتناع الکذب علیہ فنثلثۃ اوجہ الاول انہ نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال اجماعا۔ (شرح مواقف ص ۶۰۳ سطر ۱۵)

ترجمہ:۔ خدا تعالےٰ کے لئے کذب تین وجہ سے ممتنع ہے، پہلی وجہ یہ ہے کہ کذب نقص ہے، اور نقص خدا تعالےٰ کے لئے محال ہے، باتفاق جمیع امت محمدیہ کے

تصریح نمبر ۶ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ الکذب علیہ تعالیٰ محال۔ (شرح فقہ اکبر)۔

تصریح نمبر ۷ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، فلن یخلف اللہ عہدہٗ یعنی ہرگز خلاف نخواہد کرد خدائے تعالیٰ این عہد خطی خود را، زیرا کہ خبر اُو کلام ازلی اوست، و کذب

در کلام نقصانی است عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نمی یابد۔ (تفسیر عزیزی پارہ اول ص۳۰۷، سطر ۲)۔

شاہ صاحب کی اس تصریح سے تمام امر صاف ہوگیا، اور خلف وعید کا جو دیوبندی دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ ان کی نری مکاری اور کھلی بے ایمانی ہے، کیونکہ وہ تو عفو ہے، اس کو جھوٹ کہنا مدرسہ دیوبند کا ہی فیض ہے۔ نیز صدق و کذب خبر کی صفت ہے، اور وعید انشاد ہے، اس کو کذب سے کیا تعلق! مثلاً خدا تعالےٰ کسی کو جنت کا وعدہ فرمائے۔ پھر اس کو جہنم میں داخل کردے تو یہ خلف وعدہ کہلاتا ہے، یہ نقص ہے اور کوئی مسلمان بھی اس کے جواز کا قائل نہیں ہے، اور اگر خدا تعالےٰ کسی کو دوزخ میں جانے کی وعید فرمادے اور پھر کرم فرماکر اس کو بخش دے اور جنت میں داخل فرمادے، یہ خلف وعید ہے، اس کے اگر بعض اشاعرہ قائل بھی ہوں تو نہ یہ نقص ہے اور نہ جھوٹ، بلکہ یہ عفو و کرم اور رحمت الٰہی کا ظہور ہے، کیونکہ کذب جیسی سراسر نقصان صفت سے باری تعالےٰ کے منزہ ہونے پر تو تمام علمائے اشاعرہ و ماتریدیہ کا اتفاق ہے، دیکھئے علامہ کمال الدین مقدسی فرماتے ہیں۔

لاخلاف بین الاشعریۃ وغیرھم فی ان کل ما کان وصف نقص فالباری تعالےٰ عنہ منزہ وھو محال علیہ تعالےٰ والکذب وصف نقص الخ، ملخصاً۔ (مسامرہ مطبوعہ مصر، ص۱۷۵، سطر ۱۷)۔

ترجمہ:۔ اشاعرہ و غیر اشاعرہ سے کسی کو بھی اس میں خلاف نہیں، کہ ہر عیب کی صفت سے باری تعالےٰ پاک ہے اور وہ اللہ سے ممکن نہیں، اور کذب بھی صفت عیب ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہوگیا، کہ فرقہ معتزلیہ دیوبندیہ امکان کذب باری ثابت کرنے کے لئے جو بعض اشاعرہ کے قول خلف وعید کا دھوکہ دیتے ہیں، یہ ان کا سراسر فریب ہے، کیونکہ جمیع امت محمدیہ سے کوئی عالم اشاعرہ و غیر اشاعرہ بھی امکان کذب کے قائل نہیں، یہ صرف دیوبندیوں کی بداعتقادی اور فرقہ معتزلہ کی ترجمانی ہے، کیونکہ خدا تعالیٰ کا جھوٹ ممکن ہوگیا، تو صدق ضروری نہ رہا، اور جب صدق ضروری نہ رہا، تو تمام کتب الٰہیہ کی قطعیت سے اعتماد اُٹھ جائیگا، اور پھر خدا کی صفات واجبہ قدیمہ میں امکان کا لفظ بھی ان کی ملحدانہ روش کو جہنم کا ایندھن بنا دینا ہے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خدا تعالےٰ کا جھوٹ واقع ہوگیا۔ (گنگوہی کا فتوےٰ)

سوال:۔ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے، تیسرے نے کہا، کہ میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں، آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر یا بدعتی ہے یا اہل سنت، باوجود قبول کرنے کذب باری کو۔

الجواب:۔ اس کو کافر کہنا یا بدعتی خیال کرنا نہ چاہیئے، وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے، اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے، دیکھو حنفی شافعی پر طعن نہیں کرسکتا، لہٰذا ایسے ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے، فقط واللہ اعلم۔ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

(خلاصہ فتویٰ گنگوہی جس کا فوٹو دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں موجود ہے اور اسکا عکس اس کتاب میں بھی

پیش کیا جارہا ہے)۔

نوٹ:۔ اس فتوے سے تو صاف معلوم ہوگیا کہ دیوبندیہ کے نزدیک معاذ اللہ خدا کا جھوٹا ہونا واقع ہوچکا۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ جو لوگ خدا پر جھوٹ خدا کا بہتان باندھتے ہیں، وہ کبھی جہنم سے چھٹکارا نہ پائینگے۔

خدا تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں

اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو، کہ جب چاہے کر لیجیے، یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ الخ۔

(تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل امام دیوبندیہ مطبوعہ اہل حدیث کا نفری دہلی صہ ۲۳، سطر ۲۰)۔

نوٹ:۔ دیوبندیوں کا یہ تقویۃ الایمانی نظریہ صاف کر گیا، کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں خدا تعالیٰ کا علم لازم وضروری نہیں اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن ہے، کہ جب چاہے علم غیب دریافت کرسکتا ہے۔ اور اُس کو غیب دریافت کرنے کا اختیار ہے، مگر بالفعل نہ اسے علم غیب ہے، اور نہ وہ کچھ جانتا ہے، معلوم ہوا، کہ دیوبندی ارشاد الٰہی لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ کے منکر ہیں، اور لفظ اختیار سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کی یہ صفت اختیاری ہے واجبہ نہیں، اور اختیار مستلزم حدوث کو ہے، تو ان کے نزدیک علم الٰہی قدیم نہ ہوا۔ اور کتب فقہ اسلام میں صاف موجود ہے، کہ لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التاتارخانیہ۔ (فتاوی عالمگیری ج ۲، صہ ۲۶۲)۔

اور اسی طرح دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے، صاف بتاتا ہے، کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ ابھی تک تو جاہل ہے، ہاں اسے علم غیب حاصل کرنے کا اختیار ہے، یہ کہنا بھی صریح کفر ہے، کتب فقہ میں تصریح ہے۔ کہ یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز والنقص (فتاوی عالمگیری ج ۲، صہ ۲۵۸) حالانکہ غیب کے دریافت کرنے کا اختیار تو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو بھی عطا فرمایا ہے، حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت و ادراک غیبات کا اُن کو ہوتا ہے"،

(شمائم امدادیہ صہ ۱۱۵، سطر ۸)۔

تو دیوبندیوں کے امام مولوی اسمٰعیل صاحب کی یہ کس قدر نادانی ہے اور علوم اسلامیہ سے سراسر جہالت ہے، کہ اس نے محض انبیائے کرام علیہم السلام کی عداوت کا ابال نکالنے کے لئے بندوں کی صفت کو خدا پر چسپاں کر کے اپنا اور اپنی امت کا ایمان برباد کر دیا، یہ تو ایسا ہے جیسا کہ کوئی بیدین کہدے کہ زندہ رہنا خدا کے اختیار میں ہے، جب چاہے زندگی اختیار کرے، نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

لطیفہ:۔ جب دیوبندی خدا کے ہی علم غیب کے منکر ہیں، تو پھر وہ اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب! ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۵ -

خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں۔

اور انسان خود مختار ہے، اچھے کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں، کہ کیا کرینگے، بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، (تفسیر بلغۃ الحیران مصنفہ حسین علی دیوبندی امام ششم دیوبندی مذہب، خلیفہ مجاز رشید احمد گنگوہی صفحہ ۱۵۷، سطر ۲۵)۔

نوٹ:۔ جناب مولوی حسین علی صاحب نے معتزلہ کے اس قول کی تائید کرکے اس کو اپنا مذہب بنایا ہے، تو معلوم ہوا، کہ دیوبندی معتزلہ کی شاخ ہیں، اور اہل سنت وجماعت کے سخت دشمن ہیں، کیونکہ اہل سنت وجماعت کا متفقہ مسلک یہ ہے، کہ خدا کا علم قدیم ہے، اور ازلی ابدی ہے، اور دیوبندیوں معتزلیوں نے یہ عقیدہ روافض شیعہ کے عقیدہ بدا سے حاصل کیا ہے، کیونکہ شیعہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، کہ بعض علوم خدا پر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں، جن کا خدا کو پہلے کوئی علم نہیں ہوتا، چنانچہ شیعہ کی کتاب اصول کافی میں بدا کا ایک مستقل باب باندھ کر اس کی بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، (دیکھو اصول کافی مع شرح صافی مطبوعہ نولکشور، ج ۲، صفحہ ۲۲۹)۔

خدا بھی بندوں کی طرح زمان ومکان کا محتاج ہے،

تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلاجہت ومحاذات (الیٰ قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است۔ الخ،

(ایضاح الحق مصنفہ اسمٰعیل امام دیوبندی صفحہ ۵۳ وغیرہ، سطر ۱۲ وغیرہ)۔

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ کو زمان ومکان وغیرہ سے پاک ماننا حقیقی بدعت ہے۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ دیوبندی مذہب میں خدا کو زمان ومکان جہت سے پاک ماننا سخت گمراہی ہے، تو دیوبندیوں کے فتویٰ سے تمام ائمہ کرام وپیشوایان اسلام معاذ اللہ بدعتی وگمراہ ہوگئے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم فرماتے ہیں،

عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست واورا جہتے از فوق وتحت متصور نیست وہمین است مذہب اہل سنت وجماعت، (تحفہ اثنا عشریہ فارسی مطبوعہ کلکتہ، صفحہ ۲۵۵، سطر ۱۵)۔

اور کتب فقہ اسلام میں صاف فرمایا، کہ یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ، یعنی جو خدا کے لئے مکان ثابت کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲، صفحہ ۲۵۹)۔

اب دیوبندی خود اپنے امام اور اپنے متعلق فیصلہ فرمالیں کہ وہ کون ہوئے؟

دیوبندیوں کا رب رشید احمد گنگوہی

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے،

(مرثیہ مصنفہ محمود حسن صدر دیوبند، صفحہ ۱۲، سطر ۱)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ دیوبندی بھی عیسائیوں کی طرح تثلیث کے قائل ہیں، کہ خدا تعالیٰ تو صرف رشید احمد کا رب ہے، اور باقی سب دیوبندیوں کا رب رشید احمد ہے، خدا تعالیٰ فرماتا ہے، الحمد للہ رب العٰلمین یعنی عالمین کا رب خدا تعالیٰ ہے، اور دیوبندی کہیں کہ رب العٰلمین تو رشید احمد گنگوہی ہے۔

خدا کی قبر

قبر کو بوسہ دیوے، مورچھل جھلے، اس پر شامیانہ کھڑا کرکے چوکھٹ کو بوسہ دیوے، ہاتھ

باندھ کر التجا کرے، مراد مانگے، مجاور بن کر بیٹھے، وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے، اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے، (تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل امام اول دیوبندی مذہب مطبوعہ دہلی صـ۱۲ سطر ۹)۔

نوٹ:- شرک اس فعل کو کہتے ہیں، جو خدا کے لئے خاص ہو، پھر دوسرے کے لئے کیا جاوے، تو کسی قبر کو مورچھل جھلنا تب ہی شرک ہو سکتا ہے، جبکہ خدا کی قبر کے لئے مورچھل جھلا جاتا ہو، معلوم ہوتا ہے، کہ یا تو جس طرح سے مرزائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کاشمیر میں جھوٹا نقشہ تراشکر اپنا الو سیدھا کیا ہے، اسی طرح دیوبندیوں نے بھی خدا کو مرا ہؤا مان کر کہیں اس کی قبر تجویز کی ہوئی ہے، اور یہ بھی ممکن ہے، کہ چونکہ دیوبندی رشید احمد گنگوہی کو اپنا رب جانتے ہیں، شاید یہ سب اس کی قبر کے لئے کیا جاتا ہوگا۔

گنگوہی کی قبر کوہ طور ہے اور گنگوہی خدا ہے

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی
(مرثیہ محمود حسن، صدر دیوبند، صـ۱۷، سطر ۱۱)

نوٹ:- مولوی محمود حسن دیوبندی کہتا ہے، کہ (اے میرے پیارے رب گنگوہی) تمہاری قبر میرے لئے طور ہے، اور تم خدا ہو، اور جس طرح موسیٰ کلیم اللہ طور پر خدا کو اَرِنی اَرِنی عرض کرتے تھے، میں بھی تمہیں خدا سمجھ کر تمہاری قبر پر ارنی ارنی پکار رہا ہوں۔

خدا کو لوگوں سے خطرہ

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے، مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب در گذر نہیں کرتا، کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس کے آئین کی قدر گھٹ نہ جائے، سو کوئی امیر و وزیر اس کی مرضی پاکر اس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے، اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے، (الیٰ قولہ) سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے، (تقویۃ الایمان صـ۳۷، سطر ۱ وغیرہ)۔

نوٹ:- معلوم ہؤا کہ دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ بھی ہمیشہ حیلہ سازی مکاری سے ہی کام لیتا ہے۔ کہ قیامت میں وہ کچھ لوگوں کو بخشنا چاہیگا، مگر اپنے آئین کی قدر کے گھٹ جانے کے لئے لوگوں سے ڈر جائیگا۔ اور انبیاء اس کی مرضی پاکر خدا تعالیٰ کو اس خطرہ سے نکالنے کے لئے محض برائے نام سفارش کر دینگے۔ اور پھر خدا بھی نعوذ باللہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ان نبیوں کی سفارش کا بہانہ بنا کر اس کو بخشے گا۔

خدا تعالیٰ کی خطرناک بے ادبی

ایک بار حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے نماز میں آ کر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایک خاص کلمہ فرما دیا۔ اور وہ مجھے معلوم ہے مگر میری زبان سے نہیں نکل سکتا، کسی نے وہ کلمہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کے سامنے نقل کر دیا، سنکر بحیرت پوچھا، کہ کیا یہ فرمایا؟ کہا جی ہاں! فرمایا یہ انہی کا درجہ ہے، جو سن لیا گیا، ہم ہوتے تو کان

سے پکڑ کر نکال دئے جاتے، (افاضات الیومیہ ج ۷، صہ ۱۵۵، سطر ۱۶)۔

نوٹ:۔ اس کفریہ کلمہ کو تھانوی صاحب نے اپنے استاذ کا ناز فرمایا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں، بات یہ ہے کہ بعضوں کا درجہ ادلال اور ناز کا ہوتا ہے، (حوالہ مذکورہ) یعنی خدا تعالےٰ کی توہین دیوبندی مولویوں کا ناز ہوتا ہے اور اسی کا نام ہے دیوبندی توحید پرستی۔

خدا کو رشید احمد گنگوہی کے تابع رہنا پڑتا ہے۔

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

سراسر حق ہے لاتنقضی عجائبہ پہ کیا کہیے
گیا زیر زمیں وہ محرم اسرار قرآنی

(مرثیہ محمود الحسن دیوبندی صہ ۱۲، ۱۳ سطر ۱۲، ۱)

نوٹ:۔ یہاں دیوبندیوں نے اپنے رب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق اپنا عقیدہ صاف بیان کردیا ہے، کہ جس طرف گنگوہی صاحب مائل ہوجاتے ہیں، حق کو ادھر ہی دائر ہونا پڑتا ہے، نعوذ باللہ! حق تو نہ ہوا گنگوہی صاحب کا کھلونا ہی ہوا، اور پھر یہ معلوم ہوگیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی صاحب ہر حقانی سے بڑھ کر حقانی تھے، تو نعوذ باللہ ان کے نزدیک تو مولوی گنگوہی صاحب تمام صحابۂ کرام بلکہ تمام انبیائے کرام سے بھی بڑھ کر تھا، اور پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے، قولہ الحق یعنی خدا کا قول حق ہے، اور محمود حسن کہتا ہے، کہ گنگوہی صاحب ہی حق ہے، تو دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی صاحب ہی قول خدا ہوئے۔ اور لا تنقضی عجائبہ میں صاف اقرار کیا کہ اگر ساری دنیا ملکر بھی گنگوہی صاحب کا شان بیان کرنے لگے تو دنیا ختم ہوجائے مگر رشید احمد صاحب کا شان ختم نہ ہوگا، (آخر ان کا رب جو ٹھہرا)۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا کوئی قابل طعن بات نہیں ہے (تھانوی کا فیصلہ)

نعم لا یلام علیھم لعدم اشتغالھم بالتحقیقات العلمیۃ (سجدہ کرنے والے پر کبھی بوجہ لغزش کے ملامت نہ کرینگے، اور معذور سمجھیں گے۔

(بوادر النوادر تھانوی صہ ۱۳۶ سطر ۱۲، صہ ۱۳۷ سطر ۱۷)

نوٹ:۔ یہ ہے دیوبندیوں کی توحید پرستی کا نمونہ، کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنیوالے پر تو طعن ہی نہ کرو۔ مگر میلاد شریف کرنے والے لوگوں سے مقابلہ کرنا جہاد اکبر ہے،

سوال ع۱ محفل میلاد جائز ہے یا نہیں الخ، (مختصراً)۔

الجواب:۔ ...... یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے (الخ) (مختصراً بلفظہٖ فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صہ ۱۱۵ سطر ۳ و ۷)۔

۲۔ بدعات میں یہ اثر ہے، کہ اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے، (افاضات الیومیہ ج ۶ صہ ۲۸۶ سطر ۱۲)۔

۳۔ اب اجازت ہے، اپنی قوت اور وسعت کے موافق مقابلہ کیجئے، بلکہ اب تو اس کو جہاد سمجھیے،

.......انشاء اللہ کامیابی ہوگی، برکت ہوگی، (افاضات الیومیہ، ج ۶، صفحہ ۲۱، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ دیکھیے جناب غیر اللہ کو سجدہ کرنے والے پر تو ملامت تک نہیں، مگر میلاد منانیوالوں، گیارھویں دینے والوں سے مقابلہ جہاد ہے، اور تھانوی کی دعا، کہ انشاء اللہ کامیابی ہوگی، میرے خیال میں تو یہ دعا الٹی پڑ گئی، کیونکہ جب سے دیوبندیت نے جنم لیا ہے، علمائے حق کے مقابلہ میں دیوبندی ہر جگہ رسوائیاں برداشت کرتے پھر رہے ہیں۔

مسئلہ تقدیر سے مکمل انکار

ہر چیز لوح محفوظ میں لکھی ہوئی نہیں

كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ - یہ علیحدہ جملہ ہے، ماقبل کے ساتھ متعلق نہیں، تاکہ یہ لازم آئے، کہ تمام باتیں اولاً کتاب میں لکھی ہوئی ہیں، جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں، کہ تمہارے اعمال لکھ رہے ہیں فرشتے، حاصل مقام کا یہ ہے، کہ اہل سنت و جماعت قائل ہیں، کہ سب کچھ پہلے لکھا ہوا ہے۔ اور اسی کے مطابق دنیا میں امور ہو رہے ہیں، لہٰذا اس مذہب پر اعتراضات تو یہ معتزلہ کے آتے ہیں.... اس کے واسطے بہت حیلے کئے ہیں، لیکن کوئی معتد بہ جواب نہ دیا، جس سے تسلی اور یقین آ جائے، دوسرا یہ ہے، کہ اس تقدیر پر مختار نہ رہا، الیٰ قولہ، اور معتزلہ کہتے ہیں، کہ پہلے ذرہ بذرہ لکھا ہوا نہیں ہے، بلکہ جو چاہا تھا لکھا تھا، ہر چیز موجود کا عالم ہے، اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے، اس کا بھی عالم ہے، اور جس چیز کا ابھی ارادہ بھی نہیں کیا، اس کا عالم نہیں ہے،...... اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی، اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں، (بلغۃ الحیران، صفحہ ۱۵۷ و صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۵ تا ۲)۔

نوٹ:۔ یہ ہے دیوبندی علمیت کا کرشمہ کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کو غیر تسلی بخش اور قابل اعتراض قرار دیکر اس سے دیوبندیوں کا امام صاف اعتزال کر کے اور مسئلہ تقدیر کا مکمل منکر ہو کر معتزلہ کا مذہب اختیار کر چکا ہے، کیا دیوبندیوں اور معتزلیوں میں کوئی فرق ہے؟ امکان کذب کے مسئلہ میں بھی دیوبندیوں کا مذہب معتزلانہ ہے اور تقدیر کے مسئلہ میں بھی یہ لوگ پکے معتزلی ہیں،

خدا تعالیٰ کی شکل

۱۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو خاص شکل میں دیکھا ہے، (الطائف تھانوی صفحہ ۱۳)۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی رویت جس کو ہوئی انسان کی صورت میں ہوئی۔ (بوادر صفحہ ۹۴)۔

خلق عین حق ہے

یوں تو کہیں گے کہ خلق عین حق ہے یوں نہ کہیں گے کہ حق عین خلق ہے الا انجوزا الخ (افاضات الیومیہ ج ۱ صفحہ ۱۷۷)۔

نوٹ:۔ دیوبندی صاحبان فرماویں کہ مولوی محمد یار صاحب مرحوم کا شعر بھی کیا آپکے تھانوی صاحب سے زیادہ خطرناک ہے؟۔ اب رسالت کے متعلق بھی ان دشمنان توحید کے چند عقائد ملاحظہ ہوں:۔

(توہین رسالت)

بارگاہ نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق

دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

دیوبندی اپنے آپ کو اتباع شریعت کا ٹھیکیدار ظاہر کر کے راہبانہ شکلیں بنا کر صوفی نما بگلے کی طرح دنیا کو ٹھگتے پھرتے ہیں، اور تقیہ کر کے ہمارے بھولے بھالے سیدھے سادھے اہل سنت وجماعت مسلمانوں کو اپنے مذہب کا شکار کرنے کے لئے دیوبندی مذہب کی کتابوں سے ناواقف عوام وخواص کے سامنے اپنے دیوبندی مولویوں کو عاشق رسول ظاہر کرتے ہیں، مگر ان کی کتابیں دیکھ کر آپ کو ان کی اس دغابازی پر از حد تعجب ہوگا، کہ یہ لوگ کہتے کچھ ہیں اور کتابوں میں لکھتے کچھ ہیں، اور اگر آپ تھوڑا سا بھی ان کی کتابوں کے قریب ہو جائیں، تو آپ کو یقین ہو جائیگا، کہ تمام دنیا میں دیوبندیوں سے بڑھ کر بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی دشمن وگستاخ نہیں ہے، چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

نعوذ باللہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ابلیس سے بھی کم ہے۔

الحاصل غور کرنا چاہیئے، کہ شیطان، ملکوت الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے، جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے،

دیرا ہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد صدر مدرسہ دیوبندیہ سہارنپور، امام چہارم دیوبندی مذہب ومصدقہ رشید احمد گنگوہی امام سوم دیوبندی مذہب: مطبوعہ دیوبند صدا۵ سطر ۱۱)۔

نوٹ: ۱۔ یہ دیوبندی صاحبان شیطان کی وسعت علمی پر ایمان لائے، اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی سے قطعاً منکر ہو گئے۔

۲۔ دیوبندی شیطان کا علم محیط تو قرآن سے ثابت مانتے ہیں، مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کے لئے کوئی آیت بھی نہیں مانتے۔

۳۔ دیوبندی شیطان کے لئے تو دنیا کے ہر ذرہ کا علم مانتے ہیں، مگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنا علم بھی شرک کہتے ہیں، کیا شرک کے یہی معنی ہیں، کہ شیطان کے لئے ماننا تو شرک نہ ہو، اور حضور کے لئے مانا جائے، تو شرک ہو جائے! کیا یہ دیوبندی اپنے "حضرت" کی سراسر حمایت نہیں کر رہے؟ اور افسوس کہ دیوبندیوں کو اپنے شیطان کے علم کے لئے تو نص قطعی بحدیث مل جائے اور جس مدنی آقا کی شان میں سارا قرآن نازل ہوا، اس محبوب کے لئے ایک آیت بھی نظر نہ آئے۔

(معاذ اللہ)، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے،

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ۔ (براہین قاطعہ ص۵۲، سطر۱)۔

نوٹ :۔ معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ ملک الموت کا علم بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے، اور شیطان سے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کم ہے، اب دیوبندیوں کے ان ناپاک نظریوں کے متعلق کتب متقدمین اسلام کا فیصلہ سن لیجئے۔

امام اہل سنت علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، فان من قال فلان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه ونقصه (الی قوله) والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق بینهما، (الخ)۔

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض مصنفہ امام شہاب الدین خفاجی مطبوعہ مصر ج ۴، ص۳۳۵، سطر ۱)

(الباب الاول فی بیان ماهو فی حقه صلی الله علیه وسلم سبا)

ترجمہ :۔ جس شخص نے خدا کی کسی بھی مخلوق کا حضور کریم صلی اللہ وسلم سے زیادہ علم مانا، تو بیشک اس شخص نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا، اور حضور ؐ کی تنقیص کی، اور کسی بھی مخلوق سے آپ کا علم کم بتانے والے شخص اور آپ کو گالی دینے والے میں کوئی فرق نہیں ہے، الخ۔

تو معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے امام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت وغیرہ سے کم بتا کر یقیناً حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کی اور گالی دی ہے، ولا فرق بین المسلم والکافر فی وجوب قتله بالسب۔ (نسیم الریاض ج ۴، ص۳۵۷، سطر ۱۳)۔

اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المتنقص له کافر والوعید جار علیه بعذاب الله له وحکمه عند الامة القتل ومن شك فی عذابه وکفره کفر لان الرضی بالکفر کفر، (نسیم الریاض ج ۴ ص۳۳۸، سطر ۲۵، الباب المذکور)

ترجمہ :۔ تمام امت محمدیہ کے علماء اس بات پر متفق ہیں، کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے، اور یا آپ کی تنقیص کرے وہ بے شک کافر ہے، عذاب الٰہی کا مستحق ہے، اور اس کا قتل واجب ہے، اور جو شخص اس کو کافر کہنے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے، کیونکہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے اور خود دیوبندی بھی المہند ص۲ پر اس امر کا اقرار کر چکے ہیں، کہ صاحب نسیم الریاض کا یہ حکم درست ہے۔

معلوم ہوا، کہ جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت وغیرہ سے کم بتایا۔ اس نے بالاتفاق فتویٰ جمیع امت محمدیہ آپ کی یقیناً تنقیص کی ہے، اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی ہے، وہ بقول علامہ خفاجی و قاضی عیاض یقیناً کافر ہے، اور اس کے متبعین خود فیصلہ فرمالیں، کہ وہ کیا ہیں، وھن اکلد

(طرب الاماثل ص۱۲، سطر۹)

عہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی لکھتے ہیں، قاضی القضاۃ شہاب الدین الخفاجی المصری الحنفی بدر سماء العلم وقمر المتثر والنظم الخ۔۔۔

اجماع من العلماء والائمۃ الفتوٰی من لدن الصحابۃ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم الیٰ ھلم جرا۔ (نسیم الریاض ج ۴، ص ۳۳۶، سطر ۵)۔

دیوبندی عذر | شیطان کو تو ناپاک چیزوں کا علم بھی ہے، تو اس کا علم بھی ناپاک ہوگا، تو اگر وہ ناپاک علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت کیا جاوے تو اس میں حضورؐ کی توہین ہو جائے گی، لہٰذا حضورؐ کا علم شیطان سے کم ہی کہا جاویگا۔

اسلامی جواب | علم کسی چیز کا بھی ناپاک نہیں ہوتا، علم بہرحال ایک پاک صفت ہے، وہ کبھی بھی پلید نہیں ہوسکتا، دیکھو جادو، حسد، ریا حرام و شرک ہیں، مگر علم اُن کا بھی پاک ہے بلکہ اس کا علم سیکھنا فرض بھی ہوجاتا ہے، ردالمحتار میں ہے، علم الاخلاص والعجب والحسد والریاء فرض عین (شامی ج ۱، ص ۳۱، مقدمہ)۔ اور درمختار کے قول السحر کے ماتحت ہے، تعلمہ فرض لرد ساحر اھل الحرب، (شامی ج ۱، ص ۳۲، مقدمہ) نیز سود حرام ہے، مگر اس کی تعلیم کے متعلق آپ کے تھانوی صاحب لکھتے ہیں، "سکھلا کر یہ روز مرہ کہہ دیا کیجئے، کہ اس حساب سے سود میں کام لینا جائز نہیں" (دیکھو امداد الفتاوٰی ج ۵، ص ۲۵۲) ۔ تو یہ تعلیم دینے والا کیا ناپاک ہوگیا؟ حالانکہ تھانوی صاحب تو سود کا علم پڑھنے پڑھانے کو جائز لکھ رہے ہیں، نیز دیکھو کتب فقہ میں حلال اور حرام چیزوں کا بیان ہوتا ہے، جسے مولوی لوگ پڑھتے ہیں، اور کتب فقہ میں کلمات کفر کا بیان بھی ہوتا ہے، مولوی صاحبان بڑے شوق سے ان کا علم حاصل کرتے ہیں، تو کیا یہ علم بھی برا ہے؟ ہرگز نہیں، ورنہ سب دیوبندی مولوی بھی بدکار ثابت ہونگے، تو ثابت ہوگیا کہ علم کسی چیز کا بھی برا نہیں، برے فعل کا کرنا برا ہوتا ہے، ورنہ بتائیے، کہ جن چیزوں کا علم شیطان کو ہے، اور جن کو تم پلید سمجھ رہے ہو، کیا خدا تعالٰے کو ان کا علم ہے، یا نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے، تو پھر کیا خدا تعالٰے کی بھی توہین ہوجائے گی، اور جب خدا تعالٰے کی اس علم سے توہین نہیں ہوتی، تو جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین نہیں ہوتی، یہ محض دیوبندیوں کی مکاری ہے، کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاک رد کرنے کے لئے ایسے بے اصل بہانے بناتے ہیں، اور دیوبندیوں نے شیطان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عالم اس لئے مانا اور اس کی حمایت کی ہے، کہ ان کے لئے شیطان بھی صاحب نسبت بزرگ ہے، چنانچہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں، "اگر تم شیطان ہو تو کیا ہوا، نسبت تو اب بھی قطع نہیں ہوئی (افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۴۲۲)۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم پاگلوں حیوانوں ایسا ہی ہے۔ | پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ امر ہے، کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے، یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے، (حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دیوبند، ص ۸، سطر ۱۷)۔

نوٹ:۔ ۱۔ مولوی اشرف علی صاحب نے اولاً یہ کہہ کر کہ آپ کی ذات مقدسہ پر الخ، تصریح کی ہے، کہ تھانوی صاحب کے پیش نظر صرف علم غیب محمدی کی ہی بحث ہے، مطلق علم غیب کا یہاں کوئی ذکر نہیں ہے، اور پھر تھانوی صاحب کا یہ کہنا کہ ایسا علم غیب تو ہر صبی و مجنون کو بھی حاصل ہے، اس سے اُس نے حضورؐ کے علم مبارک کو مجانین وغیرہ کے علم سے تشبیہہ دی ہے، اور مولوی حسین احمد صدر دیوبند نے الشہاب الثاقب کے صد ۱۱۲ پر تسلیم کیا ہے، کہ تھانوی کی عبارت میں لفظ ایسا تشبیہہ کیلئے ہی ہے، اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ حضور کے علم بری چیز و کمے علم سے تشبیہ دینا صریح کفر ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں فیصلہ کیا، کہ جو شخص ایک ذرہ کا علم غیب بھی غیر اللہ کے لئے مانے وہ مشرک ہے، اور تھانوی صاحب پاگلوں کے لئے بھی علم غیب مانتے ہیں تو اپنے ہی امام کے فتوے سے مشرک ہوئے ؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

دیوبندی عذر | بعض علم غیب سے مطلق غیب مراد ہو سکتا ہے، تو تاویل ہو سکتی ہے، اس لئے یہ عبارت کفر یہ نہیں۔ (فیصلہ کن مناظرہ، منظور سنبھلی، صد ۱۲۵)۔

اسلامی جواب | یہ دیوبندیوں کی محض فریب کاری ہے، اس عبارت میں کسی جگہ بھی مطلق بعض علم غیب کا ذکر نہیں، بلکہ یہ سب بحث علم غیب محمدی کے متعلق ہو رہی ہے، اس لئے اس میں قطعاً کوئی تاویل نہیں ہو سکتی، اور ایسی واہیات تاویلیں ہو سکیں تو پھر دنیا بھر کا کوئی کفر بھی کفر نہ رہے گا، اور تھانوی کے قول "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانے" سے حضورؐ کے علم کا ذکر ہے، اور پھر اس کا کہنا کہ "اس غیب سے مراد بعض غیب ہے"، یہ (اس) کی ضمیر بھی صریحاً حضورؐ کے ہی علم کی طرف راجع ہے، اور پھر اس کا یہ کہنا "اس میں حضور ہی کیا تخصیص ہے" یہ (اس) بھی پہلے (اس) کی طرح حضورؐ کی ہی طرف راجع ہے، اور پھر عدم تخصیص کے واضح جملہ سے تو بالکل صاف ہے کہ تھانوی حضورؐ کا ہی بعض علم غیب پاگلوں وغیرہ کے لئے مانتا ہے، کیا تمہیں خاصہ وعدم خاصہ کا ہی پتہ نہیں، نیز اگر کوئی شخص کہے، کہ فلاں دیوبندی مولوی صاحب کا منہ کیسا خوبصورت ہے، دوسرا کہے کہ اس میں مولوی صاحب کی کیا تخصیص ہے، ایسا منہ تو سُور کا بھی ہے، اور پھر تاویل کردے کہ میری مراد تو یہ تھی، کہ خنزیر بھی منہ سے کھاتا ہے اور یہ دیوبندی مولوی بھی، تو کیا یہ تاویل آپ مان لیں گے؟ نیز اگر ایسی کفر خیز عبارت کی تاویل ہو بھی سکتی، تو بھی تاویل سے کفر دفع نہیں ہوتا، چنانچہ یہی امام دیوبندیہ تھانوی لکھتا ہے،

مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کے جواز ہی میں صحابہ رضوان اللہ عنہم کو کلام تھا، لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ قطعی رائے تھی، کہ ان کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ تاویل کے ساتھ ایک رکن اسلام کے منکر تھے، کیونکہ ضروریات دین میں تاویل دافع کفر نہیں، (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۷، صد ۶، سطر ۲۰)۔

اب تو دیوبندیوں کا یہ تاویلی بہانہ بھی کام نہ کر سکا، کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے بڑھ کر اور کونسی چیز ضروریات دین سے ہو سکتی ہے، تو ثابت ہو گیا، کہ یہ عبارت یقیناً کفریہ ہے۔

لطیفہ:۔ بندہ کا ایک دیوبندی سے مناظرہ ہو رہا تھا، اور تھانوی صاحب کی اسی کفریہ عبارت پر بحث ہوئی

تھی، وہ دیوبندی بار بار ضد کر رہا تھا، کہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں، بندہ نے کہا اگر اس عبارت میں حضور کی توہین نہیں تو میں آپ کے تھانوی صاحب کے متعلق لکھ دیتا ہوں، مثلاً اگر کوئی یوں کہے کہ:-

مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر عالم ہونے کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم، (کلی علم تو ہو نہیں سکتا) اگر بعض علم مراد ہے، تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم تو پاگلوں اور جمیع حیوانات کتے خنزیر کو بھی حاصل ہے، تو پھر چاہیئے کہ کتے وغیرہ کو بھی عالم کہو الخ، تو بتاؤ کہ کیا یہ عبارت تمہیں قبول ہے، اگر مولوی اشرف علی صاحب کی اس میں کوئی توہین نہیں، تو ہمیں اس عبارت پر دستخط کر دو، کہ واقعی یہ عبارت تھانوی صاحب کی شان کے لائق ہے، اور اگر اس عبارت میں تم اپنے تھانوی صاحب کی بے ادبی سمجھتے ہو، تو پھر آقائے نامدار، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی عبارت سے توہین کیسے نہ ہوئی، اور ہمارے بار بار مطالبے پر بھی دیوبندی مناظر نے اس عبارت پر دستخط نہ کیے، مگر افسوس! کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تھانوی صاحب کے برابر بھی نہ ہوئی، کہ وہی عبارت حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو توہین نہیں، اور اسی عبارت کی مثل سے تھانوی صاحب کی توہین ہوتی ہے، تو اس مناظرہ میں ہماری اس گرفت پر اس دیوبندی کو ایسی ذلت ہوئی، کہ اس کے حواس اُڑ گئے، اور مجمع پر واضح ہو گیا، کہ واقعی دیوبندیوں کا اپنے مولوی اشرف علی پر ایمان ہے، مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا کچھ بھی ایمان نہیں، دیوبندی صاحبان بتائیں کہ حضورؐ کے علم غیب کی شان میں تو خود قرآن شاہد ہے، اور آیات عالم الغیب فلا یظھر الآیۃ وغیرہا حضورؐ کے لئے علم غیب ثابت کر رہی ہیں، مگر پاگلوں کے علم غیب کا ثبوت قرآن یا کس حدیث سے ہے،

بعض علم غیب کی حیثیت سے بھی (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسری مخلوق میں کوئی فرق نہیں،

امام دیوبندیہ اشرف علی لکھتا ہے:- پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ سے کیوں شمار کیا جاتا ہے، جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے، اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے، (حفظ الایمان مصنفہ تھانوی صـ۸، سطر ۲۲)۔

ختمِ نبوّت زمانی سے مکمّل انکار

۱- "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بایں معنی ہے، کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہو گا، کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین زمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔ (تحذیر الناس، مصنفہ محمد قاسم، بانی دیوبند امام دوم دیوبندی مذہب، مطبوعہ دیوبند، صـ۲، سطر ۱۷)۔

۲- اور یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں، کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے، الخ (المہند صـ۲۲) (یہاں بالذات کی بھی قید نہیں، مرتب)۔

نوٹ:۔ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا معنی حضور کریم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا (مشکوٰۃ شریف)۔ اور نحو پڑھنے والے طالب علم بھی جانتے ہیں، کہ بعدُ ظرف زمان ہے، تو خاتم النبیین کے معنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرما رہے ہیں، کہ لا نبی بعدی، یعنی میرا زمانہ تمام انبیاء علیہم السلام کے زمانے کے بعد ہے، اور یہ معنی فرما کر ہی حضور اپنی فضیلت بیان فرما رہے ہیں، کہ چونکہ مجھے تاخر زمانی حاصل ہے، اس لئے بایں حیثیت مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے، گو یقیناً حضور ذاتی و زمانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں، اور حضور کی ختم نبوت ذاتی پر سینکڑوں دوسرے دلائل بھی موجود ہیں، مگر اس آیت سے صرف ختم نبوت زمانی مراد ہے، اور یہی حضور کریم نے سمجھا اور لا نبی بعدی کے ارشاد سے یہی بیان فرمایا، مگر بانی دیوبند حضور کے اس فرمودہ معنی کو عوام جہال کا خیال بتاتا ہے، اور اس آیت سے صرف ختم نبوت زمانی کے مفہوم کا انکار کر کے ختم نبوت زمانی مراد لینے والوں کو اہل فہم سے نکالتا ہے، تو نعوذ باللہ اس کے نزدیک حضور بھی اہل فہم نہیں تھے، اور لا نبی بعدی کے لفظ سے حضور نے جو اپنی فضیلت بیان فرمائی، اس کا مزاخ بناتا ہے، اور کیونکر صحیح ہو سکتا ہے، کہ حضور کے ارشاد لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کو غلط ثابت کرتا ہوا، مرزائیت کی بنیاد رکھ چکا ہے، اور فخر کر رہا ہے، کہ نعوذ باللہ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا ختم نبوت زمانی معنی کرنے میں حضور بھی غلطی کھا گئے اور یہ دیوبندی حضور سے نمبر لے گئے ہیں، یہ صریح کفر ہے، کیونکہ حضور بے شک ذاتی و زمانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں، مگر بارشاد نبوی لا نبی بعدی آیت خاتم النبیین صرف معنی ختم نبوت زمانی میں محصور ہے، اس کا انکار کرنا کفر ہے، لہٰذا مولوی منظور صاحب سنبھلی کا کوئی فریب کام نہیں دے سکتا، کیونکہ دیوبندیوں کے مفتی مولوی محمد شفیع صاحب نے بھی اس آیت کو ختم نبوت زمانی میں محصور نہ ماننے والے کو کافر لکھا ہے، دیکھو اسی کتاب کی بحث (دیوبندیوں کے کفریات)۔

(معاذ اللہ) حضور کے بعد اگر کوئی نیا نبی پیدا ہو تو ختم نبوۃ محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین بھی یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جاوے،

(تحذیر الناس ص۲۴، سطر ۱۶)۔

نوٹ:۔ معلوم ہو گیا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور کا خاتم النبیین ہونا بایں معنی ہے، کہ آپ افضل النبیین ہیں، اس لئے بقول دیوبندیہ اگر حضور کے ساتھ بھی کوئی نبی اللہ موجود ہوں، یا حضور کے بعد اگر کوئی اللہ کے نبی پیدا ہوں، تو آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا، دیوبندیوں کا یہی نظریہ مرزائیت کی بنیاد ہے، اور مرزا غلام احمد نے بانی دیوبند کی اسی کتاب سے مستفیض ہو کر نبوت کا دعوٰی کیا ہے، اور مرزائی بھی حضور کو اسی معنی سے خاتم النبیین مانتے ہیں، کہ آپ افضل نبی ہیں، اس لئے وہ کہتے ہیں، کہ مرزا صاحب کے دعوائے نبوت سے آپکی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے:۔

خدا ایک ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے، اور سب سے بڑھکر ہے، اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں، مگر وہی جس پر بروزی طور الخ (کشتی نوح مطبوعہ قادیان، ص۳۳، سطر۲۱)۔

تو معلوم ہوا، کہ خاتم النبیین کا جو نظریہ مرزائیوں کا ہے وہی دیوبندیوں کا ہے، فرق صرف استاذ شاگرد کا ہے، دیوبندی استاذ ہیں اور مرزائی شاگرد، اور دونوں پارٹیوں کا یہ عقیدہ سراسر کفر ہے۔

دیوبندی عذر | مولوی محمد قاسم صاحب نے بالفرض کے طور پر کہا ہے، اور فرض کرنا محال کا بھی ممکن ہوتا ہے، اس لیئے یہ عبارت کفریہ نہیں ہے۔

اسلامی جواب | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کا پیدا ہونا ممتنع ہے، اور ممتنع کا فرض کرنا بھی جائز نہیں ہوتا، چنانچہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ادراک بالکنہ فی الواقع ممتنع ہے، تو اس کا فرض محال ہے، اس پر احکام واقعیہ مرتب نہیں ہوتے"۔

(بوادر النوادر تھانوی ص۹، سطر۲)۔

اور اگر محال کو فرض بھی کرلو، تب بھی اس پر احکام واقعیہ مرتب نہیں ہو سکتے، اور اس محال شرعی پر علم فساد حکم لگانا یقیناً کفر اور خدا رسول سے کھلی بغاوت ہے، چنانچہ آپ کے تھانوی صاحب کو مذکورہ عبارت میں اس امر کا خود اعتراف ہے، کہ احکام واقعیہ مرتب نہیں ہوتے، حالانکہ مولوی محمد قاسم صاحب نے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا سے اپنے فرض پر حکم واقعی مرتب کر دیا ہے، اور اگر ختم نبوت میں فرق نہیں آتا، تو مرزائیوں سے جھگڑنے کا سارا قصہ ہی فضول ہوا، بتاؤ کہ اگر کوئی بے دین یوں کہے، کہ

"اگر بالفرض اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور اللہ تعالےٰ بھی ہو، تو بھی اللہ تعالیٰ کی توحید میں کوئی فرق نہیں آتا، کیا یہ عبارت درست ہے؟ یعنی ہمارا اعتراض اس عبارت کے حصہ "پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا" پر ہے، کہ یہ حصہ کفریہ ہے، خواہ بالفرض ہو یا فی الواقع۔

دیوبندی دھوکہ | تحذیر الناس کی عبارت میں لفظ نبی سے مراد جھوٹے نبی ہیں، کہ اگر حضورؐ کے بعد جھوٹے نبی پیدا ہوں، تو آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا، (یہ جاہل دیوبندیوں کا دھوکہ ہے، جو ان پڑھے لوگوں کو دیتے ہیں)

اسلامی رد | جھوٹے نبی کو تو نبی کہنا ہی کفر ہے، کیا دیوبندی مرزا غلام احمد کو نبی کہنا جائز سمجھتے ہیں۔

چوری اور پھر یہ فریب کاری | نبی کا لفظ ہمیشہ سچے نبی پر بولا جاتا ہے، جھوٹے کو متنبی یا کذاب کہا جاتا ہے۔

دیوبندیوں کا آخری حربہ | دیوبندی جب اپنے مولویوں کی ان ناپاک اور توہین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز کفریہ عبارتوں کو صحیح ثابت کرنے

سے ہر طرح عاجز ہو جاتے ہیں، تو پھر دہ آخری یہ مکارانہ چال چلتے ہیں، کہ علمائے دیوبند نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے، اور اگر کسی شخص میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو، تو بھی اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے، تو اگر محمد قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، رشید احمد اور خلیل احمد وغیرہ نے حضور کریم کی کسی جگہ توہین بھی کردی، تو کیا ہوا؟

اسلامی جواب | پھر تو دنیا میں کوئی بھی کافر نہ کہلائیگا، مرزا غلام احمد تو تم سے بھی بڑھکر اسلامی خدمات کا مُدعی ہے، آپ تو صرف ہندوستان کے ہی اسلام کے ٹھیکے دار ہو نیکے مدعی ہیں، مگر مرزا غلام احمد صاحب فرانس، جرمنی، لنڈن، پیرس، ترک دنیا کے تمام ممالک میں قرآنی تعلیمات شائع کرنے اور اسلامی خدمات کا مدعی ہے، تو کیا اس کی ان باتوں کو دیکھ کر اس کے ختم نبوت کے انکار کو نظر انداز کر کے اس کو پکا مسلمان سمجھو گے؟ آپ کا یہ قول ہی غلط ہے، کہ کسی شخص میں ننانوے احتمال کفر کے بھی ہوں تو اس کو کافر نہیں کہنا چاہیئے، اس کے متعلق اپنے تھانوی صاحب کا فیصلہ ملاحظہ کر لیجئے، وہ لکھتا ہے:-

فقہا کا جو یہ حکم ہے، کہ اگر کسی میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں، اور ایک وجہ ایمان کی ہو، تو ان ننانوے وجوہ کا اعتبار نہ کیا جاوے گا، اور اس ایک وجہ کا اعتبار کیا جاویگا، اس کا مطلب لوگ غلط سمجھتے ہیں، اور سمجھتے ہیں، کہ ایمان کے لئے صرف ایمان کی ایک بات کا ہونا بھی کافی ہے، بقیہ ننانوے باتیں کفر کی ہوں تب بھی مزیل ایمان نہ ہونگے، حالانکہ یہ غلط ہے، اگر کسی میں ایک بات بھی کفر کی ہوگی، وہ بالاجماع کافر ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۷، صفحہ ۲۳۴، سطر ۹)۔

(معاذاللہ) نماز میں حضورؐ کا خیال لانا گدھے کے خیال سے بھی کئی درجے بدتر ہے۔

بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند، بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔ الخ۔ (صراط مستقیم مصنفہ اسمٰعیل امام دیوبند یہ و وہابیہ مطبوعہ مجتبائی، صفحہ ۸۶، سطر ۳)۔

خلاصہ یہ کہ زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا خیال بہتر ہے، بیل اور گدھے کے خیال سے، بزرگوں اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کئی درجے بدتر ہے۔

نوٹ: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ بحالت نماز اَحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ الخ۔

(احیاء العلوم امام غزالیؒ، جلد اوّل، باب چہارم، صفحہ ۱۵، سطر ۲۷)

یعنی التحیات پڑھتے وقت حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو دل میں حاضر کر اور کہہ السلام علیک ایہا النبیؐ، بزرگان اسلام تو یہ فرمادیں، کہ حضورؐ کے ذکر خیر کے وقت حضورؐ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کر کے حضورؐ کی ذات بابرکات کا نقشہ باندھ کر سلام کہو، اور دیوبندیوں کا امام کہے کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف خیال لانا ہی گدھے کے تصور میں سراسر ڈوب جانے سے بھی کئی درجے بدتر ہے اور زنا کے مجامعت زوجہ خود اور تصور محمدیؐ اور تصور گدھے کا جو اسمٰعیل نے ناپاک موازنہ بنایا ہے، اس سے تو مسلمانوں کی روح جل اٹھتی ہے، نماز میں قرآن پاک پڑھا جاتا ہے، اور جابجا قرآن میں ذکر محمدیؐ اور فضائل مصطفیٰ کا بیان ہے، تو دیوبندیوں کو قرآن پڑھنا چھوڑ دینا چاہیئے، اور اپنے محرابوں میں گدھے وغیرہ بیل یا گائے باندھ رکھنا چاہئیں، ے

نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی

دیوبندی عذر | نماز خاص اللہ کی عبادت ہے، تو اس میں اگر حضور کا خیال آجائے، تو نماز میں فرق آتا ہے۔

اسلامی جواب | یہ تو کلمۃ حق ارید بہ الباطل والا قصہ ہے، نماز بے شک عبادت الٰہیہ ہے مگر جب تک ذکر محمدیؐ کی مہر نہ لگ جائے، اور السلام علیک ایہا النبیؐ نہ پڑھ لیا جائے، تو نماز ہرگز مقبول ہی نہیں ہوتی، تو نہیں چاہیئے کہ یہ سلام بھی چھوڑ دو،

دیوبندی سوال | یہ سلام ہم دل سے تو نہیں پڑھتے، بلکہ خدا تعالےٰ نے جو حضور کو معراج میں سلام دیا تھا۔ اس کی نقل کرتے ہیں،

اسلامی جواب | تمہارا یہ السلام علیک ایہا النبیؐ دل سے نہ پڑھنا تصریحات اکابرین اسلام کے خلاف ہے، کیونکہ فقہ اسلام کی تمام معتبر کتابیں فرماتی ہیں، کہ بارگاہ نبوت میں یہ سلام دل سے کہنا چاہیئے، نہ کہ حکایۃً، چنانچہ فتاوٰی عالمگیری و درمختار میں صاف موجود ہے۔

ویقصد بالفاظ التشہد معانیہا مرادۃ لہ علی وجہ الانشاء کانہ یحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ واولیائہ لا الاخبار عن ذالک الخ (درمختار ج ا صـ۳۵۵، سطر ۹)۔

یعنی التحیات میں یہ الفاظ دل سے پیدا کر کے اپنی طرف سے سلام دینا چاہیئے اور واقعہ معراج کی حکایت وخبر کے طور نہیں کہنا چاہیئے۔

اسی قول کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں، ای لا یقصد الاخبار والحکایۃ عما وقع فی المعراج الخ۔ (فتاوٰی شامی، ج ا، صـ۳۵۵، سطر ۹، مطبوعہ مصر)۔

یعنی معراج کی حکایت نہ کرے، بلکہ خود اپنے سلام کی نیت کرے، تو دیوبندیوں کا دل سے سلام نہ دینا بارگاہ نبوت سے مکمل بیزاری ہے، اور کتب اسلام سے صاف غداری ہے۔

دیوبندی فریب | نماز میں اگر رسول پاک کا خیال آجائے، تو بوجہ الفت کے ہمارے حضور قلب میں

فرق آتا ہے۔

اسلامی تازیانہ

اچھاجی اب تم صوفی بن گئے، اچھا دیکھو کہ تمہارا سب سے بڑا بناسپتی حکیم الامۃ اشرف علی صاحب تھانوی اپنا ایک نماز کا واقعہ لکھتا ہے، کہ:۔

"میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا، کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا، کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں، میں نے یہ خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی"۔ (اشرف المعمولات، صـ۱۴، سطر۱۱)۔

تو اب بتاؤ، کہ تمہارے سب سے بڑے متصوف تھانوی صاحب تو اپنی بوڑھی بیوی کا خیال آتے ہی سرے سے نماز ہی توڑ دیں، تو نہ اس کے تصوف میں کوئی فرق آئے، اور نہ اس کا حضور قلب خراب ہو، اور نہ تم اس پر کوئی طعن کرو، اور اگر کوئی عاشق مصطفےٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں حاضر کر کے حضور علیہ السلام کو السلام علیک ایہا النبی عرض کرے تو تم اس پر شرک کے فتوے لگادو، اور اس محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی اور سراسر رحمت خیال مبارک کو بیل اور گدھے کے خیال سے بھی کئی درجے بدتر بتاؤ۔ یاد رکھو کہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کی وعید ہے، تم نماز میں عورتوں کے تصور میں اس قدر غرق کہ نماز میں ہی صفا چٹ، اور ہم اپنے محبوب کا خیال کریں تو مجرم، دین تو نہ ہوا دیوبند کی فٹ بال ہوئی، جدھر چاہا کک لگادی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے بھائی ہیں

(معاذاللہ) وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے، ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے، ہم ان کے چھوٹے ہوئے۔ ع۔ جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو ان میں بھی اختصار کرو۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ دہلی، صـ۷۸، سطر۱۴)۔

نوٹ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفات کمالیہ وخاصۂ نبوت واوصاف حمیدہ کو چھوڑ کر آپ کو صرف بڑا بھائی بتانا یہ حضورؐ کی صریح گستاخی ہے، بڑے بھائی کی وفات کے بعد تو اس کی بیوی سے نکاح بھی درست ہوتا ہے، مگر جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں تمام امت کے لیے حرام ہیں، تو حضورؐ کو بڑا بھائی کہنا کس قدر بارگاہ نبوت کی توہین ہے۔

سوال | قرآن مجید میں ہے انما المومنون اخوۃ، یعنی سب مومنین بھائی بھائی ہیں، اور حضور بھی مومن ہیں، تو ہمارے بھائی ہوئے۔

جواب | ہمارے مومن ہونے اور حضور کریمؐ کے مومن ہونے میں بہت بڑا فرق ہے، ہم مومن ہیں، اور حضورؐ عین ایمان، بلکہ جان ایمان ہیں ؎

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(اعلیٰحضرت مولٰنا احمد رضا خان صاحب مرحوم بریلوی)۔

اور اگر تم قرآن مجید کے اس ارشاد کو غلط استعمال کر کے ہر جگہ یہ فتویٰ لگاؤ گے، تو پھر بتاؤ، کہ خدا تعالےٰ بھی اپنے آپ کو مومن فرماتا ہے، الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن الآية، تو کیا دیوبندی خدا تعالےٰ کو بھی بڑا بھائی کہیں گے، (معاذ اللہ)۔

دیوبندی بہانہ | حضور نے خود اپنے لئے فرمایا ہے، اکرموا اخاکم، اپنے بھائی کی عزت کرو، تو معلوم ہوا، کہ آپ کو بھائی ہی کہنا چاہیئے،

اسلامی تازیانہ | مالک اپنے غلاموں کو اگر تواضعاً کچھ ارشاد فرماوے، تو غلاموں کو اس کی اس تواضع سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اسی لفظ سے یاد کرنا گستاخی ہوتا ہے، دیکھو آپ کا مجدد اور حکیم الامۃ تھانوی اپنے متعلق کہتا ہے:۔

"کیا ایسا شخص کسی کو ذلیل سمجھے گا، جو خود ہی کو سب سے بدتر و ذلیل سمجھتا ہے"۔

(افاضات الیومیہ ملفوظات تھانوی، حصہ ۳ ص ۳۳۷، سطر ۱۹)۔

تو بتاؤ، کہ کیا تم نے بھی کبھی تھانوی کو بدتر اور ذلیل کہا، نہیں چاہیئے، کہ یوں کہا کرو، ہمارے ذلیل تھانوی صاحب نے یہ کہا، ہمارے بدتر حکیم الامۃ صاحب نے یہ فرمایا، تو لطف آجائے، باوجود تھانوی کے اقراری ۔۔۔۔ ذلیل ہونے کے تم اسے حکیم الامۃ، مجدد الملۃ کہو، اور اگر ہمارے محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم محض تواضعاً کوئی ایسا لفظ فرمادیں، تو رحمۃ اللعٰلمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، سید الکونین کے پیارے الفاظ کو چھوڑ کر آپ کو ایسے عامیانہ لفظ سے یاد کرنا کیا یہ غلاموں کا کام ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو حضرت صدیق اکبرؓ کے قول انت اخی کو بھی انت اخی فی دین اللہ فرماکر خاص فرمادیا تھا، کہ کوئی شخص اخوت ایمانی کو مطلق اخوت سمجھ کر حضور کو بھائی نہ کہے، اور آپکے خصوصی صفاتکو ترک نہ کرے دیکھئے کہ باپ بیٹے میں اخوت ایمانی مشترک ہوتے ہوئے بھی بیٹے کا باپ کو بھائی کہنا بے ادبی ہے، معلوم ہوا کہ اطلاقات میں منصب عظیم کو استعمال کرنا لوازمات تعظیم سے ہے اور اخوت ایمانی کے باوجود معظم ہستی کو مابہ الامتیاز صفات سے ہی یاد کرنا لازم ہے۔ ع "از خدا خواہیم توفیق ادب"۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دیوبندیوں کا اخلاقی حملہ | بہرحال ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے، کہ اللہ کے نبی کی قوت باہ کا حساب لگانا مذاق سلیم پر بھی بارگراں ہے، الخ، (تفہیمات مودودی، ص ۳۲۷، مطبوعہ پٹھانکوٹ)۔

(معاذ اللہ) **چمار سے بھی زیادہ ذلیل** | یہ یقین جان لینا چاہیئے، کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۶، سطر ۹، مطبوعہ دہلی)۔

نوٹ:۔ خدا تعالےٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی مخلوق حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم السلام ہیں، اور پھر سب سے اعلیٰ اولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اسمٰعیل کا بڑی مخلوق کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل بتانا

یہ اس ظالم کی کس قدر ناپاک جرأت ہے۔ (خدا کی پناہ)۔

دیوبندی فریب

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں، لا یکمل الایمان لا مراء حتی یکون الناس عندہ کالاجاعر، یعنی کسی شخص کا ایمان مکمل تب ہوتا ہے، کہ عام لوگ اس کے نزدیک اونٹ کی مینگنیوں کی طرح ہوں، اور حضرت محبوب الاولیاء سے بھی شیخ صاحب کی اسی عبارت کی مثل الفاظ فوائد الفواد میں منقول ہیں، اور شیخ صاحب کے الفاظ الناس میں جس کا معنی لوگ ہے، انبیائے کرام بھی داخل ہیں، تو شیخ صاحب نے مینگنیوں کی طرح فرمایا ہے، اگر اسی طرح اسمٰعیل صاحب نے بھی تقویۃ الایمان میں لکھدیا، تو معاملہ ایک سا ہی ہے،

اسلامی جواب

تم لوگ اپنی تقویۃ الایمان اور اسمٰعیل کے کفریات کو درست کرنے کے لئے حضرات اولیائے کرام پر افترا باندھنے اور جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے ہو۔

حضرت شیخ صاحب کے مقدس ارشاد پر اسمٰعیل کے کفر کو تمہارا قیاس کرنا چند وجوہ سے بالکل باطل ہے۔

ا۔ حضرت شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ "الناس" سے جس کے معنی لوگ ہیں، اس سے عوام الناس مراد ہیں، حضرات انبیائے کرام اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہو ہی نہیں سکتے، اور اس پر شیخ صاحب کے جملہ لا یکمل الایمان کا قرینہ بایں وجہ شاہد ہے، کہ شیخ صاحب نے ایمان کے دو درجے مقرر فرمائے ہیں، مطلق ایمان اور کامل ایمان اور اس عبارت میں ایمان کامل کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں، اور ایمان کامل ہی تب ہوگا، کہ پہلے اصل ایمان تو ہو، اور اصل ایمان ہی تب آئیگا کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کے سب پیغمبروں پر ایمان ہو، تو حضرات انبیائے کرام لفظ ایمان میں آگئے، اور الناس میں دوسرے عوام لوگ مراد ہیں،

حضرت شیخ تو فرما رہے ہیں، کہ وہ مؤمن جو خدا تعالےٰ اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم و سب انبیائے کرام پر اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ کا اقرار کرکے ایمان لا چکا ہے، اس کا ایمان مکمل تب ہوگا، کہ انبیائے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو وہ انبیائے کرام کے مقابلہ میں اباعر کی طرح قلیل جانے، کیونکہ، حضرات انبیائے کرام کا شان باقی سب لوگوں سے زیادہ ہے، شیخ صاحب تو انبیائے کرام پر ہی مکمل ایمان لانے کو فرما رہے ہیں، اور تم نے اُلٹے معنی کرکے اپنی عاقبت خراب کرلی، تو بحمدہ تعالےٰ حضرت شیخ صاحب کی عبارت بالکل بے غبار رہی، اور اسمٰعیل صاحب پر اسی طرح کفر کی مار رہی۔

۲۔ حضرت شیخ صاحب غیر انبیاء کو ہدایت فرما رہے ہیں، اور قرآن مجید میں بھی جہاں حضرات انبیائے کرام کے سوا دوسرے عوام کو ہدایات کی گئی ہیں، وہاں الناس کے لفظ سے غیر نبی ہی مراد ہیں، خدا تعالےٰ فرماتا ہے، یا ایھا الناس ان کنتم فی ریب من البعث الآیۃ یہاں الناس سے غیر نبی مراد ہیں، کیونکہ انبیائے کرام کو بعث میں شک ہونا ہی محال ہے، نیز ارشاد الٰہی قل یا ایھا الناس انما انا لکم نذیر مبین، یہاں بھی الناس

سے حضورؐ کی امت مراد ہے، حضور کریمؐ اس میں داخل نہیں ہیں، یعنی النّاس سے مراد عوام لوگ ہیں، اور ملاحظہ ہو، کان النّاس اُمۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین. یعنی پہلے لوگ ایک ہی جماعت تھے، تو اللہ نے نبیوں کو مبعوث فرمایا، یہاں بھی النّاس سے غیر انبیا مراد ہیں، اس قسم کی بے شمار آیات پیش کی جا سکتی ہیں، کہ جہاں عوام کا ذکر ہوتا ہے، وہاں اکثر و بیشتر اسلامی طرز کلام میں النّاس سے مراد عموماً غیر انبیا ہی ہوتے ہیں، تو شیخ صاحب کے مقدس کلام پر بفضلہٖ تعالیٰ کوئی اعتراض نہ رہا۔

(۳) "النّاس" میں الف لام عہد کا ہے، استغراق کا نہیں، اور اگر استغراق ہو بھی تو عرفی ہے، حقیقی نہیں، اور اس میں انبیائے کرام ہرگز داخل نہیں ہیں، اور اگر دیوبندی ضرور ہی اسے استغراق حقیقی بنائیں گے تو پھر وہ بتائیں کہ ان کے شیخ الہند محمود الحسن صدر دیوبند نے رشید احمد گنگوہی کے لئے یہ الفاظ لکھے ہیں، "مخدوم الکل مطاع العالم"۔ (مرثیہ مصنفہ محمود حسن، ص۱، سطر۳) ۔ تو کیا یہاں بھی الکل اور العالم میں استغراق حقیقی مراد لیکر مولوی رشید احمد کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا مطاع اور مخدوم اور حضورؐ کو معاذ اللہ مولوی رشید احمد صاحب کا خادم اور مطیع کہو گے، ماھو جوابکم فھو جوابنا۔ نیز دیوبندیوں کے نزدیک اشرف علی وغیرہ تو کامل الایمان تھے، تو پھر کیا اشرف علی کے ایمان میں واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اونٹ کی مینگنیوں کی طرح تھے، (استغفر اللہ من ذالک)۔

سوال | جس طرح شیخ صاحب کے کلام میں استغراق حقیقی مراد نہیں، اسی طرح اسمٰعیل صاحب کے کلام میں بھی استغراق حقیقی مراد نہیں،

جواب | اسمٰعیل صاحب کی عبارت کو اس طرح بھی شیخ صاحب کی عبارت پر قیاس کرنا بالکل لغو اور باطل محض ہے، کیونکہ حضرت شیخ صاحب کے کلام میں النّاس سے استغراق حقیقی مراد نہ ہونے پر دو قوی قرینے موجود ہیں،

اوّل یہ کہ شیخ صاحب ایمان مکمل کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں، اور ایمان ہی تب ہوگا، کہ اوّل حضرات انبیائے کرام کو مانا جائے، تو النّاس میں یقیناً استغراق غیر حقیقی ہوگا،

دوم یہ کہ شیخ صاحب کے اس کلام سے اول و آخر کسی جگہ بھی انبیائے کرام سے بیزاری کا ذکر نہیں، اور اسمٰعیل کے کلام سے یقیناً استغراق حقیقی مراد ہے، اور اس نے ہر بڑی مخلوق کا صریح لفظ بول کر قصداً انبیائے کرام کو ذلیل کہنے کی جرأت کی ہے، اور اسمٰعیل صاحب کے کلام میں استغراق حقیقی مراد ہونے پر تین قوی قرینے موجود ہیں،

اوّل یہ کہ اس کے کلام میں ہر مخلوق کا صریح لفظ موجود ہے،

دوم یہ کہ وہ انبیائے کرام کے متعلق ہی لوگوں کے عقائد کا رد کر رہا ہے۔

سوم یہ کہ اسکی اس عبارت سے اول اور آخر انبیائے کرام کا ہی ذکر ہو رہا ہے، چنانچہ اس کی اس عبارت سے پہلے بھی صاف موجود ہے، کہ

"جو کوئی کسی انبیاؤ اولیا کی اماموں اور شہیدوں کی" الخ (تقویۃ الایمان، صـ۱۳، سطر۹)۔

اور اس کی اس ناپاک عبارت کے بعد بھی یہی موجود ہے، کہ

"اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ" الخ

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ الخ۔ (تقویۃ الایمان، صـ۲۴، سطر ۱۵ وغیرہ)۔

جس سے صاف عیاں ہے، کہ ساری کتاب میں ہی اس کا روئے سخن صرف حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور انہیں کے حق وہ یہ سب گستاخیاں کر رہا ہے۔

قرآن پاک نے دیوبندیوں کی ناک کاٹ دی

مولوی اسمٰعیل صاحب امام دیوبندیہ نے ہر مخلوق پر ذلیل ہونے کا ناپاک لفظ بولا، مگر خدا تعالےٰ اپنے محبوب بندوں کا شان اور عزت بیان فرماتا ہوا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا و علیہ السلام کے حق میں فرماتا ہے وکان عند اللہ وجیھًا اور وہ موسیٰ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا ہے، اور جس طرح اس زمانہ کے منافقین علماء کے سرغنے مولوی اسمٰعیل صاحب نے خاصان حق کو ذلیل کہا، اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس زمانہ میں بھی منافقین علماء کے پیشوا ابن اُبی وغیرہ نے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ذلیل کہا تھا، تو خدا تعالےٰ نے منافقین کی ناک کاٹ کر فرمایا، وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون یعنی اللہ اور اس کا رسول اور مومن سب عزت والے ہیں، اللہ تعالےٰ تو اپنی عزت کے ساتھ اپنے محبوبوں کی بھی عزت بیان فرماوے، اور دیوبندی سب کو ذلیل کہیں، یہ خدا سے مقابلہ نہیں تو کیا ہے،

نعوذ باللہ حضورؐ مٹی میں مل چکے

ف۔ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان، صـ۶۹، سطر ۱۵)۔

نوٹ:۔ اسمٰعیل صاحب نے ایک تو معاذ اللہ حضورؐ کو مٹی میں ملنے والا کہا، اور دوسرا یہ ظلم کہ اپنی اس گستاخی کو حضورؐ کی طرف منسوب کر دیا، کہ نعوذ باللہ حضورؐ نے فرمایا ہے، کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، حالانکہ اسمٰعیل صاحب کا یہ سفید جھوٹ ہے، حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں بھی اپنے کو مٹی میں ملنے والا نہیں فرمایا، نہ کوئی دنیا میں ایسی حدیث ہے، نہ دیوبندی قیامت تک دکھا سکتے ہیں، بندۂ ناچیز کی عمر کا ایک حصہ بھی بدمذہبوں سے مباحثوں میں گذر چکا ہے، اور بار بار مطالبے کے باوجود آجتک کوئی دیوبندی ایسی

حدیث نہیں دکھا سکا، کہ جس میں حضورؐ نے اپنے کو مٹی میں ملنے والا فرمایا ہو، بلکہ اس کے بالکل برعکس حضورؐ فرماتے ہیں، ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیّ یرزق۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم شریف کو کھائے، تو اللہ کا نبی (قبر میں بھی) زندہ ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث شریف صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ شریف میں موجود ہے، کوئی دیوبندی انکار کرے تو لطف آجائے۔ خدا تعالےٰ تو نبیوں کو قبروں میں زندہ کہے، اور دیوبندی وہابی ان کو مٹی میں ملا ہوا کہیں، یہ کس قدر ان کا ظالمانہ حملہ ہے، اور پھر اسمٰعیل صاحب نے یہ جملہ حضورؐ کی طرف منسوب کر کے حضورؐ پر عمداً جھوٹ بولا ہے، اور حضورؐ خود فرماتے ہیں، من کذب علی متعمداً فلیتبوّأ مقعدہ من النار۔ یعنی جس شخص نے مجھ پر قصداً جھوٹ لگایا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے، تو دیوبندی صاحبو! بتاؤ کہ تمہارے پیشوا کا کہاں ٹھکانا ہوا؟ - من کذب علی متعمدا نقل کفر۔

(معاذاللہ) حضورؐ کسی چیز کے بھی مختار نہیں

جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں، (تقویۃ الایمان صـــــ، سطر ۶)۔

نوٹ:- اوّل تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کو بغیر کسی خطاب عزت کے اس طرح بولنا کہ محمد محمد صاحب یہ ہندوؤں اور سکھوں کا طریقہ ہے، (دیکھو ستیارتھ پرکاش) اور اس طرح کہنا حضورؐ کی سخت بے ادبی ہے، اور پھر حضورؐ کو بالکل بے اختیار ماننا یہ سخت گستاخی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے، انی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض، (بخاری ج ۱، صـ ۵۰۸)۔

ترجمہ:- مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وبینا انا نائم، اُتیتُ اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت بین یدی۔ (مشکوٰۃ صـ ۵۱۲)

ترجمہ:- اور میں نے بحالت خواب دیکھا، کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔

معلوم ہوا، کہ خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب کو اپنی عطا سے دنیا و آخرت کی ہر نعمت عطا فرما کر مالک و مختار کل بنا دیا ہے، دیوبندی تو کسی چیز کا بھی مختار نہیں مانتے، اور حضورؐ سب خزانوں کی مختاری کا ارشاد فرماتے ہیں۔ اب وہابیوں کو حضورؐ کے دست اقدس میں اس قدر نعمتیں دیکھ کر حسد میں جل جانے کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہ رہا، دیوبندی اور وہابی اپنے مال کے مختار، دکانوں کے مختار، اچھے برے کے مختار، اپنی ملکیہ زمینوں میں جو چاہے کریں مکمل مختار، اور فخر کائنات، منشائے کونین، شہنشاہ دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذرہ کا بھی مختار نہ جانیں، ایسی بداعتقادی سے خدا ہی پناہ دے۔

(معاذاللہ) **میلادِ محمدی منانا کرشن کے جنم دن منانے سے بھی بدتر** | پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں، معاذاللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے، بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بھی بڑھ کر ہوئے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد صدر مدرسہ سہارنپور و رشید احمد گنگوہی امام فرقہ دیوبندیہ مطبوعہ دیوبند ص ۱۴۸ سطر ۱۴)

نوٹ:- حضور کے میلاد شریف کو کرشن کے سانگ سے بھی بدتر کہنا یہ تو اہل کفر کا پرانا شیوہ ہے۔ اب تو سارے پاکستان میں باقاعدہ سرکاری طور پر میلاد النبی منایا جاتا ہے، اور دیوبندی بھی مارے مارے پھرتے ہیں، تو کیا سارے پاکستانی حرام کار و سانگی ٹھہرے، سچ ہے کہ ؎

بزم میلاد ہو، کہنیا کے جنم سے بدتر اے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

(معاذاللہ) **نبی چوہدری ہے** | جیساکہ ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۷، سطر ۶)۔

نوٹ:- خدا تعالیٰ فرماتا ہے، وما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعالمین مگر دیوبندیوں کے نزدیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چوہدری ہی تھے، (معاذاللہ ثم معاذاللہ)۔

(معاذاللہ) **حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبندیوں کے شاگرد ہیں** | ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی، آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ دیوبند کا معلوم ہوا۔ (براہین قاطعہ مصنفہ امام چہارم دیوبندی مذہب ص ۲۶، سطر ۹)۔

نوٹ:- دیوبندیوں کی بداعتقادی ملاحظہ کیجیے، کہ اپنا اور اپنے مدرسہ کا شان بیان کرنے اور حضور کے استاذ بننے کے شوق میں تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا کس قدر بے باکانہ اقدام کیا، کہ نعوذ باللہ! معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان سیکھنے میں ان ہندوستانی ملاؤں سے فیض حاصل کیا اور آپ کو معاذاللہ یہ زبان پہلے نہیں آتی تھی، حالانکہ تمام عالم اسلام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے، کہ چونکہ خدا نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا، وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ تو حضور کو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے دنیا بھر کی تمام زبانوں کا عالم کامل و مکمل بنا کر بھیجا، اس معاملہ میں تفسیر جلالین کے محشی علامہ جمل رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں۔

وھو صلی اللہ علیہ وسلم کان یخاطب کل قوم بلغتھم وان لم یثبت انہ تکلم باللغۃ الترکیۃ لانہ لم یتفق انہ خاطب احدا من اھلھا ولو خاطبہ لکلمہ بھا۔ یعنی حضور ہر قوم کو ہر قوم کی ہر زبان سے خطاب فرماتے تھے۔ (جمل ج ۲، ص ۵۱۴، سطر ۶، مصری)۔

اور علامہ خفاجی فرماتے ہیں "انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ارسلہ اللہ لجمیع الناس علمہ جمیع اللغات" (نسیم الریاض شرح شفا جلد ا صفحہ ۲۳۸ سطر ۹) ۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام لغات کا علم عطا فرما دیا تھا۔

خدا تعالےٰ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا رسول فرماوے اور دیوبندی آپ کو رسول دیوبند ثابت کرنے کی کوشش کریں، خدا تعالےٰ وعلمک مالم تکن تعلم فرما کر حضور کے علم کو اپنی طرف منسوب فرمائے، اور دیوبندی اپنی طرف منسوب کریں یہ ہے دیوبندیوں کا ایمان، یعنی مدرسہ دیوبند کا رتبہ بڑا ہے، کہ حضور بھی یہاں سے فیض حاصل کر کے گئے، (معاذ اللہ)۔

(معاذ اللہ) حضور ہی رحمۃ للعٰلمین نہیں

استفتاء ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں،

الجواب :۔ لفظ رحمۃ للعٰلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں، الخ۔

(فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ گنگوہی امام سوم دیوبندی مذہب ج ۲ ص ۹ سطر ۱۴)

نوٹ :۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے، وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین قرآن مجید و حدیث نبوی خاصہ خطابات کی اصل ہے، قرآن مجید نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی رحمۃ اللعالمین فرمایا ہے اور کتاب و سنت میں یہ لقب صرف حضور کریم سے ساتھ ہے، اور جس طرح رب العالمین کا اقرار کرنے کے بعد تمام عالمین میں کسی اور کو رب العٰلمین نہیں کہا جا سکتا، اور ایسا کہنے والا مشرک فی التوحید ہوگا، اسی طرح رحمۃ للعالمین مان لینے کے بعد کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنا یہ شرک فی الرسالت ہے، حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی رحمۃ للعالمین ہیں، اور یہ صفت صرف حضور کے ساتھ خاص ہے، اور جب بھی رحمۃ اللعالمین کے لفظ کا ذکر ہوتا ہے، تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہوتے ہیں، مگر دیوبندی منکرین یہ سب کچھ خود اور اپنے پیشواؤں کو بھی حضور کا ثانی بنانے کے لئے کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو۔

(معاذ اللہ) دیوبندیوں کے پیشوا حاجی صاحب بھی رحمۃ للعالمین ہیں

حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب کی وفات کی خبر ملی، کئی روز تک حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دست آتے رہے، اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا، بظاہر یہ معلوم نہ تھا، کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوگی، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے، (از افاضات الیومیہ تھانوی ج ۱ ص ۱۰۵ سطر ۱۲ وغیرہ)

نوٹ :۔ اب تو اصل مرض کا پتہ چل گیا، کہ صرف حضور کے رحمۃ للعالمین ہونے کا انکار حاجی صاحب کو رحمۃ للعالمین ثابت کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے، خدا تعالےٰ نے تو یہ لقب حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انبیائے کرام کو بھی عطا نہیں فرمایا، اور ان منکرین کا یہ حال ہے، کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صفت

بھی چھین لینے پر تُلے ہوئے ہیں، اور شاید سرت بھی اسی واسطے لگے، کہ جس کو دیوبند نے اسلام کو رد کر کے بھی رحمۃ للعالمین گھڑا وہ بھی چل بسا، خدا کے محبوب رحمۃ للعالمین تو ہمیشہ زندہ ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(معاذ اللہ) خاتم النبیین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نہیں | ۱- ہر زمین میں اس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے۔

(تحذیر الناس مصنفہ بانی دیوبند صٓ۳ سطر۵)

۲- ہر زمین کی حکومت نبوت اس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے، پر جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجو دیکہ بادشاہ ہے، ہفت اقلیم کا محکوم ہے، ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیین کا تابع۔

(تحذیر الناس مصنفہ بانی دیوبند صٓ۳ سطر۸)

۳- مدار وصف نبوت فقط اسی زمین کے انبیاء علیہم السلام ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مستفید و مستفیض نہیں جیسے آفتاب سے قمر و کواکب باقیہ، بلکہ اور زمینوں کے خاتم النبیین بھی آپ سے اسی طرح مستفید و مستفیض ہیں، (تحذیر الناس صٓ۳۱، سطر۱)۔

نوٹ:- یہ ہر سہ عبارتیں اسی مولوی محمد قاسم نانوتوی کی ہیں، جو بانی دیوبند امام دوم دیوبندی مذہب ہے، اور جس کی قبر کی مٹی دیوبندی خال بطور تبرک صبح و شام چاٹتے ہیں، اور یہ کتاب تحذیر الناس وہ کتاب ہے، کہ جس کا دیوبندی ہر وقت بطور ایمان وظیفہ رکھتے ہیں، دیوبندیوں کے امام نے زمین کے سات حصے بنا کر ہر حصے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نبی خاتم النبیین ثابت کیا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ایک وقت میں چھ خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرتا ہے، تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے، کہ خاتم النبیین صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، مگر دیوبندی یہ صفت آپ کے ساتھ خاص نہیں سمجھتے، قرآن مجید نے رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین کی دو خاص صفتوں سے اپنے محبوب علیہ السلام کو ہی نوازا ہے، مگر دیوبندیوں نے حضورؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا انکار تو اس طرح میں کیا، کہ اپنے دیوبندیوں کو بھی رحمۃ للعالمین اور حضورؐ کے برابر ثابت کر سکیں، تو شاید حضورؐ کے ساتھ خاتم النبیین کے خاص ہونے کا بھی انکار اس لیے کرتے ہیں، کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو خاتم النبیین مانتے ہونگے، کیونکہ دیوبندی مولوی اشرف علی صاحب کو رسول اللہ و نبی اللہ کہتے ہیں، چنانچہ اُن کا کلمہ لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور دُرود اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی ہے، جس کے بے شمار حوالہ جات دیوبندیوں کی تحریروں سے (دیوبندی مولویوں کے دعوے) کی بحث میں دیے جائیں گے، وہاں ملاحظہ ہوں، مولوی محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کو فضول ہی جانتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"ایک مراد ہو، تو شایان شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی۔

(تحذیر الناس، صٓ۸، سطر۱)

یعنی ختم نبوت کا معنی مولوی محمد قاسم صاحب کے نزدیک یہ ہے، کہ آپ کا مرتبہ ہر نبی سے بڑھ کر ہے، اور ہر نبی آپ سے مستفیض ہے، یہی معنی ختم نبوت کا مرزائی بھی کرتے ہیں، چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"وہ خاتم الانبیاء ہے، اور سب سے بڑھ کر ہے،" (کشتی نوح، صہ ۳۳، سطر ۵)۔

تو ختم نبوت کے نظریہ میں دیوبندی اور مرزائی بالکل متحد اور مسلمانوں کے نظریہ کے مخالف ہیں، اور ان کی باہمی جنگ زر اندوزی اور پیرٹ پرستی کی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ دیوبندی و مودودی اعتقاداً بالکل متحد ہیں، اور بزرگان اسلام اور اولیائے کرام اور سب مسلمانوں کو بدعتی، مشرک اور کافر کہنے میں یک جان ہیں، اور ان کی باہمی جنگ کفربازی محض چندہ سازی اور قربانی کی کھالوں کے لئے گرم ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی تھا (صدر دیوبند کا بیان)

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبُل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی
(مرثیہ مصنفہ محمود حسن صدر دیوبند صہ ۶، سطر ۳)

نوٹ:۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ایکم مثلی (بخاری) یعنی تم سے کون میرا ثانی ہو سکتا ہے، اور دیوبندی اس محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاثانی ذات پاک کا اپنے مولوی گنگوہی صاحب کو ثانی ثابت کرتے ہیں، یہ مرثیہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب کی موت کے بعد اس کی شان میں لکھا ہے، معلوم ہوا، کہ جب صدر دیوبند کا یہ عقیدہ ہے، تو دیوبندی جہلاء خدا جانے کیا کیا نہ سمجھتے ہونگے، اور صدر دیوبند صاف کہتا ہے ؎

وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت　　تھی ہستی گر نظیر ہستیٔ محبوب سبحانی

معاذ اللہ نبیوں کو اپنی آخرت کا کچھ پتہ نہیں

کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا
(تقویۃ الایمان صہ ۳۱)

مگر دیوبندیوں کو اپنی آخرت کا مکمل پتہ ہے

چوتھی بات یہ فرمائی کہ جب ہم جنت میں جائیں گے اور یہ ایسے طور پر فرمایا جیسے یقین ہو کہ جنت میں ضرور جائیں گے۔
(ارواح ثلثہ تھانوی صہ ۲۵۷ سطر ۳)۔

تاجدار دو عالم جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی ہتک و توہین کا نہایت خطرناک دیوبندی اقدام

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی اشرف علی کی ایک دیوبندیہ مریدنی سے بغل گیر ہو گئے

دہلی سے برخورداری خاتون سلمہا کا کارڈ بھی میرے نام آیا جس میں برخورداری نے اپنا ایک خواب درج کر کے درخواست کی ہے، کہ حضرت والا کی خدمت مبارک میں عرض کر کے تعبیر منگا دو،

لہٰذا ذیل میں بھی نقل کی جاتی ہے یہ ہے وہ حسن!۔

ایک جنگل ہے، اس میں میں ہوں، ایک تخت ہے کچھ اونچا سا، اس پر زینہ ہے، ایک میں اور دو تین آدمی ہیں، ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ کے انتظار میں، اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی، تھوڑی دیر میں حضرتؐ تشریف لائے، اور زینے پر چڑھ کر میرے سے بغلگیر ہوئے، اور مجھ کو خوب زور سے بھینچا جس سے سارا تخت ہل گیا، الخ عـ .... معاذاللہ

(رشید احمد ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ، اصدق الرؤیا تھانوی مطبوعہ تھانہ بھون حصہ دوم ص۲۳ سطر ۸ وغیرہ)

نوٹ :- بیگانی عورت کی طرف قصداً نظر کرنے سے ستر سال کی عبادتیں ضائع ہو جاتی ہیں، اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، لعن اللّٰہ الناظر یعنی نظر کرنے والے پر خدا کی لعنت، تو وہ محبوب خدا جن کی مقدس تعلیم نے لاکھوں انسانوں کو شرم و حیا کے زیور سے آراستہ فرمایا، وہ محبوب جس نے ہر انسان کو اپنی بیگانی کی تمیز کے سبق سکھلائے، وہ محبوب خدا جن کی ایک نظر کرم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کامل الحیاء والایمان کے لقب سے ممتاز فرمادیا، اس ذات پاک پر دیوبندیوں کا یہ ناپاک الزام کہ معاذ اللہ آپ تھانوی صاحب کی ایک مریدنی کو بغلگیر ہوئے اور اس کے سینے سے لگے، دنیا بھر کا کوئی بے ایمان بھی اس سے بڑھ کر مدنی آقا کی توہین نہ کرے گا، جو ان لوگوں نے کی، (والی اللہ المشتکیٰ) اور اس خواب کو تھانوی صاحب نے اپنا شان ظاہر کرنے کے لیے اپنی کتاب اصدق الرؤیا میں درج کر کے کس قدر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا اقدام کیا، اگر کسی دیوبندی مولوی کے متعلق ہی یہ واقعہ ہوتا تو کوئی کہہ بھی سکتا تھا، ممکن ہے کہ شیطان اس مولوی کی صورت میں ظاہر ہو کر ایسی نازیبا اور اخلاق سوز حرکات کا مظاہرہ کر رہا ہو، مگر یہ تو اس ذات پاک پر الزام لگایا گیا ہے، کہ جو فرماتے ہیں، من رانی فقد رای الحق فان الشیطٰن لا یتمثل بی یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا، اور شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا، اور خود تھانوی صاحب لکھتے ہیں، کہ "واقعی شیطان حضور کی شکل میں نہیں آسکتا"۔ (افاضات الیومیہ ج ۶، ص ۱۸۲، سطر ۱۸)۔

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے، کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سراسر افتراء ہے، اور تھانوی صاحب کی متعلقہ نے یہ جھوٹ گھڑا ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ بھی عرض نہیں کر سکتے، کہ ایسا جھوٹ گھڑنے والی اور اس کو اصدق الرؤیا یعنی بہت ہی سچا خواب بتا کر اپنی کتاب میں، شائع کرنیوالے نے شان نبوت میں گستاخی کی ہے ؎

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

واضح رہے کہ یہ اصدق الرؤیا تھانوی صاحب کی معتبر کتاب ہے، جس کا خطبہ انہوں نے بوادر النوادر کے ص ۴۲۶ پر بڑے شان سے لکھا ہے۔

(معاذ اللہ) دیوبندیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گرنے سے بچایا | میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عـ یہ خواب مولوی اشرفعلی کی مریدنی کا ہے اس نے رشید احمد کو بیان کیا اس نے تھانوی کی طرف بھیجا تھانوی نے فخراً شائع کر دیا۔

کو دیکھا، کہ آپ مجھے بصورت معانقہ دوزخ کی پلصراط پر لے گئے، اور میں نے دیکھا کہ آپ نے مجھے مہر لگا کر ایک تحریر دی، اور آپ کے ساتھ بہت سے بڑے لوگ بھی تھے، تو میں نے بیت اللہ کے پاس دعا مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور صلوٰۃ وسلام پڑھا، تو آپ نے مجھ سے معانقہ کیا اور اذکار سکھلائے، وَ رأیت انہ یسقط فامسکتہ واعتصمتہ عن السقوط، اور میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، کہ آپ گر رہے تھے، تو میں نے آپ کو تھام کر گرنے سے بچایا۔

(مبشرات بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی امام ششم دیوبندی مذہب خلیفہ رشید احمد گنگوہی ص۸ سطر ۱۵)

نوٹ:۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے، وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین تو معلوم ہوا، کہ تمام جہانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رحمت تھامے ہوئے ہے مگر دیوبندی کہتے ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرنے سے ہم تھامے ہوئے ہیں، اگر ہم نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گر جاتے، نیز قیامت کے دن جب لوگ پلصراط سے گذرنے لگیں گے، تو بہت سے گرنے والوں کے حق میں حضور دعا فرمائینگے سَلِّمْ سَلِّمْ، یعنی اے اللہ! اسے گرنے سے بچالے تو آپ کی دعا مبارک تھام لیگی، اور وہ آرام سے پلصراط سے گذر جاوینگے، (مسلم شریف)، مخلوقات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دوزخ کی پلصراط سے بچے اور دیوبندی کہیں کہ آپ کو گرنے سے ہم نے بچالیا، (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔

(معاذ اللہ) **حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ مبارک بھی حرام بنا ہوا ہے۔**

(دار العلوم دیوبند کا فیصلہ)

سوال:۔ بعض تمثیلاً کہتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے روضے پختہ بنے ہوئے ہیں، یہ کیسے درست اور جائز ہے، بالتشریح والتفصیل جواب تحریر فرمایئے۔ فقط،

الجواب:۔ قبور پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے، بنانے والے اور جو اس فعل سے راضی ہوں، گنہگار ہیں، الخ۔ (بندہ عزیز الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند، (فتاویٰ دیوبند ج۱ ص۱۴۱، سطر ۵ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی گنبد مبارک مدتوں سے جلوہ گر ہے، اور بفتوائے دیوبند وہ حرام ہوا، تو گویا دیوبندیوں کے عقیدہ میں ہزاروں سالوں سے حضورؐ پر حرام کا ہی سایہ ہے، معاذ اللہ اور نعوذ باللہ، حضور کریمؐ بھی اس حرام کو اپنی ذات سے دور کرنے میں کچھ نہ کر سکے، جس ذات پر رحمتوں کا سایہ ہو، یہ دیوبندی اس محبوب پر حرام فعل کا سایہ بتاتے ہیں، اور جتنے مسلمان روضۂ مبارک کی زیارت سے مشرف ہو کر خوش ہوتے ہیں، دیوبندی فتوے سے وہ تمام دنیا کے مسلمان گنہگار ہو گئے۔ اور معلوم ہوا، کہ اگر دیوبندیوں کا بس چل جائے، تو روضۂ انور کے ذرّے ذرّے اڑادیں، کیونکہ یہ اُسے حرام کہتے ہیں، یہ ہے ان نام نہاد مولویوں کی حضورؐ کے متعلق خطرناک اور ناپاک سازش اور جب حضورؐ کے

روضۂ انور کی عزت بھی ان کے دل میں ذرہ برابر نہیں، تو اولیاء اللہ کے روضوں پہ اگر ذرہ برابر بھی دیوبندیوں کو دسترس حاصل ہو جائے، تو نہ جانے یہ لوگ آگ لگانے سے بھی دریغ نہ کرینگے، ہمارے بھولے بھالے سجادہ نشینان حضرات کو ان تقیہ باز دیوبندیوں کی منافقانہ خوشامدوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے، یہ لوگ مزاروں میں رسوخ حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے جائز اور ناجائز بہانے بنانے سے بھی گریز نہیں کیا کرتے، مگر سانپ کا بچہ آخر سانپ ہی ہوتا ہے ؎ نمی روید از تخم بد بار نیک۔

(معاذ اللہ) **حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بس اشرف علی جیسے ہی تھے۔**

۱۔ آپ کا قد مبارک اور رنگت اور چہرہ شریف اور ارگا اور تن شریف حضرت مولٰنا اشرف علی جیسا تھا۔ (اصدق الرؤیا صـ۵، سطر ۵)۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولٰنا تھانوی کی شکل میں ہیں، (اصدق الرؤیا صـ۲۵، سطر ۱۵)

۳۔ شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولٰنا تھانوی کی، (اصدق الرؤیا صـ۳۷، سطر ۱۹)

نوٹ:۔ حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں، مَا رأیت شیئاً احسن من رسول اللہ (مشکوٰۃ شریف) یعنی میں نے حضور ؐ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہ دیکھا، وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے حسن کے سامنے چاند سورج شرم کھائیں، ان کو اشرف علی صاحب جیسا بتانا اور تھانوی صاحب کو حضور ؐ کے برابر ثابت کرنے کے لئے اس قدر بے اعتقادی کا مظاہرہ کرنا یہ دارالعلوم دیوبند کا ہی ناپاک فیض ہے،

(نعوذ باللہ) **حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان کہہ سکتے ہیں**

طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فہو الطّاغوت۔ اس معنی بموجب طاغوت جن اولیاء، اور ملائکہ اور رسول ؐ کو بولنا جائز ہوگا یا مراد خاص شیطان ہے۔ (بلغۃ الحیران امام ششم دیوبندی مذہب، صـ۴۳، سطر ۹)۔

نوٹ:۔ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ جو لوگ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں، دنیا اور آخرت میں اُن پر خدا کی لعنت ہے، کیا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طاغوت کہنا سرکار کو تکلیف دینا نہیں، اور خود امام دیوبند لکھتا ہے کہ طاغوت شیطان کو ہی کہتے ہیں۔ "طاغوت بمعنی شیطان فرمایا ہے"۔ (بوادر النوادر تھانوی، صـ۲۹۴، سطر ۱۷)۔

(معاذ اللہ) **دیوبندی علماء حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے برابر ہیں**

مطلب یہ ہے، کہ بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں، (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۷، صـ۱۶۷، سطر ۲)۔

دیوبندی مولوی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے بڑھ بھی جاتے ہیں

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں

تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں، بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس، مصنفہ بانی دیوبند، ص ۵، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ یہی تو اصلی مقصد تھا، کہ دیوبندیوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ثابت کیا جائے جسے بالآخر ظاہر کر ہی دیا گیا، کہ دیوبندی علم اور عمل ہر چیز میں نبیوں سے بڑھ سکتے ہیں، پھر نبوت کیا رہی؟۔

(معاذ اللہ) حضورؐ سے علم میں بھی بڑھ سکتے ہیں

دنیوی فنون میں ہوسکتا ہے، کہ غیر نبی نبی سے اعلم ہوجائے، ...... فن سیاست میں ممکن ہے کہ غیر نبی، نبی سے اعلم ہوجائے، (افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۳۴۹، سطر ۱۴)۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کافر سے بھی تھوڑا ہے

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی کچھ علم نہیں

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں، کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، (براہین قاطعہ۔ مصنفہ مولوی خلیل احمد، صدر مدرسہ سہارنپور، ص ۵۱، سطر ۱۰)۔

اور کافر دیوار کے پیچھے کی چیز کا بھی علم حاصل کرسکتا ہے

اور کشف ہے کہ لوگ اس کو بڑی چیز سمجھتے ہیں۔ کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جاکر دیکھ سکتے تھے، وہ اس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی، یہ بات تو کافر کو بھی حاصل ہوسکتی ہے، (افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۷، ص ۱۴۲، سطر ۱۱ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ دیوبندیوں کے ان ہر دو نظریوں کو ملاحظہ کیجئے، اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک ایک کافر تو اپنی قلبی صفائی کرکے اس قدر کشف حاصل کرسکتا ہے، کہ اس کے سامنے دیوار حجاب نہ رہے اور وہ دیوار کے پیچھے کی چیز معلوم کرلے، مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ اس کافر جتنی قلبی صفائی بھی حاصل نہیں، کہ دیوار کے پیچھے کی چیز کا علم حاصل کرسکیں، یعنی بالکل حجابات میں گھرے ہوئے اور ہر قسم کے انکشافات سے محروم ہیں۔

یہ تو ہے دیوبندی مولویوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدتمندی کا نمونہ، پھر ظلم یہ کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پر کذب وافتراء باندھتے ہیں، دیوبند وسہارنپور کے شیخ الحدیث نے ذرہ برابر دریغ نہیں کیا، معلوم ہوتا ہے کہ دیوبند کے شیخ الحدیث شیخ المفترین بھی ہوتے ہیں، دیکھیے اسی دیوار کے پیچھے نہ جاننے والی روایت کے متعلق شیخ صاحب تو مدارج النبوت میں یوں فرمائیں، کہ

من بندہ ام نمی دانم آنچہ در پس دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایت بداں صحیح نہ شدہ۔ یعنی حضورؐ کے متعلق جو مشہور کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، اس کا جواب یہ ہے، کہ اس بات کی کچھ بھی اصل نہیں، اور یہ روایت صحیح نہیں ہے، (مدارج النبوۃ مصنفہ شیخ عبدالحق ج ۱، ص ۷، سطر ۱۷)

دیکھئے شیخ صاحب تو اس روایت کو بے اصل اور غیر صحیح فرما دیں، مگر صدر دیوبندیہ نے کس دیدہ دلیری سے جھوٹ بول کر کہہ دیا، کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں، کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، جس روایت کو شیخ صاحب رَد کریں، اس کو شیخ صاحب کی روایت بتانا اور یاایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوٰۃ نقل کرکے وانتم سکاریٰ چھوڑ دینا اور شیخ صاحب کی کتاب سے پہلے الفاظ نقل کرکے "یعنی بے دانانیدن حق" یا "ایں سخن اصلے ندارد وروایت بداں صحیح نشدہ" کی تنقید وجواب کو چھوڑ دینا یہ کس قدر شرمناک خیانت کا اقدام ہے، اور خلیل احمد صاحب نے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر یہ افترا محض اس لئے باندھا کہ شیخ صاحب چونکہ سچے عاشق رسول ہیں، تو اُن کو بھی اپنے ساتھ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں شریک کرلیا جائے شاید ہماری بات کا اعتبار ہو جائے گا، مگر افسوس کہ آخر چوری ظاہر ہو گئی، اور دیوبندیوں کا یہ افترا تو کچھ ایسا ہے، کہ جیسا کہ کوئی مسلمان کسی دوسرا کی کوئی عبارت رَد کرنے کے لئے اپنی کتاب میں نقل کرے اور کوئی مرزائی رَد کے الفاظ چھوڑ کر یہ لکھدے کہ دیکھو ہمارے اعتقاد کے الفاظ تو فلاں ــــ کی کتاب میں بھی موجود ہیں، اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوگیا، کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے میں دیوبند کے بڑے بڑے شیخ الحدیث وحکیم الامت جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے،

دیوبندی عذر مان لیا کہ شیخ صاحب نے مدارج النبوّت میں اس روایت کو غیر صحیح اور بے اصل بتایا ہے، مگر اشعۃ اللمعات میں تو شیخ صاحب نے اس روایت کو بلا تنقید نقل کیا ہے، لہٰذا مولوی خلیل احمد کا یہ کہنا کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں، درست ہے۔

(فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ ۱۳۰)۔

اسلامی جواب یہ چالاکی اور پھر ہمارے سامنے تمہاری یہ حیلہ سازی وفریب کاری بھی قطعًا بے بنیاد ہے، کیونکہ شیخ صاحب نے اشعۃ اللمعات میں بھی شیخ صاحب نے اس روایت کے مفہوم کلی کو صحیح تسلیم نہیں کیا، چنانچہ اشعۃ اللمعات میں بھی روایت نقل کرنے کے بعد شیخ صاحب نے صاف لکھدیا ہے، کہ

"یعنی بے دانانیدن حق سبحانہ"

اولًا تو مولوی خلیل احمد کا یہ کہنا کہ شیخ صاحب روایت کرتے ہیں، یہ کہنا ہی ازحد خیانت ہے، کیونکہ روایت ونقل میں زمین آسمان کا فرق ہے، یہ خیانت اوّل ہے، اور پھر اگر مولوی خلیل احمد صاحب نے اشعۃ اللمعات سے ہی شیخ صاحب کی یہ عبارت نقل کی ہے، تو پھر بھی اس نے شیخ صاحب کے یہ تنقیدی الفاظ یعنی "بے دانانیدن حق سبحانہ" کو چھوڑ کر صرف پہلے الفاظ نقل کرکے ازحد خیانت کی ہے، نیز دیوبندی اصول (جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے) کے مطابق تو دیوبندی صرف اشعۃ اللمعات پیش ہی نہیں کرسکتے ان کے نزدیک عبارات ملا کر حکم لگتا ہے، اسی اشعۃ اللمعات میں شیخ صاحب علم غیب محمدی کے متعلق تحت حدیث فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض فرماتے ہیں۔

پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین بود، عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزوی وکلی واحاطۂ آں،

(اشعۃ اللمعات ج ۱ صـ۳۳۳ سطر ۱۷)

تو بقانون دیوبندیہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تمام علوم جزوی وکلی کا احاطہ مانتے ہیں، وہ ایک دیوار کی پچھلی چیز کے علم سے معاذاللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح بے خبر اعتقاد کرسکتے ہیں - تو بفضلہٖ تعالیٰ دیوبندی اصول سے ہی دیوبندیہ کے افتراء کی فریب کاری فاش ہوگئی،

تفصیل اس امر کی یہ ہے کہ اگر شیخ صاحب اشعۃ اللمعات میں اس روایت کو بالفرض مطلقاً صحیح ہی تسلیم کرلیتے اور "یعنی بے دانانیدن حق سبحانہٗ" کے الفاظ تحریر فرماکر اپنی تنقید نہ بھی فرماتے تو دیوبندی اصول کے مطابق باوجودیکہ یہ اصول ہمارے نزدیک قطعاً غلط ہے، مگر دیوبندیوں کے مسلم اصول کے مطابق تو پھر بھی چونکہ اشعۃ اللمعات اور مدارج ہر دو کتابیں حضرت شیخ صاحب کی تصنیف ہیں، اور شیخ صاحب نے مدارج النبوۃ میں واضح الفاظ میں اس روایت کے متعلق فرمادیا ہے کہ

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است"

تو صرف اشعۃ اللمعات کی آڑ لیکر مدارج النبوت میں شیخ صاحب کے اس فیصلہ کو چھوڑ کر اس روایت کا شیخ صاحب پر بہتان باندھنا جس کو نقل کرکے شیخ صاحب جواب دے رہے ہیں، دیوبندیوں کے اصول کے مطابق تو پھر بھی مولوی خلیل احمد صاحب کی خیانت ثابت ہوجاتی ہے، کیونکہ دیوبندیوں کا یہ اصول ہے، کہ اگر کوئی مصنف اپنی کسی ایک عبارت میں کوئی قابل اعتراض بات بغیر تنقید کے تحریر کردے، اور پھر کسی دوسری کسی عبارت میں اسی قابل اعتراض بات کے متعلق تردید کرکے اپنا عقیدہ کی اس سے برئیت ظاہر کردے تو دوسرے مقام کی عبارت پہلی ..... عبارت کی تشریح سمجھی جاویگی، یعنی ان کے نزدیک مصنف کی مختلف عبارات کا ایک ہی حکم تصور کیا جائیگا، چنانچہ دیوبندیہ کے امام مولوی محمد قاسم صاحب بانیٔ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت زمانی کے متعلق مرزائیت خیز الفاظ لکھ کر ختم نبوّت زمانی کا انکار کیا، تو تمام عالم اسلام کے علمائے ربانیین نے نانوتوی صاحب کی ان کفریہ عبارات مندرجہ تحذیر الناس پر کفر کا فتوےٰ لگایا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کا انکار کفر ہے، تو ملاّں سنبھلی اپنی کتاب "فیصلہ کن مناظرہ" میں (جسکو وہ حرف آخر کہتے ہیں) جب انہیں تحذیر الناس میں نانوتوی صاحب کی صفائی کے لیے کوئی واضح دلیل دستیاب نہ ہوئی، تو نانوتوی صاحب کی دوسری کتابیں "قبلہ نما" اور "مناظرہ عجیبہ" کی عبارتیں متعلقہ ختم نبوت کو نانوتوی صاحب کی کتاب تحذیر الناس کی صفائی میں پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"پھر تحذیر الناس ہی پر منحصر نہیں، حضرت مرحوم کی دوسری تصانیف میں بھی بکثرت اس قسم کی تصریحات موجود ہیں"۔ (فیصلہ کن مناظرہ، صـ۱۴۲، سطر ۲)۔

دیوبندیوں کے مشہور پیشہ ور ملاں سنبھلی کی یہ عبارت واضح کرتی ہے، کہ بقول دیوبندیہ ایک مصنف کی تمام عبارات کا ایک ہی حکم ہوگا، اس کے بعد سنبھلی صاحب نانوتوی صاحب کی مختلف تصانیف کی عبارات پیش کرنے کے بعد نانوتوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں،

"حضرت قاسم العلوم صاحب کی یہ کل دس عبارتیں ہوئیں، کہاں ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی صاحب دیانت اور صاحب عقل کہہ سکتا ہے، کہ یہ شخص ختم نبوت زمانی کا منکر ہے" (فیصلہ کن مناظرہ صہ ۴۳، سطر ۶)

اس سے معلوم ہوگیا کہ دیوبندیہ کے اس غلط اصول کے مطابق کوئی مصنف کتنا ہی بڑا جرم نہ کرے، مگر اس کی دوسری تصانیف وعبارات مصنف کا عقیدہ اس کفریہ وجرم کے خلاف ثابت کردیں، تو کوئی صاحب عقل و دیانت دیوبندی اس مصنف پر وہ جرم عائد نہیں کرسکتا، تو اب ہمیں بھی علم محمدی کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ملاحظہ کرنا ہے، حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں،

۱۔ عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطۂ آں، (اشعۃ اللمعات ج ۱، صہ ۳۳۳، سطر ۱)

یعنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزوی وکلی علوم پر احاطہ حاصل ہے، اس سے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلی علم کے منکرین کی دیوبندیت بھی فنا ہوگئی، کلی کے لفظ سے گھبرانے والے غور فرمادیں،

۲۔ ہرچہ در دنیا است از زمان آدم تا اوان نفخۂ اولیٰ بروے منکشف ساختند، تا ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کرد۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، صہ ۱۴۴، سطر ۱۷)۔

یعنی جو کچھ دنیا میں ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک سب علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح کردیا گیا، اور حضور نے ہر ایک چیز کے اول سے آخر تک کے حالات معلوم فرمالئے۔

(مدارج النبوۃ، ج ۱، صہ ۱۴۴، سطر)

۳۔ وھو بکل شیئ علیم دری صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بر ہمہ چیز، الخ۔

(مدارج، ج ۱، صہ ۳، سطر آخر)۔

یعنی آیت شریف ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیئ علیم میں اول آخر ظاہر باطن، اور بکل شیئ علیم حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ تو ملاں سنبھلی کے مسلم دیوبندی اصول کے مطابق ہم بھی بطور الزام کہہ سکتے ہیں، کہ تم اپنے ہی قانون سے مارے گئے،

"حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ اور اس قسم کی دوسری بے شمار عبارات کے ہوتے ہوئے کیا کوئی بھی صاحب دیانت اور صاحب عقل (سوائے مولوی خلیل احمد صاحب اور ان کے خائن معاونین کے) کہہ سکتا ہے، کہ شیخ صاحب روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، اور شیخ صاحب حضور کے دیوار کے پیچھے کے علم کے بھی منکر ہیں"۔

یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے، کہ جب نانوتوی صاحب پر اعتراض ہوتا ہے، تو اس کی دوسری عبارات

مناظرہ عجیبہ وغیرہ اٹھاکر اس کی صفائی میں پیش کر دی جاتی ہیں، اور جب شیخ صاحب پر جھوٹ بولا جاتا ہے۔ تو شیخ صاحب کی کتاب مدارج النبوت کو دُور پھینک کر اشعۃ اللمعات کی ناکام اڑلی جاتی ہے، کیا دیانت و تقوٰی کو دیوبند سے بالکل ہی کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا گیا ہے، اور کیا روز محشر خدا کے سامنے سنبھلی صاحب کو پیش نہیں ہونا ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں　　زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہِ کنعاں کا

ملاّں سنبھلی کی کتاب "فیصلہ کن مناظرہ" کی فریب کاریوں کا ایک نمونہ

خیانت پر خیانت

جناب سنبھلی نے اپنے اکابرین کے کفریات کو عین اسلام ثابت کرنے کے لیے اپنی کتاب فیصلہ کن مناظرہ میں ہر مقام پر جن فریب کاریوں سے عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی بھی صاحب علم وبصیرت اسے ملاحظہ کریگا، تو اسے صاحب موصوف کے دیانت وعلمیت پر ضرور افسوس ہوگا، کہ یہ دیوبندی مولوی جاہل مطلق ہوکر لوگوں کو کس قدر دھوکے دیتے ہیں، کہ لاہور کے مناظرہ میں مغرور ہوکر پھر بھی اسے اپنے حق میں فیصلہ کن مناظرہ کا لقب دیدیا گیا، بندہ نے اپنی اسی کتاب میں مختلف مقامات پر اس کو مکمل رد کر دیا ہے، یہاں ہم مولوی صاحب کی خیانتوں کا صرف ایک نمونہ پیش کر دیتے ہیں، جس سے باقی کتاب کی صداقت وکذب کا آپ پر از خود ہی راز فاش ہو جائے گا، کیونکہ مشہور ہے کہ ؎

قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

مولوی خلیل احمد صاحب نے جب شیخ صاحب کے فیصلہ مدارج النبوۃ سے چشم پوشی کر کے شیخ صاحب کے کلام نقل کرنے میں خیانت کا ارتکاب کیا، اور علمائے اسلام نے جب دیوبند کے اس شیخ الکذابین کی دیانت پر اظہار افسوس کیا، تو سنبھلی صاحب اس کی صفائی کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ اوّلاً تو یہ دھوکہ دیا، کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے اشعۃ اللمعات سے ہی یہ عبارت نقل کی ہے، اور جب صاحب موصوف کو یہ خطرہ لاحق ہوا، کہ شیخ صاحب نے تو اشعۃ اللمعات میں بھی "یعنی بے دانا نیدن حق سبحانہ" فرما دیا ہے، اور خلیل احمد نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے، تو خیانت پھر بھی ثابت ہو جائے گی، تو سنبھلی صاحب بھی مدارج النبوت کی عبارت میں ہیر پھیر کرنے کے لئے اور حضرت شیخ صاحب کی عبارت

"ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ"

میں سے صرف پہلے جملہ ایں سخن اصلے ندارد کا ایک خود ساختہ معنی کر کے دوسرے جملہ وروایت بداں صحیح نشدہ کو بالکل ہی ہضم کر گئے، چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں،

مگر چونکہ اس روایت کی اسناد منقول نہیں، اس لئے مدارج النبوت میں ایک جگہ یہ بھی فرما دیا، کہ ایں

کی اصل نہیں۔ یعنی اسناد نہیں، (فیصلہ کن مناظرہ، صـ۱۳۳، سطر۳)۔

ہم دیوبندی حضرات کو خدا کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں، کہ شیخ صاحب کی کتاب مدارج النبوت ہر جگہ موجود ہے، کوئی بھی صاحب انصاف اس کتاب کی جلد اول کا صفحہ، کھول کر ملاحظہ فرمالیں، اور ہمیں بتائیں کہ کیا شیخ صاحب نے صرف یہی لکھا ہے، کہ اس کی اصل نہیں اور کیا اسی جملہ کے ساتھ ہی متصل شیخ صاحب کا فیصلہ کن جملہ در روایت بداں صحیح نشدہ موجود نہیں؟ ہمیں سخت افسوس ہے، کہ مولوی خلیل احمد صاحب سے بھی اس ملاں نے بڑھ کر خیانت کی، اور یہ صرف اس لئے کہ دوسرے جملہ کے سامنے کوئی چارۂ کار نظر نہ آتا تھا، اس لئے اصلے ندارد کا معنی یعنی اسناد نہیں کر کے جان بچانے کی کوشش کی گئی، حالانکہ اصلے ندارد کا " اسناد نہیں " ترجمہ کرنا ہی غلط ہے، دیکھئے دیوبند کے صدر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری اپنی کتاب مشکلات القرآن میں لکھتے ہیں،

"الثالث التفسیر المقرر للمذهب الفاسد بان یجعل المذهب اصلا والتفسیر تابعا - یعنی تفسیر کی تیسری قسم یہ ہے، کہ مذہب کو بنیاد اور تفسیر کو اس کا تابع بنا دیا جائے"۔ (مشکلات القرآن صـ۲)

تو کیا دیوبندی صاحبان یہاں بھی اصل کے لفظ کا معنی سند کرینگے ؏

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا کار طفلاں تمام خواہد شد

حالانکہ اصل کا معنی جڑ، بنیاد و ذات کا ہی ہے، کتب لغت میں ہے۔ اصل، بیخ و بن و نژاد۔ (صراح صـ۳۲۷، سطر ۱۵، مطبوعہ نولکشور تقطیع کلاں)۔

تو حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں، کہ یہ روایت ہی بے بنیاد ہے، اور اس کی روایت بالکل درست نہیں، مگر افسوس! کہ خائن کی حمایت سے سنبھلی صاحب کو خود خائن بننا پڑا، اب تو ناظرین کرام کے سامنے ملاں صاحب کے فیصلہ کن مناظرہ کی حقیقت واضح ہو گئی ہو گی، کہ حضرات علمائے دیوبند چونکہ بڑے بڑے حکیم الامت اور مجدد کہلاتے ہیں، اس لئے ان کے جھوٹ بھی حکیمانہ اور مجددانہ حیثیت سے کم نہیں ہوتے۔

سنبھلی نے فیصلہ کن مناظرہ میں علمائے اسلام کو جس سب و شتم کا نشانہ بنایا ہے، اس کا جواب ترکی بہ ترکی تو وہی دیسکتا ہے، جو اس فن کا ماہر ہو اور دیوبند کے شیخ الحدیث کا لقب پا چکا ہو، ہم تو اس فن سے عاری ہیں، اس لئے دعا کرتے ہیں، کہ خدا تعالٰے دیوبندیوں کو نام نہاد علماء کی اندھی عقیدت سے نکال کر تلاش حق کی توفیق بخشے، اور آقائے دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے ساتھ سچا ایمان لانے کی توفیق عطا فرماوے، آمین ؎

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف (اقبال)

نوٹ:۔ دیوبندی حضرات اگر شیخ صاحب کی کتاب اشعۃ اللمعات اور مدارج النبوت کو علیحدہ علیحدہ تصور کرینگے، تو مولوی محمد قاسم کی مختلف عبارات تحذیر الناس وغیرہ کو بھی علیحدہ علیحدہ تصور فرمالیں، اور اپنے نانوتوی

صاحب کو کفر کے بیڑے میں دھکیل دیں، اور اگر اشعۃ اللمعات اور مدارج النبوۃ کو بقانون دیوبندیہ ایک ہی سمجھا جائیگا، تو مولوی خلیل احمد صاحب کا جھوٹ ثابت ہو جائے گا ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
خود آپ اپنے جال میں صیاد آ گیا

(معاذ اللہ) روضہ مصطفےٰ کی زیارت کو جاتے ہوئے ضرور ہی بد معاشی کرنا چاہیئے۔

اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس کے گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستے میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا...... وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے، اور ایسی باتیں کریں، تو ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۱۱ و ۱۲، سطر ۱۳)۔

نوٹ:۔ دیوبندیوں کے اس فتوے سے معلوم ہوا، کہ جو شخص کسی نبی ولی کے دربار کو جاتے ہوئے راستے میں نامعقول باتیں یعنی بد معاشی نہ کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے، تو دیوبندی صاحبان مدینہ شریف کو جاتے ہوئے ضرور بد معاشی کرتے ہونگے، ورنہ ان کو مشرک ہونے کا خطرہ ہے، تو گویا دیوبندی حضرات اپنا خاص نامعقول سلسلہ کسی جگہ بھی بند نہیں فرماتے۔

(نعوذ باللہ) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے حواس ہو گئے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے، کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۷۴، سطر ۲)۔

نوٹ:۔ خدا تعالےٰ جل شانہٗ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے، فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ۔ یعنی شب معراج جب خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب سے بلا واسطہ کلام فرمایا، تو آپ کی آنکھ بھی نہ جھپکی، بارگاہِ الٰہی میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عزت و رفعت ہو، مگر دیوبندی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی کے مقابلہ میں بے حواس کہیں، کوئی بدبخت اس سے بڑھ کر شان رسالت کی اور کیا ہتک کریگا، جس محبوب نے لاکھوں بے حواسوں کو اپنی ایک نظر رحمت سے ظاہری و باطنی حواس سے مالا مال فرما کر جلالی و جمالی کے مقامات سے آشنا فرما دیا، اس محبوب کو بے حواس کہنا کس درجہ دیوبندیوں کی بد اعتقادی اور خباثت کا مظاہرہ ہے۔

اللھم احفظنا من شر الدیوبندیۃ

(معاذ اللہ) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ ہی جیسے اور نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے، کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔
(تقویۃ الایمان ص۳۵، سطر ۱۷)۔

۲۔ پس وجود مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل باشد تحت قدرت الٰہیہ وہو المطلوب۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل ص۱۳۸، سطر ۱۸)۔

نوٹ:- جس طرح دیوبندیوں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضورؐ کی مثل نبی پیدا ہو سکتے ہیں، اسی طرح دیوبندیوں کے ہم استاد مرزائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے، چنانچہ مرزا ثانی صاحب لکھتا ہے۔

"اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں کسی طرح فرق نہیں آتا"۔
(دعوۃ الامیر، ص۳۸، سطر ۳)۔

مگر دیوبندیوں کی بد اعتقادی تو مرزائیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ مرزائی حضورؐ کے بعد جن نبیوں کی آمد مانتے ہیں، ان کو حضورؐ کا برابر نہیں کہتے، بلکہ آپ کا تابع و خادم مانتے ہیں، مرزا صاحب لکھتے ہیں،

"اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں، مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں"۔ الخ۔ (کشتی نوح، ص۳۳، سطر ۶)

حالانکہ ہمارے نزدیک مرزائیہ کا یہ نظریہ بھی سراسر باطل، اور کفر ہے، مگر دیوبندی تو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے بالکل برابر نبی پیدا ہونے کے بھی قائل ہو گئے، یہ ہے وہ تقویۃ الایمان جسکو گنگوہی صاحب اپنے فتوے میں ہر دیوبندی کا ایمان بتاتے ہیں،

حالانکہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اگر بقول دیوبندیہ آپ کے بعد آپ کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا تو وہ بھی خاتم النبیین ہی ہوگا، ورنہ برابری کا دعوٰی غلط ہو جائیگا، اور جب وہ خاتم النبیین ہوگا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہیں گے نیز قرآن مجید کا جھوٹا ہونا بھی لازم آئیگا، اور چونکہ حضور خاتم النبیین ہیں، لہٰذا آپ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال بالذات ہے اور تمام امت محمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ

"المحال لا یدخل تحت القدرۃ"
(مسایرہ مع مسامرہ ص۸۰ سطر ۲)

یعنی محال چیزیں قدرت الٰہیہ کے تحت داخل نہیں، مگر افسوس کہ دیوبندیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نبی کو داخل قدرت الٰہیہ شمار کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک دوسرے خاتم النبیین کا امکان مان لیا۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(معاذاللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی چیز کے بھی مالک و مختار نہیں۔ | جس کا نام محمد یا علی ہے۔

وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں، (تقویۃ الایمان، ص۴۷، سطر ۶)۔

نوٹ :- دیوبندی اپنے مکانوں کے مختار، اپنی دوکانوں کے مختار، اپنی اولاد کے مختار، اپنے اچھے بھلے کے مختار، مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں خدا تعالےٰ انا اعطینٰک الکوثر فرمادے، یعنی میرے حبیبؐ ہم نے آپ کو بہ کثرت عطا فرمادی، ان کو کسی چیز کا بھی مختار نہ ماننا کس قدر دیوبندیہ کی بداعتقادی ہے، اے دیوبندیو! کچھ تو خوفِ خدا کرو تم اپنے مال و دولت کے مالک بنکر کسی کو قریب نہ بھٹکنے دو، مگر محبوبِ خدا سے تمہیں یہ دشمنی، کہ وہ بالکل بے اختیار، معاذاللہ ثم معاذاللہ۔

(معاذاللہ) تمام انبیائے کرام اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی چور ہیں | جو چور کا حمایتی بن

کر اس کی سفارش کرتا ہے، تو آپ بھی چور ہو جاتا ہے، الخ۔ (تقویۃ الایمان، ص۳۶، سطر ۸)۔

نوٹ :- مولوی اسمٰعیل نے یہ عبارت انبیائے کرام کی شفاعت کا رد کرتے ہوئے لکھی ہے اور کون مسلمان نہیں جانتا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شفاعتی لاھل الکبائر، یعنی میری شفاعت بڑے بڑے گنہگاروں کے لئے ہوگی۔ تو معاذاللہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قیامت کے دن چوروں کی حمایت کر کے چور بن جائیں گے، یہ ہے ان دیوبندیوں کا دیوبندی مذہب۔

(معاذاللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جان کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں

سو انہوں نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے، نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے، کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کے مالک نہیں، الخ۔ (تقویۃ الایمان، ص۲۹، سطر ۹)۔

نوٹ :- حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا لا املک الا نفسی واخی۔ یعنی میں صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کا مالک ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اپنی جان اور اپنے بھائیؑ کے بھی مالک ہونیکا دعوٰی فرمادیں، اور آنحضرت سید الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوبندی صرف اپنی ہی جان کے نفع کا مالک نہ سمجھیں، کیا ان بیدینوں کا حضورؐ کی رسالت پر ایمان ہے؟ دیوبندی اپنی دکانوں کے مالک کہلائیں تو تو شرک نہ ہو، اور حضورؐ کے لئے اگر اپنی جان کا ہی مالک ہونا سمجھا جاوے، تو دیوبندیوں کے دل جل جائیں، العیاذ باللہ۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دیوبندی بزرگوں کے پیچھے بیٹھتے ہیں

انہوں نے جواب دیا، کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ہیں، پھر باجی سے سُن کر میں نے بھی یہی کہا، پھر دریافت فرمایا، کہ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہیں؟ باجی نے فرمایا، کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ الخ۔ معاذ اللہ۔ (اصدق الرؤیا تھانوی، ج ۲، صـ ۲۶، سطر ۹)۔

نوٹ:۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات بابرکات ہے، کہ معراج کی شب بیت المقدس میں جمیع انبیائے کرام علیہم السلام رونق افروز ہیں، مگر جب جماعت کا وقت آتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے برگزیدہ نبی بھی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہونے کو آپ کی بے ادبی تصوّر فرماتے ہیں، اور کوئی نبی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے امام ہونے کے لئے تشریف نہیں لاتا، اور پھر یہی ذات بابرکات جو امام اولین وآخرین والم الانبیاء ہیں سب کے امام بنکر مصلے پر جلوہ افروز ہوتے ہیں سے

دراں مسجد امام انبیاء شد صف پیشینیاں راپیشوا شد (جامی)

تو اس ذات پُرانوار کے متعلق امت دیوبندیہ کی باجی صاحبہ کا یہ کہنا اور تھانوی صاحب کا اس کو فخریہ طور پر اصدق الرؤیا یعنی بہت ہی سچا خواب شمار کر کے شائع کرنا کہ حضور کریم دیوبندیوں کی پیٹھ کے پیچھے بیٹھتے ہیں، اور دیوبندی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو پیٹھ کر کے بیٹھنا فخر سمجھتے ہیں، یہ کس قدر اس نام نہاد حکیم الامت نے بارگاہِ نبوت میں گستاخانہ جرأت کی ہے، ہمارے عقیدہ میں تو یہ جھوٹ گھڑا گیا ہے، اور دیوبند کی باجی نے کذب بیانی کی ہے۔ (یہ باجی مولوی اشرف علی کی بوڑھی بیوی ہے)۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دیوبندیوں کے پیروں کے باورچی ہیں

نیز دیکھا کہ زوجۂ پیر شیخ فداحسین والدہ حافظ احمد حسین مہاجر امین حجاج مقیم مکہ زادہا اللہ شرفا وکرامۃ برائے حضرت ایشاں اپنے مکان میں کھانا پکا رہی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مرحومہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کہ تو اُٹھ تاکہ میں مہمانان امداد اللہ کے واسطے کھانا پکاؤں۔ معاذ اللہ۔

(شمائم امدادیہ مرتبہ اشرف علی وغیرہ صـ ۲۶، سطر ۵ تا ۱۰)

نوٹ:۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذاتِ بابرکات ہے، کہ تمام کائنات جنکی خادم کہلائے، اور آپ کی ہی غلامی کو ہر مخلوق اپنا فخر سمجھے، خود خدا تعالیٰ آپ کی مہمانی فرمادے اور حضور ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی کا ارشاد فرماویں، محبوب خدا کی پاک ذات کے متعلق دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ معاذ اللہ آپ دیوبندیوں کے باورچی بنے، اور دیوبندیوں کی روٹیاں پکاتے رہے، لاحول ولا

توذ الاّ باللہ العلی العظیم، اس سے بڑھ کر شانِ رسالت کا کون گستاخ ہو سکتا ہے۔

(معاذ اللہ) مدینہ عالیہ اور تھانہ بھون میں مناسبتِ تمثیلی ہے

جیسا کہ مدینہ شریف میں ہر بیل چھیل والا نہیں رہ سکتا، اللہ کا شکر ہے، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایسا ویسا یہاں پر بھی نہیں رہ سکتا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ ۲۷، سطر ۱)۔

نوٹ:۔ پہلے تو تھانوی صاحب نے رسول اللہ بننے کا دعویٰ کیا، اور پھر مدینہ طیبہ اور اپنے تھانہ بھون کو برابر قرار دیا، اور تھانہ بھون کے متعلق وہ خود لکھتا ہے، کہ یہاں سب بے حیا ہی رہتے ہیں۔ (دیکھو افاضات الیومیہ ج ۳، صـ ۲۶۵) تو کیا معاذ اللہ اس کے نزدیک مدینہ شریف بھی ایسا ہی تھا۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گنبد گرانا واجب ہے۔

ہمارے معزز دوست نواب جمشید علی خاں نے بھی یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ حدیث میں قبر پر عمارت بنانے کی ممانعت تو معلوم ہے۔ تو کیا اس حدیث کی رُو سے حضور کے گنبد شریف کا شہید کر دینا بھی واجب ہے، چونکہ واقعی بناء علی القبور کی حدیث میں مخالفت ہے، اس لئے اوّل تو ہیں متحیر ہوا۔ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں، جو ہوتی تو ہیں واقعی، لیکن ان کا تذکرہ بدنما اور بے ادبی و بدتہذیبی ہوتا ہے، الخ۔

(افاضات الیومیہ ج ۷، صـ ۱۹۰-۱۹۱، سطر ۲۲)۔

نوٹ:۔ تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ دیوبندی دوست نواب جمشید علی خان نے تو صاف فتویٰ ہی جڑ دیا، کہ معاذ اللہ روضۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرانا واجب ہے، اور تھانوی صاحب بھی اس کو واقعی تو سمجھتے ہیں، یعنی ہے تو اس کا گرانا واجب ہی، مگر صرف اس کا تذکرہ بدنما ہے، کیونکہ اس سے خطرہ ہے، کہ کہیں مسلمان لوگ دیوبندی مولویوں سے بدظن ہو کر چندے، ہدیے اور نذرانے بند نہ کر دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امداد اگر عربی لوگ نہ کرتے، تو معاذ اللہ آپکی نبوت ہی فیل ہو جاتی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے اثرات تھوڑی ہی مدت گذرنے کے بعد دریائے سندھ سے لیکر اٹلانٹک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصے نے محسوس کر لئے اس کی وجہ یہی تو تھی، کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا، جس کے اندر کیریکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی، اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟ (استفہام انکاری) (تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں، مصنفہ مولوی مودودی صاحب دیوبندی، صـ ۱۷، سطر ۴)۔

نوٹ:۔ منشائے تخلیق عالم رحمۃ للعالمین کی اس سے بڑھ کر اور کیا توہین ہو سکتی ہے، کہ بس ان کی کامیابی

کا مدار ایسی جماعت کو قرار دیا جائے، کہ جن کو زیور اسلام سے آراستہ کرکے کمالات ظاہری و باطنی سے منور کرنے والی آپ کی ہی ذات والاصفات تھی، کیا دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو لوگوں کا محتاج نہیں قرار دیدیا؟

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غلطی جمع ہو سکتی ہے۔

ع۱ ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے بھی ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔
(بوادر النوادر تھانوی، ص ۱۹۷، سطر ۱۹)۔

ع۲ کبھی کبھی انتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی الخ۔
(تفہیمات مودودی ص ۲۴۵ مطبوعہ پٹھانکوٹ)

دیوبندیوں کے ساتھ غلطی جمع نہیں ہو سکتی۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یا دوسرے عارفین کے ذہن میں مقاصد پہلے آتے ہیں اور مقدمات کی غلطی کا اثر مقاصد میں نہیں پہنچتا۔
(افاضات الیومیہ تھانوی ح ۴، ص ۳۲۲، سطر ۱۹)۔

منوٹ:۔ تو معاذ اللہ جو کمال دیوبندیوں کے پیر کو حاصل تھا، اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل محروم تھے، (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی بے وقعتی،

ایک صاحب کی لڑکی کا رشتہ ہو رہا ہے، لڑکے والوں نے ان کو لکھا ہے، کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور یہ فرمایا، کہ شادی میں جلدی کرو، تو کیا آپ کی مصلحت حضور کی مصلحت سے بڑھی ہوئی ہے، اب وہ بیچارے لڑکی والے لکھتے ہیں، کہ کہیں اس وقت شادی نہ کرنا حضورؐ کے حکم کے خلاف تو نہ ہوگا، میں نے جواب میں لکھ دیا ہے، کہ ایسے امور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیداری کے ارشادات بھی محض مشورہ ہوتے تھے جن پر عمل کرنے میں انسان خود مختار ہوتا تھا، (افاضات الیومیہ تھانوی ح ۴ ص ۳۹۸، سطر ۴)۔

منوٹ:۔ کیا تھانوی صاحب سے حکم الوہیت کی بو تو نہیں آرہی؟

معاذ اللہ حضور اور سب نبی جھوٹ بولنے سے معصوم نہیں ہیں

ع۱۔ دروغ بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں، (تصفیۃ العقائد مصنفہ محمد قاسم بانی دیوبند ص ۲۳ سطر ۵)۔

ع۲۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے، اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے پاک ہیں خالی غلطی سے نہیں، (تصفیۃ العقائد ص ۲۵، سطر ۱۳)۔

نوٹ :- کسی شخص نے یہی عبارتیں بغیر مصنف کا نام ذکر کیے مفتیان دیوبند سے انکے متعلق فتویٰ پوچھا انہوں نے حکم دیا کہ "ان عبارتوں کا مصنف گمراہ کافر ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا"۔ (تجلی دیوبند ۱۹۵۶ء صہ ۳ کالم ۱ سطر ۱)

(معاذ اللہ) حضور کفار جیسے تھے | یہ بات پوشیدہ نہیں، کہ انما انا بشر مثلکم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے، پس تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا، جن کی نجاست قرآن مجید سے ثابت ہے، الخ، (معاذ اللہ)۔ (تقویۃ الایمان، خط اسمٰعیل، صہ ۲۹۴)۔

(معاذ اللہ) آپ نے عدت گزرنے سے پہلے ہی حضرت زینب کا نکاح کر لیا | زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا، (بلغۃ الحیران، صہ ۲۲۷، سطر ۱۱)۔

نوٹ :- حدیث شریف میں ہے، لما انقضت عدۃ زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید فاذکرھا علی۔ (مسلم شریف ج ۱ صہ ۴۶۰ کتاب النکاح) اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے بعد گزرنے عدت کے نکاح کیا، مگر امام دیوبند کی جہالت ملاحظہ ہو، کہ نکاح ہی قبل از عدت قرار دیکر حضور پر حملہ کر دیا، (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

حضور کا نام لینا ہی بے کار ہے | مسئلہ مولود میں ایک باریک بات ہے ..... جیسے کوئی شخص یوں کہے کہ محمد محمد۔ تو اب یہ بات معلوم کرنی کی ہے، کہ یہ عبادت ہے یا نہیں؟ سو اس کے واسطے نقل نہیں ہے۔ (مزید المجید تھانوی صہ ۳۶، سطر ۳)۔

نوٹ :- مولوی نذیر حسین دہلوی وہابی نے بھی حضور کے اسم گرامی کے وظیفہ سے منع کیا ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ، ج ۱، صہ ۴۴۹)۔

حضور کے متعلق دیوبندیوں کا ایک خود ساختہ نرالا درود { یا رسول واہ واہ! تو نے اپنے اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے (بلغۃ الحیران صہ ۲۲۶ سطر ۲)

نوٹ :- دیوبندیوں کو چاہیئے کہ جلسوں میں بھی یہی درود شریف پڑھا اور پڑھایا کریں، مگر یا انہیں بھی موجود ہے۔

(معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب اخلاق سے بے خبر تھے { اخلاق محاسن کے تین جز ہیں، تہذیب اخلاق، تدبیر منزل، سیاست مدن، ان تینوں سے آپ قطعاً واصلاً بے خبر تھے، جب آپ کو یہ بھی معلوم نہ تھا، کہ کتاب الہیٰ کیا چیز ہے، اور ایمان کیا چیز ہے، تو اور محاسن سے آپ کو کیونکر آگاہی ہو سکتی تھی، (تاریخ اعیان وہابیہ)

(مختصر سیرت نبویہ عبد الشکور، کاکوروی، دیوبندی، صہ ۲۲)۔

نوٹ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، کنت نبیا و آدم بین الماء والطین، یعنی حضرت حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں ہی تھے کہ میں مقام نبوت پر فائض ہو چکا تھا، اور حضرت عیسٰی علیہ السلام بچپن میں ہی فرماتے ہیں، جعلنی نبیا وجعلنی مبارکا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو پیدا ہوتے ہی مبارکاً فرماکر اپنی تکمیل اخلاق و تہذیب کا اعلان فرمائیں، مگر سید الرسل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دیوبندیہ کا یہ ناپاک نظریہ کہ معاذ اللہ چالیس سال کی عمر شریف تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب اخلاق اور ایمان و تمام شرعی واخلاقی خوبیوں سے قطعاً غافل و بے خبر ہے، اس سے بڑھ کر تاجدار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے،

جادوگر (نعوذ باللہ) حضرات انبیائے کرام علیہم السلام سے بھی زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔

بسیار چیز است، کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ می شود، حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوی واکمل ازاں از ارباب سحر واصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد۔

(فتاوٰی رشیدیہ ج ۳، ص ۲۵)۔

نوٹ:۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے خرق عادت معجزات من جانب اللہ ہوتے ہیں، اور جادوگروں کا بھان متی سراسر فریب ہوتا ہے، اور فریب کسی طرح بھی معجزہ سے اقوی واکمل نہیں ہوتا، اور ساحرین فرعون کا حضرت موسٰی علیہ السلام کے مقابلہ میں شکست کھانا اس پر واضح دلیل ہے، مگر دیوبندیوں کا چونکہ نبوت پر ایمان نہیں، اور سب کو ایک ہی جیسا سمجھتے ہیں، اور سب کو بشر مثل خود سمجھتے ہیں، تو پھر جادوگروں کو بھی نبیوں سے بڑھانے میں کیا خوف خدا کرینگے۔ اللھم احفظنا عن مذہبھم واجعل خاتمتنا علی الایمان۔ آمین۔

تاویل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔

اہانت وگستاخی کردن جناب انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کفر است، واگر بہ تاویلے وتوجیہے گوید کافر نشود، (معاذ اللہ)

(امداد الفتاوٰی ج ۴، ص ۱۲۶)

نوٹ:۔ اور یہی تھانوی جی دوسرے مقام میں فرماتے ہیں،

ضروریات دین میں تاویل دافع کفر نہیں، (افاضات الیومیہ ج ۷، ص ۶۰، سطر ۲۱)۔

اور مولوی مرتضٰی حسن ناظم دیوبند لکھتا ہے۔

جو شخص کسی ضروری دین کا انکار کرے، چاہے تاویل کرے یا نہ کرے، بہر صورت کافر ہے، مرتد ہے، پھر جو اسے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے، الخ۔ (اشد العذاب ص ۱۶، سطر ۷، مطبوعہ دیوبند)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ عزت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوبندیوں کے نزدیک کوئی ضروری بات نہیں، (استغفر اللہ) یہ سب کچھ حفظ الایمان، تحذیر الناس وبراہین قاطعہ کی شان رسالت میں گالی گلوچ کو جائز کرنے

لئے ہو رہا ہے، نیز بفتوائے مرتضیٰ حسن تھانوی صاحب کیا ٹھہرے؟

تمام حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم السّلام کے متعلّق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

(معاذ اللہ) **دیوبندی مولوی حضرات انبیائے کرام سے بڑھ بھی جاتے ہیں،**

انبیا اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں،

(تحذیر النّاس مصنفہ بانی دیوبند ص ۳ سطر ۲۱)

(معاذ اللہ) **مولوی رشید احمد گنگوہی کے معجزے اور طاقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ تھے۔**

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرہ ابن مریم

مرثیہ محمود الحسن،

صدر دیوبند ص ۳۳

(معاذ اللہ) **حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نہ نبی تھے نہ رسول**

(دقائق وحقائق:۔ سلسلۂ ابراہیمی میں دراصل دو ہی صاحب شریعت رسول آئے، پہلا بنی اسحاق میں خاندان بنی اسرائیل کا اولوالعزم پیغمبر جس نے فراعنۂ مصر کی شخصی حکمرانی اور محکومی و غلامی سے اپنی قوم کو نجات دلائی، دوسرا اس کے مورث اعلیٰ الخلیل اللہ کی مقدس دعا کا مقصود ومطلوب اور بنی اسمٰعیل کا نبی امّی جس نے نہ صرف اپنے خاندان اپنی قوم اور اپنے وطن کو بلکہ تمام عالم انسانیت کو انسانی حکمرانی کی لعنت سے نجات دلائی وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً (۳۴-۲۸)، مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا بر خود کوئی صاحب شریعت نہ تھا، اسکی مثال اُن مجددین ملت قدیمہ اسلامیہ کی سی تھی جن کا حسب ارشاد صادق ومصدوق تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور ہوتا رہا وہ کوئی شریعت نہیں لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا، وہ خود بھی قانون عشرہ موسوی کا تابع تھا، الخ۔

(رسالہ ہفت روزہ الہلال کلکتہ مرتبہ ابو الکلام آزاد دیوبندی پرچہ نمبر ۱۳ بابت ۱۸ ستمبر ۱۹۱۲ء جلد ۲۳۹ ص ۲ کالم ۱ سطر

نوٹ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مجدّد ہی بنا کر ابو الکلام نے آپ کی رسالت و انجیل شریف کا انکار کیا ہے، اور سلسلۂ ابراہیمی میں صرف دو ہی رسول مانکر کتب وصحف الٰہیہ وباقی رسل کا انکار کیا ہے، نیز دیوبندیوں کی طرح مرزا

"صد ہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیشینگوئیاں سبقت لے گئی ہیں، (ریویو، ج ۱ ص ۳۹۳)۔

معلوم ہوا، کہ مرزائی مرزا غلام احمد صاحب کو انبیاء سے زیادہ طاقت ور سمجھتے ہیں، اور دیوبندی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو انبیاءؑ سے قوی تر مانتے ہیں۔

(معاذاللہ) مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے بندے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر تھے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی
مرثیہ محمود الحسن،
ص۱۱، سطر۴

نوٹ:۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن بے مثال کی یہ شان ہے، کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام صبیحانہ جمال کے مالک تھے، تو مولوی محمود حسن صاحب کا یہ کہنا کہ ہمارے گنگوہی صاحب کے منہ کالے لونڈے بھی حسن میں یوسف علیہ السلام کے برابر اور ان کے ثانی تھے، کیا صدر دیوبند نے خداتعالے کے محبوب پیغمبر کے خداداد حسن وجمال نبوت کی توہین نہیں کی،

۲- دیوبندیوں کا یہ فیصلہ ہے، کہ عبدالنبی نام رکھنا شرک وکفر ہے، چنانچہ تھانوی صاحب شرک وکفر کی باتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (یعنی یہ کفر وشرک ہے)

(بہشتی زیور، حصہ اول، ص۳۴، سطر۱۰)

دیوبندیوں کا پیشوا گاندھی (معاذاللہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہ ہے

موجودہ حکومت ہند فرعون سے مشابہ ہے اور مسٹر گاندھی موسیٰ علیہ السلام سے مشابہ ہیں ..... فرعون کو یہ معلوم نہ تھا، کہ شیر خوار بچہ جسکے وہ درپے ہے خود اسی کے گھر میں شاہی محل کے اندر پرورش پائیگا اور اسکی داڑھی نوچیگا، ایسے ہی مہاتما گاندھی ہند میں پیدا ہوئے، الخ۔ (تقریر مولوی عطاءاللہ شاہ دیوبندی واقعہ مسجد شیخ خیرالدین امرتسر مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء) نوٹ:۔ اس تقریر کی وجہ سے عطاءاللہ پر جب مقدمہ چلا تو، ڈی ایم امرتسر نے اپنے فیصلہ میں یہ الفاظ لکھے کہ "مسٹر گاندھی اور حضرت موسیٰ کے مابین جو مقابلہ اس (عطاءاللہ شاہ) نے کیا اسپر اور اس ناشائستہ اشارے پر رائے زنی کرتے ہوئے اس نے جوش فرحت کے ساتھ اس طریقہ کو پُرزور لفظوں میں ادا کیا۔ (فیصلہ عدالت اے۔ ڈی۔ ایم امرتسر مجریہ ۸ اپریل ۱۹۲۱ء)۔

(معاذاللہ) تمام انبیاء ذرہ ناچیز سے کم درجہ رکھتے ہیں۔

سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(تقویۃ الایمان، ص۶۳، سطر۱۷)

نوٹ:۔ اللہ تعالے حضرات انبیائے کرام میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان بیان فرماتا ہے۔ کہ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا، یعنی وہ موسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالے کے روبرو بڑی عزت والا ہے، خداتعالے

تو انہیں اپنے روبرو عزت والا فرمادے، اور یہ ان پاک ہستیوں کو ذرہ ناچیز سے بھی کم درجہ بتائیں کیا انہیں ایسے الفاظ بولتے ہوئے کچھ خوف نہیں آتا اور پھر تعجب یہ کہ ذرہ ناچیز سے کمتر کے فتوے سے تو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ دیوبندیہ کے نزدیک ذرہ ناچیز کا شان تو اللہ تعالیٰ کے روبرو بہت بالا ہے۔ مگر انبیائے کرام کا ازحد کمتر ہے، ناظرین انصاف خود فرمالیں، کہ ذرہ ناچیز کا شان زیادہ ہے یا حضرات انبیائے کرام کا، ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ دیوبندیوں سے بڑھ کر شان نبوت کا کوئی بھی گستاخ نہیں۔

(معاذ اللہ) بس عذاب سے بچ جانا ہی نبیوں کے لئے غنیمت ہے

اور رسولوں کا کمال سلامت رہنا عذاب الٰہی سے فقط۔

(بلغۃ الحیران، مصنفہ امام ششم دیوبندی مذہب، صفحہ ۲۴۴، سطر ۲۶)

نوٹ:۔ خدا تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے، وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی اے محبوب بیشک آپ صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمانے والے ہیں، خدا تعالیٰ تو فرمائے کہ میرے حبیب رحمۃ اللعالمین تمام کائنات کے ہادی ہیں، اور دیوبندی ان کے لئے عذاب الٰہی سے بچ جانا ہی مشکل سمجھیں، جن کی ایک نظر کرم سے ہزاروں لاکھوں گناہگار جنت پائیں، جنکی شفاعت کی ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کو امید ہو ان کی شان میں ایسے توہین آمیز الفاظ بولنا یہ دیوبندیت کا ہی کرشمہ ہے، اس سے تو معلوم ہوا کہ دیوبندیہ کے نزدیک نعوذ باللہ انبیائے کرام بھی عذاب کے مستحق ہیں، تب ہی تو بس عذاب سے بچ جانا ہی ان کے لئے کمال کہا جارہا ہے۔

(معاذ اللہ) سب انبیاء بیحواس ہوگئے

اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہوجاتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۳۴، سطر ۱۹)۔

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے حقیقۃً کلام فرمایا، اور دیوبندی کہیں کہ معاذ اللہ وہ بے حواس ہوجاتے ہیں، تو پھر موسیٰ علیہ السلام نے یہ کیسے عرض کیا، رَبِّ اَرِنِیْٓ، بے حواس آدمی تو بات ہی نہیں کرسکتا، کیا دیوبندیوں نے کلام الٰہی کا انکار کرکے اپنا ایمان برباد نہیں کیا،

اور ستم ظریفی یہ کہ اپنے مولویوں کے متعلق تو ان کا یہ اعتقاد کہ وہ خدا تعالیٰ سے بلا تکلف باتیں کرتے ہیں، چنانچہ امام دیوبند مولوی اسمٰعیل صاحب اپنے بزرگ مولوی سید احمد کے شان کے متعلق لکھتا ہے۔

ایک روز اللہ تعالیٰ نے (مولوی سید احمد صاحب) کا دایاں ہاتھ اپنے قدرت کے ہاتھ میں پکڑ لیا، اور امور قدسیہ کی چیز جو بہت ہی اعلیٰ تھی، سید صاحب کے سامنے کی اور فرمایا کہ تجھے یہ اور ایسی کئی چیزیں دونگا۔ (صراط مستقیم صفحہ ۱۶۴، سطر ۱۹)۔

تو یہاں سید صاحب تو نہ رعب میں آئے اور نہ بے حواس ہوئے مگر انبیائے کرام کو دیوبندی بے حواس بتاتے ہیں، معلوم ہوا کہ یہ لوگ حضرات انبیائے کرام کو اپنے مولویوں سے بھی حقیر سمجھتے ہیں۔

دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی صاحب نبیوں کے برابر ہیں۔

ان (تھانوی صاحب کے مرید دیوبندی) نے پرچہ پیش کیا اس میں یہ لکھا تھا، کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

(مزید المجید تھانوی، ص ۱۸، سطر ۱۹، اشرف المعمولات، ص ۵، سطر ۶)

نوٹ:- انوار علی پور وغیرہ سے غیر ذمہ دارانہ لوگوں کے حوالے دیکر علمائے اہل سنت کو بدنام کرنے والے دیوبندی اپنے مریدین کا بھی عقیدہ ملاحظہ کرلیں۔

(معاذ اللہ) انبیائے کرام چمار سے بھی زیادہ ذلیل۔

یقین جان لینا چاہیئے، کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان، ص ۱۶، سطر ۹)۔

نوٹ:- اللہ کی بڑی مخلوق انبیائے کرام پر چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہونے کا لفظ بولنا کس قدر بے دینی اور ڈھٹائی ہے، واضح باد کہ یہاں دیوبندی جو فریب دیتے ہیں، اس کے مفصل جوابات پہلے "دیوبندیوں کے عقائد بابت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بحث میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ ہوں، کیا کوئی مسلمان دیوبندیوں سے دریافت کرسکتا ہے، کہ چمار تو بے ایمان ہونے کی حیثیت سے بھی ذلیل ہے، تو کیا معاذ اللہ، انبیائے کرام کو بھی تم ایسا ہی سمجھتے ہو، اور کیا دیوبندیوں کی چماروں سے کوئی خاص رشتہ داری ہے، جس کی وجہ سے چمار کو انبیاء سے کم ذلیل اور انبیاء کو چمار سے زیادہ ذلیل بنانے کی جرأت کی جارہی ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

حضرات انبیاء سے محبّت کی ضرورت ہی نہیں۔

میں کم بخت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کہ مجھ سے محبّت ہو خود حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی طبعی محبت کرنا فرض نہیں،

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۶۴، سطر ۷)۔

دیوبندی مولویوں سے محبّت کرنا ضروری ہے۔

اپنے پاس اعمال وغیرہ کا تو کچھ ذخیرہ نہیں، صرف بزرگوں کی دعا اور محبت ہی ہے .... اس کا ہر شخص کو اہتمام کرنا چاہیئے، (افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۵۴۴، سطر ۱۹)

معاذ اللہ نبی ناکارے لوگ ہیں

ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے، کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے

(تقویۃ الایمان ص ۳۳)

کعبہ معظمہ کے متعلق دیوبندیوں کے عقائد

استنجا کے وقت کعبہ شریف کو پیٹھ کرنا جائز ہے۔

سوال:- استنجا کرنا یعنی آبدست لینا قبلہ کی طرف منہ یا پُشت کر کے کیسا ہے؟

الجواب:- چونکہ کوئی دلیل نہی کی نہیں، اس لئے جائز ہے۔ (امداد الفتاوٰی، ج ۱، ص ۳، سطر ۲۱)۔

نوٹ:- حالانکہ کتب فقہ میں مصرح ہے، کہ وقت استنجا بھی قبلہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا بے ادبی ہے، علامہ عابدین فرماتے ہیں:-

لما فی المنیۃ ان ترکہ ادب، الخ۔ (فتاوی شامی، ج ۱، ص ۲۳۳)

تو معلوم ہوا، کہ ایسے فتوے دیکر ہر شعائر اللہ کی بے ادبی کرنا یہ دیوبندیوں کا ہی مذہب ہے۔

سجدہ کرنے کے لئے کعبہ کی طرف مُنہ کرنا کوئی شرط نہیں۔

یہ سوال کہ سجدہ میں استقبال قبلہ تو ہو نا ضروری ہے۔ اور اس میں اس شرط کا التزام نہیں ہو سکتا، اس کا جواب یہ ہے، کہ یہ شرط اجتہادی ہے، اس میں اختلاف کی گنجائش ہے، چنانچہ نیل الاوطار باب التکبیر للسجود میں ہے، کہ حضرت ابن عمرؓ کے نزدیک سجدۂ تلاوت میں وضو شرط نہیں، اور ابو عبدالرحمٰن کے نزدیک استقبال قبلہ کی بھی شرط نہیں۔ الخ۔

(بوادر النوادر تھانوی، ص ۱۳۹، سطر ۷)۔

نوٹ:- معلوم ہوا، کہ شوکانی غیر مقلد اور تھانوی صاحب دونوں مذہبی بھائی ہیں، اور ان کو آزادی ہے کہ بلا وضو سجدہ کیا کریں، حالانکہ فقہائے احناف نے تصریح فرمائی ہے، کہ بلا وضو نماز پڑھنا کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ رد المختار میں ہے۔

وانما اختلفوا اذا صلی لا علی وجہ الاستخفاف بالدین فان کان علی وجہ الاستخفاف ینبغی ان یکون کفرا عند الکل۔ (رد المختار، ج ۱، ص ۵۷، سطر ۲۳)۔

معلوم ہوا، کہ سجدہ بغیر وضو بصورت استخفاف تو کفر یقینی ہے، اور بصورت عدم استخفاف بھی فسق تو پھر بھی یقینی ہوگا، خود اشرف علی لکھتا ہے۔

جس کے کفر میں اختلاف ہو، اس کا فسق یقینی ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۳۵۲، سطر ۱۶)۔

دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہ ہے

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی،

(مرثیہ، مصنفہ صدر دیوبند، ص ۱۳، سطر ۷)۔

نوٹ:۔ خداتعالٰی تو فرمائے کہ ہر شخص کو امن اس پاک جگہ یعنی کعبہ میں حاصل ہو جاتا ہے، مگر دیوبندی اقرار کرتے ہیں، کہ ہمیں کعبہ میں بھی اطمینان نہ ہوا، بلکہ کعبہ میں بھی ہمارے قلوب گنگوہی کی طرف متوجہ رہے، تو نماز بھی گنگوہ ہی طرف پڑھی گئی۔

یہ ہیں نام نہاد خادمانِ اسلام۔ تمام دنیا تو گھر بار چھوڑ کر کعبہ شریف کا طواف کرے، مگر دیوبندی کعبہ شریف سے روگردانی کر کے گنگوہ کے طواف کے مشتاق ہیں۔

مدینہ عالیہ کے متعلق دیوبندیوں کی بداعتقادی

مدینہ عالیہ اور تھانہ بھون ایک ہی جیسے ہیں۔

جیسا مدینہ شریف میں رہ کر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا۔ اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا یہاں پر (تھانہ بھون) بھی رہ نہیں سکتا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴، ص ۲۷)۔

اور تھانہ بھون میں سب بیحیا ہی رہتے ہیں،

یہاں (تھانہ بھون) پر تو جو بہت ہی بے حیا ہو گا وہی ٹھہر سکتا ہے، الخ۔ (افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۲۶۵)۔

نوٹ:۔ ناظرین اندازہ فرمالیں، کہ پہلے تو تھانوی صاحب نے مدینہ عالیہ اور تھانہ بھون کو ہم مثل قرار دیا اور پھر تھانہ بھون کو بے حیائی کا مرکز قرار دیا، تو حد اوسط حذف کرنے کے بعد طیبۃ البلاد مدینہ عالیہ کے متعلق دیوبندیوں کی بداعتقادی کا کس قدر شرمناک مظاہرہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، انا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ اور فرمایا واہل بیتی (مشکوٰۃ)۔

یعنی جو مسلمان قرآن مجید اور اہل بیت کے ساتھ وابستگی رکھنے والے ہیں، وہ ہدایت پر رہیں گے۔ اور ان کے متعلق بداعتقادی رکھنے والے گمراہ ہو جائیں گے، اب آپ قرآن مجید و اہل بیت نبوت کے متعلق دیوبندی مجدیوں کی بداعتقادی خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما کر دیوبندیوں کی صالحیت یا بداعتقادی کا خود ہی فیصلہ فرمائیں، چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

قرآن مجید کوئی فصیح بلیغ کلام نہیں ہے

اس جگہ مفسرین یہ معنی کرتے ہیں، کہ قرآن بلیغ اور فصیح کلام ہے اس کی مثل کوئی ایسی بلیغ اور فصیح کلام لاؤ، لیکن یہ خیال کرنا چاہیئے، کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا، کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحا بلغا کے

نہیں آیا، اور یہ کمال بھی نہیں۔ (بلغۃ الحیران، امام ششم، دیوبندی مذہب، ص۱۲، سطر ۱۴)۔

نوٹ :- خدا تعالےٰ نے عرب کے بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء کو اعلان فرمایا، کہ اگر تمہارے خیال میں یہ قرآن خدا کا کلام نہیں، اور کسی بندے کا کلام ہے، تو اے عرب والو! تم سے بڑھ کر تو عربی زبان کا کوئی بھی فصیح و بلیغ نہیں، تو فاتوا بسورۃ من مثلہ، ایک صورت تو اس جیسی بنا کر لاؤ، اور اگر تم قرآن کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ نہ کر سکے تو تمہیں معلوم ہو جائیگا، کہ یہ کلام بندے کا نہیں، بلکہ خدا کا ہے۔ خدا تعالےٰ تو قرآن کی فصاحت کا اعلان فرماوے، مگر دیوبندی اس کے بھی منکر ہوئے۔ ملا علی قاری صاف فرماتے ہیں، والاعجاز حصل بنظمہ ومعناہ (شرح فقہ اکبر مجتبائی ص۱۸۶)

تو اے امت دیوبندیہ! فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔

قرآن مجید خدا کا کلام ہی نہیں ہے!

اس کے دربار میں ان (نبیوں) کا تو یہ حال ہے، کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، وہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں، اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے، اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں، سو لئے آمنا و صدقنا کے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ (تقویۃ الایمان، ص۳۴، سطر ۱۹)۔

نوٹ :- دیوبندیوں کے عقیدہ میں جب انبیاء کا یہ حال ہے، کہ معاذاللہ رعب سے بے حواس ہو جاتے ہیں، اور کلام سمجھ نہیں سکتے، اور دوبارہ دریافت کر نہیں سکتے، بلکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ کر آمنا و صدقنا کہہ لیتے ہیں، یہ تو باہمی مشورہ ہوا، کلام الٰہی تو نہ ہوا، کیونکہ کلام الٰہی تو بے حواسی میں سمجھ نہیں دوبارہ دریافت نہ کیا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ ہے ان بے دینوں کا ایمان۔ اگر آج آریوں یا عیسائیوں کی نظر اس کتاب پر پڑے، تو وہ اسلام اور کتاب الٰہی پر کیسے حملے کریں، اور جو دیوبندی وہابی اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں، اور گنگوہی صاحب فرماتے ہیں، کہ اس کتاب تقویۃ الایمان کا ہر گھر میں رہنا عین ایمان ہے۔ تو وہ کس منہ سے قرآن پاک کو کلام الٰہی کہیں گے؟

قرآن پر پیشاب کرنا اچھا ہے

ع۱ اس نے کہا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے، کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے، حضرت نے فرمایا بیان تو کرو۔ اُن صاحب نے کہا، کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں، حضرت نے فرمایا، یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔ (مزید المجید تھانوی ص۶۶، سطر ۳۳)۔

ع۲ .... آپ نے فرمایا کہ یہ بہت مبارک ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج۷، ص۱۳۳، سطر ۳)۔

نوٹ :- تھانوی صاحب نے ایسی مردود تعبیر کا اتہام حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب پر لگایا ہے، اور ایسے ناپاک نظریہ کو ایک بزرگ کے منہ پر تھوپ کر اپنی بداعتقادی کا مظاہرہ کیا ہے، کیا

کوئی دیوبندی صاحب حضرت شاہ صاحب کی کسی اپنی کتاب میں دکھا سکتے ہیں، کہ آپ نے ایسا فرمایا، ورنہ قرآن پر پیشاب کرنے کو مبارک تصور کرنا یہ دیوبندیوں کا ہی عقیدہ ہے، حالانکہ خوابوں کی ایسی غلط تعبیرات کی نسبت شاہ صاحب کی طرف کرنا بالکل غلط ہے۔ گنگوہی نے اسے تسلیم کیا ہے۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ ح۳ ص۸۰ سطر۲۱)

قرآن مجید کا فنا ہو جانا ممکن ہے

ونیز بعد از اخبار ممکن است، کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود۔ پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد از انزل ممکن است۔ الخ۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل ص۱۴۴، سطر۲۳)۔

نوٹ:۔ مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقویۃ الایمان میں جب یہ لکھا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے برابر کا نبی پیدا ہونا ممکن ہے، تو اس پر علمائے اسلام نے اعتراض کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضورؐ کا شریک وہمسر پیدا ہونا محال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے، تو اب اگر حضورؐ کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا، تو خدا تعالیٰ کے فرمان خاتم النبیین کا جھوٹا ہونا لازم آئیگا، اور کذب الٰہی محال ہے، لہٰذا حضورؐ کے برابر کسی نبی کا پیدا ہونا بھی محال ہے، جو کہ ہرگز ہرگز داخل قدرت الٰہیہ نہیں ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی اسمٰعیل صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں کہا، کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیوے، پھر تو آیت خاتم النبیین کی تکذیب نہ ہوگی، جس میں امام دیوبندیہ نے صاف اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو کوئی حرج نہیں ہے، حرج تو صرف اس میں ہے، کہ کہیں بندے خدا کے جھوٹ پر مطلع نہ ہو جائیں تو اگر خدا ان کو بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو پھر تکذیب کہاں سے آئیگی، یعنی جھوٹ بولنے میں خدا کو ڈر صرف بندوں کا ہے، ویسے اس کے لئے جھوٹ بولدینا کوئی بڑی بات نہیں۔

مسلمان فیصلہ فرمالیں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہے یا مرتد، دیکھو شفا شریف، امام قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں، ۔"جس نے نبیوں کا جھوٹا ہونا جائز سمجھا فھو کافر باجماع"۔ شفا ص۳۶۱۔

جب انبیاءؑ کے لئے جھوٹ جائز ماننے والا کافر ہے تو خدا تعالیٰ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا، اور پھر ظالم نے صاف کہدیا کہ نعوذ باللہ قرآن مجید کا فنا ہو جانا ہی ممکن ہے، اور فنا ہونا صفت مخلوق کی ہے، تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں قرآن مجید بھی حادث اور مخلوق ہے۔

خدا کے کلام لفظی یعنی قرآن مجید کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔

۱۔ خلاصہ یہ نکلا، کہ ما بہ النزاع بین الفریقین امکان فی الکلام اللفظی ہے۔

(الجہد المقل صدر دیوبند ح ۱، ص۴۲)۔

۲۔ صدق اور کذب میں تقابل تضاد ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مرتبہ کلام لفظی میں مقدور ہیں، الخ۔

(بوادر النوادر تھانوی ص۲۱۰، سطر ۵ وغیرہ)۔

۳- تو اس قسم کے تکلم علی الاخبار عن غیر الواقع بالکلام اللفظی کی جس کا مشہور عنوان طلبہ میں اس وقت امکان کذب ہو گیا ہے، جو کہ بوجہ موحش و موہم للعوام ہونے کے قابل ترک ہے......
امتناع بالغیر کے تو ہم قائل ہیں، لیکن اس سے امکان بالذات کی نفی نہیں ہوتی۔ فانتصر المثبت و بہت النافی واسکت فالحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ علی اعلائہ الحق وازھاقہ الباطل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ولنعم ماقیل ان الحق یعلو ولا یعلی۔ الخ۔ (بوادر النوادر، ص ۱۸۱ھ ۱۸۳ھ، مختصراً سطر ۸ و ۱۰ و ۱)۔

نوٹ:- خدا تعالےٰ کے کلام لفظی یعنی قرآن مجید اور کلام اللہ میں امکان جھوٹ ماننا کس قدر دیوبندی مولویوں کی بے علمی اور معتزلانہ بداعتقادی ہے، اور پھر تھانوی صاحب خود معترف ہیں، کہ واقعی یہ عنوان خدا تعالیٰ کی بے ادبی کا ہے، لہٰذا عوام کی وحشت کی وجہ سے اسے ترک کر دینا چاہیئے، افسوس کہ تھانوی صاحب خدا کے خوف سے تو نہ ڈرے اور عوام کے ڈر سے خوف زدہ ہیں، کہ کہیں لوگ ہمیں بے دین سمجھ کر ہدیے، حلوے منڈے، گلگلے وغیرہ دینا بند ہی نہ کر دیں، اور پھر تھانوی صاحب خدا کے کلام میں جھوٹ کا امکان ثابت کر کے فرماتے ہیں، الحمد للہ! ہم نے اپنے خدا کے جھوٹ کا ثبوت دیدیا، مبارکاً، یعنی ہمیں اور ہمارے خدا کو جھوٹ پر حمد مبارک، علی اعلائہ الحق، یعنی ہم نے اپنے خدا کے جھوٹ کا برحق ہونا ثابت کر دیا۔ اور جاء الحق وزھق الباطل، یعنی جھوٹ خدا کے لئے پکا ہو گیا، اور باطل یعنی اس کا سچا ہونا خدا سے دور کر دیا گیا، پھر فرمایا الحق یعلو یعنی خدا کا جھوٹ ہی ہمیشہ بلند رہیگا۔ اس پر کبھی خدا کا سچا ہونا بلند نہ ہو سکے گا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

دیوبندی عذر | کلام نفسی اور کلام لفظی میں فرق ہے۔ کیونکہ کلام لفظی حادث ہے اور وہ قدیم ہے، لہٰذا اگر کلام لفظی میں جھوٹ کا امکان مان لیا جاوے۔ تو خدا تعالےٰ کے کلام نفسی میں کوئی فرق نہیں آتا، اور نہ ہی خدا کی توہین ہوتی ہے۔ (دیوبندیہ کی یہ مشہور فریب کاری ہے)
(بوادر النوادر و جہد المقل وغیرہ)۔

اسلامی جواب | کلام لفظی تعبیر کس سے ہے، کسی معنی سے ہے یا یہ معنی سے علیحدہ الفاظ ہیں، ضرور ہے کہ معنی سے تعبیر ہے، اور معنی کلام نفسی ہے، اب ہم یہ پوچھتے ہیں، کہ صدق کذب اولاً معنی کو عارض ہوا یا الفاظ کو، ضرور ہے کہ معنی ہی کو عارض ہے، اس کے ذریعے سے الفاظ پر، تو کذب کلام نفسی پر ہوا یا صرف کلام لفظی پر، معنی اگر مطابق واقع ہیں تو صادق ورنہ کاذب، الفاظ اگر اس کے موافق ہیں تو یہ صادق ہو گا تو وہ بھی صادق اور یہ کاذب تو وہ بھی کاذب، اور اگر موافق نہیں تو تعبیر ہی نہ ہوئی، بشر کا کلام لیجئے، زید کے ذہن میں ایک معنی ہیں، زید قائم اب اگر الفاظ میں زید لیس بقائم ہیں، تو سرے سے اس کی تعبیر ہی نہ ہوئی، اور اگر زید قائم ہے تو معنی صادق ہونگے، تو یہ بھی صادق ہو گا، اور

وہ کاذب تو یہ بھی کاذب الخ۔ (لہٰذا خدا کے کلام نفسی میں امکان جھوٹ ماننا دیوبندیہ کی سراسر جہالت ہے)۔
(ملفوظات اعلیحضرت بریلوی رضی اللہ عنہ، ح ۴ صفحہ ۳)۔

فالحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکا علی اعلائہ الحق وازہاقہ الباطل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔

خاندان اہلبیت نبوت کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

ثقل اول کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے متعلق دیوبندیوں کی از حد درجہ بداعتقادی تو آپ نے ملاحظہ کرلی اب ثقل ثانی یعنی اہلبیت نبوی کے متعلق دیوبندی مولویوں کی ناپاک جرأتیں اور بداعتقادی بھی ملاحظہ کیجئے۔
چونکہ دیوبندی مذہب خارجیت و یزیدیت کی پیداوار ہے، اور انہیں دیوبندیوں کے پیشواؤں نے ہی اولاً حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو بدعتی قرار دیکر آپ کو شہید کرنے تک دریغ نہ کیا تھا، اور پھر کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کے انہیں دشمنوں نے اہلبیت اطہار پر جو مظالم ڈھائے وہ کسی سے مخفی نہیں، پھر ستم یہ کہ ان ظالموں نے تو آل رسول کی زندگی میں یہ جفاکاریاں کی تھیں، مگر دیوبند کے شیخ الحدیثوں مولویوں نے تو آج تیرہ سو برس گزرنے کے بعد بھی خاندان رسول کو قبروں میں بھی ایذائیں دینے اور انکی گستاخیاں کرنے میں اپنی خارجیانہ روش و یزیدیت کا پورا پورا مظاہرہ کرکے اہل بیت رسول کی ایذارسانی میں حد کردی ہے، اہلبیت نبوت کے متعلق دیوبندی علماء کی بداعتقادیوں کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرنا بھی حرام ہے۔

۱۔ ذکر شہادت کا ایام عشرۂ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے۔
(فتاوی رشیدیہ، ح ۱، صفحہ ۸۵، سطر ۵)۔

۲۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام اگرچہ بروایات صحیح ہو، یا سبیل لگانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔
(فتاوی رشیدیہ ح ۳، صفحہ ۱۱۳، سطر ۱۵)

حضرت امام حسین علیہ السلام کا غم کرنا حرام ہے۔

سوال:۔ غم کرنا امام حسین کا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔
الجواب:۔ غم اس وقت تھا، جب آپ شہید ہوئے تمام عمر غم کرنا کسی واسطے شرع میں حلال نہیں، فقط واللہ تعالٰے اعلم۔ (رشید احمد گنگوہی عفی عنہٗ)۔
(فتاوی رشیدیہ، ح ۲، صفحہ ۱۴۳، سطر ۱۶)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ دیوبندی ملاؤں کے عقیدہ میں امام علیہ السلام کا غم اور ذکر کرنا بھی منع ہے یہ ہے ان کی یزیدیت کا کرشمہ، ورنہ علمائے اہل سنت وجماعت کے سینوں سے تو سانحہ کربلا کی داستان غم

کسی وقت بھی فراموش نہیں ہوسکتی، اور جمیع علمائے سلف و خلف عشرہ محرم میں ذکر و غم امام عالی مقام علیہ السلام کا صحیح روایات و شرعی حدود کے اندر کرنا جائز سمجھتے ہیں، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی فرماتے ہیں،

در تمام سال دو مجلس در خانۂ فقیر منعقد میشوند، مجلس ذکر وفات شریف و مجلس شہادت حسینؓ اول کہ مردم روز عاشورا یا یک دو روز پیش ازیں قریب چار صد جمع میشوند ذکر فضائل حسین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان می آید لائی تو لہانیز مذکور می شود خوابہائے موحش کہ حضرت ابن عباس و دیگر صحابہ دیدہ اند دلالت بر فرط حزن واندوہ روح مبارک جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم میکنند مذکور گردد بعدازاں ختم قرآن مجید و پنج آیت خواندہ برماحضر فاتحہ نمودہ می آید۔ (دیوبندیت فنا) -

(فتاوی عزیزی حصہ اول مطبوعہ مجتبائی، صد ۱۰۵، سطر ۱ وغیرہ)

اور اگر ذکر حسین محض تشبہ روافض کی وجہ سے ہی حرام ہے تو پھر دیوبندیوں کو نماز وغیرہ بھی چھوڑ دینا چاہیئے، کیونکہ روافض بھی نماز پڑھتے ہیں، تو ان سے مشابہت نہ ہوجائے اور پھر لطف یہ کہ دیوبندی امام حسین علیہ السلام کے ذکر و غم کو حرام کہتے ہیں اور اپنے مولویوں کا غم و ذکر بلکہ انکا ماتم پیٹنا و نوحہ کرنا بھی جائز سمجھتے ہیں، چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے مرنے کے بعد دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے ایک باقاعدہ مرثیہ تصنیف کیا، جس میں وہ گنگوہی صاحب کے متعلق ماتم کرتا ہوا لکھتا ہے۔

۱۔ طفیل مرشد عالم رشید الدین والملۃ — نکل جائے غم میں دم بانور ایمانی

۲۔ ہزاروں غم ہیں دنیا میں بنا میں نام کس کس کا — غم مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ جدانی

۳۔ جہاں تھا خندۂ شادی وہاں ہے نوحۂ ماتم — جو تاج خسروی تھا آج ہے کشکول ساسانی

دیکھیئے یہاں سب کچھ جائز ہے، اور پھر تمنا کی جارہی ہے کہ مرتے دم تک ہمیشہ گنگوہی صاحب کا غم ہی کرتے رہیں، مگر امام حسینؓ کا اب غم کرنا منع ہے۔ معلوم ہوا کہ روافض تو حد سے بڑھ کر خراب ہوئے اور دیوبندی اہل بیت کے دشمن و منکر بن کر بالکل ہی برباد ہوگئے، اور رافضی دیوبندی دونوں پارٹیاں افراط و تفریط کا شکار ہوئیں

حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراؓ کی شان میں دیوبندیوں کی گستاخی

معاذ اللہ سیدۃ النساءؓ نے ایک دیوبندی مولوی کو لباس پہنایا۔

ایک دن جناب ولایت مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا، پس جناب علی المرتضیٰ رضؓ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپکے بدن کی خوب اچھی طرح سے شست و شوکی، جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست و شو کرتے ہیں، اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے

آپ کو پہنایا، (معاذ اللہ) ۔ (صراط مستقیم اردو مصنفہ مولوی اسمٰعیل امام اول دیوبندی مذہب ص ۳۰ سطر ۸ وغیرہ صراط مستقیم فارسی صفحہ ۱۶۴ سطر ۳)۔

نوٹ:۔ یہ امام دیوبندیہ مولوی اسمٰعیل ہے، جسے دیوبندی شہید وغیرہ کہہ کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا کرتے ہیں، اسلامی نظریہ کے خلاف مولوی اسمٰعیل کی یہ بڑا کہ نعوذ باللہ حضرت علی رضی مولوی سید احمد صاحب کو بچوں کی طرح غسل دیا، یعنی جس طرح ماں بچے کو خوب بلا دریغ دھوتی ہے، معاذ اللہ حضرت علی رض نے بھی مولوی سید احمد صاحب کو ایسا ہی غسل دیا، یہ کس قدر مولا علی رض کی شان میں مولوی اسمٰعیل کی بد اعتقادی کا مظاہرہ ہے۔ کیا بالغ آدمی کو کوئی بھی انسان بچوں کی طرح شست وشو کر کے غسل دے سکتا ہے، (معاذ اللہ) پھر وہ خاتون جنت کہ جن کے دامن پاک کے صدقے کائنات کو پردہ داری نصیب ہوئی، ان کے بارے دیوبند کے شہید کی یہ جرأت کہ معاذ اللہ سیدۃ النساء نے ایک اجنبی آدمی کو بلا پردہ لباس پہنایا، اس سے بڑھ کر لخت جگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور کیا گستاخی ہوسکتی ہے، ایسے افترا باندھتے ہوئے ان دشمنانِ اہل بیت نبوت کو ذرہ خوف نہ آیا، اگر کوئی شخص کسی دیوبندی مولوی صاحب کو کہے کہ مولوی صاحب آپکی بیٹی نے آج رات کو مجھے لباس پہنایا، تو پھر دیکھیئے کہ مولوی صاحب کس طرح جوش میں آکر اس بیچارے پر فتوے جڑتے ہیں، مگر جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں یہ گستاخی کرتے ہوئے دیوبندیوں کو ذرہ خوف نہ آیا، یہ لوگ (DAY OF JUDGMENT) محشر میں کیا منہ دکھائیں گے۔

امام حسین علیہ السّلام کی سبیل کا پانی حرام

۱۔ محرم میں سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناردرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں، فقط ۔ رشید احمد۔ (فتاویٰ رشیدیہ ح ۳، ص ۱۱۳)۔

۲۔ چونکہ شربت وسبیل کے بارے میں عام جہلا تقرب غیر اللہ کی نیت رکھتے ہیں، حالانکہ تقرب صرف اللہ کا حق ہے، اس لئے اس قسم کا شربت و پانی ناجائز وحرام ہے۔

(بیان مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی دیوبندی، اخبار جنگ ۸ ستمبر ۱۹۵۵ء ص ۶ کالم ۲، سطر ۲۴)۔

نوٹ:۔ امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی تو حرام، مگر دیوبندی فتوے میں ہندؤں کی سودی روپے کی سبیل کا پانی حلال و پاک ہے۔ (دیکھو بحث، دیوبندی فقہ کے مسائل)۔

امام حسین علیہ السّلام کا روضہ حرام بنا ہوا ہے۔

بعض تمثیلاً کہتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے روضے پختہ بنے ہوئے ہیں، یہ کیسے درست وجائز ہوئے؟ الخ۔

الجواب:۔ قبور پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے، بنانے والے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گناہگار ہیں، (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱، ص ۱۲۱ سطر ۵)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضہ یہ سب حرام ہیں، معاذ اللہ جن محبوبان بارگاہ الہٰی پر رحمت الٰہیہ کا ہر وقت نزول ہو، ان پر دیوبندی ہر وقت حرام کا سایہ بتاتے ہیں، خیر مسلمانوں کے پیشواؤں کی قبروں پر فرش تو لگواۓ دیوبند حرام ٹھہرا، مگر منڈی چشتیاں کے دیوبندی مولوی کی قبر جو عید گاہ کے قریب بنی ہوئی ہے، اس پر فرش پختہ اور کتبہ جو لگایا گیا ہے، اس بیچارے پر اس قدر حرام کاری کا بوجھ کیوں ڈال دیا گیا ہے، جس صاحب کی مرضی ہو وہاں جاکر ملاحظہ کرلے، دیوبندیوں کی قبروں پر تو سب کچھ جائز مگر امام حسین علیہ السلام کی قبر پاک پر سب حرام، ان خارجیوں کو خدا ہی سنبھالے۔

جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتون جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی توہین و ہتک کا از حد درجہ خطرناک دیوبندی اقدام

معاذ اللہ ایک دیوبندی مولوی حضرت فاطمۃ الزہرا رض کے سینے سے لگا۔

ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا، ہم اچھے ہو گئے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، ص ۳۷، سطر ۸)۔

نوٹ:۔ یہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہے، جسے دیوبندی حکیم الامت وغیرہ کے خطابات سے یاد کیا کرتے ہیں، اور اسے رسول اللہ کے مقام تک پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتے، تھانوی صاحب کہتے ہیں، کہ ہمارے مولوی فضل الرحمٰن صاحب بیمار ہو گئے تھے، تو معاذ اللہ خاتون جنّت رض نے اُن کو سینے سے لگایا، اور مولوی صاحب خاتون جنّت رض کے سینے سے لگ گئے اور درست ہو گئے، (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔

مسلمانو تمہیں تمہارے ایمان کی قسم تھوڑی دیر کے لئے سچے ایمان سے غور کرو اور لخت جگر نبی کے مقام عزت کو بھی یاد کرو، جو انہیں اُن کے رب نے تطہیر سے عطا فرمائی، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ فاطمہ رض میرے دل کا ٹکڑا ہے، جس نے فاطمہ رض کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، (مشکوٰۃ)۔

مسلمانو غور کرو! اور دیوبند کے حکیم الامت تھانوی صاحب کی یہ جراءت تو دیکھو، کہ اس نے کس قدر نورِ نبوّت حضرت خاتون جنت کی عزت و رفعت سے بغاوت کی، اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیٹی کے شرم و حیا پر کس قدر ظالمانہ حملہ کیا، کہ معاذ اللہ! آپ ایک غیر محرم اجنبی آدمی کے سینے سے لگیں، اور وہ دیوبندیوں کا مولوی بھی معاذ اللہ آپ کے سینے سے لگا، (الامان الحفیظ)۔

مسلمانو! خدارا سوچو، کہ مرزا صاحب قادیانی نے تو ناپاک جراءت کر کے جگر گوشۂ رسولؐ پر حملہ کیا تھا۔ کہ معاذ اللہ مائی صاحبہؓ نے مرزا کا سر اپنی ران پر رکھا، مگر تھانوی صاحب تو اس بتولؓ کے پاک سینے تک کی

بیحرمتی کی جرأت کر گئے۔ دیوبندی تو خاندان نبوت کی دشمنی اور ہتک (INSULT) میں مرزائیوں سے بھی بڑھ گئے، مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے تو یہ کہا یا نہ۔ ہمیں ہرگز ایسی امید نہیں ہو سکتی، اور نہ اُن کی کوئی کتاب ہے، جس میں یہ بیہودگی مندرج ہو، معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تھانوی صاحب کا گھڑا ہوا بہتان ہے، اور خارجی یزیدیوں کو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو دل میں بغض و کفر تھا آخر کار ان لوگوں نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک نورانی صاحبزادی پر حملہ کر کے اپنا بغض نکالا۔

علمائے اہل سنت وجماعت کے سرتاج اعلیحضرت بریلوی مولٰنا احمد رضا خاں صاحب مرحوم فرماتے ہیں ؎

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

سید الشہدا شہید کربلا حضرت امام حسین علیہ السّلام پر دیوبندیوں کا یزیدانہ حملہ

معاذ اللہ حضرت امام حسین علیہ السلام ظاہر و باطن کے اندھے تھے۔

جس نے اس حکم کا خلاف کیا مثنائی اس کی مثل اُس شخص کے ہے، جو فکر سے نہ چلے، بلکہ اپنے آبا و اجداد کے طریقے پر خلاف راہ ہدایت سوا سوچنے کے چلے، جدھر اس کا منہ آجائے ادھر ہی چلا جائے اور جو دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں یمشی مکبا ہو کر نہیں چلتا۔ بلکہ سویًا ہو کر چلتا ہے، اور علی وجہہ ہو کر یعنی جدھر منہ آجائے ادھر نہیں چلتا، بلکہ صراط مستقیم دیکھ کر چلتا ہے، ان دونوں شخصوں میں کون اندھا ہوگا ؎

کور کورانہ مرد در کربلا　　تا نیفتی چوں حسینؓ اندر بلا

(بلغۃ الحیران مصنفہ امام ششم دیوبندی مذہب، ص ۳۹۹، سطر آخر)

نوٹ:۔ یہ تفسیر مولوی حسین علی صاحب آیت افمن یمشی مکبا کی کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ حالت کفار کی بیان ہو رہی ہے، کیونکہ اس سے قبل ان الکافرون الا فی غرور، صاف موجود ہے، بعض مفسرین فرماتے ہیں، کہ مکبًا سے مراد ابوجہل ہے، اور بعض فرماتے ہیں، کہ سارے کافر مراد ہیں، (دیکھو تفسیر حقانی) مگر افسوس صد افسوس کہ امام دیوبندیہ نے مکبًّا کا مصداق امام عالی مقام کو بنا کر اور آپ کو کور رو بنا کر معاذ اللہ ابوجہل اور کفار سے ملا دیا، جس کے نور باطن و عالمگیر روحانیت کے سامنے کائنات کی فہم و دانش زانوئے ادب بچھائے اس ذات پاک پر کج رو ہونے کا حکم لگانا جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑھ کر اور کیا ہتک ہو سکتی ہے؟۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بیویوں ازواج مطہرات امہات المؤمنین کے متعلق دیوبندی علماء کے ناپاک عقائد

(معاذ اللہ) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کو مولوی اشرف علی نے اپنی بیوی سے تعبیر کیا۔

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عقد ثانی کا داعی کیا پیش آیا تھا، فرمایا ان کی سادگی، دینداری اور بے نفسی،...... جی چاہتا تھا، کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے،...... ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی،...... نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی، کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں، اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی، وہی نسبت ان کو ہے، (معاذاللہ)

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۶۸، سطر ۲۳)۔

منوٹ:۔ یہ مولوی اشرف علی صاحب کا ملفوظ ہے، چونکہ تھانوی صاحب امت دیوبندیہ کے حکیم الامت ہیں، اس لئے ہم تو از حد حیران ہیں، کہ کیا کہیں؟ بہتر یہی ہے، کہ ناظرین تھانوی صاحب کے اس ناپاک نظریہ پر خود غور کر کے فیصلہ فرمالیں خود وہ الفاظ بھی پر اسرار ہیں۔ خیر ہمیں اس سے بحث نہیں۔

یہ معاملہ تو دیوبندی حضرات ہی جانیں، مگر ہمیں تو اس امر پر از حد حیرت ہے، کہ تھانوی صاحب کا خواب میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مکان میں آنے والی دیکھ کر یہ کہنا کہ اس سے میں یہ سمجھا، کہ عائشہ صدیقہ رض کی عمر کی کوئی عورت میرے ہاتھ لگنے والی ہے، اس سے بڑھ کر ام المؤمنین کی توہین کا اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے، اور تھانوی صاحب کی بے ادبی کا اور کیا مزید ثبوت ہو سکتا ہے، کہ فرمان الٰہی تو یہ ہے، وازواجہ امھاتھم یعنی اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں، اور تھانوی صاحب ماں کو دیکھ کر بیوی سے تعبیر کرتے ہیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں دن مجھے فلاں دیوبندی مولوی صاحب کی ماں خواب میں ملی تھی، تو میں نے یہ سمجھا کہ اس جیسی عورت میرے ہاتھ لگنے والی ہے، تو دیوبندی جل اٹھیں، مگر آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی کو اپنی جورو سے تشبیہ دیتے ہوئے انہیں کچھ خوف خدا نہ آیا، فالی اللہ المشتکیٰ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کی مزید توہین

پرسوں شب میں گھر میں، ایک عجیب خواب دیکھا، کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں، وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں، یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔

انہوں نے دریافت فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، اتنے میں کسی نے کہا، کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں، اب بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں، کہ صورت و شکل وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے، یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں، (معاذ اللہ)۔

(حکیم الامت مصنفہ عبد الماجد دریا آبادی مطبوعہ معارف اعظم گڑھ، ص ۵۵۹)۔

نوٹ:۔ یہ خواب اشرف علی صاحب کے خاص حواری عبد الماجد دریا آبادی نے گھڑا ہے، اس میں اس نے تھانوی جی کی نئی بیوی کو معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو اور تھانوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص الخاص نسل بنایا ہے، پھر اس نے جب یہ خواب تھانوی جی کو لکھ کر بھیجا ہے، تو وہ اس کی تعبیر میں لکھتا ہے، کہ "بعض اوصاف میں میری نئی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ کی وارث ہے"۔ (نعوذ باللہ)۔

کہاں ایک ہندوستانی عورت اور کہاں ذات پاک صدیقہ اور پھر اسی خواب کے متعلق تھانوی جی کہتے ہیں۔

رویائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا یہ حجت شرعیہ سے ثابت ہے، اس لئے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا شرعاً ماذون فیہ ہے۔ (حکیم الامت مصنفہ عبد الماجد دریا آبادی ص ۵۵۹)۔

مسلمان اندازہ فرمالیں، کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر اپنی کمسن بیوی کے متعلق کہنا کہ معاذ اللہ حضرت صدیقہ مولوی اشرف علی کے گھر آنے والی ہیں، العیاذ باللہ، العیاذ باللہ۔ حضرت صدیقہ کی وہ ذاتِ پاک کہ جن کی سواری کی مبارک اونٹنی کے پاؤں کے غبار پر ہماری مائیں قربان، جن کی نعلین پاک کے صدقے مسلمانوں کی مغفرت ہو گی، دیوبندی انہیں دیکھ کر کمسن بیوی ہاتھ لگنے کی تعبیر گھڑیں، ایسی ملعونہ گستاخی سے خدا کی پناہ، ہم اس ناپاک گستاخی کا حوالہ تھانوی جی کی کتاب افاضات الیومیہ سے دے آئے ہیں، اب ایک اور معتبر کتاب کی عبارت ملاحظہ ہو، تھانوی اپنی جوڑ کی شادی کے متعلق لکھتا ہے:

ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا، کہ احقر کے گھر (معاذ اللہ) حضرت عائشہ آنے والی ہیں، انہوں نے مجھ سے کہا۔ معاً میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا، اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت کم عمر تھیں، وہی قصہ یہاں ہے۔ (الخطوب المذیبہ، تھانوی، ص ۸)۔

نوجوان لڑکی سے بوڑھا آدمی نکاح کر کے کیا اپنی ماں کو گھر میں آنے کا خواب گھڑ کر اپنی بیوی کی بشارت سے تشبیہ دے سکتا ہے، یہ تو دیوبندی امت کے حکیموں کا ہی کام ہے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرات صحابۂ کرام و خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

(معاذ اللہ) امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی کی کافرانہ حمیّت

جو کچھ کرے اور جو کچھ کہے، نفسانیت اور جذبات سے عاری ہو کر محض خدا کے لئے اس کی رضا جوئی کے لئے اور اس کے نظام عدل کی برقراری کے لئے، اسلام کا یہ نازک ترین مطالبہ اور یہ اتنا نازک ہے، کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر رضی جیسا بے نفس، متورع اور سراپا للّٰہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا، مگر اسلام کی روح ..... اتنی سی غیر اسلامی حمیت کو بھی برداشت نہیں کرتی، الخ۔

(ترجمان القرآن، مولوی ابو الاعلیٰ مودودی، صفحہ ۳۰، دیوبندی، بابت ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ)۔

نوٹ:۔ معاذ اللہ دیوبندیوں کے نزدیک حضرت صدیق اکبر رضی کے باطن سے باوجود اسلام سے مشرف ہو جانے کے بھی غیر اسلامی حمیت نہیں نکلی تھی، یہ وہ صدیق اکبر ہیں، کہ جنکے متعلق آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں اولہم بالتصدیق وافضلہم بالتحقیق سنا کرتے ہیں، مگر دیوبندیوں مودودیوں کو خلیفۂ رسول ﷺ پر یہ حملہ کرتے ہوئے کچھ خوف نہیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ناجائز شخصیت پرستی

لیکن دنیا تو ہر بلندی کے آگے سر ٹیک دینے کی خوگر تھی، اور ہر بزرگ انسان کو مقام بشر سے کچھ نہ کچھ برتر ہی سمجھتی آرہی تھی .... غالباً یہی شخصی عظمت کا تخیل تھا، جس نے رحلت مصطفوی کے وقت اضطراری طور پر حضرت عمر تک کو تھوڑی دیر کے لئے مغلوب کر لیا تھا ...... پیغمبرانہ شخصیت کی بزرگی کا جو سکہ نفس میں مرتسم تھا، الخ۔

(ترجمان القرآن، ربیع الثانی، ۱۳۵۷ھ، صفحہ ۲۸۷)۔

نوٹ:۔ یعنی عمر فاروق سے بھی وہ پرانی شخصیت پرستی نہ نکلی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ شخصیت پرستی سے مغلوب ہو کر اپنا اسلامی توازن خراب کر بیٹھے۔ (معاذ اللہ)۔

اس سے تو معلوم ہو رہا ہے کہ مودودی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت دشمن ہیں، یاد رہے، کہ دیوبندیوں کا یہ تنقیدی حملہ اس فاروق اعظم رضی پر ہے، جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر۔

صحابۂ کرام رضی کی کوتاہ بینی

برسوں کی تعلیم و تربیت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو میدان جنگ میں لائے۔ اور باوجودیکہ ان کی ذہنیت میں انقلاب عظیم رونما

ہوچکا تھا، مگر پھر بھی اسلام کی ابتدائی لڑائیوں میں صحابہ کرام جہاد فی سبیل اللہ کی اصل اسپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کرجاتے تھے، (ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ، صـ ۲۹۲)۔

حضرت خالد رضی کی بے تمیزی

حضرت خالد جیسے صاحب فہم انسان کو بھی اس (غیر اسلامی جذبہ) کے حدود کی تمیز مشکل ہوگئی)۔

(ترجمان القرآن ربیع الثانی ۵۷ھ، صـ ۵۷)۔

صحابہ کرام رضی کی خود غرضی

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد.... ثقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کا مسئلہ پیش ہوتا ہے.....اسوقت وہ (ہر صحابی) اسلامی تصور صلاحیت واستحقاق سے بیگانہ ہوکر اپنی قربانیوں کا معاوضہ چاہتا ہے۔

(ترجمان القرآن، ربیع الثانی، ۵۷ھ، صـ ۲۹۱)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک کوئی صحابی بھی حضور کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر نہیں چلا، صحابہ کرام کے متعلق روافض کا بھی یہی نظریہ ہے۔

کمزوریوں کا غلبہ

بسا اوقات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی بشری کمزوریوں کا غلبہ ہوجاتا تھا الخ، (تفہیمات مودودی، صـ ۲۹۴، مطبوعہ پٹھان کوٹ)۔

(معاذ اللہ) صحابہ کرام کو کافر کہنے والا شخص بھی پکا سنی رہتا ہے

سوال:۔ صحابہ پر طعن ومردود کہنے والا سنت وجماعت سے خارج ہوگا یا نہیں.........الخ،

الجواب:۔ وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا، فقط، (فتاوی رشیدیہ ج ۲، صـ ۱۴۱، سطر ۸)۔

نوٹ:۔ حالانکہ علمائے اہل سنت وجماعت کا مسلک یہ ہے۔ کہ

جو حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان میں گستاخی کرے، اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتوی کی تصحیحات پر مطلق کافر ہے،

(ردالرفضہ مصنفہ مولانا احمد رضا خان صاحب، بریلوی صـ ۲، سطر ۱۳)۔

اب ناظرین فیصلہ کرلیں، کہ صحابہ کرام پر لعنتیں کرنے والے کو پکا سنی بنا کر شیعہ مذہب کے پیٹھو دیوبندی مولوی ہوئے یا سنی بریلوی دیوبندی تو خود پکے شیعہ اور رافضی ثابت ہوئے، دیوبندی مؤلف "چراغ سنت" قصوری کے قصور عقل نے اپنے آئینہ میں سنی علماء کو دیکھ کر فتوی جڑ دیا، کہ معاذ اللہ سنی علماء شیعہ کے حامی ہیں، حالانکہ معاملہ تو بالکل برعکس نکلا، دیوبندی تعزیے نکالنے جائز کریں، (ملفوظات تھانوی، ج ۴، صـ ۴۱۸)، دیوبندی صحابہ کرام کو کافر کہنے والے کو پکا سنی بتائیں، (فتاوی رشیدیہ، ج ۲، صـ ۱۴۱)، دیوبندی گنگوہی صاحب کا ماتم کریں

امد بیٹیس، (مرثیہ محمود الحسن ص۳)، یہ سب پاپڑ بیل کر کے بھی دیوبندی تو پکے حنفی رہے، اور شیعہ ہونے کی ڈگری بریلوی علماء پر لگادی گئی، ع، برین عقل و دانش بباید گریست۔

ایسی دیوبندیانہ حرکت پر قصوری صاحب کو کچھ تو خوف خدا بھی چاہیئے تھا،

حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شکل میں شیطان

اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے، مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے،

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، ص۱۸۲، سطر ۱۸)۔

نوٹ:۔ مودودی دیوبندی اور دوسرے دیوبندی اعتقاداً بالکل متحد ہیں، اور ان کی آج کل کشمکش چندہ اور قربانی کی کھالوں کی جنگ ہے، اور اگر یہ معاملہ نصف لی و نصف لک کے طور پر نپٹ گیا، تو ع

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

تمام اہل اسلام کو بدعتی و مشرک کہنے میں یہ دونوں پارٹیاں مکمل طور پر دو قالب و یک جان ہیں، اس لئے ہم نے بعض مقامات پر مودودی عبارات کو بھی پیش کر دیا ہے۔

ایمان کے متعلق دیوبندیوں کا ناپاک عقیدہ

عمل ایمان کا جز ہے۔ بے عمل مسلمان کافر ہیں

ایمان کے دو جز ہیں، خدا کو خدا سمجھنا اور رسول کو رسول سمجھنا اور خدا کو خدا سمجھنا اسی طرح ہوتا ہے، کہ اس کا شریک کسی کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے، کہ اس کے سوائے کسی کی راہ نہ پکڑے، اس پہلی بات کو توحید کہتے ہیں، اور اس کے خلاف کو شرک، اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہیں، اور اس کے خلاف کو بدعت، سو ہر کسی کو چاہیئے، کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے، کہ یہ دو چیزیں اصل ایمان میں خلل ڈالتی ہیں، اور باقی گناہ ان سے پیچھے ہیں، کہ وہ اعمال میں خلل ڈالتے ہیں، (تقویۃ الایمان ص۵، سطر ۹ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ اس عبارت میں ایمان کے دو جز بتائے، توحید اور اتباع سنت، حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے، کہ اتباع سنت عمل کا نام اور عمل عقیدہ توحید کی طرح ایمان میں داخل نہیں ہے، اور پھر اس عبارت میں شرک و بدعت کو مزیل ایمان بنایا، کہ جس طرح شرک سے اصل ایمان جاتا رہتا ہے، اسی طرح بدعت سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے، حالانکہ دیوبندیوں کا یہ نظریہ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے، بلکہ یہ مذہب خارجیوں اور معتزلیوں کا ہے، دیکھو عقائد کی سب سے معتبر اور مشہور کتاب شرح عقائد میں ہے۔

الکبیرۃ لا تخرج العبد المومن من الایمان لبقاء التصدیق الذی هو

حقیقة الایمان خلافا للمعتزلة حیث زعموا ان مرتکب الکبیرة لیس بمومن ولا کافر۔ (الی قولہ) بناء علی ان الاعمال عندھم جزء من حقیقة الایمان۔
ولاتدخلہ ای العبد المومن فی الکفر خلافا للخوارج فانہم ذھبوا الی ان مرتکب الکبیرة بل الصغیرة ایضا کافر الخ۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ مذہب اہل سنت یہ ہے، کہ اعمال ایمان کا جزو نہیں، اعمال کو ایمان کا جز قرار دینا خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے، جمہور اہل اسلام کے نزدیک رکن ایمان صرف تصدیق ہے، اور اقرار بھی حالت بکم و اکراہ میں محتمل السقوط ہے، (دیکھو شرح عقائد)۔ نیز معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک ایمان صرف خدا کو خدا جاننے اور رسول کو رسول سمجھنے کا نام ہے، بس یہی ان کے نزدیک ایمان کی حقیقت ہے، نہ اعتقاد کی ضرورت، نہ اقرار کی حاجت، تو ایسا ایمان تو یہود و نصارٰی بھی رکھتے تھے، الذین اٰتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم۔ بلکہ گاندھی بھی دیوبندیوں کا پکا مومن اور پیشوا ہوا، کیونکہ وہ بھی بقول تھانوی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ جانتا تھا، خود امام دیوبندیہ لکھتا ہے۔

ایک صاحب لکھے پڑھے اس خبط میں مبتلا تھے، کہ گاندھی موحد تو ہے ہی، باقی رسالت تو اس کے متعلق سوال کرنے پر اس نے یہ کہا تھا، میں جانتا ہوں، کہ جناب محمد رسول اللہ، اللہ کے رسول ہیں۔
(افاضات الیومیہ ج ۵، صہ ۲۵۲، سطر ۵)۔

تو ایمان کے متعلق دیوبندی قانون یہاں بھی پورا ہوگیا، اور گنگوہی و گاندھی دونوں بقول دیوبندیہ دیوبند کے ایک ہی جیسے مخدوم الکل ٹھہرے، یہ ہے دیوبندیوں کا ایمان، (خدا کی پناہ)۔

مقدس مذہب اسلام کے متعلق دیوبندیوں کا ناپاک عقیدہ

اسلام مذہب نہیں | پس اگر اسلام ایک مذہب اور مسلمان ایک قوم ہے، تو جہاد کی ساری معنویت جس کی بنا پر اسے افضل العبادات کہا گیا ہے، سرے سے ختم ہو جاتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے، کہ اسلام کسی مذہب کا اور مسلمان کسی قوم کا نام نہیں، الخ۔
(تفہیمات مصنفہ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صہ ۷۳، مطبوعہ پٹھانکوٹ)

نوٹ:۔ خداتعالٰی فرماتا ہے، ان الدین عند اللہ الاسلام، بے شک مذہب اللہ کے نزدیک اسلام ہے، اور سینکڑوں آیات و احادیث اس مضمون کی موجود ہیں، تو گیا معاذاللہ خداتعالٰی نے بھی اسلام کو مذہب بنانے میں غلطی کی، (مسلمانو! غور کرو)۔

اسلام سے کفر بہتر | اگر یہی کفر و اسلام اور یہی بدعت و سنت ہے، تو اسلام سے کفر بہتر ہے اور سنت سے بدعت افضل، الخ، (تحذیر الناس) مصنفہ نانوتوی بانی دیوبند صہ

نوٹ :۔ دیوبندی حضرات فرمائیں، کہ بانی دیوبند کا یہ لفظ خلافِ شریعت تو نہیں؟

کفر عرفاً عیب نہیں

کفر عرفاً عیب نہیں ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۳۱۲، سطر ۲۳)۔

بہشت کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

جنت دیوبند کے چھپروں کی جھونپڑیوں کا نام ہے۔

ان ہی حضرات کی برکت تھی، مقبولیت پر یاد آیا، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک طرف چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں، فرماتے تھے، کہ میں نے دل میں کہا، کہ اے اللہ! یہ کیسی جنت ہے، جس میں چھپر ہیں، جس وقت صبح کو مدرسہ آیا مدرسے کے چھپر نظر پڑے تو ویسے ہی چھپر تھے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۶۶، سطر ۸)۔

نوٹ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لبنۃ من ذھب و لبنۃ من فضۃ وملاطھا المسک الاذفر وحصباؤھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران۔ (مشکوٰۃ مطبوعہ نور محمد کراچی ص ۴۹۷) یعنی جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور کستوری عمدہ سے اس کا گارا ہے، اور اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت اور اس کی مٹی زعفران ہے، مگر دیوبندی کہتے ہیں، کہ جنت چند چھپروں کا نام ہے معلوم ہوا، کہ دیوبندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے بہشت کے منکر ہیں، اور جنت وحشر ونشر پر ان کا ایمان نہیں، بلکہ ان کے نزدیک جنت صرف مدرسہ دیوبند کا ہی نام ہے، اور جو اس میں داخل ہوگیا، وہ بہشتی ہوگیا، پھر وہ خواہ کفر کرے یا کچھ اور، کیوں جناب؟ حضرت گنج شکر فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ سرکار پاکپتن شریف کے دروازے کو تو بہشتی دروازہ کہنا گناہ ہوتا ہے، مگر مدرسہ دیوبند کو بہشت کہنا کیسے جائز ہوگیا؟ یہ تو تھا دیوبندی امت کا بہشت اب ان کی حوریں بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

ہندوستانی عورتیں حوریں

میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں، (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۲۳۷، سطر ۱۵)۔

نوٹ :۔ مرزا صاحب نے بھی اپنی امت کے لئے حوریں بنائی تھیں، تو تھانوی صاحب نے بھی اپنی امت کے لئے کوشش فرمائی، اور ہندوستانی شاید اس لئے فرمایا، کہ دیوبندی مذہب ہندوستان کے ہندوؤں کی کوششوں کا نتیجہ ہے، بعض صاحبان بزرگان اسلام کے دروازہ پر بہشتی دروازے کا لفظ بولنے سے بہت چڑتے ہیں، یہ شاید اس لئے ہو کہ اس دروازے سے گزرنے والے کہیں ــــــــــــــــــــــ مگر

گھبرانے کی کوئی بات نہیں ——— ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا بلکہ وہ تو فرمان مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم القبور روضۃ من ریاض الجنۃ (کنز العمال ص۹۸) کی نسبت سے اس لفظ کا اطلاق کیا کرتے ہیں!

دیوبندی عقائد کے یہ چند نمونے درج ہوئے باقی بوجہ طوالت کے ترک کرتے ہوئے علمائے اہل سنت وجماعت پر طعن کرنے والے دیوبندی حضرات کی خدمت عالی میں عرض ہے ؎

گر بر سر و چشم من نشینی ... نازت بکشم کہ نازنینی

اب ایک اور دنیا میں تشریف لے چلئے۔ آپ کو دیوبند کی روحانی دوکان کے بناسپتی مال کے چند نمونے دکھائیں۔

باب پنجم

بزرگانِ دیوبند کا تصوّف

(تصوّف کا پہلا شعبہ اخلاقیات)

دیوبندی مذہب کے اماموں اور بزرگوں کی تہذیب و اخلاق

(مولوی اشرفعلی صاحب وغیرہ دیوبندیوں کے ملفوظات کے چند نمونے)

عورت کا فرج میٹھا تھا یا کڑوا؟

مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی، کہ حافظ جی نکاح کر لو، بڑا مزہ ہے، حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا، اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی، مزہ کیا خاک آتا، صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ شریر کہتے تھے، کہ بڑا مزا ہے بڑا مزا ہے، ہم نے روٹی لگا کر کھائی، ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ لڑکوں نے کہا، کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں، آئی شب حافظ جی نے بیچاری کو خوب زدوکوب کیا، دے جوتہ، دے جوتہ، تمام محلہ جاگ اٹھا اور جمع ہو گیا، اور حافظ جی کو برا بھلا کہا، پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ شریرو! نے دق کر دیا، رات ہم نے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا، اور رسوائی بھی ہوئی، تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی، کہ مارنے سے یہ مراد ہے، اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی، صبح کو جو آئے تو مونچھوں کا ایک ایک بال کھل رہا تھا، اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے، الخ۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، ص۱۷۱ و ج ۳ ص۱۱۱)۔

نوٹ:۔ تھانوی صاحب کے مشار الیہ دیوبندی بزرگ حافظ جی کو نمکین وغیرہ شاید اس لئے محسوس نہ ہوا ہوگا کہ دیوبندیوں کی اس خباثت کے متعلق لطف اللہ دیوبندی یہ قانون فرماتے ہیں، کہ بقول من چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی محبوب بن جاتی ہے، (علمائے حق، مصنفہ مولوی لطف اللہ دیوبندی، صہ ۱۲، سطر ۱۴)۔

فرج سے روٹی

شاگردوں نے کہا کہ حافظ جی نکاح میں بڑا مزا ہے، حافظ جی نے کوشش کر کے ایک عورت سے نکاح کر لیا، شب کو حافظ جی پہنچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے۔

(قصہ سابق)، (افاضات الیومیہ تھانوی، ج: ، صہ ۲۲۷، سطر ۵)۔

مزا مذی میں

ایک شخص نے مجھ سے شکایت کی کہ ذکر میں جو پہلے مزا آتا تھا، اب نہیں آتا، میں نے کہا، کہ میاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے، یہاں کیا مزہ ڈھونڈتے پھرتے ہو۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ا، صہ ۳۰۷، ج ۵، صہ ۳۵۷، سطر ۶) وغیرہ۔

۲۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا، میں نے کہا کہ ذکر میں کہاں، مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے، یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، صہ ۶۶۸، سطر ۲۳)۔

استنجا گاہ اور مختون لوٹا

والد صاحب نے فرمایا، کہ ایک دفعہ چھتے کی مسجد میں مولانا فیض الحسن صاحب استنجے کے لئے لوٹا تلاش کر رہے تھے اور اتفاق سے سب لوٹوں کی ٹونٹیاں ٹوٹی ہوئی تھیں، فرمانے لگے، کہ تو بہ سارے لوٹے مختون ہی ہیں، حضرت (نانوتوی) نے ہنس کر فرمایا، کہ پھر آپ کو تو بڑا استنجا نہیں کرنا ہے، گویا مختون سے کیا ڈر ہے۔ (ارواح ثلاثہ مصنفہ تھانوی صہ ۲۵۹ سطر ۸)

نوٹ:۔ دیوبندیوں کے ان ہر دو بزرگوں کا یہ فحش مزاح ملاحظہ فرمایئے۔

بے تہذیبی کے ساتھ سلسلۂ گفتگو

فرمایا، کہ الفاظ تو اس کے پاس نہ تھے، مگر خلوص تھا، جی چاہتا تھا، کہ اسی بے تہذیبی کے ساتھ سلسلۂ گفتگو جاری رہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ا، صہ ۱، سطر ۱۰)۔

میں بکواسی ہوں

بعض لوگ قلیل الکلام ہوتے ہیں، اس سے بھی رعب ہوتا ہے، اور میں اس قدر بکی ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں، مگر پھر بھی نہ معلوم لوگ کیوں اس قدر مجھ کو ہوا بنائے ہوئے ہیں، (افاضات الیومیہ، ج ا، صہ ۱۸، سطر ۱۳)۔

عبادت میں کاہلی

میرا عمل عزائم پر نہیں، رخص پر ہے، نفلیں کم پڑھتا ہوں، کبھی نوافل بیٹھ کر پڑھ لیتا ہوں، (افاضات الیومیہ، ج ا، صہ ۲۵۹، سطر ۵)۔

نوٹ:۔ سہ علامت داں کہ در احمق بود　　اولاً غافل زیادِ حق بود

گفتن بسیار عادت باشدش　　کاہلی اندر عبادت باشدش

یعنی ہر وقت بولتے رہنا اور عبادت میں کوتاہی وسستی یہ احمق کی نشانیاں ہیں۔ (پند نامہ شیخ عطارؒ)

بداخلاقی
میں تو اکثر کہا کرتا ہوں کہ میری بداخلاقی کا منشاء خوش اخلاقی ہے۔ خیر میں تو جیسا کچھ ہوں وہ تو مجھ کو بھی معلوم ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱، ص ۵۳، سطر ۱۰)۔

منکر نکیر
ایک صاحب نے کہا تھا کہ منکر نکیر کو قبر میں جواب دینا آسان ہوگا، مگر اس شخص کی (مراد میں ہوں) جرح قدح کا جواب مشکل ہے۔ میں نے سنکر کہا کہ بالکل ٹھیک ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۵۶)۔

نوٹ:۔ کیا اخلاق محمدی کا یہی نمونہ ہے؟ یہ سب تھانوی صاحب کے کرشمے ہیں۔

رشوت لے کر دعا کرنا
حضرت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ تھانہ بھون تشریف لایا کرتے تھے، ان سے دعا کے لئے عرض کیا، کہ حضرت دعا فرماویں یہ مقدمہ اپیل میں ہمارے حق میں کامیاب ہو جائے، فرمایا کہ ہمارے حاجی کو بیٹھنے کی تکلیف ہے یہاں پر ایک سہ دری بنوادو، ہم دعا کریں گے، عرض کیا بہت اچھا، حضرت نے دعا فرمادی، (افاضات الیومیہ، ج ۱، ص ۱۰۷، سطر ۷)۔

شادی ہونے کے بعد مزہ
میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی تھی، اس میں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنی سہیلی سے دریافت کیا۔ کہ شادی ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے، وہ ہمیں بھی بتاؤ، اس کتخدا شدہ نے جواب دیا کہ تم جب مجھ جیسی ہو جاؤ گی خود جان لو گی سے بیاہ یونہی جب تمہارا ہووے گا - جب مزہ معلوم سارا ہووے گا۔
(مزید المجید ملفوظات تھانوی، مطبوعہ محبوب المطابع دہلی، ص ۳۵، سطر ۱۳)۔

چلو دکھیں کی
قصبہ رام پور میں حضرت مولنا گنگوہی نے ایک واقعہ میں طلاق کے متعلق کوئی فتویٰ دیا تھا، کسی عورت نے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ کر اس کے خلاف یہ فتوای دیدیا، کہ قرآن میں یہ لکھا ہے، حکیم ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بیان کیا، فرمایا وہ کیا جانے، چلو دکھیں کی۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، ص ۷۵، سطر ۵)۔

ہمارا ذکر پکڑو بھڑوا بھڑوا
ماموں صاحب بولے یہ کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں، اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو، اور وہ یہ شور مچاتے جاویں، بھڑوا ہے بھڑوا، اور اس وقت میں حقائق اور معارف بیان کروں، (افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۳۲، سطر ۱)۔

ننگے بدن ملاقات
میں نے کہا میاں تم ہاں کہدیتے، اور واقعی میں تو اس حال میں بھی ان سے مل لیتا، کیونکہ میرا کیا بگڑتا، میں آنکھ بند کر کے مصافحہ کر لیتا، وہ کہنے لگے،

کہیں تو ڈر گیا، کہ کہیں سچ مچ ننگے ہو کر نہ چل کھڑے ہوں۔ (انات الیومیہ ج ۷، ص ۸۴، سطر ۱۴)۔
نوٹ:۔ وہ حافظ صاحب تو ڈر گیا، مگر تھانوی صاحب ننگے بدن ملاقات کرنے کے لئے تیار ہو گئے کیا ان کے لئے شرعی احکام معاف تھے؟ اور کیا تھانوی کو مردوں سے ننگے بدن ملنے کی یہ عادت اچھی تھی؟۔

مجھے کچھ نہیں آتا | الحمدللہ! اب تک یہی اعتقاد ہے، آپ چاہے حلف لے لیجے، مجھے کچھ نہیں آتا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، ص ۶۳، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ اگر تھانوی صاحب عالم ہیں، تو یقیناً یہ قسم جھوٹی اٹھائی، اور اگر قسم سچی ہے، تو بزبان خود جہالت کا اقرار کر کے اپنے مریدین پر بلا ڈالدی!۔

بیاہ کا مزہ | ایک اردو کی کتاب میں چند سہیلیوں کی حکایت لکھی ہے، کہ ان میں آپس میں یہ عہد ہوا تھا کہ ہم میں سے جس کی شادی پہلے ہوگی، تو وہ اپنے سب حالات ظاہر کریگی، کہ کیا ہوتا ہے، چنانچہ ان میں سے ایک کی شادی ہو گئی، تو اس سے سہیلیوں نے دریافت کیا، کہ اپنا وعدہ پورا کرو، تو اس نے جواب دیا، کہ بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتی ہے

بیاہ یونہی تمہارا جب ہووےگا   تب مزہ معلوم سارا ہووےگا

(افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۳۳۴، سطر ۱)۔

مجھے کسی کا سلام نہ کہا کرو | ان مولوی صاحب نے کسی صاحب کا سلام بھی پہنچایا، کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کیا ہے، اس پر فرمایا، کہ دیکھو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے، کہ جب آپ کسی سے ملنے جاویں بالخصوص آپ اس سے کوئی دینی حاجت بھی رکھتے ہوں، تو اس کے پاس کسی کا سلام پیام نہ کہا کیجئے، الخ۔ (مزید المجید ملفوظات تھانوی مطبوعہ محبوب المطابع دہلی ص ۳۶، سطر ۱۷)۔

نوٹ:۔ کیوں جناب؟ جب غیر اللہ سے حاجت طلب کرنا شرک ہے، تو کیا تھانوی صاحب سے دینی حاجت رکھنا شرک نہیں؟ نیز تھانوی صاحب کسی کے سلام کو تو برا سمجھتے ہیں، جیسا کہ اس ملفوظ سے ظاہر ہے تو پھر کیا رام رام کرو گے؟ اور دیوبندی رام رام کرتے بھی رہے ہیں، (دیکھو اسی کتاب کی بحث "دیوبندیوں کا ہندوؤں سے اتحاد"، یہ شریعت دیوبند کا ہی کرشمہ ہے۔

ہر روز نیا جوڑا | ہمارے حضرت سید احمد صاحب ہر روز ایک جوڑا بدلا کرتے تھے، ایک رئیس حضرت کے واسطے ہر سال تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑے بنا کر بھیجا کرتے تھے،

(مزید المجید ص ۳۶، سطر ۱۴، واشرف المعمولات ص ۵۵، سطر ۱۵)

مقدمہ بازی | ایک رئیس صاحب یہاں آکر رہے تھے، انہوں نے وطن جا کر کہا، کہ وہاں کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے، کہ جس کو مقدمہ بازی سیکھنا ہو، وہاں چلے جاؤ۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۱۴، سطر ۱۵)۔

یہاں وہی ٹھہرتے ہیں جو بے حیا ہیں۔

یہاں پر تو جو بہت ہی بے حیا ہوگا، وہ ہی ٹھہر سکتا ہے، ورنہ اگر ذرا بھی غیرت ہوگی، ہرگز نہیں ٹھہر سکتا، کون ذلت گوارہ کرے۔
(افاضات الیومیہ ج ۳، صہ ۲۶۵، سطر ۲۱)۔

نوٹ:۔ جو دیوبندی حضرات تھانوی صاحب سے بیعت ہوئے اور وہاں تھانہ بھون رہے، وہ خود ہی فیصلہ فرمادیں، کہ وہ اپنے "حضرت" کے ارشاد کے مطابق کیا ہوئے، (سبحان اللہ وہ کیسا ہی بابرکت مقام تھا کہ جہاں حیا والے کا گذر ہی نہیں ہو سکتا تھا) اور پھر ظلم یہ کہ تھانوی صاحب نے اس تھانہ بھون کو مدینہ طیبہ کے مشابہ قرار دیدیا، دیکھو (افاضات الیومیہ ج ۴، صہ ۲۷، سطر ۱) حالانکہ یہاں تھانہ بھون میں تو حیا والا رہ نہیں سکتا، تو کیا معاذ اللہ مدینہ طیبہ بھی ایسا ہی ہے، حالانکہ مدینہ عالیہ میں تو بے حیا نہیں رہ سکتا۔

فتوے لکھنے پر فیس جائز

دیوبند میں کثرت سے فتوے آتے ہیں، ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا، اور گو لینا جائز ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۳، صہ ۹۶، سطر ۱)۔

میں بُرا ہوں

میں نے کہا بالکل سچی بات ہے، دونوں جز صحیح ہیں، حضرت مولانا گنگوہی رح کا اچھا ہونا اور میرا بُرا ہونا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۲ صہ ۲۸۵، سطر ۲۰)۔

تھانوی صاحب بدتر و ذلیل

کیا ایسا شخص کسی کو ذلیل سمجھے گا جو خود ہی کو سب سے بدتر اور ذلیل سمجھتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۳، صہ ۳۳۷ سطر ۱۹ و ج ۲ صہ ۸۵، سطر ۱۸)

غصہ کا زور

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت، ایک لڑکا ہے اس کے مزاج میں تیزی اور غصہ بہت ہے، اس کے لئے ایک تعویذ دیدیجئے، فرمایا اس کا کیا تعویذ ہوتا، کسی حلیم شخص کی صحبت میں رکھنے کی ضرورت ہے، اس تدبیر سے تو امید بھی ہے، کہ کمی واقع ہو جائے، اگر اس کا کوئی تعویذ ہوتا تو پہلے لکھ کر اپنے باندھتا، اب پیرانہ سالی کے اقتضا کی وجہ سے تو کچھ غصہ کم ہوا ہے، مگر اب بھی ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۶، صہ ۱۹۳، سطر ۱)۔

غصہ کی آمد

مجھ کو غصے کی آمد بڑے جوش سے ہوتی ہے۔ (اشرف المعمولات صہ ۲۶، سطر ۱۵)۔
نوٹ:۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے، جس طرح ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے (بیہقی) نیز فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔ الخ۔ (ابوداؤد)۔

ہمارے بزرگوں نے ہم کو بگاڑ دیا۔ سچ تو یہ ہے، کہ ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے ہیں،

کوئی اور پسند ہی نہیں آتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۶، ص ۱۹۴، سطر ۱۴)۔

نوٹ:۔ بزرگوں کا ذکر خیر یونہی کیا کرتے ہیں۔

تکبر لذیذ | ایک مولوی صاحب یہاں پر آئے تھے، وہ ایک رئیس صاحب کا نام لے کر روایت کرتے تھے، کہ آپ کے متعلق ان کی یہ رائے ہے، کہ متکبر ہیں، میں نے کہا، کہ میں تو اس سے بھی بُرا ہوں، مگر یہ سن کر مجھ کو از حد درجہ خوشی ہوئی، کہنے لگے، اس میں خوشی کی کونسی بات ہے۔ میں نے کہا تملق کی بدنامی سے تکبر کی بدنامی لذیذ ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶، ص ۲۴۳، سطر آخر)۔

نوٹ:۔ اشرف علی صاحب کے ہاں آنے والے یہی اثر لے کر جاتے تھے کہ ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد بزندانِ لعنت گرفتار کرد

بد خلقی | نمبر ۱۔ ایک صاحب کا خط آیا ہے، یہ وہی صاحب ہیں، جنہوں نے وطن جاکر لکھا تھا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ہی اخلاق تھے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۶، سطر ۱۲)۔

نمبر ۲ و ۳:۔ اس پر مجھ کو بد خلق و سخت کہا جاتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۵۹، سطر آخر، وحصہ نمبر ۴، ص ۲۵، سطر: ۲)۔

نمبر ۴:۔ مجھے ان باتوں سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پھر لوگ مجھی کو بد اخلاق کہتے ہیں۔

(اشرف المعمولات، ص ۵، سطر ۵)۔

ہر وقت لڑائی کا ہی معمول | میرے معمولات ہی کیا، جلوت کا حال تو سب کو معلوم ہے، کہ لوگوں سے لڑتا بھڑتا رہتا ہوں اور خلوت میں رہتا ہی نہیں، بس یہ معمولات ہیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۱، ص ۲۶۱، سطر ۶)۔

اہل کمال حوصلہ مند ہوتے ہیں | باوجود اس کے کہ سرسید ایک دنیا دار شخص تھے، مگر استغنا اور حوصلہ تھا، لیکن آج کل اہل کمال تقریباً مفقود نظر آتے ہیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۱، ص ۱۱، سطر ۶)۔

نوٹ:۔ اہل کمال کے متعلق تھانوی صاحب کا خود اقرار ہے، کہ وہ حوصلہ مند ہوتے ہیں۔ اور لڑنا بھڑنا تھانوی صاحب کی عادت ثانیہ ہے، بلکہ خود اسے اپنا معمول بتا رہا ہے، اور استغنا کا یہ عالم ہے، کہ ہدیے نذرانے لینے میں تھانوی صاحب جیسا کوئی بھی کاریگر نظر نہیں آتا، تو پھر آنجناب کے کمالات اور نقصانات کا خود ہی دیوبندی اندازہ فرمالیں۔

دیوبندیوں کا بیوقوف | دیوبندی امت کے حکیم تھانوی صاحب خود اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں، ہمارے محاورہ میں ہُد ہُد بیوقوف کو کہتے ہیں،

ھُد ھُد

اور میں (اشرف علی) بھی بیوقوف ہی سا ہوں، مثل بُدھو کے۔

(ارشادات تھانوی صاحب مندرجہ افاضات الیومیہ ج۱ صفحہ ۲۷ سطر ۱۸)۔

نہ فقیہ نہ مفسّر | ۱۔ میں فقیہ نہیں، محدث نہیں، مجتہد نہیں، مفسّر نہیں۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج۱، صفحہ ۱۱۲، سطر ۱۹)۔

۲۔ ضرورت ہے کہ جو شیخ محدث بھی ہو، فقیہ بھی ہو، صوفی بھی ہو، اس کی صحبت اور اتباع اختیار کرنا چاہیئے ورنہ غلطی کا سخت اندیشہ ہے۔ (افاضات الیومیہ ج۴، صفحہ ۲۳، سطر ۲۳)۔ (جیسا تھانوی صاحب کا حال ہوا)۔

مرید بداِعتقاد ہوگیا | میرے معمولات فلاں شخص سے ایک شخص کا نام جو خوش اعتقادی کے بعد بداعتقاد ہو گیا تھا، پوچھ لیئے جائیں۔ (افاضات الیومیہ ج۱ صفحہ ۲۵۹، سطر ۴)۔
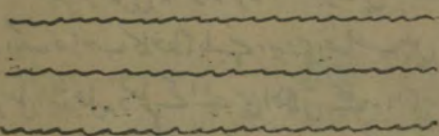
بیوی کے لئے نماز توڑدی | میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا۔ کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں، میں نے یہ خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔ (اشرف المعمولات، صفحہ ۱۴، سطر ۱۲)۔

بے سند حکیم الامّت | مجھ کو مدرسے سے سند نہیں ملی، مدرسہ نے دی نہیں، ہم نے مانگی نہیں، کیونکہ یہ اعتقاد تھا، کہ ہم کو کچھ آتا نہیں، پھر سند کیا مانگتے؟
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج۱، صفحہ ۱۸۶، سطر ۱۹)۔

تعلیم میں غیر حاضری | اور درسیات بھی میں نے اس طرح ختم کی ہیں، کہ ایک کتاب جماعت نے ختم کرلی، اور میں زیادہ غیر حاضر رہا۔ (اشرف المعمولات، صفحہ ۱۱، سطر ۳)۔

نہ تم پیر نہ میں مُرید | ایک مرید صاحب نے مجھے خط لکھا تھا، آج تک کسی نے ایسا نہیں لکھا، کہ نہ تم میرے پیر نہ میں تمہارا مرید، خواہ مخواہ دق کر رکھا ہے۔
(افاضات الیومیہ، ج۱، صفحہ ۵۶، سطر ۱)۔

میں پَیر پکڑتا | بنگال میں یہ معمول ہے لوگوں کا کہ دوڑے اور پَیر پکڑ لئے، میں نے منع کیا کہ پاؤں پکڑنا مناسب نہیں، مصافحہ کرنا سنت ہے، یہ ہی کافی ہے، مگر نہ مانے، میں نے یہ کیا، کہ جو میرے پَیر پکڑتا میں اس کے پَیر پکڑتا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج۱، صفحہ ۲۸۳، سطر ۱)۔

نوٹ:۔ اگر پاؤں پکڑنا مناسب نہیں تھا، تو تھانوی صاحب کے لیے ان کے پاؤں پکڑنا کیسے

جائز ہو گئے اور جو فعل شرک ہو وہ تھانوی صاحب کے لئے کیسے جائز ہو گیا؟

رشید احمد گنگوہی ذلیل

حضرت مولٰنا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس وقت آپ کی کیا حالت تھی، فرمایا کہ خدا کی قسم قلب پر اس وقت اس کا استحضار تھا، کہ میں تو اس سے بھی زیادہ ذلیل وحقیر ہوں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ۷، سطر۱)۔

بیوقوف بادشاہ

بادشاہ کے بیوقوف اور وزیر کے عاقل ہونے پر مولٰنا فخر الحسن گنگوہی کا لطیفہ یاد آیا، ایک مرتبہ کہا کہ اگر مجھ کو سلطنت مل جائے تو حضرت مولٰنا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو وزیر بناؤں اور حضرت مولٰنا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کہا کہ اُن کو جرنیل بناؤں، غرضیکہ سب کے عہدے تجویز کرنے کے بعد کہا، کہ میں بادشاہ بنوں، ایک صاحب نے کہا، کہ یہ کیا کہ حضرت مولٰنا کو تو وزیر اور خود کو بادشاہ تجویز کیا، کہا کہ میاں بادشاہ تو بیوقوف ہوتا ہے اور وزیر عاقل، اس لئے بادشاہ ہونا میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں، اور مولٰنا کو وزیر تجویز کیا ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، صـ۲۴، سطر۱۱)۔

نااہل کو بادشاہی نہیں ملتی

پھر نواب حیدرآباد دکن نے اشرف علی کی بداعتقادی کے متعلق اشرف علی کے خفیہ ایجنٹ حافظ احمد صاحب سے بھی تحقیق کی، چھوڑا تھوڑا ہی اچھی طرح تحقیق کی، آخر بادشاہی کر رہے ہیں، اگر اہل نہ ہوتے تو اللہ تعالےٰ سلطنت کیوں دیتے؟

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صـ۳۳، سطر۱۳)۔

نوٹ:۔ تب ہی تو دیوبندیوں کے پیشوا فخر الحسن دیوبندی سلطنت قائم کرنے کی ہوس پوری نہ کر سکے اگر بیوقوف نہ ہوتے تو ہندوستان میں شاید" دیوبندی سلطنت بنالیتے"۔ اور پھر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منانے والوں کو اور دیوبندی کفریات نہ ماننے والوں اور عرس کرنے والوں کو گولی سے اُڑا دیا جاتا۔

دیوبندی تمام احمق

چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آ گئے۔

(فرمان اشرف علی، مندرجہ افاضات الیومیہ، ج ۱، صـ۲۳۳، سطر۱۱)۔

نوٹ:۔ یہاں بندہ کو دو آپ بیتی حکایتیں بطور لطیفہ یاد آئی ہیں، ناظرین کی ظرافت طبع کے لئے درج کی جاتی ہیں۔

حکایت نمبر ۱:۔ تحریک ختم نبوت مارچ ۱۹۵۳ء میں اتفاقاً حنفیوں اور دیوبندیوں کو ایک ہی جگہ رہنے کا اتفاق ہوا، تو بہاولپور سنٹرل جیل میں جہاں ہم لوگ رہتے تھے، وہیں دیوبندی بھی تھے، ایک روز احمد علی لاہوری دیوبندی کا ایک مرید چند آدمیوں کو جمع کئے ہوئے احمد علی کے رسالہ خطبات کا کوئی حصہ سنا رہا تھا، اور اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا، کہ دیکھو یہ بدعتی بریلوی مولوی بھی عجیب ہیں، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی مت کہو، اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ہے، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں، کہ میں تمہارا بھائی ہوں، اور جب حضور خود بھائی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں، تو ہمیں یہ لفظ کہنا کیوں گناہ ہے؟

یہ ناچیز اس دیوبندی کی سب باتیں سُن رہا تھا، لہٰذا آہستہ سے اس کے قریب جا بیٹھا، اس دیوبندی کو کیا علم تھا، کہ ہمارے خادم آپہنچے، میں نے کہا کہ صاحب یہ بتا ئیے کہ آپ دیوبندی ہیں، کہنے لگا ضرور، میں نے کہا کہ آپ کے مذہب کا سب سے بڑا امام اشرف علی تو ایک بے علم آدمی تھا، وہ خود افاضات الیومیہ ج، صـ۶۳ میں لکھتا ہے، کہ مجھے کچھ نہیں آتا، اور رشید احمد گنگوہی ایک ذلیل آدمی تھا، تو تم اُن کے معتقد ہو کر علمائے اہل سنت کو بدعتی کہنے کی کیا جراٗت رکھتے ہو، دیوبندی صاحب میری یہ بات سُن کر سرٹ پٹا سے گئے اور کہنے لگے، کہ آپ ہمارے بزرگوں کی بے ادبی کر رہے ہیں، میں نے کہا جناب دیکھئے آپ کی کتاب افاضات الیومیہ جلد ۳ صـ۷ پر آپ کے پیشوا گنگوہی صاحب خود فرماتے ہیں، کہ میں ذلیل ہوں، تو جب گنگوہی صاحب خود ذلیل ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں، تو ہمیں ان کو یہ لفظ کہنا کیوں بے ادبی ہوا؟ نیز دیکھیئے اسی کتاب افاضات الیومیہ، ج ا صـ۲۴ سطر ۸) میں آپ کے پیشوا تھانوی صاحب فرماتے ہیں، کہ "میں بیوقوف ہی سا ہوں" تو جب تھانوی خود بے علم و بے وقوف ہونے کے اقراری ہیں، تو ہمیں یہ لفظ ان کو بولنا کیوں منع ہوا، اور کیوں بے ادبی ہوئی، دیوبندی صاحب بغلیں جھانکنے لگے، اور جب کوئی جواب نہ بن پڑا، تو کہنے لگے کہ صاحب وہ حضرات تو خود مختار ہیں، جو چاہے تواضعاً فرما دیں، مگر ہم کون ہیں، کہ اُن کو بیوقوف اور ذلیل کہیں، اگر ہم کہیں گے تو واقعی بے ادبی ہو گی، میں نے کہا سبحان اللہ! آپ کے پیشوا تو خود لکھیں اور آپ ان کو ان الفاظ سے یاد کرنا بے ادبی سمجھیں، اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے عامیانہ الفاظ کا بولنا بے ادبی نہ ہو، پھر وہ نہیں بولے۔

حکایت نمبر۲۔ دوسرا واقعہ اسی ختم نبوت کے زمانہ میں ان دنوں پیش آیا جبکہ ہم لوگ بہاول نگر کی سنٹرل جیل میں محبوس تھے، اتفاقاً وہاں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک خاص مرید دیوبندی مولوی بھی تھا، اور اس کے پاس اشرف علی کی مایۂ ناز کتاب افاضات الیومیہ بھی موجود تھی، ایک دن حضرت مولانا فتح محمد صاحب بہاول نگری بطور دلچسپی اسی کتاب کے ج ا صـ۷ سے تحریک کشمیر کے متعلق مضمون پڑھ رہے تھے، کہ مولوی اشرف علی نے ایسی تحریکوں تحریک کشمیر، تحریک خلافت کو ناجائز کہا ہے، اور ان رضا کاروں کو جو جیلوں میں جاتے ہیں حرام کار لکھا ہے، لکھتا ہے:۔

تحریک کشمیر

(۱)۔ کشمیر پر جو جتھے جا رہے ہیں، ان کے متعلق ایک صاحب مجھے فرمانے لگے، کہ ان جتھوں کے جانے کا جائز یا ناجائز ہونا تو الگ بات ہے، مگر نافع بہت ہے میں نے کہا جی ہاں خمر (شراب) بھی نافع ہے، میسر (جوا) بھی نافع ہے، الخ۔ (افاضات الیومیہ ج ا، صـ۱۱، سطر ۱۸)

(۲)۔ جتھوں کا جیل میں جانا، پڑنا، بھوک ہڑتال وغیرہ کرنا خودکشی کے مرادف ہے، اور اگر خودکشی سے کسی کو فائدہ پہنچے تب بھی تو باوجود موجب فوائد ہونے کے جائز نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ا، صـ۷۵، سطر ۸)۔

(۳)۔ (اگر تحریک رضاکارانہ کو جائز سمجھ لیا جاوے) پھر بدعت کوئی چیز ہی نہیں رہتی، اس لئے کہ بدعتیں بس نذر ہیں، سب کو دین ہی سمجھ کر کرتے ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ا، صـ۷۸، سطر ۱۸)۔

تحریک خلافت

(۱)۔ زمانہ خلافت میں ان لوگوں نے احکام اسلامی کی ذرہ برابر پروا نہیں کی، جو اپنی سمجھ میں آیا کیا ...... ہزاروں مسلمانوں کو بلاوجہ کٹوایا، یہ نفسانی اغراض بھی بُری بلا ہیں۔ ...... عدم قدرت کی ایک صورت یہ بھی ہے، کہ وہ فعل جائز نہ ہو، پھر احکام کو پامال کر کے کامیابی بھی ہو گئی، تو وہ مسلمانوں اور اسلام کی کامیابی تھوڑا ہی ہو گی۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۱۲، سطر ۷)۔

(۲)۔ تحریک خلافت کے زمانہ میں لوگ چاہتے تھے، کہ جس طرح ہم بے قاعدہ اور بے اصول چل رہے ہیں نہ شریعت کی حدود کا تحفظ نہ احکام کی پرواہ، اسی طرح یہ بھی شرکت کرے، میں نے کہا اگر تمہاری موافقت کی جائے، تو ایمان جائے، الخ۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۶۵، سطر ۱۸ وغیرہ)۔

مولوی اشرف علی صاحب کی ان عبارتوں پر دیوبندی مولوی بحث کرتے رہے، کوئی کہتا کہ اس فتوٰی سے تو ہمارا تحریک ختم نبوت میں شامل ہو کر جیلوں میں آنا بھی حرام ہوا، کوئی کہتا کہ نہیں صاحب! یہ اجتہادی مسئلہ ہے، بہر حال ظہر کی نماز کے بعد حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب و حاضر ناظر ہونے کا مسئلہ با بنوجہ چھڑ گیا، کہ اس روز جس مولوی نے نماز پڑھائی، وہ دیوبندی تھا۔ بعد میں معلوم ہونے پر میں نے جماعت کے ہو جانے کے بعد ان سب دیوبندیوں کے روبرو اپنی نماز دہرائی، تو ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا، کہ آپ نے نماز کیوں دُہرائی ہے، میں نے کہا کہ چونکہ یہ مولوی صاحبان پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والے اپنے اکابرین کے کفریات کے حامی ہیں، اور نماز میں بھی منافقت کرتے ہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، اس نے پوچھا کہ وہ منافقت کیا ہے؟ میں نے اُسی وقت اس نماز پڑھانے والے دیوبندی سے پوچھا، کہ کیوں صاحب، آپ نماز میں السّلام علیك ایّھا النّبیّ پڑھتے ہیں، تو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو دل میں حاضر کر کے یہ سلام دل سے پڑھتے ہیں یا نہیں؟۔ وہ فوراً بول اُٹھا، کہ نہ صاحب ہم تو ہرگز دل سے نہیں پڑھتے، یہاں آ کر دل کو کسی دوسری طرف متوجہ کر کے حکایت کرتے ہوئے گذر جاتے ہیں، میں نے کہا، دیکھا آپ نے ان کی نماز اور خلوص کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر دشمنی ہے، کہ ان کو سلام کہنا تک گوارہ نہیں کرتے، تو ایک دیوبندی مولوی بولا، کہ ہم تو گاہ بگاہ السلام علیک ایہا النبیّ کی بجائے السّلام علی النبیّ بھی پڑھ لیا کرتے ہیں، تاکہ آپ کو بالخطاب سلام دینے کا شبہ ہی پیش نہ آئے، میں نے کہا، لیجئے صاحب اور سن لیجئے، ان کا سلام ہی اور ہے، تو وہ صاحب معاملہ سمجھ گئے، کہ یہ دیوبندی تو پکے مکار ہیں، جو کہ نماز میں بھی فریب کاری سے باز نہیں آتے، اور چونکہ اسی ایک بارک میں سنّی علماء حضرت قبلہ استاذی مولٰنا شیخ محمد صاحب بہاولنگری و مولٰنا درگاہی صاحب وغیرہ بھی موجود تھے، اسی لئے اسی التحیات کے سلام کی بحث کے دوران میں مسئلہ حاضر و ناظر و علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بحث چھڑ گئی، ایک مولوی دیوبندی بہاولنگری نے کہا، کہ مسئلہ حاضر و ناظر (علم غیب) کا کوئی ثبوت ہی نہیں، میں نے کہا کہ آپ کا یہ زعم سراسر باطل اور قطعی غلط ہے، اسلامی دنیا کے

تمام علمائے کرام واکابرین ملت کا یہی مذہب ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداتعالےٰ نے وہ علم نبوت عطا فرمایا ہے، کہ آپ علمی حیثیت سے ہر جگہ حاضر وناظر ہیں دُور نہ جایئے ہندوستان کے ہی علماء کو ہی لے لیجئے، مولنا عبدالحی لکھنوی اسی التحیات کے سلام کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

حاضر ناظر کے متعلق مولوی عبدالحی لکھنوی کا فیصلہ

وقال والدی العلام واستاذی القمقام ادخله الله فی دار السلام فی رسالته نور الایمان بزیارة آثار حبیب الرحمٰن السر فی خطاب التشهد ان الحقیقة المحمدیة کانها ساریة فی کل موجود وحاضرة فی باطن کل عبد وانکشاف هذه الحالة علی الوجه الاتم فی حالت الصلوٰة نحصل محل الخطاب وقال بعض اهل المعرفة ان العبد لما تشرف بثناء الله فکانه اذن فی الدخول فی حریم الالٰهی ونور بصیرته ووجد الحبیب حاضرا فی حرم الحبیب فاقبل وقال السلام علیک ایها النبی۔

السعایة شرح الوقایة ج ۲ ص ۲۲۸ سطر ۳

مصنفہ

مولنا عبدالحی صاحب لکھنوی مطبوعہ مطبع مجتبائی کانپور۔

(ترجمہ) میرے والد واستاذ نے (خدا ان کو جنت نصیب کرے) اپنے رسالہ نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن میں فرمایا، کہ التحیات میں السلام علیک ایہا النبی بصیغہ حاضر سلام وخطاب کا راز یہ ہے، کہ حقیقت محمدیہ ہر وجود میں ساری ہے، اور ہر بندے کے باطن میں موجود حاضر وناظر ہے، اور یہ حضوری حالت نماز میں پورے طور کھل جاتی ہے، توحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر وناظر سمجھ کر سلام خطاب کرنا حاصل ہو گیا، اور بعض اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ بندہ جب اللہ کی ثنا سے مشرف ہو جاتا ہے، تو اُسے حرم الٰہی میں داخلے کی اجازت مل جاتی ہے، اور اس کی بصیرت منور ہو جاتی ہے، تو وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر وناظر پاتا ہے، حرم الٰہی میں وہ متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے، السلام علیک، اے میرے پیارے آقا نبی آپ پر سلام ہو، صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک یارسول اللہ۔

اور یہ مولوی عبدالحی صاحب آپ کے وہ مایۂ ناز عالم ہیں، کہ جن کے متعلق آپ کا پیشوا اشرف علی تھانوی لکھتا ہے:۔

مولنا عبدالحی صاحب لکھنوی نہایت ہی حسن صورت، حسن سیرت، حسن اخلاق کے جامع تھے، معلوم ہوتا تھا، کہ نواب زادے ہیں، ان کے خواص سے معلوم ہوتا ہے، کہ شب کی عبادت میں روتے تھے، دن کو امیر رات کو نقیر، کثرت کام کی وجہ سے دماغ ماؤف ہو کر مرگی کا مرض ہو گیا تھا، تھوڑی سی عمر میں بڑا کام کیا، یہ سب تائید غیبی ہوتی ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۵، ص ۱۷۶، سطر ۱۷)۔

حضرت شیخ عبدالحق نے اشعۃ اللمعات جلد اصفحہ ۴۰۱ اور صدیق حسن خان امام غیر مقلدین نے مسک الختام جلد اص ۲۵۹ پر اسی سلام کے مقام میں حضور کو حاضر وناظر تسلیم کیا ہے، استاذ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی حضور کے علم غیب کلی وحاضر وناظر کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

علم غیب و حاضر ناظر کے متعلق شاہ عبدالعزیزؒ کا فیصلہ

زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است، کدام است، پس او می شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا، واعمال نیک و بد شمارا، واخلاص ونفاق شمارا، الخ۔

(تفسیر عزیزی پارہ سیقول، مصنفہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ مطبوعہ مجتبائی، صہ ۵۱۸ سطر ۸)۔

اور شاہ عبدالعزیز صاحب وہ ہستی ہیں، جن کے متعلق آپ کا امام اشرف علی بھی لکھتا ہے:۔

(۱)۔ رعایت مصالح کی وجہ سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کا فیض عام تھا۔

(انا ضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، صہ ۱۷۰، سطر ۵)۔

(۲)۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ بخار چڑھا ہوا تھا، نماز کا وقت آگیا، اپنے لکڑی پر نظر کی وہ بخار اس پر منتقل ہو گیا، وہ لکڑی کھڑی کانپ رہی تھی، (انا ضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، صہ ۷، سطر ۱۲)۔

اور عارف باللہ حضرت قبلہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حاضر ناظر و علم غیب کے متعلق حاجی امداد اللہ صاحبؒ کا فیصلہ

(۱)۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بصیغہ خطاب (حاضر) میں بعض لوگ (دیوبندی وہابی) کلام کرتے ہیں، یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے، لہ الخلق والامر عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں ہے۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں۔ (شمائم امدادیہ ملفوظات حاجی امداد اللہ صاحب، مطبوعہ لکھنؤ، صہ ۹۶، سطر ۱۶)۔

(۲)۔ لوگ کہتے ہیں، کہ علم غیب انبیا اور اولیا کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں۔ دریافت وادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے، اصل میں یہ علم حق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ اور حضرت عائشہؓ کے معاملات سے خبر نہ تھی۔ اس کو دلیل اپنے دعوای کی سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (شمائم امدادیہ، صہ ۱۱۵، سطر ۸)۔

اور حاجی امداد اللہ صاحب وہ بزرگ ہیں، جو سب دیوبندیوں کے مرجع وماویٰ ہیں، اور آپ کا امام اشرف علی لکھتا ہے۔

وہ شخص (حاجی امداد اللہ) زمانہ کا مجدد تھا، امام تھا، مجتہد تھا، معاصرین میں حضرت کے کمالات کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ (انا ضات الیومیہ، ج ۴، صہ ۶۲۹، سطر ۲۳)۔

اور ملک ہندوستان وپاکستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے سب سے بڑے پیشوا واصل باللہ شیخ المشائخ سیدی حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری (متعنا اللہ بفیوضاتہم) ارشاد فرماتے ہیں:۔

حاضر ناظر کے متعلق پیشوائے نقشبندیہ حضرت میاں شیر محمدؒ کا فیصلہ

ایک مرتبہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے حضرت قبلہؒ سے دریافت فرمایا، ایک رسالہ میں لکھا ہے، کہ یا رسول اللہ پڑھنا ناجائز ہے، تو قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر و ناظر ہیں۔ (ملخصاً) دیکھو کتاب اولیائے نقشبند، شیر ربانی ۲۷۳ مطبوعہ لاہور، مصنفہ محمد امین شرقپوری مرید خاص قبلہ کعبہ حضرت پیر سید اسمٰعیل شاہ صاحب، حضرت کرمانوالہ، دمتعنا اللہ بفیوضاتہ العالیہ۔

معلوم ہوا، کہ جمیع علماء و مشائخ کا یہی عقیدہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں، بندہ نے جب یہ حوالہ جات پیش کئے تو دیوبندی مولوی مبہوت ہو کر رہ گئے، اور لاجواب ہو کر ایک دیوبندی کہنے لگا، کہ ہاں معلوم ہوتا ہے، کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے، لہٰذا اس پر ایمان لانا کوئی فرض تو نہیں، میں نے کہا آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے مسئلہ حاضر ناظر تمام امت محمدیہ کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے، دیکھو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

حاضر ناظر کے متعلق استاذ الہند حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کا فیصلہ

وباچندیں اختلافات وکثرت مذاہب کہ در علمائے امت است، یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی است۔

(المکاتیب والرسائل بر حاشیہ اخبار الاخیار ہر در تصنیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ مجتبائی ص ۱۵۵ سطر ۱)۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وہ مقدس اور عالم ہستی ہیں، کہ جنکے بارے آپ کا امام مولوی اشرف علی صاحب بھی لکھتا ہے:۔

(۱)۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بہت بڑے شیخ ہیں ظاہر کے بھی اور باطن کے بھی۔

(افاضات الیومیہ، ج ۲، ص ۶۳۶، سطر ۲۰)۔

(۲)۔ بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گذرے ہیں، کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی، ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں، انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ہیں، کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے، اور صاحب حضوری تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۷، ص ۶، سطر ۱)۔

شیخ صاحب کے اس ارشاد سے صاف واضح ہو گیا، کہ عقیدہ حاضر ناظر تمام امت محمدیہ کا متفقہ اور اجماعی مسئلہ ہے، اور اس پر ایمان لانا دین کی ضروریات سے ہے، اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر جماعت اہل اسلام سے خارج ہے، اسی طرح عقیدہ حاضر ناظر کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق خداداد علم غیب کا منکر بھی اہلسنت سے خارج ہے، اور جس طرح نام نہاد مسلمان مرزائیوں کے عقیدہ ختم النبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مختلف فیہ نہیں ہو سکتا، اسی طرح بعض نام نہاد مسلمان دیوبندیوں نجدیوں کے عقیدہ حاضر ناظر میں اختلاف کرنے سے عقیدہ حاضر ناظر کو ہرگز مختلف فیہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

اور پھر لطف یہ ہے کہ دیوبندی ذریت صرف اپنے قلبی عناد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کیوجہ سے ہی آپ کے حاضر ناظر ہونے کے منکر ہیں، ورنہ خود دیوبندی اپنے مولویوں کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھتے ہیں، چنانچہ ذریت دیوبندیہ کا جج رشید احمد گنگوہی اپنے مریدین کو ہدایت کرتا ہوا اپنے اور اپنے سب دیوبندی پیشواؤں کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

دہم مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است، اما از روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند، ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود و چوں ہر دم در حل واقعہ محتاج شیخ بود، شیخ را بہ قلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند، الخ۔

ترجمہ:۔ مرید کو یقین کر لینا چاہیئے، کہ شیخ کی روح ایک ہی جگہ بند نہیں ہوتی، تو مرید جس جگہ بھی ہو، گرچہ شیخ کے جسم سے تو دور ہے، مگر اس کی روح سے ہرگز دور نہیں ہے، پس ہر واقعہ کے حل میں شیخ سے امداد مانگے۔ کیونکہ وہ ہر معاملہ میں شیخ کا محتاج ہے، (امداد السلوک)
مصنفہ رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ ساڈھورہ صفحہ ۱۳)

ناظرین انصاف تو فرماویں، کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھیں تو مشرک اور دیوبندی اگر اپنے پیروں کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانیں اور ان سے غائبانہ مافوق الاسباب امداد بھی طلب کریں تو سب جائز، یہ ہے ان کفر بازوں کی دیانت! معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب دیوبندیوں کی دو کانداری ہے۔ ورنہ رشید احمد گنگوہی تو حاضر ناظر ہو اور اس کے بارے یہ اعتقاد بھی شرک نہ ہو، اور مسلمانوں کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننا شرک ہو جائے، کیا شرک اسی کا نام ہے۔

بندہ کے یہ معروضات عرض کرنے کے بعد دیوبندی مولوی ایک دوسرے کا منہ تاکتے تھے اور بس، ایک دیوبندی بولا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قل انما انا بشر مثلکم، جس سے معلوم ہوا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہی جیسے بشر تھے، نور نہ تھے، میں نے کہا، کہ اول تو آپ اس آیت کو معرض استدلال میں پیش ہی نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ آیت متشابہات سے ہے، امام علمائے ہندوستان حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح لکھتے ہیں:۔

از بعضے آیات مبہمات و موہمات قرآنی کہ در بادی النظر زیغ و نادانی مشعر بنقص و انحطاط درجہ آں حبیب

ربانی اند، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حقیقت از قبیلے متشابہات اند،۔۔۔ مثل قل انما انا بشر مثلکم اغضب کما یغضب العبد، وما ادری مایفعل بی ولا بکم، وماننداں بوجود آید، مارانباید کہ دراں دخل کنیم واشتراک جوئیم۔ الخ۔

(مدارج النبوۃ، مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مطبوعہ نول کشور، ج ۱، ص ۲۴۸)

ہمارے نزدیک تو بفرمان امام العلماء حضرت شیخ صاحب یہ آیت ہی متشابہات سے ہے، ومایعلم تاویلہ الا اللہ، لیکن اگر تمہارے مذہب کی رُو سے بھی بحث کی جاوے، تو پھر انما انا بشر مثلکم میں قصر کا پایا جانا بھی دو حالت سے خالی نہیں، یا تو یہ قصر حقیقی ہوگا یا قصر اضافی، قسم اوّل تو یہاں ہو نہیں سکتا نہ ہی قصر الصفۃ علی الموصوف اور نہ ہی قصر الموصوف علی الصفۃ کیونکہ اگر قصر حقیقی قصر الصفۃ علی الموصوف مراد لیکر یوں کہو گے کہ نہیں ہے کوئی بشر مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ حکم بداہۃ غلط ہے، کیونکہ بشر تو اور بھی موجود ہیں، جو کہ صفت بشریت کے حامل ہیں، اور اگر قصر حقیقی قصر الموصوف علی الصفت مراد لیکر یوں کہو گے کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشر، تو یہ حکم بھی لغو ہے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نبی بھی ہیں، رسول اللہ بھی ہیں، رحمۃ اللعالمین بھی ہیں، تو یہ قصر بھی درست نہ رہا، بہرحال قصر حقیقی تو اپنی دونوں قسموں سے اس آیت شریفہ میں ہرگز جاری نہیں ہو سکتا، باقی رہا قصر اضافی، یعنی صرف کسی غیر کی نسبت سے قصر کرنا، یہ قصر اضافی بھی قصر الصفت علی الموصوف کے لحاظ سے یہاں نہیں ہو سکتا، کیونکہ حرف قصر کے قریب موصوف ہے، صفت نہیں ہے، تو اب اس آیت میں قصر اضافی کی صرف قسم قصر الموصوف علی الصفت اضافی جاری ہوگی، یعنی یوں کہو گے کہ نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف بہ نسبت الوہیت کے مگر بشرہ والے، یعنی جس طرح تم خدا نہیں ہو، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا نہیں بلکہ محبوب خدا ہیں، تو بقانون شما بھی یہ قصر صرف بہ نسبت الوہیت کے ہوگا، نہ کہ عام جیسا کہ تم بدبخت دیوبندیوں نے سمجھ کر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنے کا خطرناک اقدام کیا ہوا ہے، نیز اس آیت کو متشابہات میں شمار کرنے کی یہ بھی ایک واضح دلیل ہے، کہ بقول جمہور مفسرین دسیاق وسباق کلام الٰہی مثلکم کا خطاب کفار سے ہے، تو کیا کوئی ناپاک انسان بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح کفار کیطرح کہنے کی جرأت کر سکتا ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

باقی رہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ہونا تو اس کے متعلق دیوبندیہ کے حکیم الامت کا اضطراری فیصلہ بھی سُن لیجئے، چنانچہ اشرف علی لکھتا ہے:۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ الآیۃ، ایک تفسیر یہ ہے۔ جو میں نے ذکر کی، کہ نور سے مراد حضور ہوں، اور اس تفسیر کی ترجیح کی وجہ یہ ہے، کہ اس سے اوپر بھی قد جاءکم رسولنا فرمایا ہے (الیٰ قولہ) تو یھدی بہ اللہ، کتاب کے زیادہ مناسب ہے، اور نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مناسب ہے (الیٰ قولہ) دوسرے ہم (قد جاءکم برھان من ربکم

وانزلنا الیکم نوراً مبیناً میں انزلنا سے بھی رسول ہی مراد لے سکتے ہیں، الخ۔

(رسالہ النور، اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دہلی، صہ ۳۱ و ۳۲ سطر ۵ و ۶ وغیرہ)

اور یہی تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب کے صہ پر فصل اول نور محمدی کی باندھ کر حدیث یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ کو صحیح مان چکا ہے۔ اور رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:۔

واز یں جا است کہ حق تعالیٰ در شان حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب مبین و مراد از نور ذات پاک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم است، الخ۔

(امداد السلوک مصنفہ رشید احمد گنگوہی، صہ ۸۵، سطر ۱۷)۔

اور گنگوہی صاحب فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صہ ۱۳۴ پر حدیث اول ما خلق اللہ نوری کو صحیح مان چکے، جب دیوبندیوں کے یہ دونوں پیشوا بھی حضور علیہ السلام کو نور مان رہے ہیں، تو دیوبندیوں کو کچھ تو انصاف بھی کرنا چاہیئے، اور اگر دیوبندیوں کا قرآن اور حدیث پر ایمان نہیں، تو انہیں کم از کم اپنے گروؤں کا فیصلہ تو مان لینا چاہیئے۔ کیا یہ نور ماننے والے دیوبندی بھی مشرک تھے؟

اور دوسرا یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمان، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ہم امتیوں کو ہرگز لائق نہیں، کہ ایسا عامیانہ لفظ آپ کے لئے ہر وقت بولنے کا سبق پکا لیں، تو ایک دیوبندی کہنے لگا کہ واہ صاحب! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں، کہ میں بشر ہوں، تو ہمیں انکو بشر کہنا کیوں گناہ و بے ادبی ہوا، میں نے کہا، کہ آپ اپنے پیر ملاں اشرف علی کی بات بھی نہیں مانتے، وہ شیخ صاحب کو حضور ی عالم کہتا ہے، اور پیر شیخ صاحب اس آیت کو متشابہات سے کہتے ہیں، تو وہ دیوبندی غصے سے کہنے لگا، کہ آپ ہمارے حضرات کا نام بے ادبی سے کیوں لیتے ہیں، میں نے کہا بندے نے کونسی بے ادبی کی ہے؟ کہنے لگا کہ آپ مولانا اشرف علی کو ملا اشرف علی کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا دیکھیئے صاحب آپ کا مرشد و امام اشرف علی خود لکھتا ہے۔

۱۔ اب یہ صاحب اس جواب سے کہ خواب میں کیا رکھا ہے، یہ سمجھیں گے کہ یہ (اشرف علی) مُلّا ہے۔ مگر مجھیں اختیار ہے، مُلّا ہی ہونا تو بڑی چیز ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۳۹۶، سطر ۱)۔

۲۔ مولوی کے معنی ہیں، مولا والا۔ اللہ والا، یہ لفظ مولانا کے لفظ سے افضل ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صہ ۲۰۴، سطر ۶)۔

۳۔ میں بھی بیوقوف ہی سا ہوں۔ (افاضات الیومیہ ج ۱: صہ ۲۴، سطر ۱۸)

دیوبندی کہنے لگا، کہ صاحب واقعی ملاّ کا لفظ تو بُرا نہیں، مگر چونکہ یہ لفظ عامیانہ ہے، اور حضرت نے اسے اپنے لئے تواضعاً فرما دیا ہے، اور اب چونکہ یہ لفظ مولانا ہی معزز ہے، اس لئے اب اگر ایسے عالم کو ملاّ کہیں تو بے ادبی ہوگی، میں نے کہا واہ صاحب! کہ باوجود ملاّ کے لفظ کے اچھا ہونے کے اور اشرف علی کے اپنے لئے لفظ بیوقوف و ملاّ کے محبوب سمجھنے کے اگر ہم کہیں تو بے ادبی ہے، اور ہمیں کہنا منع ہو، مگر آنحضرت

رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے لفظ بشر جو آپ نے تواضعاً فرمایا ہے، ہمارے کہنے سے آپ کی بے ادبی نہ ہو، اس ترجیح پر دلیل کیا ہے، حالانکہ علمائے مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ لفظ تواضعاً فرمایا ہے، دیکھو امام خازن و امام بغوی فرماتے ہیں۔

قال ابن عباس علمہ اللہ ، سولہ التواضع (تفسیر خازن وعلی حاشیہ تفسیر بغوی، ج ۶، ص۸۷)۔

اور پھر خود تمہارے دیوبندیوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف لفظ بشر سے یاد کرنا یہ حضور کی توہین ہے، دیکھو مولوی محمد شفیع لکھتا ہے:۔

انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً سرور انبیاء کو صرف لفظ بشر سے یاد نہ کیا جائے، بلکہ خیر البشر یا افضل البشر سے ذکر کرے، زیادہ بہتر یہی ہے، کہ سنت اللہ کے مطابق حضور علیہ السلام کو القاب عالیہ سے یاد کرے، الخ۔ (کلمۃ الایمان، مصنفہ مولوی مفتی محمد شفیع سرگودہا، ص۲۲، سطر ۱۸)۔

کیا اب بھی کوئی گستاخ دیوبندی حضورؐ کو بشر کہہ کر اپنا وظیفہ پورا کرسکتا ہے، اس دیوبندی فیصلہ سے صاف معلوم ہوگیا، کہ حضورؐ کو صرف بشر کہنا حضورؐ کی بے ادبی ہے، بندہ کے ان معروضات کے بعد دیوبندیت پر موت چھا چکی تھی ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ایک سوال کا الزامی جواب } حضور خود تو تواضع فرماسکتے تھے مگر قل انما انا بشر اللہ تعالےٰ نے کیسے تواضعاً فرمادیا، (رسالہ نوری بشری) / الزامی جواب:۔ اگر یہی قانون ہے تو بتائیے کہ تمہارے مولوی محمد قاسم کے متعلق تمہارے گنگوہی صاحب نے یہ الفاظ کس نیت سے کہے ہیں:۔ دنیا میں اس سے زیادہ ذلیل وخوار کوئی ہستی نہیں ہے، (ارواح ثلاثہ ص۲۵۲ سطر ۱۴) گنگوہی کے ان الفاظ کو نانوتوی کے حق میں تھانوی صاحب تواضع پر محمول کرتے ہوئے لکھتے ہیں "گنگوہی صاحب کے جواب کا منشا ان کا غلبۂ حال تواضع سے معذور ہونا ہے، (ارواح ثلاثہ ص۲۵۲ سطر ۱۴) نانوتوی صاحب خود تواضع کرسکتے تھے گنگوہی صاحب نے جو کہا ما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

دیوبندیوں کے پیشوائے اعظم تھانوی صاحب کا سفید جھوٹ } (ایک مولوی صاحب) کہنے لگے، کہ آپ اخبار وغیرہ نہیں دیکھ سکتے اس لئے واقعات سے بے خبری ہے، میں نے کہا۔ کہ ٹھیک ہے، آپ اخبارات سے واقعات کا اقتباس کرکے میرے پاس بھیجدیا کریں، مجھ کو معلومات حاصل ہوجائیں گی بخبر دار ہوجاؤں گا، کہنے لگے کہ لکھ کر بھیجنا احتیاط کے خلاف ہے، میں نے کہا میری احتیاط یا آپ کی احتیاط، کہنے لگے کہ آپ کی، میں نے کہا کہ میری احتیاط کے کچھ خلاف نہیں۔ اگر ایسا خط پکڑا گیا میں کہدونگا، کہ میں نے کسی کو تھوڑا ہی کہا تھا کہ میرے پاس بھیجا کرو وہ میری دشمنی میں بھیجدیا۔۔۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص۳۵۲ سطر ۸)۔

جس کا ایک جھوٹ ثابت ہوجائے وہ پورا کذاب ہے۔ } جس کی ایک روایت بھی کبھی غلط پاتا ہوں، میں اس کو عملاً کذابین کی فہرست میں شمار کرلیتا ہوں۔ (اشرف المعمولات، ص۱۸، سطر ۱)۔

نوٹ:۔ دیوبندی حضرات ذرا سوچ کر ہی ہمیں بتا دیں، کہ آپ کے تھانوی صاحب بھی کذابین کی فہرست میں شامل ہو گئے، یا ان کو سب کچھ معاف ہے؟

بدتمیزی | ساری دنیا میں بدتمیزی سیکھ کر آتے ہیں، اور مشق مجھ پر کی جاتی ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، ص ۱۳۳، سطر ۱۸)۔

شیخ سے سوء عقیدت کی اجازت | میں تو جھوٹے پیروں کے مریدوں کو بھی جو بیعت توڑ توڑ کر آتے ہیں، گستاخی سے منع کرتا ہوں، ہاں سوء عقیدت کو منع نہیں کرتا۔ (اشرف المعمولات، ص ۴۶)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے، کہ اشرف علی کے پاس بدتمیزوں کے علاوہ کوئی شریف آدمی جاتا ہی نہ تھا۔

پھُوسی | ایک قصہ جھانسی کا ایک ثقہ دوست بیان کرتے تھے، کہ ایک امام مسجد نے سجدہ سہو کیا۔ اور ظاہرا کوئی سہو نہ تھا، لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہو گئی تھی، کہتا ہے، کہ ایک پھُسکی نکل گئی تھی، یعنی خفیف سی ہوا خارج ہو گئی تھی۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، ص ۱۸۲، سطر ۳)۔

میں میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا | میں ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا، شیخ الٰہی بخش صاحب کے یہاں والد صاحب ملازم تھے، میاں الٰہی بخش صاحب کے برادر زادہ شیخ غلام محی الدین نے مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب نوچندی میں جانا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ جو مقتدا بننے والا ہو، اس کو جانا جائز ہے، اس لئے اگر وہ کسی کو منع کریگا، اور اس پر یہ سوال کیا جائے، کہ اس میں کیا خرابی ہے، تو اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی خرابیوں کو بے دھڑک بیان تو کر سکیگا، یہ سُن کر وہ بہت ہنسے، کہ بھائی مولوی لوگ اگر گناہ بھی کریں، تو اس کو دین بنا لیتے ہیں۔
(افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۵، ص ۱۱۶، سطر ۶)۔

نوٹ:۔ تھانوی جی نے گناہ کا کیسا خطرناک دروازہ کھولا، کہ زنا کرو، شراب پیو، جوا کھیلو، لواطت کرو، کفر کرو، غرضیکہ دنیا بھر کی بدکرداریوں سے منہ کالا کر کے پھر کہدینا، کہ بھائی اگر ہم خود نہ کرتے تو لوگوں کو اس گناہ کی حقیقت کیسے بتا سکتے، دیوبندی مولوی اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ کی گستاخیاں بھی اسی نیت سے کرتے ہونگے،

مہمان نوازی کا نمونہ | دیکھئے ایک بزرگ نے تو اپنا لحاف بچھونا سب مہمانوں کو دے دیا، اور مولانا رشید احمد صاحب نے لحاف بچھونا دینا تو درکنار اس کے متعلق سوال کرنے پر بھی ناگواری کا اظہار فرمایا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، ص ۱۵۱، سطر ۱۰)۔

ناجائز بھی جائز | عوام اس کو تو دیکھتے نہیں، کہ کسی خاص صورت میں کوئی ایسا فعل جو عام طور سے ناجائز سمجھا جاتا ہو، وہ جائز بھی ہوتا ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، ص ۳۱۶، سطر ۱۴)

رُوح کی پرستش پر عدم گُناہ

ایک بزرگ فرماتے ہیں، کہ میں ایک مدت تک رُوح کے نور کو حق تعالٰی کی تجلی سمجھ کر اس نور کی پرستش کرتا رہا، گو اس میں ان کو گناہ نہ ہوا ہو، جس کی وجہ میں نے التشرف حصہ اول کتاب ذکر الموت میں تحت حدیث صہیب اچھی طرح ظاہر بھی کردی ہے، (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صـ ۱۶۲، سطر ۱۱)۔

نوٹ:۔ دیوبندی دوسرے مسلمانوں کو بات بات پر بدعتی، مشرک اور قبر پرست کہتے ہیں، مگر وہ خود رُوح کی پوجا کریں تو ان کو کوئی گناہ نہیں، تو کیا وہ رُوح پرست نہیں ہیں؟

دیوبندیوں کو گُناہ کی ترغیب

۱: جس کی توحید کامل ہوتی ہے، اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے، کہ اوروں کی عبادت نہیں کرسکتی، (تقویۃ الایمان، صـ ۲۳)۔

۲: فاسق موحد ہزار درجے بہتر ہے متقی مشرک سے۔ (تقویۃ الایمان صـ ۲۳)۔

۳: آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب ہو جائے، اور محض بیحیا ہی بن جائے اور پرایا مال کھا جانے میں کوئی تصور نہ کرے اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نہ کرے مگر تو بھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا اور کسی کو ماننے سے بہتر ہے۔ (تقویۃ الایمان، صـ ۵۲)۔

نوٹ:۔ چونکہ دیوبندیوں کے نزدیک توحید کے ٹھیکیدار صرف وہی ہیں، کیونکہ مسلمان تو توحید و رسالت دونوں کو مانتے ہیں، اس لئے ان کا گناہ زنا، بدکاری، چوری وغیرہ گویا دوسرے مسلمانوں کی حج، نماز وغیرہ سے بھی زیادہ شان رکھتا ہے، یعنی دوسرا مسلمان نماز پڑھ رہا ہو اور دیوبندی زنا یا بے حیائی یا شراب میں مشغول ہو، تو دیوبندی کا یہ فعل دوسرے مسلمان کے فعل سے زیادہ اچھا ہے، (کیوں نہ ہو) اور پھر متقی مشرک کا لفظی جوڑ بھی اسمٰعیل کی جہالت کو بے نقاب کر گیا، کیا مشرک بھی متقی کہلا سکتا ہے؟ دیوبندی حضرات جانیں کہ مکمل بیحیا اور پرایا مال کھانے والا مجسمہ گناہ کیا ابرار میں ہوا یا اخیار میں؟ تفصیل درکار ہے۔

آمادہ نر آگیا

مزاحاً فرمایا، آپ کو اعلان کر دینا تھا، کہ آمادہ نر آگیا۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ ۲۶۸، سطر ۱۰)

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ غیر مقلد مادہ ہیں، اور دیوبندی ان کے نر ہیں، کہ باہمی جوڑ کی ترغیب دی جارہی ہے۔

نا قابلیت

میں تواضع سے نہیں کہتا، واقعہ ہے، کہ علمی لیاقت تو کبھی حاصل ہی نہیں ہوئی۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ ۲۷۹، سطر ۱۵)

بدمزاج پیر

اب بتلایئے، میری کیا خطا ہے، اس پر مجھے لوگ بدمزاج کہتے ہیں، (دیوبندی ہی کہتے ہیں، پھر گھبراہٹ کاہے کی)۔ (اشرف المعمولات، صـ ۱۲، سطر آخر)۔

دیوبندیوں کے مریدین کے اعتقاد کا نمونہ

ایک شخص نے جو قاری مشہور تھے، یہ استفسار کیا تھا، کہ حضرت مولانا رشید احمد (گنگوہی) صاحب کے پیچھے میری نماز ہو جاتی ہے یا نہیں، وہ اپنے دل میں

سمجھتے تھے، کہ سب سے زیادہ فاضل اور عامل میں ہوں۔ حالانکہ یہ صاحب (دیوبندی مذہب کے) بزرگوں کے صحبت یافتہ اور خود حضرت مولٰنا رشید احمد گنگوہی) کے مرید تھے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۳۳۲، سطر ۷)۔

حنفیت | بعض علماء نے کہا کہ اس سے حنفیت جاتی رہے گی، میں نے کہا چاہیے، اسلامیت جاتی رہے، مگر حنفیت نہ جائے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۳۷۶، سطر ۲۲)۔

نوٹ:۔ تھانوی کے نزدیک اگر حنفیت ہو، تو اسلامیت کو سراسر خطرہ ہے، یہ ہیں حنفی!

اپنا نام بھول گیا | ایک مرتبہ حضرت مولٰنا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، کہ میں نے ایک مرتبہ خط لکھ کر اپنے دستخط کرنا چاہا مگر اپنا نام بھول گیا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۳۷۸، سطر ۱۰)۔

حکیم الامّت کے سر پر گٹھڑی | ایک دیہاتی شخص ہدیۃً کچھ کپڑا لایا، جو ایک گٹھڑی کی صورت میں تھا، میں اسوقت ڈاک لکھ رہا تھا، اس نے ڈاک کے خطوط پر گٹھڑی رکھ دی، مجھ کو ناگوار ہوا، میں نے غصے سے کہا، کہ میرے سر پر رکھ دے، اس نے اس گٹھڑی کو اٹھا اور میرے سر پر رکھ اور اس کو تھام کر کھڑا ہو گیا، تاکہ گر نہ جائے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۳۰۴، سطر ۲)۔

حکیم الامّت کے مُنہ پر تھپڑ | ایک مرتبہ ایک لڑکا چھوٹا سا جس کی عمر تقریباً پانچ یا چھ برس کی ہوگی، اپنے باپ کے ساتھ میرے مکان کے دروازہ پر کھڑا تھا، میں نے اس کی بغلوں میں ہاتھ دیکر دروازہ کی چوکی پر کھڑا کر دیا، اور اس سے کہا کہ منہ پر تھپڑ مار۔ اس نے میرے ہی مُنہ پر چپت لگا دیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۱۲، سطر ۲)۔ (تھپڑ خوردن دادنے بایدم)۔

دین فروش | اس پر اس نے لکھا، کہ خدا کا خوف کرو، اس قدر دین فروش مت بنو، کتابیں چھاپ چھاپ کر اتنا روپیہ کمایا، اور پھر بھی قناعت نہیں۔ ایک کتاب لکھنے کی درخواست کی، اس پر بھی روپیہ مانگا جاتا ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۱۱۵، سطر ۴)۔

شیطان بھی صاحب نسبت ہے | حضرت مولٰنا محمد یعقوب نے یہ واقعہ سن کر فرمایا۔ کہ اگر مجھ کو یہ معاملہ پیش آتا تو میں یہ کہتا، کہ اگر تم شیطان ہو تو کیا ہوا، نسبت تو اب بھی قطع نہیں ہوئی، اس لئے کہ شیطان بھی تو اُن ہی کا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۴۵، سطر ۱۵ و ص ۲۰۷ سطر ۵ و ارواح ثلثہ تھانوی ص ۳۳۲)۔

نوٹ:۔ شاید دیوبندی شیطان کو اپنا صاحب نسبت بزرگ ثابت کرنے کے لئے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیع العلم مانتے ہیں۔ (دیکھو عبارت کتاب براہین قاطعہ مصدقہ گنگوہی، ص ۵۱، سطر ۱۱)۔

سر پر عورت کا پاجامہ | مشہور ہے کہ کوئی بزرگ تھے، ان کی شادی ہوئی، پہلی شب تھی، کپڑے

کیوں نہ مُنہ مارے جاتے، علی الصبح جو اُٹھ کر وہ باہر آنے لگے تو اندھیرے میں غلطی سے عمامہ سمجھ کر بیوی کا پاجامہ سر سے لپیٹ لیا، باہر نکلے تو بڑا ہی غُل ہوا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۱۵۴، سطر ۱)۔

نوٹ:۔ گو اشرف علی نے ظاہر نہیں کیا، کہ وہ بزرگ کون تھے، مگر یہ بزرگ دیوبندی ہی ہونگے کیونکہ دیوبندی مذہب میں ہر وہ مسلمان جو دیوبندی نہ ہو، ہرگز بزرگ نہیں ہوتا، بلکہ دیوبندی اس کو بدعتی اور شیطان کہتے ہیں، اشرف علی لکھتا ہے:۔

"اہل بدعت اور جملہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان کی"۔

(مزید المجید ص ۷۳، سطر ۱)۔

تو معلوم ہوا، کہ دیوبندی بزرگ ایسے کمال رکھتے ہیں، کہ عورتوں کے پاجاموں کو سر کا تاج زریں سمجھتے ہیں، اور انہوں نے غلام احمد قادیانی کو بھی مات کر دیا، وہ بھی ایک روز پاجامہ عورت کا زیب سر کر بیٹھا تھا۔

عورتوں کو مرید کرنے کا شوق

معمول یہ ہے، کہ میں عورت کو اور مریض کو تو سفر میں بھی مرید کر لیتا ہوں۔ (افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۱۸۵، سطر ۲۳)۔

عصر کی نماز قضا

میرا واقعہ ہے، کہ ایک کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گیا، جس سے عصر کی اذان نہ سنائی دی اور بادل تھا، روشنی کا اندازہ نہ ہوا، اور اس بنا پر عصر کی نماز کا بھی وقت نکل گیا، مغرب کے وقت اپنے گمان میں عصر سمجھ کر مسجد میں گئے، الخ۔ (افاضات الیومیہ ج ۵، ص ۳۸، سطر ۳)۔

گھر کا راستہ معلوم نہیں

خود تھانہ بھون ہی کا میرا واقعہ ہے، کہ ایک دفعہ رات کے وقت گھر کا راستہ بھول گیا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۵، ص ۳۸، سطر ۷)۔

مدرسہ دیوبند کی تعلیم کا فیض مولوی شبیر احمد عثمانی کا جنازہ

دار العلوم دیوبند کے طلبار نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے، جن میں ہم کو ابو جہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا، آپ حضرات (حسین احمد وغیرہ) نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا؟ ..... کیا آپ میں سے کسی (دیوبندی) نے بھی اس پر ملامت کا کوئی جملہ کہا؟ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں، کہ بہت سے (دیوبندی مدرسین) لوگ ان کمینہ حرکات پر خوش ہوتے تھے۔

(تقریر شبیر احمد عثمانی مندرجہ مکالمۃ الصدرین، شبیر احمد عثمانی، ص ۲۱)۔

ڈبل بیعت

دیوبند میں ایک صاحب تھے، دیوان جی اللہ دیا، انہوں نے حضرت مولانا محمد قاسم رح سے بیعت کی درخواست کی، حضرت مولانا نے فرمایا، کہ گنگوہ جاکر مولانا رشید احمد گنگوہی سے بیعت ہو جاؤ، عرض کیا بہت اچھا، گنگوہ پہنچے، اور حضرت مولانا گنگوہی رح سے بیعت ہو کر دیوبند آ گئے، اور حضرت مولانا قاسم صاحب رح سے پھر بیعت کی درخواست کی، مولانا نے فرمایا کہ میں نے تو تم سے کہا تھا، کہ گنگوہ جاکر مولانا سے بیعت ہو جاؤ، عرض کیا میں بیعت ہو آیا ہوں اور جہاں جہاں آپ فرمائیں گے وہاں جاکر بیعت

ہوآؤں گا، مگر دل سے بیعت ہو لگا آپ ہی سے، کیا ٹھکانہ ہے اس تعلق اور محبت کا، آخر حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے بیعت فرمالیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ۵۵، سطر ۱)۔

میں لٹھ پیر ہوں

اس چودھویں صدی میں ایسے ہی پیر کی ضرورت تھی، جیسا کہ میں ہوں لٹھ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ۵۵۲، سطر ۸)

آدمی پر آدمی

(ایک شخص کسی مکان میں اندر سے کنڈی لگا کر کسی عورت سے زنا کر رہا تھا) لوگوں نے دستک دی، تو اب اندر سے کہتا ہے کہ میاں یہاں جگہ کہاں، یہاں خود ہی آدمی پر آدمی پڑا ہے، دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی تھا، جھوٹ نہیں بولا، کیسی ذہانت کا جواب ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ صـ۵۷، سطر ۴)

نوٹ:- یہ صاحب بھی شاید ایسی ذہانت کے جوابات کی تعلیم کیلئے یہ ذکر فرمارہے ہیں۔

تیری ماروں

(حافظ ضامن صاحب) ایک بار ندی پر شکار کھیل رہے تھے، کسی نے کہا، حضرت مچھلی" آپنے فرمایا، کہ اب کے ماروں تیری، (ارواح ثلٰثہ تھانوی صـ۲۲۳ سطر ۱۵)

نوٹ:- جوبات کی خدا کی قسم واہیات کی۔

گدھے کا ذکر

عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے، جیسے گدھے کا عضو مخصوص، بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے، اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں، واقعی عجیب مثال ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ۷، سطر ۷)۔

نوٹ:- مثال سے مثال بیان کنندہ کے تقدس نگر کا اندازہ خوب معلوم ہو رہا ہے۔

قواعد کا شان نزول

میرے یہاں جو قواعد وضوابط ہیں،...... جیسے آیات کا شان نزول ہے، اسی طرح ان قواعد وضوابط کا بھی شان نزول ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، صـ۷۵، سطر ۵)

لب پر استرہ

یہی حالت لطافت کی حضرت مولٰنا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی، ایک مرتبہ نائی آیا اس نے استرہ وغیرہ کو دھولیا تھا، مگر جب حجامت بنانی شروع کردی، تو استرہ لب پر لگاتے ہی فرمایا، کہ بُو آتی ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ۲۳۵، سطر ۱۲)۔

نوٹ:- معلوم ہوتا ہے، کہ دیوبندیوں کے امام گنگوہی نے ہی اپنی مونچھیں اُسترے سے صفاچٹ کرکے تمام دیوبندیوں کو یہ طریقہ سکھایا ہے، کیونکہ گنگوہی کے لب پر اُسترہ کا پھرنا ہی اس امر کو واضح کر رہا ہے، کہ وہ مونچھیں منڈوانا تھا، اور آج کل کے دیوبندی بھی بڑے شوق سے مونچھیں منڈواتے ہیں، حالانکہ سرکار دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ الشَّوَارِبَ یعنی جس نے مونچھیں منڈوائیں وہ ہم مسلمانوں سے نہیں۔

(غنیۃ الطالبین مصنفہ غوث الاعظم سیدی عبد القادر جیلانی مطبوعہ مصر، صـ۱۷)۔

لہنگا اٹھا کر موت دیا

ایک شخص کسی کے مکان پر اُس کو دریافت کرنے آیا، تو اس کی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی، زبان سے کیسے بولے، اور بتلانا ضرور تھا، اس لئے کہا تو ہے نہیں، لہنگا اُٹھا کر اور موت کر اور اس پر کو پھاند کر گئی۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، ص ۱۳۳، سطر ۸)۔

بے اجازت پیرا

بعض لوگ مجھ کو لکھتے ہیں، کہ اعمال قرآنی آپ کی کتاب ہے، آپ اس کی اجازت دیدیں، .... میں لکھ دیتا ہوں، کہ مجھے خود کسی عامل کی اجازت نہیں، کیا ایسے شخص کا اجازت دینا کافی ہو سکتا ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۳۰۱، سطر ۴)۔

مُوذی اور بدفہم مرید

اس پر بھی وہ شخص جب کچھ نہ بولا، تو فرمایا، ارے اب بھی خاموش بیٹھا ہے۔ مُوذی جواب کوئی نہیں دیتا، .... چل اُٹھ چلتا بن، بدفہم بیٹھے بٹھلائے قلب کو مکدر کیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۱۵۵، سطر ۸)

سب بُرا کہتے ہیں

دوست کرتے ہیں شکایت غیر کرتے ہیں گلہ
کیا قیامت ہے مجھی کو سب بُرا کہنے کو ہیں

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۴۵۶، سطر ۱۶)

فہم کا ہیضہ

میں تو اکثر کہا کرتا ہوں کہ یا تو ان (دیوبندیوں) کو فہم کا قحط ہے، یا مجھ کو فہم کا ہیضہ ہے، تو اس حالت میں بھی قحط زدہ اور ہیضہ زدہ میں مناسبت نہیں ہو سکتی۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۵۷۵، سطر ۱۸)

دیوبندی بھیڑیئے

ایک صاحب بصیرت وتجربہ کہا کرتے تھے، کہ ان دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں، .... یہ ایسی بات ہے، جیسے کہ مشہور ہے کہ بھیڑیئے کو اپنی قوت معلوم نہیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۵، ص ۲۵، سطر ۱)۔

خانقاہ میں بے ریش لڑکے سے

ایک صاحب مخلص اور دوست یہاں پر مہمان ہوئے۔ اُن کے ساتھ اُن کا ملازم ایک بے ریش لڑکا تھا، قانون یہاں پر یہ ہے، کہ شب کو بے ریش خانقاہ میں رہ نہیں سکتا، مگر چونکہ ان سے بہت خصوصیت کا تعلق تھا، اور ان کی نگرانی پر اعتماد بھی تھا، اس لئے اُن سے کچھ نہیں کہا گیا، صبح کو بعد نماز فجر کہنے لگے .... کہ میں نے رات کو خواب میں حضرت حافظ ضامن صاحب کو دیکھا کہ بہت خفا ہو رہے ہیں، کہ بے ریش لڑکے کو لیکر خانقاہ میں کیوں قیام کیا؟ الخ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، ص ۴۶، سطر ۹)۔

نوٹ:- یہ مؤاخذہ کسی بڑا امراد حرکت پر ہوا ہو گا!۔

لڑکے سے عشق

حضرت (مولوی خلیل احمد) کے ایک ذاکر شاغل خادم ایک مدرسہ میں مدرس تھے ان کو امرد لڑکے سے تعلق ہو گیا کہ اس کی صورت دیکھے بغیر چین نہ آتا تھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۲۳۴، سطر ۵)۔

دیوبندی مذہب کے اماموں کی خصوصی حرکتیں تصوّف و عرفان کا ظہور

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی حکمتیں

فرقہ دیوبندیہ کے مجدّد اعظم و قطب الاقطاب حکیم الامّت کے کارنامے

بھائی کے سر پر پیشاب

ایک روز ایسا ہوا، کہ بھائی پیشاب کر رہے تھے، میں نے اُن کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۲۷۴، سطر ۵).

نمازیوں کے جوتے چرا لئے

ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے، (میں نے) سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانے پر پھینک دیے، نمازیوں میں غل ہوا، کہ جوتے کیا ہوئے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۲۷۳، سطر ۱۱)

چارپائیاں باندھ دیں

ہم لوگ والد صاحب کے پاس رہتے تھے، تین چارپائیاں برابر بچھی ہوئی تھیں، والد صاحب اور ہم دونوں بھائیوں کی، میں نے رسّی لیکر سب کے پائے ملا کر خوب کس کر باندھ دیئے۔ اور لیٹ کر سو گئے، پھر والد صاحب بھی آکر لیٹ گئے، اتفاق سے بارش آگئی، تو والد صاحب اُٹھے اور...... اپنی چارپائی گھسیٹی، اب وہاں تینوں چارپائیاں ایک ساتھ چلی آرہی ہیں، بیحد غصّے ہوئے اور فرمایا کہ ایسی ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۲۷۳، سطر ۱)

بازاروں میں چلتے ہوئے کھانا

میں دروازے پر کھڑے ہو کر یا راستے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا، اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے، تو زائد سے زائد میری شہادت قبول نہ ہوگی،

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۱۴، سطر ۱۵)

مہمان کے کھانے میں کتّا ڈال دیا

ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی، بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے، والد صاحب نے اُن کو ٹھیکے کے کام پر رکھ چھوڑا تھا، ایک مرتبہ کمسٹریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے گھر آئے، اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے، میں نے سڑک پر سے ایک کتّے کا پلّہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر لا کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا، بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے، (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۷۳ سطر ۱۶)

باپ کی بدنامی کا سبب

جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی (بیحیائی) کی ہوتی تھی، لوگ والد صاحب کا نام لیکر کہتے کہ اُن کے لڑکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۲۷۳، سطر ۲۱)

جُوتہ امام

ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کرکے ان کو برابر رکھا، اور ایک جوتے کو سب سے آگے رکھا، وہ گویا کہ امام تھا، اور پلنگ کھڑے کرکے اس پر کپڑے کی چھت بنائی، وہ مسجد قرار دی۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۲۷۲، سطر ۱۹)

ولی این است؟

کار شیطاں می کند نامش ولی
گر ولی این است لعنت بر ولی

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۶۹۶، سطر ۴)

نوٹ:- جو اپنے بھائی کے سر پر پیشاب کرنے کا تجربہ کار ہو، وہ اگر بڑا ہو کر اولیائے کرام کو مشرک و بدعتی و کافر بتلائے، اور انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کرے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاگلوں اور حیوانوں جیسا بتائے، تو کیا تعجب!

بیوی کی خاطر نماز توڑ ڈالی

میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا، کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گرگئی ہیں: میں نے یہ خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔ (اشرف المعمولات مطبوعہ تھانہ بھون، ص ۱۴، سطر ۱۲)۔

نوٹ:- دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے، کہ نماز میں اگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے، تو یہ خیال محمدی اپنے گدھے کے خیال میں سراسر ڈوب جانے سے بھی کئی درجے بدتر ہے، چنانچہ دیوبندیوں کا اوّل امام لکھتا ہے:-

"گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در گاؤ خر خود است"۔

(صراط مستقیم فارسی، مصنفہ اسمٰعیل، ص ۵۸)

اب اہل دل ان دیوبندیوں وہابیوں کی قلبی شقاوت کا ملاحظہ کریں، کہ ایک طرف تو یہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس تصور کو گدھے سے بدتر بتائیں، اور دوسری طرف اُن کے تھانوی صاحب اپنی بیوی کے لئے سرے سے نماز ہی توڑ ڈالے، تو اس کے تصوف میں ذرہ فرق نہ آسکے، کیوں نہ ہو ؎

نظر اپنی اپنی۔ پسند اپنی اپنی

لوٹا کیوں جھانکا
ملفوظ شریف لوٹا

حضرت والا (تھانوی صاحب) فارغ ہو کر حوض پر تشریف لائے، تو یہ (ایک مرید) صاحب اس جگہ پر پہنچے، اور پہنچ کر لوٹے کو جھانکا...... اس پر حضرت والا نے مؤاخذہ فرمایا، کہ مجھ کو تمہاری اس حرکت سے اذیت پہنچی، تم کیوں وہاں پر کھڑے تھے، اور بعد میں میرے آنے کے لیئے لوٹے کو کیوں جھانکا؟...... فرمایا تو پھر لوٹے کو کیوں جھانکا؟ عرض کیا کہ لوٹے کو تو نہیں جھانکا، فرمایا کہ مجھ کو اندھا بناتے ہو، میں نے خود جھانکتے ہوئے

دیکھا۔۔۔۔۔ عرض کیا کہ قصور ہوا۔ فرمایا اب کہتا ہے قصور ہوا قصور (یہ ملفوظ پر از فضولیات مذکور ٹوٹا دو صفحوں میں بمشکل پورا ہو سکتا ہے، یہ ہیں ملفوظات کہ لوٹا کیوں جھاڑا؟ دیکھو (افاضات الیومیہ ج ۱، صـ ۲۳۳، سطر ۵)

عذر نہ قبول | (مرید نے) عرض کیا کہ قصور ہوا، فرمایا اب کہتا ہے قصور ہوا قصور! جب اچھی طرح ستا لیا۔ گیا جب سے زبان کھل گئی تھی، اب تاویلیں کرتا ہے، اور اگر مان ہی لیا جائے، کہ سب تاویلیں صحیح ہیں، تو ایہام کا اس کے پاس کیا جواب ہے، یہ فرماتے ہوئے حضرت والا نماز مغرب پڑھانے کے لئے مصلے پر تشریف لے گئے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، صـ ۲۳۴، سطر ۱)

جو عذر قبول نہ کرے وہ شیطان ہے | جس سے معذرت کی جائے اور وہ معذرت قبول نہ کرے وہ شیطان ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، صـ ۳۹۴ سطر ۲۱)

نوٹ:۔ یہاں بہ سبب ایہام تاویل منظور نہیں، مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے پھر ان کفریہ عبارتوں کی دیوبندی تاویلیں کرنا خوب جانتے ہیں۔

نہ کفر نہ اسلام | ابوجہل کے کفر کا اعتقاد رکھنا فرض ہے۔ باقی رہا میں سو میرا نہ کفر منصوص ہے نہ اسلام، (افاضات الیومیہ، ج ۷، صـ ۲۳۳، سطر ۲۱)۔

شیخ دیوبندیہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی

ہندوؤں سے مذہبی وسیاسی اتحاد، کانگریس میں دیوبندیوں کی شرکت کا بانی

گاندھی کی جے محمود حسن کی جے | حضرت مولانا دیوبندی رح اور وہ مولوی صاحب ایک موٹر میں تھے، اور بعض مسلمان لیڈر بھی موجود تھے، جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو ایک ہم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا، اس کے بعد گاندھی کی جے، مولوی محمود حسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صـ ۲۵۵، سطر ۱۳)۔

قشقے لگائے ارتھی کو کندھا دیا | مگر افسوس تو مسلمانوں کی حالت پر ہے، کہ انہوں نے دوست دشمن کو نہ پہچانا، مسلمانوں کی قوم بہت ہی بھولی ہے، اور زیادہ تر دھوکا عام مسلمانوں کو ان لیڈروں کی وجہ سے ہوا، یہ ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے ہیں، ان کی باگ ان کے ہاتھ میں ہے، انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ اور برباد کیا، دیکھ لیجئے مشاہدات اور واقعات اس کے شاہد ہیں، جے کے نعرے لگائے۔ قشقے (تلک) پیشانی پر لگائے، ہندوؤں کی ارتھی (جنازہ) کو کندھا دیا، ان کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان والنٹیروں نے کیا، یہ تو ایمانی نقصان ہوا، اور جانی نقصان سنیئے، ہزاروں مسلمان ان فضول،

کی بدولت موت کے گھاٹ اُتر گئے، ہجرت کرائی، ہزاروں مسلمان بے خانماں ہو گئے، مکان جائداد غارت ہو گئیں، الخ۔ پھر عوام کے لئے نام نہاد علماء کی شرکت زیادہ نقصان کا سبب ہوئی، جب علماء ہی پھسل گئے دوسروں کی کیا شکایت۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۷۰، سطر ۱۶)

کُفر | چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
افاضات الیومیہ، ج ۴ ص ۷۰ سطر ۱۱ وغیرہ۔

جہالت | وہ (محمود حسن) اپنے متعلق یوں فرمایا کرتے تھے، کہ ساری عمر پڑھنے پڑھانے سے علم تو حاصل نہیں ہوا، مگر یہ فائدہ ضرور ہوا، کہ اپنے جہل یعنی لاعلمی کا علم ہو گیا۔
(افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۳۳ سطر ۷)

بانیان دیوبندی مذہب مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب و مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی روحانی تعلیم

امرد لڑکوں سے پراسرار حرکات | حضرت مولٰنا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بچے کے ساتھ مزاح فرما رہے تھے، مزاح میں اُس کی ٹوپی اتار کر اپنے سر پر رکھ لی، (افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۸۳، سطر ۲۳)۔

بانیٔ دیوبند کو بچوں کے کمربند کھولنے کی عادت | ایک دفعہ بنو پہلوان نے جو دیوبند کا رہنے والا تھا، باہر کے کسی پہلوان کو پچھاڑ دیا، تو مولٰنا محمد قاسم صاحب رح کو بڑی خوشی حاصل ہوئی، اور فرمایا ہم بھی بنو اور اس کے کرتب دیکھیں گے، مولٰنا بچوں سے ہنستے بولتے اور جلال الدین صاحبزادہ محمد یعقوب صاحب سے جو اس وقت بچے تھے، بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمربند کھولتے تھے۔
(ارواح ثلثہ تھانوی ص ۲۸۵ سطر ۱۲) (اشرف التنبیہ مولوی اشرفعلی تھانوی ص ۸۱)

نوٹ:۔ مولوی محمد قاسم کو لڑکوں کے پاجامے کھولنے کی یہ عادت کیا اچھی تھی؟

لڑکے سے عشق | حضرت والدصاحب مرحوم نے فرمایا، کہ مولٰنا منصور علی خان صاحب مرحوم مراد آبادی حضرت نانوتوی کے تلامذہ میں سے تھے، طبیعت کے بہت پختہ تھے اس لئے جدھر طبیعت مائل ہوتی تھی، پختگی اور انہماک کے ساتھ ادھر جھکتے تھے، انہوں نے اپنا واقعہ خود مجھ سے کہا ایک لڑکے سے عشق ہو گیا، اور اس قدر اس کی محبت نے طبیعت پر غلبہ پایا کہ رات دن اُسی کے خیال میں رہنے لگے، میری عجیب حالت ہو گئی، تمام کاموں میں اختلال ہونے لگا الخ۔ (اشرف التنبیہ ص ۸۶)۔
(ارواح ثلثہ تھانوی ص ۲۴۳ سطر ۱۹)

دیوبندی بگاڑنے والے ولی ہیں (میں) بگاڑ نے کا ولی ہوں۔ سنوارنے کا نہیں)۔
(ارواح ثلثہ تھانوی صـ۳۳۷ - سطر۲)

نوٹ:۔ مولوی اشرف علی صاحب نے ارواح ثلثہ کا نام حکایات اولیاء رکھا ہے واقعی دیوبندی ایسے ہی ولی ہیں۔

ذرا لیٹ جاؤ پر اسرار مجامعت حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب نے عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا، کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید شاگرد سب جمع تھے، اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا، کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے، مگر حضرت نے پھر فرمایا، تو ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے، اور مولانا کی طرف کو کروٹ لیکر اپنا ہاتھ اُن کے سینے پر رکھ دیا، جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے، مولانا ہر چند فرماتے ہیں، کہ میاں کیا کر رہے ہو، یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا لوگ کہیں گے کہنے دو، (اشرف التنبیہ، صـ۶۶)۔ (ارواح ثلثہ تھانوی صـ۳۰۵ سطر۴)

زن وشوہر مخفی جماع (رشید احمد گنگوہی نے) ایک بار ارشاد فرمایا، میں نے ایکبار خواب میں دیکھا تھا، کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں، اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے، سو جس طرح زن و شوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے، اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا۔ (تذکرۃ الرشید، ج ۲، صـ۲۸۹)۔

قرب جسمانی دلبر وجاناں

ان میں جو ربط ہے ہم نے تو نہ دیکھا نہ سنا — دونوں دلدادہ ہیں اور دل بر وجانا دونوں
قرب جسمانی پہ ہے ان کے تعلق کا مدار — قرب روحانی سے یہ یک دل و یک جاں دونوں
ایک صورت ہے نظر آتے ہیں جسکے دو عکس — اک حقیقت ہے، کہ ہیں جس کے یہ عنواں دونوں

(قصیدہ مرشداں، مصنفہ محمود حسن دیوبندی مطبوعہ دیوبند، صـ۲ و ۳ سطر ۲۰ و ۱)

حقہ چلم مولانا محمد قاسم کے والد شیخ اسد علی حقہ بہت پیتے تھے، جب ضرورت ہوتی، فرماتے، بیٹا قاسم حقہ بھرلے، مولانا کی یہ حالت تھی، کہ فوراً حکم کی تعمیل فرماتے، باوجود اس کے کہ مرید اور شاگرد سب موجود، مگر کچھ پرواہ نہیں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ۳۵۷، سطر ۱۸)

نوٹ:۔ یہ دیوبندیہ کے اماموں اور سب سے بڑے بزرگوں کی روحانی تہذیب ہے، میں دیوبندیوں کی خدمت میں ضرور عرض کرونگا، کہ ؎

چھپ نہ تو ہم سے کہ او ماہ جبیں دیکھ لیا

دیوبندی عورتوں کیلئے دیوبندی تعلیمی کورس تہذیب و اخلاق کا معیار

(دیوبندی عورتوں کے لئے مخصوص تعلیمی کتاب بہشتی زیور مصنفہ اشرف علی تھانوی کی تعلیم کا نمونہ)
(نوجوان لڑکیوں کے لئے ذکر اور خصیوں کے دلکش تصورات)

کتاب بہشتی زیور صرف لڑکیوں کیلئے لکھی گئی ہے | مدت دراز سے اس خیال میں تھا، کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین کو اردو ہی میں کیوں نہ ہو، ضرور سکھلایا جائے، (بہشتی زیور ص۳، سطر ۲۰) آخر ۱۳۲۰ھ ہجری میں جس طرح بن پڑا، خدا کا نام لیکر اس کو شروع کر دیا، (ص۴، سطر۹) اور نام اس کا بمناسبت مذاق نسوان کے بہشتی زیور رکھا گیا، (ص۵، سطر۷) اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے، (ص۵ سطر ۲۵) ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں، اور مضامین کتاب ہذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ (بہشتی زیور، ح ۱، ص۶، سطر۴)۔

بہشتی زیور کے مضامین

زیور ع۱۔ **ذکر پتلا یا موٹا** | ایک صورت یہ ہے، کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے۔ (بہشتی زیور بہشتی گوہر، ح ۱۱، ص ۱۳۴، سطر ۲۲)۔

زیور ع۲۔ **ذکر میں ضعف یا ڈھیلا پن** | خواہش نفسانی بحال خود ہو، مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے، اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو، اس کی کئی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔ (بہشتی زیور، ح ۱۱، ص ۱۳۳، سطر ۱۸)

زیور ع۳۔ **مجامعت** | دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے، مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے، جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ ہو۔ (بہشتی زیور، ح ۱۱، ص ۱۲۶، سطر ۲۲)۔

زیور ع۴۔ **خصیہ** | خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا، اس مرض سے چنک بھی ہو جاتی ہے۔
(بہشتی زیور ح ۱۱، ص۱۴۷، سطر ۱۰، مطبوعہ لاہور)

نوٹ:۔ دیوبندی مولوی جب عضو مخصوص کے مختلف تصورات و حالات کے اسباق دیوبندی نوجوان دوشیزاؤں کو پڑھاتے ہونگے، تو پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے شاید ...... اور جب اکیلی لڑکیاں اس کتاب کا مطالعہ کرتی ہونگی، تو ان کے نفسیاتی جذبات ذکر و خصیوں کے تصور میں ڈوب کر ان پر کیا کیا نہ گزرتے ہونگے۔

کنار و بوس | کنار و بوس سے دونا ہوا عشق۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ (افاضات الیومیہ، ح ۵، ص ۱۱۹، سطر ۵)

لہنگا اٹھاکر | لہنگا اٹھاکر اور موت کر اس پر کو پھاند گرگئی۔ (افاضات الیومیہ، ج ۵، ص ۱۳۳، سطر ۷)
نوٹ :۔ مفصل عبارت دیوبندیوں کی تہذیب میں ملاحظہ ہو۔

بے پردگی کی اجازت | ایک انگریز نے سوال کیا تھا، یہ مع اپنی اہلیہ کے مسلمان ہوگیا تھا کہ ہم ہندوستان آنا چاہتے ہیں، اور ہماری میم بھی ہمراہ ہو گی، اور وہ پردہ نہ کرے گی۔ میں نے لکھ دیا، کہ آپ کے لیئے اجازت ہے۔
(افاضات الیومیہ ج ۶، ص ۲۴۳، سطر ۱۴ و ۱۹ وغیرہ)۔

عورتیں حوریں | میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۲۳۷، سطر ۱۵)۔

عورتوں سے نظربازی | ایک مولوی صاحب نے اپنے ایک خادم سے اپنا ایک واقعہ بیان کیا اس خادم نے مجھ سے روایت کی کہ میں نے ایک بہلی کا کرایہ کیا، جب بہلی شہر کے کنارے پر پہنچی، تو وہاں اس بہلی والے کا مکان تھا، وہاں اس نے بہلی کو روکا، اس کی بیوی اس کو کھانا دینے آئی، وہ بہلی بان اس قدر بدشکل تھا، کہ شاید ہی کوئی اور دوسرا ایسا ہو، اور وہ ایسی حسین کہ شاید ہی کوئی اور دوسری ہو، مگر میں اسوقت اس کو دیکھ رہا تھا، کہ یہ میری طرف نظر کرتی ہے یا نہیں۔
(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۲۳۷، سطر ۸)

تصوّف کا دوسرا شعبہ تعلّق بالشیخ (روحیات)

دیوبندی مذہب کے اماموں کی اپنے روحانی شیخ سے اعتقادی بغاوت

دیوبندی مذہب کے اکثر اماموں نے وقتی نزاکت کو دیکھ کر عوام میں اپنی شہرت و محبوبیت اور اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ کے لیئے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے منافقانہ بیعت کا جال اس قدر پھیلایا ہے، کہ اکثر عوام النّاس کو انہوں نے حاجی صاحب سے بیعت ہونے کا دھوکہ دیکر ہی وہابیت اور دیوبندیت کا شکار کیا، مگر یہ بیعت وغیرہ محض فریب و دھوکہ دہی تھی، ورنہ حقیقت الامر یہ دیوبندی مولوی حضرت حاجی صاحب کے ظاہراً و باطناً مخالف اور علماً و اعتقاداً و عملاً ان کے دشمن اور ان کے حد درجہ گستاخ و بے ادب تھے، سب سے اول عقائد کو ہی لے لیجیے۔

مسئلہ علم غیب نبوی و حاضر ناظر

مرشد ہند حاجی امداد اللہ صاحب رح کا عقیدہ | ط، لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور

اولیاؒ کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اہلِ حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت و ادراکِ غیبیات کا انکو ہوتا ہے۔

(شمائم امدادیہ، ملفوظات حاجی صاحبؒ، صہ ۱۱۵، سطر ۳)۔

(یہ ملفوظ ہذا مندرجہ کتاب امداد المشتاق، مصنفہ اشرف علی تھانوی، مطبوعہ تھانہ بھون، صہ ۷۶، سطر ۲)

ع۲ - رہا یہ شبہ کہ آپؐ کو کیسے علم ہوا، یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے، یہ ضعیف شبہ ہے، آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے، اس کے آگے یہ ادنیٰ سی بات ہے۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ مصنفہ حاجی صاحب مطبوعہ مجتبائی صہ ۱۰ سطر ۱۶)

نام نہاد مرید دیوبندیوں کا عقیدہ

ع۱ - حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم غیب نہ تھا (الیٰ قولہٖ) اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، مصنفہ رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دہلی، صہ ۱۴۱، سطر ۱)

ع۲ - مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا۔

(حفظ الایمان تھانوی، صہ ۷، سطر ۲)۔

مسئلہ ع۲ ندائے غائبانہ یعنی انبیاؑ و اولیاؒ کو غائبانہ پکارنا و ندائے یارسول اللہ

حاجی صاحبؒ کا عقیدہ

ع۱ - الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بصیغۂ خطاب (حاضر) میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں، (کہ یا کے حرف سے غیر اللہ کو دور سے پکارنا شرک ہے) یہ اتصال معنوی (وسعت علم و اتصال روحانی) پر مبنی ہے، لہ الخلق والامر، عالم امر مقید بجہت و طرف و قرب و بعد وغیرہ نہیں، پس اس (ندائے غائبانہ) کے جواز میں شک نہیں۔

(ملفوظ حاجی صاحب مندرجہ شمائم امدادیہ صہ ۹۷ سطر ۱ و امداد المشتاق اشرف علی تھانوی صہ ۵۹ سطر ۱۰)

ع۲ :- وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانیؓ کا لیکن اگر شیخ متصرف حقیقی (خدا) سمجھے تو منجر الی الشرک ہے، ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ مصنفہ حاجی صاحب صہ ۱۱، سطر ۴)۔

دیوبندیوں کا عقیدہ

ع۱ - جب انبیاؑ علیہم السلام کو علم غیب نہیں، تو یارسول اللہ بھی کہنا ناجائز ہوگا اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں، بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ رشید احمد گنگوہی، امام دیوبندی مذہب ج ۳، صہ ۹)

۲ - ورد کرنا یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ رشید احمد گنگوہی، امام دیوبندی مذہب ج ۲ صہ ۱۳۹ سطر ۱)

مسئلہ ع۳۔ انعقادِ مجلس میلاد شریف

حاجی صاحبؒ کا عقیدہ

ع۱:۔ مشربِ فقیر کا یہ ہے، کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں، اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔
(فیصلہ ہفت مسئلہ، صہ، سطر ۵)۔

ع۲:۔ کیا حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں جو محفل میلاد شریف ہوتی تھی۔ یا جن محافل کے اندر ہندوستان میں یا مکہ معظمہ وغیرہ میں حضرت حاجی صاحبؒ کو شرکت کا اتفاق ہوا ہو گا، ان محافل میں تداعی اور کثرت روشنی، اور استعمال خوشبو، واہتمام فروش وجائے نشست ذاکر کو بلند وممتاز کا کرنا، اور قیام بالتخصیص عند ذکر الولادۃ اور اجتماع ہر خاص وعام کا ہوتا تھا؟ یا نہیں ضرور ہوتا تھا۔
(خط دیوبندی مرید حاجی صاحب بنام اشرف علی تھانوی مندرجہ بوادر النوادر مطبوعہ دیوبند مصنفہ اشرف علی صہ۲۰۶)

ع۳۔ مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔
(شمائم امدادیہ، صہ۸۷، سطر ۱۵)

دیوبندیوں کا عقیدہ

ع۱۔ عقد مجلس اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو، مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے، لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں۔
(فتاوٰی رشیدیہ، ج۱، صہ۸۵، سطر۷)

ع۲۔ یہ مجلس بدعت ضلالۃ (گمراہی والی) ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صہ۱۴۵، سطر۳)

ع۳۔ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ ج۲، صہ۱۵۰، سطر۳)

ع۴۔ کانپور میں جب میں اوّل اوّل گیا تو چند احباب کی فرمائش پر بیان (وعظ) کیا اور اس میں مولود مروجہ کا بدعت ہونا قولاً وفعلاً ثابت کیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴، صہ۵۱۲، سطر۵)

ع۵۔ ایک بار جبکہ حضرت مولٰنا رشید احمد صاحب گنگوہی حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں بمقام مکہ معظمہ حاضر تھے، حضرت حاجی صاحب کے پاس مولود شریف کا بلاوا آیا حضرت نے مولٰنا سے پوچھا، مولوی صاحب چلو گے، مولٰنا نے فرمایا، کہ نا حضرت میں نہیں جاتا، کیونکہ میں ہندوستان میں لوگوں کو منع کیا کرتا ہوں۔ اگر میں یہاں شریک ہو گیا، تو وہاں کے لوگ کہیں گے وہاں بھلے شریک ہو گئے تھے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صہ۲۰۶، سطر۱۲)

ع۶۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ تمہارے اکابر کی شرکت کیوں ہوئی، اس کا کیا جواب دو گے، میں نے کہا مجھ کو کسی نئے جواب کی ضرورت نہیں، وہ جواب دوں گا جو ہمارے اکابر (دیوبندیوں) نے حضرت حاجی صاحب کے مولود میں شریک ہونے کے متعلق سکھلا رکھا ہے، وہ جواب یہ سکھلایا ہے۔ کہ

حضرت حاجی صاحب کو عوام کی حالت کی زیادہ خبر نہیں، ہم کو خوب خبر ہے، بس میں یہی جواب دونگا۔ (سبحان اللہ)۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صہ ۲۲، سطر ۸)۔

عـ۷ - ایک زمانہ معتدبہ اس طرح گذرا، کہ عمل مولود میں ان (اہل اسلام) کا خلاف کرتا رہا، میں جس وقت حج کو گیا، تو واقعات سن کر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ نرمی کی ضرورت ہے، اس لیے بعض اوقات عمل میں بھی ان کی موافقت کرتا رہا، ایک زمانہ دراز اسی میلاد شریف وقیام کرنے پر گذرا، اس کے بعد تجربہ سے وہ پہلا (دیوبندیانہ وہابیانہ) ہی طریق نافع ثابت ہوا۔ (یعنی پھر منکر ہو گیا)۔ جس پر الحمدللہ ابتک قائم ہوں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صہ ۵۱۲، سطر ۱۱)۔

عـ۸ - اگر (میلاد کے بارے) کسی کا بھی عقیدہ خراب نہ ہو، اور گناہ کی باتوں کو اس سے نکال دے، جب بھی ظاہری پابندی سے جاہلوں کو ضرور سند ہو گی، تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

(بہشتی زیور، ج ۶، صہ ۷۳، سطر ۸)

مسئلہ نمبر ۴۔ قیام میلاد شریف، یعنی میلاد شریف میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا

حاجی صاحب کا عقیدہ

عـ۱ - قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ، صہ ۵، سطر ۶، ارواح ثلثہ صہ ۱۹۷ سطر ۱۸)

عـ۲ - بعض اعمال کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں، اگر بیٹھ کر پڑھیں وہ اثر خاص نہ ہو گا، اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے (الیٰ قولہ) اسی طرح کوئی شخص عمل مولد کو بہیئت کذائیہ (مروجہ) موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربہ سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنی کہ قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہو گا، اس کو بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ، صہ ۳ سطر ۱۰)

عـ۳ - وقت قیام کے اعتقاد تولّد کا نہ کرنا چاہیئے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکان ہے، لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے، پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔ (ملفوظ حاجی صاحب مندرجہ امداد المشتاق مصنفہ اشرفعلی تھانوی، صہ ۵۶، سطر ۱)

(وشمائم امدادیہ، صہ ۹۳، سطر ۶)

دیوبندیوں کا عقیدہ

عـ۱ - بدعات (قیام میلاد) میں اثر ہے، کہ اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے، عقل بالکل ظلماتی ہو جاتی ہے، اس لئے اہل حق پر اعتراضات بے بنیاد

کہا کرتے ہیں، میرے ایک دوست مولوی صاحب سے کسی بدعتی نے کہا، کہ تم جو مولد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کو کھڑے ہوکر کرنے کو منع کرتے ہو، تو ذکر رسول کی تعظیم سے منع کرتے ہو۔

(افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۲۸۲، سطر ۱۲)

ع۲۔ ایک شخص کا کانپور سے خط آیا تھا، اس میں دریافت کیا تھا، کہ یوم عید میلاد النبی کرنا کیسا ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا، کہ خیر القرون میں اس کی کوئی نظیر پائی جاتی ہے۔ یہ اس لئے لکھا ہے۔ کہ کہ اگر بدعت لکھ دیتا، تو لوگ بدعت سے گھبراتے ہیں، (ہے بدعت ہی)۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۳۹۔ سطر ۱۴)۔

ع۳۔ الحاصل قیام دست بستہ بخشوع غیر (خدا) کے واسطے شرک ہوا۔

(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد دیوبندی و مصدقہ رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دیوبند ص ۱۹۴ سطر ۱۸)

ع۴۔ بعضے تو یوں سمجھتے ہیں، کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس محفل میں تشریف لاتے ہیں، اور اسی واسطے بیچ میں پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہوجاتے ہیں، اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں، اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو، اس کا یقین کرنا گناہ ہے۔

(بہشتی زیور مصنفہ تھانوی، امام مذہب دیوبندی ج ۶ ص ۴۲)۔

مسئلہ نمبر ۵۔ عرس بزرگان دین کا تقرر

حاجی صاحب کا عقیدہ

ع۱۔ جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں، تو مقبولان الٰہی سے کہتے ہیں۔ نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ، عروس کی رائج ہے، اسی سے ماخوذ ہے۔ اگر کوئی اس دن کو خیال رکھتے اور اس میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا؟۔ مولانا محمد اسحٰق صاحب عشرہ محرم کے دن بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے، بادشاہ چونکہ سونے کے کنگن پہنے تھا، آستین سے بند کرلیا اور جب تک مولانا بیٹھے رہے، مؤدب بیٹھا رہا، اس مجلس میں سر الشہادتین پڑھی جاتی تھی۔

(شمائم امدادیہ، حاجی صاحب، ص ۱۳۰، سطر ۷)۔

ع۲۔ لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے، کہ نم کنومۃ العروس، یعنی بندہ صالح سے کہا جاتا ہے، کہ عروس کی طرح آرام کر، کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے، اس سے بڑھ کر کون عروسی ہوگی، بڑائی تو یہ ہے، سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہوجائیں، باہم ملاقات بھی ہوجائے، اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جائے، یہ مصلحت ہے تعین یوم میں، رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اس میں اسرار مخفیہ ہیں، ان کا اظہار ضروری نہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ حاجی صاحب، ص ۸، سطر ۹)۔

ع۳۔ ایک دفعہ میں حضرت عبد القدوس کے عرس میں ابنیٹھ آیا، ختم عرس کے دن میں اور مولوی محمد قاسم صاحب

(بانی دیوبند) و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہ شریف میں ایک دوست کے مکان میں مقیم ہوئے۔ (شمائم امدادیہ حاجی صاحب ، صہ ۲۰۳ سطر ۹)۔

ع۴ ۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں، تو اُن عوارض کو دور کرنا چاہیئے، نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے، ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے۔ (شمائم امدادیہ ، صہ ۱۲۹ ، سطر ۱۴)۔

دیوبندیوں کا عقیدہ

ع۱ ۔ بدعتوں اور بُری رسموں کا بیان، قبروں پر دھوم دھام سے (عُرس) میلا کرنا، چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، (یہ سب بُری رسمیں ہیں)۔ (بہشتی زیور، ح ۱، صہ ۳۴ ، سطر ۱۴)۔

ع۲ ۔ اور طریقہ معینہ عُرس کا طریقہ سنّت کے خلاف ہے، لہٰذا بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ، ح ۱، صہ ۸۱ ، سطر ۱۷)۔

ع۳ ، جو شخص ایسے افعال (عرس وغیرہ) کرتا ہے، وہ قطعاً فاسق ہے ۔ اور احتمال کفر ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ، ح ۲ ، صہ ۱۴۲ ، سطر ۱۸)۔

ع۴ ۔ ہر بدعت گمراہی دوزخ میں لیجانے والی ہے۔

سوال :۔ بدعت (دوزخ میں لے جانے والے) کچھ کام بتاؤ؟

جواب :۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں، چند بدعتیں یہ ہیں:۔ پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دھوم دھام سے عُرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، (گویا عُرس کرنے والے دوزخی ہوئے)۔

(تعلیم الاسلام ، مصنف مفتی مذہب دیوبندی ، مولوی کفایت اللہ دہلوی ، ح ۴ صہ ۱ سطر ۱)

مسئلہ نمبر ۶ ۔ نذر انبیاءؑ و اولیاءؒ

حاجی صاحب کا عقیدہ

ع۱ ۔ نیاز کے دو معنی ہیں، ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز اور شرک ہے، اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا، یہ جائز ہے، لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے؟ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں، تو اُن عوارض کو دور کرنا چاہیئے ۔ نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے۔ (شمائم امدادیہ ، صہ ۱۲۹ ، سطر ۹)۔

ع۲ ۔ حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء العلوم تبرکاً ہوتی تھی، جب ختم ہوئی تبرکاً دودھ لایا گیا، اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنّف کے بیان کیے گئے۔ طریق نذر نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے ۔ (اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں۔ (شمائم امدادیہ ، صہ ۱۳۵ سطر ۱)۔

دیوبندیوں کا عقیدہ

ع۱۔ یعنی آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں، اور اس کی منت مانتے ہیں، چادر چڑھانا منع ہے، اور جس عقیدے سے لوگ ایسا کرتے ہیں، وہ شرک ہے۔ (بہشتی زیور، ج ۶، ص ۶۳، سطر ۲۶)

ع۲۔ شرک فی العبادت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا، مثلاً کسی قبر پر یا پیر کو سجدہ کرنا، یا کسی کے لئے رکوع کرنا، یا کسی پیر پیغمبر ولی امام کے نام کا روزہ رکھنا، یا کسی کی نذر اور منت ماننی۔ (تعلیم الاسلام، کفایت اللہ، ج ۴، ص ۱۶، سطر ۱۸)

ع۳۔ مخلوق کے لئے منت ماننا کسی صورت میں جائز نہیں۔

(مرسومۃ الہند، مصنفہ خیر محمد و محمد علی جالندھری احراری ص ۱۵ سطر ۲۱)

ع۴۔ نذر لغیر اللہ ماننی کفر و شرک ہے، اور اس کا کھانا بالکل حرام ہے۔

(جواہر القرآن، مصنفہ غلام خان، مناظر دیوبندی مذہب، خلیفہ حسین علی، شاگرد رشید احمد گنگوہی ص ۱۰۲ سطر ۱۴)

مسئلہ نمبر ۷۔ فاتحہ علی الطعام گیارھویں شریف تیجہ دسواں وغیرہ

حاجی صاحب کا عقیدہ

ع۱۔ نفس ایصال ثواب بارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں .... کوئی مصلحت باعث تقید ہیئت کذائیہ ہے تو کچھ حرج نہیں، متاخرین میں کسی کو خیال ہوا، کہ جیسے نماز میں نیت ہرچند دل سے کافی ہے، مگر موافقت قلب و لسان کے لئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے، اسی طرح اگر یہاں (ختم میں) زبان سے کہہ لیا جائے، کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے، تو بہتر ہے، تو پھر کسی کو خیال ہوا، کہ لفظ اس کا مشارٌ الیہ اگر روبرو موجود ہو (یعنی طعام سامنے ہو) تو زیادہ استحضار قلب ہو۔ کھانا روبرو لانے لگے، کسی کو خیال ہوا، کہ یہ ایک دعا ہے، اس کے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جاوے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے، اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جاویگا کہ جمع بین العبادتین ہے۔ ع

چہ خوش بود، کہ برآید بیک کرشمہ دوکار

قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں، پڑھی جانے لگیں، (الیٰ قولہ) پس یہ ہیئت کذائیہ (یعنی طعام و پانی سامنے رکھ کر اس پر ختم پڑھنے کی صورت) حاصل ہو گئی، رہا تعین تاریخ (گیارھویں وغیرہ) یہ بات تجربے سے معلوم ہوتی ہے، کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمول ہو، اس وقت وہ یاد آجاتا ہے، اور ضرور ہو رہتا ہے، اور نہیں تو سالہاسال گذر جاتے ہیں، کبھی خیال بھی نہیں آتا، اسی قسم کی مصلحتیں ہیں (الیٰ قولہ) پس اگر یہی مصالح بنائے تخصیص ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں (الیٰ قولہ) اور گیارھویں حضرت غوث پاک قدس سرہٗ اور دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالیانہ (عرس) وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ عبد الحق،

رودلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور حلوائے شبرات اور دیگر طرق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں، (یعنی مصالح وغیرہ کی وجہ سے مقرر کرنے میں کچھ حرج نہیں)۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ، مصنفہ حاجی صاحب، صـ ۸ و ۹، سطر ۱)۔

ع۲۔ جب مثنوی شریف ختم ہوگئی، بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا، اور ارشاد ہوا کہ اس (شربت) پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جاوے گی، گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی، اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ (شمائم امدادیہ، ملفوظات حاجی صاحب، جمع کردہ اشرف علی تھانوی وغیرہ، صـ ۱۲۹)

دیوبندیوں کا عقیدہ

ع۱۔ کھانے پر ختم پڑھنا اہل ہنود سے مشابہت ہے۔ (مرسومۃ الہند)۔ گیارھویں اور نیاز وغیرہ ظاہر ہے، کہ مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیتے ہیں، اگرچہ اس کا نام ایصال ثواب رکھیں، لہٰذا اس کا دینا اور لینا اور کھانا حرام ہے۔

(ختم مرسومۃ الہند مصنفہ فتح الدین مصدقہ خیر محمد جالندھری فی الحال مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان، ومصدقہ محمد علی جالندھری، ثم ملتانی، فی الحال صدر جماعت احرار، مناظر دیوبندی مذہب، صـ ۲۱، سطر ۱۰)۔

ع۲۔ یہ تعینات (گیارھویں، فاتحہ علی الطعام، سہ منی بوعلی قلندر وغیرہ) بدعت ضلالۃ ہیں...... اور جو بنام ان اکابر (بزرگوں) کے ہے، تو داخل ما اھل لغیر اللہ میں ہے، اور (گیارھویں وغیرہ) حرام ہے، اور ایسے عقائد فاسد موجب کفر کے ہیں، ان افعال (گیارھویں ختم وغیرہ) کو کفر ہی کہنا چاہیئے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، صـ ۸۸، سطر ۱۰)۔

ع۳۔ اس قسم کی نذر نیاز دینا شرک ہے، اس کا کھانا خنزیر کی طرح حرام ہے۔

(جواہر القرآن، غلام خان دیوبندی، صـ ۸۷، سطر ۲)۔

ع۴۔ جو مال صدقہ کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ ثواب اس کا روح کو بخشتا ہوں، یہ سب عبادت غیر اللہ کی ہے، اس کو کھانا استعمال کرنا حرام ہے۔ (تفسیر بے نظیر مصنفہ مولوی حسین علی دیوبندی صـ ۳ سطر ۱۸)

نوٹ:۔ مولوی اشرف علی صاحب لکھتے ہیں کہ بکرا جو بزرگوں کے نام پہ دیا جاتا ہے اگر ثواب مراد ہو تو جائز ہے۔ (بوادر النوادر صـ ۲۲۶)۔

ع۵۔ پس مجوعہ یوم (تیجہ) کا بدعت ہوگیا، اور تشبہ ہنود کا ثابت ہوگیا۔

(براہین قاطعہ خلیل احمد امام چہارم دیوبندی مذہب۔ صـ ۱۱۹)

ع۶۔ کھانے پر ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ پڑھنا...... یہ ساری باتیں بیوقوفی کی ہیں۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، صـ ۱۲۴، سطر ۴ وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر ۸ عبد النبی یا عبد الرسول نام رکھنا

حاجی صاحب کا عقیدہ

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصل بحق ہیں، عباد اللہ کو عباد رسولؐ

کہہ سکتے ہیں، جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ مرجع ضمیر متکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مولانا اشرف علی نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہیں معنی کا ہے، آگے فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا، تو فرماتا مِنْ رَّحْمَتِيْ تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی،

(شمائم امدادیہ، صـ۱۳۶، سطر۱)

دیوبندیوں کا عقیدہ

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان، کفر کو پسند کرنا...... علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا، (یعنی یہ سب کفر ہے)۔

(بہشتی زیور مصنفہ تھانوی، ج ۱، صـ۳۲، سطر۱۱)۔

نوٹ:- تھانوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا، کہ عبدالنبی نام رکھنا شرک ہے، اور دوسرے مقام پر یہی تھانوی لکھتا ہے۔

۱۔ "انسان عبداحسان ہے، جب مشاہدہ کریگا، کہ مجھے چین دیا، ضرور کشش پیدا ہوگی"۔

(ملفوظات حسن العزیز تھانوی، صـ۱۵۸، سطر۶)

۲۔ بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است زانکہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، صـ۵۲، سطر۱۲)۔

اب ناظرین غور فرمادیں، کہ انسان کو عبداحسان کہنا بھی جائز ہے، اور بندۂ پیر خرابات کہلانا بھی جائز ہو، مگر عبدالنبی کہلانا شرک ہو، کیا یہ فتوے حضرت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قلبی عداوت و دشمنی پر مبنی نہیں؟

مسئلہ نمبر ۹- بزرگوں سے امداد مانگنا

حاجی صاحب کا عقیدہ

۱۔ میں نے ایک بار حضرت پیر و مرشد کی شان میں ایک مخمس کہا۔ چونکہ مجھ میں تاب سنانے کی نہ تھی، اور کی معرفت حضرت کو سنوایا آپ نے فرمایا، کہ خدا اور رسول کی صفت و ثنا بیان کرنا چاہیئے، میں نے عرض کیا، میں نے غیر خدا اور رسول کی مدح نہیں کی،...... اس مخمس کے چند اشعار یہ ہیں:-

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شمائم امدادیہ، صـ۱۶۵، سطر۱)۔

ع۲ - توجہ ارواحِ بزرگوں کو شامل حال اپنا سمجھیں، اور جو کسی کو حاصل ہو، استمداد اُن کی سے جانے۔
(ملفوظ حاجی صاحب مندرجہ کتاب امداد المشتاق مصنفہ اشرف علی، ص۳۲۵ سطر ۸)

دیوبندیوں کا عقیدہ

سوال:- ندائے غیر اللہ یعنی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ و سجدۂ طواف نیز استعانت غیر اللہ و تسمیہ غیر اللہ یعنی عبد النبی ...... اگر فاعل کا عقیدہ شرک و کفر کا ہے، ...... تو مشرک اور اگر عقیدہ شرکیہ نہیں، تو اس کے حق میں یہ افعال حرام و گناہ کبیرہ کے ہو نگے، یا نہیں، چنانچہ حضرت مولٰنا محمد اسحٰق صاحب علیہ رحمۃ مائۃ مسائل میں در تحت امور ذیل فرماتے ہیں۔ کنندۂ ایں افعال و آں کس کہ راضی باین فعل باشد، ہر دو گناہگار می شوند، کہ ایں فعل (عبد النبی نام رکھنا، یا اولیاء اللہ سے مدد مانگنا) حرام و گناہ است۔

جواب:- بندہ موافقت رکھتا ہے، فقط، واللہ تعالٰی اعلم- کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی، عفی عنہ۔
(فتاوٰی رشیدیہ مختصر، ج ۱، ص۱۶ سطر ۸)

کفر کو پسند کرنا، کفر کی باتوں کو پسند کرنا، کسی (نبی ولی) کو دُور سے پکارنا، اور سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، (خواہ با علام اللہ ہی سمجھے) کسی کو نفع و نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، (یہ سب کفر کی باتیں ہیں)۔
(بہشتی زیور، مصنفہ تھانوی، ج ۱، ص۳۴، سطر ۱)

نوٹ:- ناظرین کرام غور فرمادیں، کہ حاجی امداد اللہ صاحب اور دیوبندیوں کے معتقدات میں زمین و آسمان کا فرق ہونا ہی اس امر کو عیاں کر دیتا ہے، کہ دیوبندیوں کا حاجی صاحب سے اپنی بیعت اور فیض اور روحانیت کا ظاہر کرنا خلق خدا کو دھوکہ دینا نہیں تو اور کیا ہے، حاجی صاحب جن عقائد کے پابند ہیں، دیوبندی اُن کو کفر کہتے ہیں، تو گویا دیوبندیوں کے عقیدہ میں حاجی صاحب بھی نعوذ باللہ کافر ہو گئے، آپ اولاً حاجی صاحب کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے، پھر دیوبندیوں کا عقیدہ ملاحظہ کر کے حق و باطل کا اندازہ لگائیے۔

دیوبندی مذہب کے اماموں اور مولویوں کا اپنے مرشد حاجی امداد اللہ صاحب رح کی بے ادبی و گستاخی کرنا

حاجی صاحب رح کے قول پر عمل کا نمونہ

(گنگوہی صاحب) نے یہ بھی فرمایا، کہ ان مسائل (اسلامی) میں حضرت (حاجی صاحب) کو ہم سے فتوٰی لے کر عمل کرنا چاہئے، نہ کہ ہم آپ کے قول پر عمل کریں، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ میں انتظامی شان بڑی زبردست تھی، جس کو بعض بدفہموں نے نخوت سے تعبیر کیا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۳، ص۸۵، سطر ۱)۔

جیسا آیا ویسا ہی گیا

حضرت حاجی صاحب نے (گنگوہی صاحب سے) فرمایا کہ جو کچھ دینا تھا، میں

دے چکا، مولانا نے دل میں کہا، کہ کیا دیا؟ میں تو جیسے پہلے تھا، ویسا ہی اب بھی ہوں،

(افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۱۶۱، سطر ۱۹)۔

علمی باتوں کا حاجی صاحب کو کیا پتہ؟

ایک مرتبہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم اور حضرت مولانا گنگوہی صاحب حج کو تشریف لے جا رہے تھے، جہاز میں ایک مسئلہ میں گفتگو ہو گئی، جب کچھ فیصلہ نہ ہوا، تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا۔ کہ اب گفتگو ختم کی جاوے، اس کا فیصلہ حضرت (حاجی صاحب) فرمائیں گے، حضرت مولانا گنگوہی صاحب نے فرمایا، کہ حضرت فن تصوف کے امام ہیں، ان علوم کا فیصلہ حضرت کس طرح فرما سکتے ہیں، یہ علمی بحث ہے، یہ رائے حکیمانہ تھی، حضرت گنگوہی کی، حضرت مولانا محمد قاسم نے فرمایا، کہ اگر حضرت ان علوم کو نہیں جانتے، تو ہم نے فضول ہی حضرت سے تعلق پیدا کیا، ہم نے تو حضرت سے تعلق ان ہی چیزوں کے جاننے کے واسطے کیا ہے، یہ رائے عاشقانہ تھی، کیا ٹھکانہ ہے اس عاشقانہ حالت کا، غرض مکہ معظمہ پہنچ کر حضرت کے سامنے مسئلہ پیش بھی نہیں ہوا، مگر حضرت نے خود کسی تقریر میں پورا فیصلہ فرما دیا، (مسئلہ غیب بھی ثابت کر دیا)۔

(افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۳۹۳، سطر ۵، و ج ۳، ص ۲۱۸، سطر ۴)۔

حاجی صاحب غلط کہتے ہیں

حاجی محمد علی انبیٹھوی نے حج سے واپس آکر مشہور کر دیا، کہ حضرت حاجی صاحب نے مجھ کو سماع کی اجازت دیدی ہے، کسی نے حضرت مولانا گنگوہی سے یہ روایت نقل کی، مولانا نے سن کر فرمایا، کہ وہ غلط کہتے ہیں، اگر صحیح کہتے ہیں، تو حاجی صاحب غلط کہتے ہیں، ایسے مسائل میں خود حاجی صاحب کے ذمے ہے، کہ ہم سے پوچھ پوچھ کر عمل کریں۔

(افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۲۰۷، سطر ۵، و ج ۴، ص ۴۷۹، سطر ۱۶)۔

منافق مرید

حضرت مولانا گنگوہی نے ایک خط میں ایک مخلص کو ارشاد فرمایا۔ کہ تم دوسرے درجے یعنی الحق کہ خود مرشدنا سے مجھ کو بھی جی سے اعتقاد و محبت نہیں، (کیونکہ مولانا اس سے زیادہ کے پیاسے تھے)۔ ایک بار خدمت میں حضرت (حاجی صاحب) کی بھی عرض کر دیا تھا، کہ آپ کے سب خادموں سے اس بات میں کم ہوں، ہر شخص کو کسی درجے کی آپ سے محبت ہے، اور اعتقاد، مگر مجھ نالائق کو کچھ بھی نہیں، اور یہ اس واسطے ذکر کیا تھا، کہ نفاق اپنا ظاہر کر دوں، اور حقیقۃ الحال کو عرض کر دوں۔

(امداد المشتاق، مصنف تھانوی، ص ۱۹۰، سطر ۱۵)

نام نہاد مریدوں دیوبندیوں کے فتووں سے حاجی صاحب کا انکار

ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ قدس سرہٗ اللہ اکبر رحمتِ مجسم تھے، کیسا ہی کوئی بدحالی ہو، جس پر ہم کفر کا فتویٰ لگا دیں، وہ اس کے فعل کی بھی تاویل فرماتے تھے۔

(امداد المشتاق، مصنف اشرف علی تھانوی، ص ۱۶۳، سطر ۱۴)۔

دیوبندی مذہب کے اماموں اور مولویوں کا مذہب اپنے بزرگان اور تمام اہل اسلام کے مذہب کے مخالف ہے

بانیٔ دیوبندی مذہب مولوی اسمٰعیل دہلوی مذہباً اپنے مشائخ و احناف کا سخت مخالف تھا۔

مولوی اسمٰعیل شہید موحد تھے، چونکہ محقق تھے، چند مسائل میں اختلاف کیا، اور مسلک پیران خود مثل شیخ ولی اللہ رحمہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔
(شمائم امدادیہ، صـ ۱۱۸ سطر ۱، و امداد المشتاق مصنفہ تھانوی صـ ۷۹، سطر ۱۵)۔

رفع یدین پر جاہلانہ ضد

شاہ عبدالقادر صاحب نے مولوی محمد یعقوب کی معرفت مولوی اسمٰعیل صاحب سے کہدیا تھا، کہ تم رفع یدین چھوڑ دو، اس سے خواہ مخواہ فتنہ ہوگا، جب مولوی محمد یعقوب صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب سے کہا، تو انہوں نے جواب دیا، کہ اگر عوام کے فتنہ کا خیال کیا جائے، تو پھر اس حدیث کے کیا معنی ہونگے، من تمسک بسنتی عند فساد اُمّتی فلہ اجر مائۃ شہید۔ کیونکہ جو کوئی سنت متروکہ کو اختیار کریگا، عوام میں ضرور شورش ہوگی، مولوی محمد یعقوب صاحب نے شاہ عبدالقادر صاحب سے اس کا جواب بیان کیا، اس کو سنکر شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا، بابا ہم تو سمجھتے تھے، کہ اسمٰعیل عالم ہو گیا۔ مگر وہ تو ایک حدیث کے معنی بھی نہیں سمجھتا، یہ حکم تو اس وقت ہے، جبکہ سنت کے مقابل خلاف سنت ہو، اور ما نحن فیہ میں سنت کا مقابل خلاف سنت نہیں، بلکہ دوسری سنت ہے۔

(نوادر النوادر، مصنفہ اشرف علی تھانوی، مطبوعہ دیوبند، صـ ۹۹ ۱۰، سطر ۱۰)۔

رشید احمد گنگوہی کا اپنے مشائخ سے اختلاف

یہ واقعہ ہے، کہ حضرت حاجی صاحب کے مشرب اور حضرت مولٰنا (گنگوہی) کے مسلک میں کسی قدر اختلاف تھا۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، صـ ۵۱، سطر ۲)۔

حاجی صاحب کو اُن کے اعتقادات میں معذور سمجھو اور اُن سے اعتقاد مخالف رکھو

حاجی صاحب کا ارشاد

جب مثنوی شریف ختم ہو گئی، بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا، اور ارشاد ہوا،

کہ اس پر مولانا رومؒ کی نیاز بھی کی جاویگی، گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی، اور شربت بٹنا شروع ہوا، آپنے فرمایا، کہ نیاز کے دو معنی ہیں، ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز و شرک ہے، اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے، لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے، اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں، تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیئے، نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے، ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے۔ جیسے قیام مولود شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرتؐ کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے، جب کوئی آتا ہے، تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں، اگر اس سردار عالم و عالمیانؐ (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی، تو کیا گناہ ہوا۔ (امداد المشتاق صہ ۸۹)۔

اشرف علی دیوبندی کا انکار

اقول:۔ یہ حضرت (حاجی صاحب) رحمۃ اللہ علیہ کی اجتہادی تحقیق ہے، فقہ حنفی میں اس میں تفصیل ہے، کہ اس عمل کی مطلوبیت بالذات کے وقت تو یہی حکم ہے، ورنہ صرف عوام کے لئے اصل سے بھی منع کر دیا جائے گا۔ آگے تفریعات اسی تحقیق اجتہادی پر ہیں، جس میں تفصیل مذکور کا قائل متفق نہ ہو گا، مگر چونکہ حضرت کا اجتہاد بعض علماءؒ کے موافق ہے، اس لئے حضرت کو معذور رکھا جائے گا۔

(امداد المشتاق، مصنفہ تھانوی، صہ ۸۹، سطر ۱ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ غور کیجئے کہ اشرف علی نے کس قدر چالاکی سے حاجی صاحب کے اعتقاد اور فرمان کی تردید کی ہے۔ یہی اشرف علی حاجی صاحب کو فقیہہ، مفسرؔ، محدثؔ کہتا ہے، اور یہاں اپنی بد اعتقادی پر ضد کر کے حاجی صاحب کو فقہ حنفی کی تفصیل سے جاہل مانا اور حاجی صاحب کے اعتقاد کو جمہور اہل اسلام کے خلاف ثابت کیا، مگر یاد رہے کہ تھانوی جن کو بعض علماء کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے، وہی جمہور اہل اسلام ہیں۔ مگر کنوئیں کا مینڈک اپنی ہی دنیا کو بڑا تصور کرتا ہے، یہی تھانوی کا حال ہے، کہ دیوبندیوں کے علاوہ سب پر بعض علماء ہونے کا فتوٰے صادر کیا ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

حاجی امداد اللہ صاحب سے دیوبندیوں کا اختلاف ہی رہا

البتہ یہ امر کہ اکثر مواقع میں یہ مفاسد موجود ہیں یا نہیں اسمیں حضرت (حاجی صاحب) اور علمائے (دیوبند) کا اختلاف رہا۔ (بوادر النوادر اشرف علی، تھانوی، صہ ۱۹۸، سطر ۱۰)

دیوبندیوں کے تحریر کردہ معتقدات سے حاجی امداد اللہ صاحب کی مخالفت

سوال: میری نظر سے ایک تحریر مولوی احمد حسن صاحب کانپوری (خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب) کی گذری ہے، جس میں رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ (مصنفہ حاجی صاحب) کی بابت یہ الفاظ تحریر تھے، ہفت مسئلہ میں جو ضمیمہ (اشرف علی کی طرف سے) لگایا گیا ہے۔ اس کی عدم رضا حضرت کی طرف سے ثابت ہے، مولوی شفیع صاحب سے بتاکید آپ نے فرمایا، کہ اشتہار دو اس امر کا کہ ضمیمہ ہمارے خلاف ہے۔

جواب: ممکن ہے، کہ حضرت کی خدمت میں ضمیمہ اس طرح اور ایسے عنوان سے پیش کیا گیا ہو، کہ حضرت کو مطلقہ انکار نفس اعمال یا مع القیود المباحہ بلا لنی وم المفاسد کا ہو گیا ہو، اس بنا پر اظہار مخالفت مانعین کو مضر نہیں ہے۔

(بوادر النوادر، اشرف علی، حصہ ۲، سطر ۵، وصہ ۲۰۳، سطر ۴، مختصراً)۔

خوٹ: تھانوی صاحب کے اس جواب سے دو امر ثابت ہوتے، ایک تو یہ کہ فیصلہ ہفت مسئلہ کے ساتھ جو ضمیمہ دیوبندیوں نے اشرف علی سے لکھوا کر شائع کیا ہے، حاجی صاحب اس ضمیمہ سے ہر طرح بیزار تھے، اور دوسرا یہ کہ دیوبندی مذہب کے یہ بڑے بڑے مولوی جو اپنے کو اولیاء اللہ اور مجدد کہلاتے تھے، اپنی بد اعتقادی چھپانے کے لئے اپنے مرشد پر جھوٹے اعتقادی الزامات لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے، جیسے کہ مولوی اشرف صاحب کے ضمیمہ سے ثابت ہے۔

دیوبندی مولوی اپنے مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کے عقیدہ کو شرک و کفر اور حاجی صاحب کو مشرک اور کافر بناتے ہیں

حضرت حاجی صاحب کے خلفا میں باعتبار اختلاف بعض معتقدات و معمولات معلومہ کے دو فریق ہیں، اور ہر فریق علماء کا ہے، جن میں ایک فریق مولوی احمد حسن صاحب کانپوری اور شاہ عبد الحق صاحب مہاجر مکی و مولوی عبد السمیع صاحب میرٹھی وغیرہ کا ہے، جنکے معتقدات و معمولات مثل حضرت حاجی صاحب و دیگر معتقدین صوفیہ کرام پیشوایان سلسلہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ ہیں، اور دوسرا فریق مولوی رشید احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وغیرہ کا ہے، جو ان معتقدات و معمولات کو بدعت و ضلالت بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر کہتے ہیں، کہ نوبت بشرک و کفر پہنچاتے ہیں۔

(خط دیوبندی مندرجہ بوادر النوادر اشرف علی صہ ۱۹۵ سطر ۲ و مندرجہ کتاب تبلیغ الصدور تھانوی صہ ۲۰۴ سطر ۳)۔

حاجی صاحب کی غلط تحقیق | (حاجی صاحب نے) یہ سمجھ کر کہ لوگ ان مفاسد سے بچتے ہونگے،

یا بیچ جاویںگے، اجازت دیدی، سو یہ اختلاف فی الواقع مسئلہ میں اختلاف نہ ہوا، بلکہ ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے، جو علم وفضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے، (معاذ اللہ)۔

(بوادر النوادر، اشرف علی، مطبوعہ دیوبند، صـ۱۹۷، سطر۱۸)۔

نوٹ:- حوالہ جات بالا سے صاف واضح ہے، کہ دیوبندی اپنے شیخ کو مشرک سمجھتے ہیں۔

مشرک سے بیعت کہاں جائز | تم اس کو شرک سمجھتے ہو، تو پھر مشرک سے بیعت ہونا کہاں جائز ہے؟

(افاضات الیومیہ، ج ۷، صـ۱۷۹، سطر۸)۔

باب ششم

دیوبندی فقہ کے مسائل

اس عنوان کے قائم کرنے کی اس لئے چنداں ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی، کہ ایمان واعتقاد اصل ہے، اور اعمال فرع، اور جب ایمان واعتقاد کے لحاظ سے دیوبندیوں کا مسلمانوں سے الگ ہونا اُن کی ذمہ دارانہ تحریروں سے ثابت ہوگیا، تو مسائل میں اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، مگر اہل باطل کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے، کہ جب وہ ایمان وانصاف کی عدالت میں اپنے جُرم کی صفائی سے عاجز آجاتے ہیں، تو پھر ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر کے اہل حق کو بدنام کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں، چنانچہ جس طرح غیر مقلد چکڑالوی فقہ احناف وحدیث پر جاہلانہ اعتراض گھڑا کرتے ہیں، اسی طرح اپنے اکابرین مرتدین کے کھلے کفریات کی صفائی سے عاجز آکر اب دیوبندیوں نے بھی غیر مقلدوں کی طرح فقہ احناف کے مسائل کو کتب اہل سنت وجماعت سے نقل کر کے اُن کو بُرے رنگ میں اُچھال کر علمائے اہل سنت کو بدنام کر کے اپنی جاہل امت کو خوش کرنے کی کوشش شروع کردی ہے، چنانچہ "تحقیق المذاہب" و "بریلوی مذہب" وغیرہ میں دیوبندیوں نے اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی کتب سے نقل کر کے لکھا ہے، کہ فتاوی رضویہ میں ہے، کہ نمازی اپنی نماز میں اپنی یا بیگانی عورت کے فرج کے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، الخ، وغیرہ، ...... ایسے شرعی مسئلے نقل کرنے کے بعد دیوبندی صاحبان فرماتے ہیں، کہ ہندؤں میں ایک فرقہ ہے "حرام مارگی" وغیرہ وغیرہ، اور پھر جو برسے ہیں، تو خوب دل کی آگ نکال لی، حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے، کہ شریعت اسلامیہ ایک جامع شریعت ہے، جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو اسلامی طرز پر نبھانے کی ہدایت کی ہے، مگر دیوبندی مولوی صاحبان کی جہالت تو دیکھو، یہ مسائل جن کے بیان کرنے پر سنی علماء پر "حرام مارگی" ہونے کی ڈگری کردی گئی ہے، یہ مسائل تمام کتب

اسلامی فقہ احناف میں موجود ہیں، تو فقہ اسلام کے مسائل بیان کرنا "حرام مارگی" بنتا ہے، تو پھر متقدمین و متاخرین ائمہ احناف حتیٰ کہ صحابہ کرام کو تو دیوبندی مولوی بطریق اولیٰ "حرام مارگی" کہیں گے۔ اب ملاحظہ کیجئے، کہ یہ مسائل کسی نے نئے وضع کئے ہیں، یا کتب مسلمہ فقہ سے ہی لئے گئے ہیں، صاحب مراقی الفلاح فرماتے ہیں:۔

(ولا تبطل صلوٰته) بنظره الی فرج المطلقة او الاجنبية یعنی فرجها الداخل لشهوة فی المختار۔ (مراقی الفلاح، ص۱۸۳)۔

یعنی اپنی یا بیگانی عورت کے اندرونی فرج کی طرف بشہوۃ نظر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، یہی مسئلہ بیان کرنے کے بعد علامہ ابن عابدین نماز نہ ٹوٹنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں، کہ واما النظر والفکر فلا یفسد ان الخ، یعنی نظر و فکر مفسد نماز نہیں، یعنی یہاں صرف یہ بتایا گیا ہے، کہ نظر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، باقی رہا کہ کیا یہ فعل جائز ہے یا گناہ؟ یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے، جس کو تمام فقہائے اسلام گناہ فرماتے ہیں، اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بھی بیان فرما دیا، کہ یہ فعل ہر طرح گناہ ہے، اب دیوبندی حضرات علامہ ابن عابدین کے فقرہ کو نَظَرَ اِلٰی فَرْجِ الْمُطَلَّقَةِ کے لفظ نَظَرَ کا ترجمہ کرکے فرمادیں، کہ اس کا معنیٰ "نظر کی" ہے یا نہیں۔ باقی قصداً نظر کرنے کا معنیٰ گھڑ لینا یہ دارالعلوم دیوبند کا ہی فیض ہے، عورت کے فرج کے تجزیے کرکے نمکین یا کڑوے معلوم کرنے کا دیوبندی تجربہ اسی کتاب کے باب دیوبندیوں کے تصوف میں ملاحظہ ہوں، تنویر الابصار میں ہے۔

(وینظر الرجل) من عرسه وامته الحلال الی فرجها، اور علامہ شامی فرماتے ہیں، وعن ابی یوسف سألت اباحنیفة عن الرجل یمس فرج امراته (الی قوله) وارجو ان یعظم الاجر۔ (فتاوی شامی ج ۵، ص۲۴۲)

اب دیوبندی حضرات بتائیں کہ کیا صاحب مراقی الفلاح و علامہ شامی و صاحب تنویر الابصار حتیٰ کہ خود امام حنیفہ اور ان کے تمام تلامذہ و جمیع ائمہ احناف کیا سب کے سب بقول شما معاذ اللہ۔ "حرام مارگی" سے تعلق رکھتے تھے ع مرداں چنیں کنند۔ مگر دیوبندی مرض چونکہ اب ہر طرح لاعلاج ہو چکا ہے، ممکن ہے کہ کتب احناف سے تسکین نہ ہو، اس لئے ذرا گھر کا ملاحظہ فرمالیں، فتوائے دیوبندی مذہب بھی ملاحظہ ہو۔

سوال ۱:۔ جو شخص نماز کی حالت میں کسی اپنی یا بیگانی عورت کے فرج میں نظر کرے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائیگی یا نہیں؟

۲:۔ مرد و عورت بہ نیت تلذذ ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں، الخ۔

الجواب (۱) فاسد نہیں ہوتی ہے (۲) نظر کرنا جائز تو ہے، اگر میاں بیوی ہیں، مگر مکروہ ہے۔ الخ۔

(مختصراً حسب ضرورت)　　کتبہ جمیل احمد تھانوی مفتی اشرفیہ، نیلا گنبد لاہور، ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

(بندہ کے پاس فتویٰ قلمی محفوظ ہے)　　مہر

آپ کے تھانوی صاحب جواب کے سوال میں نظر کرے کا لفظ ہے، اتفاقاً نظر پڑے کا لفظ نہیں ہے، کیا تھانوی صاحب نے بھی قصداً نظر کرنے کی اجازت عطا فرمادی، اور اب قاسمی صاحب فرمادیں، کہ امت دیوبندیہ کی یہ سب تھانوی برادری بھی کیا "حرام مارگی" سے تعلق رکھتی ہے یا نہ، اور جناب کو واضح ہونا چاہیئے، کہ دنیا میں انسان موجود ہیں، ہر جگہ دیوبندی سکھا شاہی نہیں، آپ کی چالاکیوں کو خوب سمجھنے والے بھی موجود ہیں، اتنا عرض کر دینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا تھا، کہ اتنی گذارش کر کے بس کر دی جاتی، کہ یہ مسائل والا سودا ابھی آپ "حضرات" کو مہنگا پڑیگا۔ اور سے

بدم گفتی و خورسندم تعالی اللہ نکو گفتی جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

مگر چونکہ اب بات چل گئی ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے دیوبندی امت کے لئے انکی فوری واجب العمل فقہ کے چند نمونے بھی عرض کر دیئے جائیں، تاکہ دیوبندیوں کے اُمتی فوری عمل فرما کر دین و دنیا میں سرخرو ہو کر فلاح دارین حاصل کریں، چند نمونے بطور مشتے نمونہ از خروارے ملاحظہ ہوں سے

وہی کہتا ہوں، جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

اہل دیوبند میں مُشت زنی کا رواج

سوال:- زید کو جماع کی سخت ضرورت ہے۔ اور اس کی زوجہ حائضہ ہے، اس صورت میں وہ کیا کریگا۔

الجواب:- بی بی کی ساق وغیرہ سے رگڑ کر نکالدے، یا اس کے ہاتھ سے خارج کرادے۔

(امداد الفتاوی تھانوی، ج ۲، صـ ۱۶۳، سطر ۲۱، مطبوعہ مجتبائی)۔

نوٹ:- معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کو بالکل چھٹی ہے، کہ ایام ماہواری میں اپنی عورتوں سے مُشت زنی کروایا کریں، کیا دیوبندی صاحبان عورتوں سے مشت زنی کرانے کے لئے ہی نکاح کیا کرتے ہیں،

ہولے کھانے کیلئے روزے کا صفایا

مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے، ایکدن میں مسجد میں حاضر ہوا، حضرت (نانوتوی) ہولے تھجور تے تناول فرما رہے تھے، فرمایا کہ آؤ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے پھر فرمایا آئیے میں کھانے بیٹھ گیا، (ارواح ثلاثہ، صـ ۲۲۲)

فرج کی رطوبت پاک ہے

جو رطوبت اکثر اوقات رحم سے سائل ہوتی ہے، جس کو اصل سائل نے پوچھا ہے، .... پس اسی رطوبت مغائرہ للودی والمنی والمذی والشبیہ باللعاب امام صاحب و صاحبین مختلف ہیں، اور بوجہ ابتلا کے اصل جواب میں قول بالطہارۃ پر فتوی دیا گیا ہے۔ (بوادر النوادر تھانوی، صـ ۲۱۳، سطر ۱ و ۱۲)۔

نوٹ:- حالانکہ تمام فقہائے کرام فرماتے ہیں، کہ یہ رطوبت نجس ہے۔ دیکھو فتاوی شامی ج ا صـ ۱۱۰ میں ہے، کہ ان الخارج نجس بالاتفاق، تو بیرونی رطوبت پر قیاس کر کے اندرونی جاری رطوبت کو پاک قرار دیدینا یہ دیوبندی فقہ کا ہی کرشمہ ہے، کیونکہ تھانوی صاحب سے بیرونی رطوبت کے متعلق سوال ہی نہیں کیا گیا، بلکہ اندر بہنے والی رطوبت کے متعلق ہی دریافت کیا گیا ہے۔ (دیکھو بوادر النوادر)۔

گندگی والا پانی پاک

سوال:۔ تالاب دہ در دہ سے بہت زیادہ قریب بستی ہے، اہل بستی کو اس کے اطراف و جوانب میں بول و براز کا بھی اتفاق ہوتا ہے، برسات میں اگر پُر نہ ہوا، اور باہر ٹوٹ پھوٹ کر بھی نہ نکلا ہو، اس صورت میں طاہر ہے یا غیر طاہر، الخ۔

الجواب:۔ یہ تالاب پاک ہے، اگرچہ باہر نہ نکلا ہو، فقط۔ کتبہ الاحقر بندہ رشید احمد عفی عنہٗ)۔

(فتاوی رشیدیہ، ح ۲، صـ ۱۲، سطر ۱۱)۔

افیون کھاؤ

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص گاؤں کا رہنے والا مرید ہونے آیا۔ .... کہتا ہے، کہ میں افیم کھاتا ہوں، فرمایا، اچھا یہ بتلاؤ کہ کتنی کھاتا ہے، اتنی میرے ہاتھ پر رکھدے،......... چنانچہ اس نے ایک گولی بنا کر ہاتھ پر رکھدی، حضرت نے اس کا ایک حصہ توڑ کر اس کو کھلا دیا، کہ اتنی کھالیا کر، الخ۔ (افاضات الیومیہ، تھانوی، ح ۴، صـ ۲۷۷، سطر ۵)۔

پیشاب کے مل جانے سے بھی پانی پاک ہی رہتا ہے۔

اگر کثرت سے مقدار میں پانی جمع ہو۔ اور اس میں تھوڑی سی مقدار میں پیشاب ڈال دیا جائے، تو وہ پاک رہے گا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۶، صـ ۱۷۴، سطر ۵)۔

دیوبندی عقل کے فتوے سے (معاذ اللہ) اپنی ماں سے زنا کرنا بھی جائز اور اپنا گوہنہ کھانا بھی جائز

ایک شخص نے کہا تھا، وہ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا،......... کسی نے کہا، ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے، تو کہتا ہے، کہ جب میں سارا ہی اس کے اندر تھا، تو اگر میرا ایک جزو اس کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا، یہ حکم بھی عقلیات میں سے ہو سکتا ہے، ایک شخص گوہ کھایا کرتا تھا، اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا، کہ جب یہ میرے ہی اندر تھا، تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جاوے تو اس میں کیا حرج ہے، تو ان چیزوں کو عقل کے فتوے سے جائز رکھا جاویگا۔ (افاضات الیومیہ ح ۴ صـ ۶۴۳ سطر ۱۱)۔

نوٹ:۔ ختم قرآن علی الطعام کے بدعت ہونے کے متعلق تھانوی صاحب فرماتے ہیں، بدعت کی باتیں خود صریح طور پر عقل کے بھی خلاف ہیں۔ (افاضات الیومیہ ح ۴ صـ ۱۲۱ سطر ۹) پھر لکھتے ہیں کہ عقل ایک شرعی چیز ہے (افاضات الیومیہ ح ۴ صـ ۵۹ سطر ۶) یعنی طعام پر قرآن پڑھنا تو دیوبندی عقل کے فتوی سے ناجائز مگر ماں سے زنا کرنا اور گوہنہ کھانا ہر طرح جائز، سکھوں میں بھی ایک فرقہ ہے ماتم "ماں تن"، یعنی ماں سے زنا کرنے والے، ایسی ناپاک عقل والوں کے مذہب سے خدا ہر مسلمان کو محفوظ رکھے،

گندگی خور کوّا کھانا ثواب

مسئلہ:۔ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے

کو بڑا کہتے ہوں، تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب،

الجواب۔ ثواب ہوگا، فقط۔ رشید احمد، (فتاوٰی رشیدیہ، ح ۲، صفحہ ۱۳۰، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے، من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا۔ یعنی کوّے فاسق کو کون کھا سکتا ہے، دیوبندی کہتے ہیں، کہ ہم کھا سکتے ہیں، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیۃ فاسقۃ والعقرب فاسق والفارۃ فاسق والغراب فاسق فقیل للقاسم ایؤکل الغراب قال من یاکلہ بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا۔ (ابن ماجہ شریف ص ۲۴۱) یہ تو دیوبندیہ کی مبارک غذا ہے، اور وضو کے پانی کے متعلق آپ مذکورہ بالا فتاوٰی رشیدیہ کے فتوے سے پہلے پڑھ ہی چکے ہیں، کہ گو نہہ والا پانی پاک ہے، تو پانی گو نہہ والا اور غذا گو نہہ خور کوّا، اب ایسی غذا اور طہارت کے بعد حضرات علمائے دیوبند کی عبادت بھی ملاحظہ فرمایئے۔

عورت کے لئے نماز ہی توڑ دی

(امت دیوبندیہ کے حکیم الامت کی محو بینی کا نمونہ)

میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا، کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں، میں نے یہ خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔ (اشرف المعمولات تھانوی، ص ۱۲، سطر ۱۱)۔

نوٹ:۔ جو حضرات علماء گو نہہ والے پانی سے وضو فرمالیں، اور گو نہہ خور کوّے کھائیں اور نمازیں بھی عورتوں کے ہی پوجاری بنے رہیں، ان کے علم و فضل کا کون مقابلہ کرسکتا ہے، حالانکہ انہیں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال بھی آجائے تو بیل اور گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہی (صراط مستقیم)

اپنی گائے بھینس سے زنا بھی کریں تو اس کا دودھ بھی پیئں اور اس کے گوشت کے بھی مزے اڑائیں

سوال:۔ شخصے با گاؤمیش حاملہ قیمتی تخمیناً صد روپیہ زنا کرد، آں گاؤمیش را چہ کردہ شود، الخ۔

الجواب:۔ ظاہر شد کہ عند الامام اکل او درست ہے، لین او ہم جائز بلا کراہت ہست پس در صورت مسئولہ از شان ہمیہ چیزے تعرض نہ کردہ شود، چوں مالک او گوارہ نکند۔ ۱۱ رجب ۱۳۲۱ھ۔ (امداد الفتاوٰی مصنفہ تھانوی صاحب، ح ۲ ص ۱۵۵ سطر ۱)

نوٹ:۔ تھانوی صاحب نے جو عبارت شامی سے نقل کی ہے، اس میں وقالا تحرق ایضا صاف موجود ہے، اور تھانوی صاحب صاحبین کے قول سے مطلقاً چشم پوشی فرما کر حیوانوں سے زنا کا دروازہ کھول رہے ہیں، حالانکہ یہی صاحب پٹاخے وغیرہ کی خرید و فروخت کے متعلق یوں فیصلہ فرماتے ہیں۔

ان اشیاء کی خرید و فروخت امام صاحب کے نزدیک جائز ہے، اور صاحبین کے نزدیک ناجائز،

پس خرید و فروخت نہ کرنا احتیاط ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵، ص ۲۵۲، سطر ۲۰)۔

اب ملاحظہ کریجیے، کہ یہاں تو احتیاط صاحبین کے قول پر ہو اور بیچارے بے زبان حیوانات سے زنا میں کھلی ڈگری عدم تعرض کی، ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ کسی نامراد نے ایک گائے خریدلی، پھر نہ بیوی کی ضرورت نہ دودھ کی کمی، ایسے ناپاک فتووں کا یہ عالم، اللہ بچائے ایسے حکیم الامت مفتیوں سے۔

سُور کی چربی والا کپڑا پہن لو

ع۱ زمانہ تحریک میں ایک استدلال یہ کیا گیا تھا، کہ بدیشی کپڑا پہننا اس لئے حرام ہے، کہ اس میں سُور کی چربی استعمال کی جاتی ہے، میں کہتا ہوں، کہ اگر اس روایت کو صحیح مان بھی لیا جائے، تو زائد سے زائد یہ لازم ہو گا، کہ بدون دھوئے ہوئے مت پہنو، یہ کیسے کہدیا، کہ بالکل حرام ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، ص ۱۲۱، سطر ۱)۔

ع۲ کھیتی کا اگر کچھ حصہ خنزیر وغیرہ نے کھایا تو وہ حلال و پاک ہے۔ (فتاوٰی دیوبند، ج ۱، ص ۳۲۱)۔

نوٹ:۔ تھانوی صاحب کا یہ فرمان کہ "زائد سے زائد" ظاہر کرتا ہے کہ اولاً تو دیوبندیوں کے نزدیک سُور کی چربی والا کپڑا دھونا کوئی ضروری نہیں، اگر کوئی مجبور بھی کرے تو پانی بہاکر پہن لیا کریں۔

ناظرین کو پہلے معلوم ہو چکا ہے، کہ دیوبندیوں کی غذا گوبہ خور کوا، پانی گوبہ والا، اور جب دیوبند کے حضرات شیخ الحدیثوں کا لباس بھی سُور کی چربی والا ہو گیا، بس پھر تو مکمل حکیم الامت ہو گئے۔ رافضی مذہب میں سُور کی چربی پاک تھی، اب دیوبندیوں کا فتوٰی بھی ظاہر ہو گیا۔ پھر سور کا جوٹھا تو طیب ہی قرار دے دیا گیا،

دیوبندیوں کو باجا (ریکارڈ) گراموفون سُننا جائز ہے۔

ع۱۔ اگر شُبہ کیا جاوے، کہ فونوگراف (گراموفون باجا) میں حکایت صوت بذریعہ آلات لہو محرم ہے، تو وہ بھی منہی عنہ ہوئی، اس شُبہ کا جواب یہ ہے، کہ یہ غیر مسلم ہے، اس لئے کہ ملاہی محرم وہ ہیں، جہاں خود ان ملاہی کی صورت بخصوصہ مقصود ہو، (حوادث الفتاوٰی، تتمہ خامسہ امداد الفتاوٰی تھانوی مطبوعہ تھانہ بھون، ص ۵۱، سطر ۱۰)۔

۲۔ پھر ممکن ہے، کہ باعتبار اکثریت استعمال فی اللہو کے اس کو باجا کہا جاتا ہو، پس اس کو حرمت مطلقاً میں کوئی دخل نہیں ہے۔ (حوادث الفتاوٰی مذکور، ص ۵۲، سطر ۱)۔

۳۔ اگر کہا جاوے، کہ اگر استعمال کرنے والے کا مقصد بھی تلہی (لہو لعب) کا ہو، مگر خاص انہی ریکاڈوں کو استعمال کرے، جن میں اصوات مباحہ محفوظ ہوں، تو کیا اب بھی حرمت کا حکم نہ ہو گا، حالانکہ قصد تلہی کا ہے، جواب یہ ہے، کہ ہر تلہی حرام نہیں، (حوادث الفتاوٰی، ص ۵۲، سطر ۷)۔

۴۔ دوسرے یہ کہ جس چیز کو ان بزرگ نے آلہ معصیت کہا وہ آلہ معصیت ہی نہیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۱۵۴، سطر ۲)۔

حلال طعام بوجہ فاتحہ پڑھے جانیکے دیوبندیوں کے نزدیک حرام ہی ہے (ایچنیں طعام نہ خوردہ شود دع مایریبک الی مالا یریبک۔ (امداد الفتاویٰ بحاشیہ فعلی حصہ اول صفحہ ۵ سطر ۲) یعنی یہ مشتبہ ہے اسلئے نہ کھاؤ۔

خاص حرام کا کھانا دیوبندیوں کے نزدیک حلال ہی ہے (مولانا نانوتوی کو حرام کے طعام سے جیسے نفرت تھی ویسے ہی اس کا احساس بھی بہت جلد کرتے تھے۔ مگر دعوت بوجہ دلداری ہر ایک کی منظور کر لیتے تھے (الی قولہ) جو فتوے سے حلال تھی۔ (ارواح ثلثہ تھانوی صفحہ ۲۵ سطر ۱۰)، دیکھیے کہ ختم والا طعام بوجہ شبہ ہونیکے حرام ٹھہرایا مگر حرام باوجود شبہ ہونیکے حلال بنایا)

ڈومنیوں کا گانا جائز | سوال:۔ ڈومنیوں سے بیاہ میں گوانا بشرطیکہ خلاف شرع نہ گاویں، درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورتوں کے مجمع میں اگر عورتوں کا گانا موجب فتنہ کا نہ ہو، تو درست ہے۔ الخ۔
(فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، صفحہ ۱۱، سطر ۵)۔

سود کھانیکا دیوبندی حیلہ (سود کھانے کا) ایک حیلہ شرعی ہے وہ یہ کہ آدمی یہ خیال کرے، کہ سرکار بہت سے محصول اپنی رعایا سے لیتی ہے کہ ہماری شریعت میں جائز نہیں، (تو اس نیت سے لیلے) (فتاوی رشیدیہ ج ۲، صفحہ ۱۹۲ سطر ۳)۔

دیوبندیوں کی سُود خوری | ایک صاحب کا خط امیر لینڈ سے آیا ہے، لکھا ہے۔ کہ میں عنقریب ہندوستان آنے والا ہوں، اور میرا روپیہ بنک میں جمع ہے، اس کے سُود کو لے کر کہاں خرچ کرنا چاہیئے، میں نے جواب لکھ دیا ہے، کہ اس کو لے کر ہندوستان آجاؤ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، صفحہ ۲۷۷، سطر ۸)۔

نوٹ:۔ تھانہ بھون یا دیوبند کے لنگر میں داخل کرنے کا خیال ہو گا، کیونکہ شاید یہاں پلید بھی پاک ہوجایا کرتا ہے۔

سُود بھی ایک انعام ہی ہوتا ہے | رہا سود تو کیا اُس کو سُود کہہ کے لینا حرام کہا جائے یا وہ بھی محسوب انعام میں ہی ہو گا، کمپنی والے اس کو سود ہی کہتے ہیں۔ الخ۔

الجواب:۔ بندہ کا مدت سے خیال تھا، کہ یہ بھی صلہ (انعام) ہے، تسمیہ سے حرمت نہیں آتی۔
۸ ذی الحجہ ۳۸ھ (حوادث الفتاویٰ، صفحہ ۳۶، سطر ۱۸)۔

نوٹ:۔ کیوں جناب بکرے پر تو غوث پاک کا نام مقرر کیا جاوے، تو وہ حلال بھی حرام ہو جائے اور دیوبندی خود حرام خوری بھی کریں، تو تسمیہ یعنی نام لینے سے کچھ حرمت نہیں آتی۔

راستے میں چلتے ہوئے کھانا

میں دروازے پر کھڑے ہو کر یا راستے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا۔ اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے تو زائد سے زائد میری شہادت قبول نہ ہوگی۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص۱۱۱، سطر ۱۵)۔

نوٹ:۔ آخر حکیم الامت جو ہوئے، یہ ہے ان نام نہاد علماء کی حنفیت اور اس پر بھی دیوبندی ان کے عاشق ہیں، ع ز زیرے چنیں شہر یارے چنیں

حقہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ اسد علی حقہ پیتے تھے، جب ضرورت ہوتی، فرماتے بیٹا قاسم حقہ بھر لے، مولانا کی یہ حالت تھی، کہ فوراً تعمیل فرماتے، باوجود اس کے کہ مرید اور شاگرد سب موجود تھے، مگر کچھ پرواہ نہ ہوتی، اگر کوئی کہتا بھی تو فرماتے، کہ یہ تمہارا کام نہیں، یہ میرا کام ہے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص۳۵، سطر ۱۷)۔

حقہ پینا درست ہے

حقہ پینا و تمباکو کھانا درست ہے، الخ۔

فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، ص۱۳، سطر ۱۰)۔

نوٹ:۔ تحقیق مذاہب والے حزب المحمودی لاہوری دیوبندی فرمادیں، کہ جب حقہ کا پانی کپڑے کو لگ جائے، تو کپڑا پلید ہو جاتا ہے، تو آپ کے قاسم العلوم جو کہ حقہ ہی بھرتے رہے، وہ تو حقہ کے پانی سے سر سے پاؤں تک مجسمہ نجاست بن گئے ہونگے، پھر ان کی نمازوں کا کیا حال، اور (بقول شما حرام کو حلال بنانے والا گنگوہی صاحب) خود مجسمہ حرام نہ ہوگا؟ اور اگر یہ فتوے درست ہے، تو پھر اعلیحضرت بریلوی پر آپ کو کیوں غصہ پر غصہ آرہا ہے۔

حق تلفی مسلمانوں کی ہی کرو

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق ایک عجیب لطیفہ فرمایا کرتے تھے، کہ اگر کوئی مسلمان حق تلفی بھی تو مسلمان ہی کے ساتھ کرے، کافر کے ساتھ نہ کرے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص۳۰۱، سطر ۱۷)۔

حکیم الامت کا کرکٹ و فٹ بال میچ

سوال:۔ آج کل ہندوستان میں جو کھیل رائج ہیں، مثلاً ہاکی، فٹ بال، کرکٹ وغیرہ بخیال ورزش ان کا کھیلنا درست ہے یا نہیں، الخ۔

جواب:۔ اگر دوسرے طرق اس درجے کے نہ ہوں، تو کچھ حرج نہیں، الخ۔ (حوادث الفتاوٰی، تھانوی، ص۱۹، سطر ۹، ۱۵)۔

تصویر پرستی

دوسرے یہ کہ ایسی عکسی تصویر کا پاس رکھنا گناہ نہیں، الخ۔

(حوادث الفتاوٰی، ص۱، سطر ۹)۔

سرکاری کاغذ غبن کرلو

سوال :- غلام کو کاغذ سادہ کار سرکار کے لئے ماہانہ ملتے ہیں... ...... اس صورت میں اگر خرچ سے زیادہ ہوں، تو اپنے نجی کام میں کاغذ وغیرہ خرچ کرنا جائز ہے۔

جواب :- یہ تحقیق کرنا چاہیئے، کہ اگر کاغذ بچنے کی اطلاع ہو جاوے، تو اس کی وجہ سے آئندہ کمی تو نہ کریں، (حوادث الفتاوٰی، تھانوی صاحب، صـ ۱۷، سطر ۱۰)۔

نوٹ :- یعنی اگر حکومت کو پتہ ہی نہ چلے، یا پتہ چلے بھی تو کاغذ پورا ملتا ہے، تو جو دل چاہے غبن کر جاؤ۔ شاید آجکل کے سرکاری روپیہ خورد برد کرنے والے صاحبان دیوبندی حضرات کے ہی شاگرد ہونگے۔

ماں کے بدلے لڑکیوں سے نکاح

ایک شیعی وصیت کر کے مرا ہے، کہ میری دونوں بیٹیوں کی شادی حضرت امام مہدی علیہ السلام سے کی جائے اب وہ لڑکیاں جوان ہیں؟ .... وصیت پر اس طرح عمل کیا جاوے، کہ ایک یادداشت لکھ کر خاندان میں محفوظ کر دو، کہ حضرت امام کے وقت ان لڑکیوں کی نسل میں سے جو لڑکی ہو، اس کو حضرت کے نکاح میں دیدیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صـ ۱۹۵، سطر ۱۱)۔

نوٹ :- مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی جب محمدی بیگم نہیں ملی تھی، تو وہ ایسے بہانے بناتا تھا کہ میری اولاد میں سے کسی کا بھی نکاح اگر محمدی بیگم کی کسی اولاد سے ہو گیا، تو بس میں سچا ہو جاؤں گا۔ وہی حال یہاں ہے، اور ایسی بیہودہ بات کا الزام مولوی غوث علی صاحب مرحوم پر یہ تھانوی صاحب کا افترا ہے۔

چوری کا مال خوب کھاؤ

سوال :- عرض ہے، کہ ہم ایک انگریز کے گھر میں نوکری کرتے ہیں، اور ایک خانساماں ہے، جو کہ بازار کرتا ہے، اور بازار کے پیسہ میں چوری کرتا ہے، اور وہی پیسہ ہم کو دیتا ہے، اور یہ چوری کی بات صاحب جانتا ہے، تو کیا یہ پیسہ ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں، الخ۔

جواب :- وہ خانساماں جو تنخواہ دیتا ہے، وہ اس چوری کے پیسے دیدیتا ہے، جس کو روزمرہ کے سودے سے چراتا ہے، ...... اس لئے تم کو حلال ہے، الخ۔ (حوادث الفتاوٰی تھانوی صـ ۱۹ سطر ۹)۔

شراب کی آمدنی سے تنخواہ لینا جائز

سوال :- سود کی آمدنی سے تنخواہ لینا بہتر ہے یا شراب کی آمدنی سے، (خلاصہ سوال)۔

الجواب۔ دوسری۔ ۲۸ شعبان ۱۳۳۷ھ۔ (حوادث الفتاوٰی، صـ ۲۷، سطر ۱۷)۔

ہندوؤں کی سودی روپیہ کی سبیل کا پانی جائز ہے

سوال :- ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوٰی رشیدیہ ج ۳ صـ ۱۱۲) (رشید احمد گنگوہی عفی عنہ)

امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی حرام

محرم میں سبیل لگانا شربت پلانا، یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط رشید احمد۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ح ۳، ص ۱۱۳، سطر ۱۵)۔

پاکستانی دیوبندیوں کے زندہ مولوی احتشام الحق کا تازہ فتوٰی

چونکہ شربت وسبیل کے بارے میں عوام جہلا تقرب غیر اللہ کی نیت رکھتے ہیں، حالانکہ تقرب صرف اللہ کا حق ہے اس لئے اس قسم کا شربت و پانی ناجائز و حرام ہے۔
(دیوبندی مولوی احتشام الحق تھانوی اخبار جنگ کراچی ۸ ستمبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۹ سطر ۶۴ کالم ۲)

نوٹ :- ناظرین اندازہ فرمائیں کہ ہندوؤں کی سبیلیں تو جائز اور مسلمانوں کی حرام، تو دیوبندیوں کے فتوٰی سے معلوم ہوا، کہ اُن کے نزدیک ہندوؤں کی بُت پرستی تو خالص تقرب الی اللہ کے لئے ہوتی ہے، اسی لئے تو ان سے دیوبندیوں کو نیک ظن ہے، اور مسلمانوں سے یہ بدظنی، اس سے تو صاف واضح ہو گیا، کہ دیوبندی بھی مذہبًا ہندوؤں اور آریہ کے حامی ہیں۔

جس کھانے پر قرآن شریف پڑھا جائے وہ حرام ہے۔

ع ا - بہتر یہ ہے، کہ ایسا کھانا نہ کھایا جائے۔
(ختم مرسومۃ الہند و مصدقہ مولوی خیر محمد جالندھری ص ۱۳ سطر ۱۹)

ع ا - و آنکہ طعام رو برو نہادہ چیزے می خوانند ایں طریقہ مہنود است، ...... و بہتر آنکہ ایں چنیں طعام نخوردہ شود الخ
(امداد الفتاوٰی، اشرفیہ، ح ۴، ص ۵۸، سطر آخر)۔

ایصال ثواب کا کھانا بھی حرام ہی

جو مال صدقہ کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ ثواب اس کے رُوح کو بخشتا ہوں، یہ سب عبادت غیر اللہ کی ہے۔ اس کو کھانا استعمال کرنا حرام ہے۔
(تعبیر بے نظیر مولوی حسین علی امام ششم، دیوبندی مذہب ص ۵ سطر ۱۹)۔

گیارھویں کا کھانا حرام ہے

گیارھویں اور نیاز وغیرہ ظاہر ہے، کہ مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیتے ہیں، اگرچہ اس کا نام ایصال ثواب رکھیں، لہٰذا اس کا دینا اور لینا اور کھانا حرام ہے۔ (ختم مرسومۃ الہند مصدقہ مولوی خیر محمد و مولوی محمد علی جالندھری ص ۲۱، سطر ۹)۔

ہندوؤں کی دیوالی کی پوڑیاں و بتوں کی نذر کھانا حلال ہے

مسئلہ :- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟
الجواب :- درست ہے۔ فقط۔
(فتاوٰی رشیدیہ ح ۲، ص ۱۳۳ سطر ۷)۔

کفار کے چڑھاوے جو وہ بتوں پر چڑھاتے ہیں وہ پاکیزہ و حلال ہیں

جو مرغ و بکرا و کھانا کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہیں، اور کافر مجاور لیتا ہے، تو اس کا خریدنا درست ہے،
(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۱، ص ۱۴۷، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ اس سے بخوبی واضح ہو گیا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک مسلمانوں کے ہاتھوں کا کھانا جو کہ مسلمانوں نے تیار کیا اور خدا کے نام پر دیا گیا اور اس پر کلام الٰہی پڑھا گیا ہو، یہ سب حرام، مگر دیوالی کی پوڑیاں جو کافر کے پلید ہاتھ سے تیار ہوئیں، اور لم یذکر اسم اللہ علیہ کا مصداق بتوں کے نام پر دی گئیں، بتوں کے گرد گھومائی گئیں، اور دیا کچھ اور کھانا (مثلاً جھٹکہ یا سور کا گوشت) (دیوبندی مذہب ہیں) یہ سب حلال و پاک ہے، کیا یہ لوگ اسلام کے دشمن اور حرام خور نہیں ہیں؟

ہندوؤں کے ہاتھ کا رس حلال ہے

سوال:۔ کولھو جو یہاں چلتے ہیں، اس میں سارا کاروبار چمار اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں، یعنی رس کا نکالنا اور رس میں ہاتھ ڈالنا اور رس کا اپنے برتن میں فروخت کرنا مسلمانوں کو اُن کے ہاتھ کے چھوئے ہوئے رس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ یا وہ رس نجس اور ناپاک ہے، علی ہذا پانی ان کے ہاتھ کا پاک ہے یا نجس ہے، ایسے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں، فقط۔

الجواب:۔ صورت موجودہ میں خریدنا رس کا مسلمانوں کو اور استعمال کرنا اس کا درست اور حلال ہے، علی ہذا پانی بھی پاک ہے، نماز وغیرہ درست ہے۔ فقط واللہ تعالٰی اعلم۔
(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۷، سطر ۱)۔

چوہڑے کے گھر کی روٹی حلال ہے

مسئلہ:۔ چوہڑے کے گھر کی روٹی میں ہرج نہیں ہے، اگر پاک ہو، فقط، واللہ تعالٰی اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
(فتاوٰے رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۳۰، سطر ۱)۔

تیجہ دسواں وغیرہ کھانا حرام ہے

تیسرے دن کا مجمع میت کے واسطے اولاً مشابہت ہنود کی ہے، کہ ان کے ہاں تیجہ ضروری رسم ہے۔ لہٰذا حرام ہو گا،
(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۵۰، سطر ۱۹)۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کا غم کرنا جائز ہے

ہزاروں غم ہیں دنیا میں بنائیں نام کس کس کا
غم مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وجدانی
(مرثیہ محمود الحسن، ص ۴، سطر ۱۱)۔

مولوی گنگوہی صاحب کا ماتم و نوحہ بیٹھنا بھی جائز ہے

جہاں تھا نغمۂ شادی وہاں ہے نوحۂ ماتم
جو تاج خسروی تھا آج ہے کشکول سامانی
(مرثیہ محمود الحسن، ص ۴، سطر ۱۱)۔

امام حسین علیہ السلام کا غم کرنا حرام ہے

سوال :۔ غم کرنا امام حسین علیہ السلام کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ الجواب :۔ غم اسوقت تھا، جب آپ شہید ہوئے، تمام عمر غم کرنا کسی کے واسطے شرع میں حلال نہیں، فقط، واللہ تعالےٰ اعلم، رشید احمد گنگوہی۔
(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صہ ۱۳۳، سطر ۱۶)۔

نوٹ :۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کا ماتم کرنے میں تو دیوبندی رافضیوں سے بھی ترقی کر گئے، اور اہل بیت نبوت سے خارجی یزیدیوں کی یہ دشمنی کہ ان کا غم کرنا بھی حرام، یہ تو بالکل سکھاشاہی معلوم ہوتی ہے، گنگوہی کا مرثیہ اب کیوں بار بار چھپوایا جارہا ہے، کیا وہ اب بھی بار بار مرتا ہی رہتا ہے۔

دیوبندی عورتوں کا نکاح رافضیوں سے درست ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روافض یا خوارج کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں، اور ان کے ساتھ عقد نکاح جائز ہے یا نہیں،
الجواب :۔ جو ان کو فاسق کہتے ہیں، ان کے نزدیک ہر طرح سے درست ہے۔ الخ۔
(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صہ ۵، سطر ۱۰ وغیرہ)۔

صحابہ کرام کو کافر کہنے والے رافضی بھی اہلسنت وجماعت ہیں

صحابہ پر طعن ومردود وملعون کہنے والا ...... اس کبیرہ گناہ کے سبب سے سنت وجماعت سے خارج ہو دیگا یا نہیں، الخ۔
الجواب :۔ ..... وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہو گا، فقط۔ (مختصراً فتاوٰی رشیدیہ ج ۲، صہ ۱۴۰، سطر ۱۷ و ۱۹ و صہ ۱۴۱، سطر ۸)۔

بزرگان اسلام کے عرسوں کو جائز سمجھنے والے مسلمانوں سے دیوبندی عورتوں کا نکاح ناجائز ہے

سوال :۔ ...... قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو، یا بدعتی مثل جواز عرس وسویم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو، کہ یہ افعال اچھے ہیں، تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ الخ۔
الجواب :۔ جو شخص ایسے افعال کرتا ہے، وہ قطعاً فاسق ہے، اور احتمال کفر کا ہے، ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے، کہ فساق سے ربط وضبط کرنا حرام ہے، الخ۔
(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صہ ۱۴۳، سطر ۵ و ۹ و ۱۸)۔

نوٹ :۔ یہ ہے دیوبندیوں کی رافضیت پرستی، کہ رافضیوں سے نکاح جائز اور عرس کرنے والے عرسوں پر جانے والے عرسوں کو جائز ماننے والے تمام بزرگان اسلام مثلاً خواجہ معین الدین اجمیری، بابا گنج شکر فرید قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی وخواجہ شاہ سلیمان رحمہم اللہ تعالےٰ اور تمام مشائخ عظام اور ان کے تمام معتقدین جمہور اہل اسلام ان دیوبندی مولویوں کے نزدیک فاسق وکافر ٹھہرے اور معاذ اللہ ان کے سب نکاح حرام۔

میلاد شریف منانا حرام

مسئلہ :۔ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں؟ - الجواب :۔ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے، الخ۔ (فتاوی رشیدیہ، ح ۲، صـ ۱۵، سطر ۳)۔

اجمیر شریف یا کلیر کے عرس میں جانا ناجائز ہے

مسئلہ :۔ مسلمانوں کے میلوں میں، جیسے پیران کلیر وغیرہ میں واسطے سوداگری یا خریداری کے جانا درست ہے یا نہیں؟
الجواب :۔ درست نہیں، فقط رشید احمد۔
(فتاوی رشیدیہ، ح ۲، صـ ۱۴۳، سطر ۱۱)۔

ہندوؤں کے میلے میں جانا جائز ہے

اگر کوئی چیز سوا اس میلے (ہر دوار یا گنگا) کے کہیں نہ بکتی ہو، اس کی خرید و فروخت کیواسطے جانا بضرورت جائز ہے۔ (امداد الفتاوی، ح ۲، صـ ۱۲۴، سطر ۱۴)۔

ہندوؤں کے میلوں نوچندی وغیرہ دیکھنے جانا بھی جائز ہے

میں ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا، شیخ الٰہی بخش صاحب کے یہاں والد صاحب ملازم تھے، میاں الٰہی بخش صاحب کے برادر زادہ شیخ غلام محی الدین نے مجھ سے دریافت کیا، کہ مولوی صاحب نوچندی میں جانا کیسا ہے، میں نے کہا، کہ جو مقتدا بننے والا ہو، اس کو جانا جائز ہے، اس لئے کہ اگر وہ کسی کو منع کریگا، اور اس وقت اسی پر یہ سوال کیا جاوے، کہ اس میں کیا خرابی ہے، وہ اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی خرابیوں کو بے دھڑک بیان تو کر سکے گا، الخ۔
(الافاضات الیومیہ تھانوی، ح ۵، صـ ۲۲، سطر ۶)۔

نوٹ :۔ یہ ہے دیوبندی علماء کی بداعتقادی دیدہ مذہبیت کا کرشمہ اولیاء اللہ سے تو انہیں اس قدر دشمنی ہے، کہ بزرگان اسلام کے اعراس میں تو سودا خریدنے کے واسطے جانا بھی حرام ہوا، اور کافروں کی پوجا پاٹ کے میلوں میں دیوبند کے حکیم الامت صاحب خود شرکت کریں، اور پھر اس کو جائز بھی بنادیں، کیا دیوبندیوں میں کوئی خاص بغض و عناد تو کارفرما نہیں ہے، اور پھر تھانوی صاحب نے نوچندی کے میلے میں شرکت کے جواز پر دلیل یہ قائم کی، کہ ہم اس کی خرابیوں کو بے دھڑک بیان کر سکیں گے، اس سے تو واضح ہوگیا کہ جو لوگ زنا کریں، لواطت کریں، کنجری بازی کریں، شراب خوری کریں، اور یہ سب کچھ کر کے پھر یہ کہدیں، کہ ہم نے تو اس لئے کیا تھا کہ پہلے خود تجربہ کرلیں، تاکہ عوام کو اس کی چشم دید خرابیوں سے مطلع کر سکیں، تو بس چھٹی ہے چنانچہ حضرت حکیم الامت صاحب دیوبندیوں کے سب سے بڑے مقتدا تھے، اور مقتداء کے لئے ناجائز کو بھی جائز کیا جارہا ہے، اب خدا جانے کہ ایسے فتوے پر عمل کرنیوالوں نے کیا کیا تجربے نہ فرمائے ہونگے، (خاموشی ہی بہتر ہے)۔

صحابۂ کرام پر تبرّا کرنے والوں کا کفر مختلف فیہ ہے

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جو غالی شیعہ ہیں، اور

صحابۂ کرام پر تبرّا کرتے ہیں، کیا یہ کافر ہیں، فرمایا کہ محض تبرّے پر تو کفر کا فتوٰی مختلف فیہ ہے،

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، ص ۳۳۴، سطر ۱)۔

تعزیہ بنانا جائز ہے | اس نے جواب میں کہا، کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں، ہمارے ہاں تو تعزیہ بنتا ہے، میں نے کہا تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۵، سطر ۷)۔

ناظرین انصاف فرمالیں، کہ کیا دیوبندی مذہب شیعہ مذہب کی پیداوار نہیں؟ اور کیا رفض و دیوبندیت کا کا راستہ ایک ہی نہیں ہے، نیز معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں تعزیہ نکالنا کفر کو مٹاتا ہے، تو چونکہ بقول دیوبندیہ آجکل کفر و بدعت بکثرت ہے لہٰذا دیوبندیوں کو تعزیے بنانے شروع کر دینے چاہئیں۔

میلاد شریف میں قیام کرنا بیوقوفی ہے | ع۱، میں نے جواب میں لکھ دیا ہے، کہ قیام فی المیلاد میں اور فاتحہ میں کیا فرق ہے؟

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۵۶۳، سطر ۴)۔

ع۲۔ یہ تو ساری باتیں بیوقوفی کی ہی ہیں، (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۱۲۴، سطر ۹ و ج ۷، ص ۳۳۴، سطر ۱۲)۔

میلاد شریف میں قیام کرنا حرام ہے | بلکہ یہ شرع میں حرام ہے، اس وجہ سے یہ قیام حرام ہوا۔ (براہین قاطعہ گنگوہی، ص ۱۴۸، سطر ۱۹)۔

لیڈروں کے لئے قیام کرنا جائز ہے | اسی زمانۂ تحریک میں ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا، کہ اگر مسٹر محمد علی صاحب یہاں پر آئیں تو کیا اُن کو اجازت ہو سکتی ہے، میں نے کہا، سر آنکھوں پر آئیں، مگر چند شرائط ہیں، ..... اول شرط یہ ہے، کہ آنے سے پہلے مجھ کو یہ بتلا دیں، کہ .... دوئم یہ کہ جس وقت وہ یہاں پر آئیں گے ان کے لئے بجز اول بار کے بار بار کھڑا نہ ہو نگا۔ الخ۔

(افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۴، ص ۱۷۵، سطر ۴)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ تھانوی صاحب مسٹر محمد علی (جوہر) صاحب کے لئے اول بار قیام کرنے کے لئے تو تیار ہیں، اور بار بار اس لئے تیار نہیں، کہ تھانوی صاحب آنت اتر آنے کے مریض تھے۔ ورنہ یہ سب قیام ادا ہوتے، ناظرین غور فرمائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کے لئے تو قیام منع، مگر لیڈروں کے لئے جائز، خیر یہ نوان کا دھرم، مگر افسوس ہے کہ تھانوی صاحب و خلیل احمد گنگوہی صاحب نے اپنے مرشد حاجی امداد اللہؒ صاحب کو بھی بے وقوف اور حرام کار بنا دیا، کیونکہ حاجی امداد اللہ صاحب بھی میلاد میں قیام کیا کرتے تھے، چنانچہ خود حاجی صاحب فرماتے ہیں۔

۱۔ مشرب فقیر کا یہ ہے، کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں، اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ، مصنفہ حاجی صاحب، ص ۵، سطر ۵)۔

۲- قیام مولود شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے، الخ۔ (شمائم امدادیہ، حاجی صاحب، صـ ۱۲۹، سطر ۱۰)۔

معلوم ہوا، کہ دیوبندی تعزیرات کی رُو سے قیام میلاد جیسے ناقابل معافی جرم کے صرف بریلوی ہی مرتکب نہیں، بلکہ حاجی صاحب بیچارے بھی بریلویوں کے ساتھ شریک جرم ہیں، تو اب دیوبندی حضرات ہی فیصلہ فرمالیں، کہ حاجی صاحب بے وقوف اور حرام کار ٹھہرے یا اُن کو حرام کار کہنے والے خود بیوقوف اور حرام کار ہوگئے۔

قبر پر کتبہ لگانا جائز نہیں

تاریخ وغیرہ پتھر پر لکھ کر قبر پر لگانا جائز نہیں۔ (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند، ج ۱، صـ ۱۶، سطر ۱۷)۔

بانیٔ دیوبند کی قبر پر کتبہ جائز ہے

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جو کتبہ ہے، اس پر حضرت کے نام کے ساتھ شیخ الاسلام لکھا ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، صـ ۸۳، سطر ۱۳)۔

نوٹ:- کیوں صاحب فرمایئے کہ مرکز دیوبند کے فتوے سے جب کتبہ لگانا جائز نہیں، تو پھر بانیٔ دیوبند کی قبر پر یہ ناجائز کام کیوں؟ کیا دین دیوبندیوں کے گھر کا ہے، منڈی چشتیاں کے بھی ایک گنگوہی دیوبندی مولوی صاحب کے وارثوں نے بھی بزرگوں کے مزاروں کی نقل بنانے کے لئے اس مولوی صاحب کی دیواریں پختہ اور پھر اس پر کتبہ نصب کیا ہوا ہے، کیا مرکزی دیوبند کے فتوے کی رُو سے یہ حرام کاری تو نہیں ہو رہی، یہ ہے ان مفتیوں کا تقویٰ اور اسلام کہ مسلمانوں کے لئے سب کچھ شرک و بدعت مگر دیوبندیوں کے لئے سب کچھ جائز، عید گاہ منڈی چشتیاں شریف کے متصل دیوبندی مولوی صاحب کی قبر پر نمائشی پتھر خود ملاحظہ فرمالیجیے۔

شیرینی یا طعام پر فاتحہ پڑھنے والے قطعی دوزخی ہیں۔

تمام کتب سیر میں اس کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بطرز مروّج کھانے پر فاتحہ کسی نے پڑھی ہو، اس لئے بدعت وضلالت ہے، کمافی الحدیث الصحیح کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ (مشکوٰۃ)۔ فقط۔ محمد شفیع غفرلہ، ۲۷ صفر ۱۳۵۰ھ، (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند، ج ۲، صـ ۱۱، سطر ۹)۔

معاذ اللہ حضرت خاتون جنت کی نیاز حرام

سوال:- صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور گیارھویں حرام ہے یا نہیں؟ الجواب:- اپنے قضائد موجب کفر ہیں، (ملخصاً فتاوٰی رشیدیہ حاصـ ۹۸ سطر ۳ وغیرہ)۔

مگر دیوبندی ان کو حرام سمجھ کر بھی ہضم کر لیتے ہیں کہ مولوی عبدالحق صاحب اپنے باورچیخانہ میں گئے۔

وہاں بی بی کی صحنک ہو رہی تھی، آپ سب کا صفایا کر گئے (ملخصًا ارواح ثلثہ ص۲۶۶)۔

نوٹ:۔ خاتون جنت کی صحنک کی نیاز کو بدعت سمجھ کر کھا جانا مولوی عبدالحق صاحب کانپوری کے اس کردار سے ظاہر ہے، اور طعام پر فاتحہ پڑھکر بقول خود بدعتی بننا بھی دیوبندیوں کے عمل سے ظاہر ہے، دیکھو اسی کتاب کی بحث دیوبندیوں کی عالم اسلام پر کفر بازی۔

دیوبندیوں کی قرأت نماز } مولوی تجمل حسین صاحب حج کے لیے مکہ معظمہ گئے صبح کی نماز میں اُنہوں نے پند نامہ کی مناجات پڑھنا شروع کی،

بادشاہا جُرم مارا در گزار ما گنہگاریم تو آمرزگار (ارواح ثلثہ ص۲۶۹)

قیام تعظیمی } جب حکیم عبدالسلام پہنچے تو سب لوگ اُن کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ (ارواح ثلثہ ص۲۳ سطر۱۴)۔

شراب پیو

آپ نے فرمایا، کہ نماز بے وضو ہی پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو۔
(ارواح ثلثہ ص۲۱۴ سطر۷)۔

دوست کے لئے داڑھی کی صفائی کی نیت

جب منشی ممتاز علی کا مطبع میرٹھ میں تھا، اس زمانہ میں ان کے مطبع میں مولانا نانوتوی بھی ملازم تھے، اور ایک حافظ جی بھی نوکر تھے۔ ایک مرتبہ جمعے کا دن تھا حسب معمول مولانا نے حافظ جی کو نہلایا اور حافظ جی نے مولانا کو، جب نہا چکے تو مولانا نے فرمایا کہ حافظ جی اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ تمہارا رنگ اور ہو اور میرا رنگ اور، تم اپنے کپڑے لاؤ میں بھی وہی کپڑے پہنونگا اور میری یہ داڑھی موجود ہے اس کو بھی منڈھا دو۔ (یعنی مونڈ دو)۔ (ملخصًا ارواح ثلثہ ص۲۴۲)۔

دیوبندی بزرگوں کو تعظیمی سجدہ کرنا جائز ہے | بعض صوفیہ سجدہ تعظیمی کے جواز کے

قائل ہیں۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۱۸۳، سطر ۴)۔

غیر اللہ کو سجدہ عشق میں کوئی ضابطہ نہیں ہے

انہوں نے بہت ہی اچھا جواب دیا، کہ اس کو نہ پوچھو، اس وقت تو شاید سجدہ میں گرجاؤں، مگر کیا سجدے میں گرجانا ناجائز ہوجائیگا، یہ عشق کے کرشمے ہیں، یہاں پر ضابطے سے کام نہیں چلتا۔

(افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۲، ص ۳۷، سطر ۱)۔

اگر سجدہ بزرگ کی طرف ہو اور نیت خدا کی ہو تو حرج نہیں

ممکن ہے مسجود حق تعالےٰ ہوں، اور وہ بزرگ جہت سجدہ ہو جیسے سجدہ الی الکعبہ میں مسجود حضرت حق ہیں، اور کعبہ جہت سجدہ ہے۔

(بوادر النوادر تھانوی، ص ۱۳۸، سطر ۱۷)۔

کسی بزرگ کو سجدہ کرنیوالے کو برا نہ جانو

نعم لا یلام علیھم .... سجدہ کرنے والے پر بھی بوجہ لغزش کے ملامت نہ کرینگے اور معذور سمجھیں گے۔

(بوادر النوادر، ص ۱۳۶، سطر ۱۱ و ص ۱۳۷، سطر ۱۷)۔

نوٹ:۔ اگر کوئی مسلمان کسی ولی بزرگ کے مزار شریف کو بوسہ بھی دے بیٹھے تو دیوبندی مکفرین فوراً اس پر کفر کی ڈگری دے دیا کرتے ہیں، کہ دیکھو اس نے سجدہ کیا ہے، یہ مشرک ہوگیا کافر ہوگیا وغیرہ وغیرہ، مگر اب تو دیوبندیوں کا پول بھی کھل گیا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک بزرگوں کو جہت سجدہ بنا کر ان کی طرف سجدہ کرنا جائز ہے، اور پھر اگر کوئی شخص کسی دیوبندی مولوی کو سجدہ کر رہا ہو، تو اسے ہرگز ملامت و طعن نہ کرو، بلکہ تھانوی صاحب نے تو سارا زور لگا کر سجدے کو جائز کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب ناظرین خود فیصلہ فرمالیں، کہ یہ لوگ مسلمانوں کو تو مشرک کہتے پھرتے ہیں، مگر کیا تھانوی صاحب مشرک بلکہ پیشوائے مشرکین نہ ٹھہرے، خیر یہ تو دیوبندیت کا ادنیٰ کرشمہ ہے، مگر ہمیں سخت تعجب ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حنفی ظاہر کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں، اب سجدۂ تعظیمی کے متعلق فقہ احناف کا فیصلہ بھی دیکھ لیجئے۔ در مختار میں ہے، کہ وان علی وجه التحية لا وصار آثماً مرتكباً للكبيرة اگر سجدہ تعظیمی کیا تو کافر تو نہیں مگر سخت کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔ (در مختار علی ہامش فتاوی شامی ج ۵ ص ۲۵۶ سطر ۲)۔

اس سے معلوم ہوا، کہ سجدہ تعظیمی غیر اللہ کے لئے سخت حرام ہے، یہی ہمارے علمائے اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے، مگر دیوبندیوں کے نزدیک اس پر ملامت ہی نہیں ہوتی، تو معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ فعل قابل ملامت ہی نہیں، یعنی ہر طرح جائز ہے، شاید دیوبندی اپنے مولویوں کو پرائیوٹ سجدہ کرتے ہونگے، یہ ہے دیوبندیت کا خلاصہ کہ سجدے کریں خود اور جھوٹا الزام لگائیں علمائے حق پر، حالانکہ تمام علمائے اہل سنت والجماعت اس سجدے کو حرام سمجھتے ہیں، (دیکھو حوالہ جات اسی کتاب کی بحث

(دیوبندی علماء کی عالم اسلام پر کفر بازی)۔

اوقاف میں حکومت مداخلت نہیں کرسکتی

مطلب ان کا یہ تھا، کہ متولیوں کی بدعنوانیوں کے سبب ایسا قانون بنوانا چاہتے ہیں، کہ اوقاف کا حساب کتاب گورنمنٹ لیا کرے، یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے اس کی بالکل مخالفت کی، کہ گورنمنٹ کو اس میں مداخلت کرنا ہرگز جائز نہیں، کیونکہ یہ دیانات محضہ میں سے ہے، جیسے نماز روزہ، پس جس طرح اس میں دخیل ہونا گورنمنٹ کو جائز نہیں، اسی طرح اس میں بھی جائز نہیں، الخ۔ (افاضات الیومیہ، ج ۵ ص ۲۷۳ سطر ۴ و ج ۵، ص ۱۶۳ سطر ۱۱)

نوٹ:۔ آج کل جہاں بھی حکومت نے اوقاف بل پاس کر کے اوقاف پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ سب دیوبندی مولویوں کی سازش کا نتیجہ ہے، خصوصاً اوقاف سٹیٹ بہاولپور کے محکمہ اوقاف میں تو ایک چپڑاسی سے لیکر ناظم تک سب دیوبندی مولوی صاحبان کی مطلق العنانی ہے، کہ سنی علماء کو کچلنے کی سازش اور دیوبندیت کو ترقی دینے میں مصروف کار ہیں، اور بزرگان دین کے مزارات و مساجد کی نذریں وغیرہ کھا کر نذریں و چندے دینے والوں کے عقائد کو بدعت و شرک و کفر بتلانے کی تبلیغ شروع ہے، مگر ہم یہ پوچھتے ہیں، کہ ان کے تھانوی صاحب کے فتوے کے مطابق یہ دیوبندی مولوی جائز مال کھا رہے ہیں یا ناجائز؟ قطع نظر اس کے کہ اس مسئلہ میں سنی علماء کا مسلک کیا ہے، یہاں صرف دیوبندیوں کے قول و عمل میں اختلاف دکھانا مقصود ہے۔

خود دیوبندیوں کا اقرار کہ واقعی ہم نے غلط مسائل لکھ کر اسلام کو تباہ کیا ہے

اشرف علی کی غلط تصنیف

۱۔ تالیفات مذکورہ کے بعض مقامات میں مجھ سے اختصار موہم یا زیادۃ موہمہ یا غفلت سے کچھ لغزشیں بھی ہوئی ہیں، جو اس وقت ذہن میں حاضر ہیں۔ (تنبیہات وصیت تھانوی مطبوعہ میرٹھ، ص ۱۳، سطر ۷)۔

۲۔ بعض اوقات لکھنے کے بعد خود مجھ کو بعض جوابوں کا غلط ہونا محقق ہوا ہے۔ (تنبیہات وصیت ص ۱۳ سطر ۱۷)

دیوبندیوں نے ہر کام کو بدعت کہکر مسلمانوں کو تباہ کیا ہے

کتاب اصلاح الرسوم غلط ہے مولوی خلیل احمد کا اقرار

قصبہ رامپور میں ایک تقریب تھی ختنوں کی، وہاں پر مجھ کو بلایا گیا، اور اپنے حضرات (مولوی خلیل احمد سہارنپوری و محمود الحسن دیوبندی) بھی تھے، ...... حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے ایک صاحب نے دریافت کیا اس تقریب کی شرکت یا عدم شرکت کے متعلق، کہ اگر یہ بات جائز تھی تو وہ (اشرف علی) کیوں نہیں شریک ہوا (مراد میں ہوں) اور اگر ناجائز تھی تو آپ کیوں شریک ہوئے، اس پر مجھ کو تو مولانا نے خفیہ خط لکھا، کہ اصلاح الرسوم پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، اور مجمع میں یہ جواب دیا، جو میں نقل کر رہا ہوں، کہ وہ

تقوامی پر عمل کرتا ہے اور ہم فتویٰ پر عمل کرتے ہیں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ ۲۱۹، سطر ۷، وغیرہ)۔

نوٹ:۔ اول تو خلیل احمد کا جھوٹ ملاحظہ ہو، کہ خود کتاب اصلاح الرسوم کو غلط سمجھتا ہے، اور مجمع میں اور ہی جواب دیتا ہے، معلوم ہوا، کہ دیوبندی صرف مسلمانوں کو لڑانے کے لئے ہی ایسے غلط مسائل لکھتے ہیں، نیز معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں نے خود غلط مسائل پیدا کر کے اور مسلمانوں کے ہر فعل کو بدعت کہہ کر دین اسلام کی مخالفت کی ہے، یعنی دیوبندیوں کا تو ایک شغل ہی ہوا، اور مسلمانوں کو خواہ مخواہ نیک کاموں سے روک کر برباد کر دیا گیا اور فسادات کی بنیاد قائم کر دی گئی، دیوبندی فقہ کی مفصل فہرست میں سے یہ چند نمونہ جات عرض کر دینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ چونکہ غیر مقلد دیوبندی ہر دو اسماعیلی وہابی پارٹیاں صرف برائے نام ہی علیحدہ ہیں، حقیقۃً علمائے احناف و مشائخ کے مقابلہ میں ان کا گٹھ جوڑ کسی سے مخفی نہیں، منڈی چشتیاں و منڈی صادق گنج کا معاملہ تو سب پر واضح ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ دوسری دیوبندی برادری کے چند نمونے بھی پیش کر دیئے جائیں،

دیوبندیوں کے روحانی و اعتقادی ہم مشرب غیر مقلد وہابیوں کی فقہ کے مسائل کا نمونہ

بڑا آدمی عورت کا دودھ پی سکتا ہے

ویجوز ارضاع الکبیر ولو کان ذالحیۃ

بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے، اگرچہ داڑھی والا ہو۔ (روضۃ الندیہ، صـ ۲۳۶)۔

مرد اپنی عورت کا دودھ بھی پی سکتا ہے

سوال:۔ کسی شخص کو اپنی بیوی کا دودھ پینا شرعاً حرام ہے یا حلال؟۔ جواب:۔ شیر زن کی حلت بالغ کے حق میں ثابت ہوتی ہے۔ الخ (مختصراً)۔ (اہل حدیث امرتسر، صـ ۷، ۲۵ اپریل ۱۹۲۴ء)۔

اپنے نطفہ کی بیٹی سے نکاح جائز

ونیست وجہ از برائے منع نکاح با دختر بجا ایں کس با مادرش زنا کردہ، الخ۔ (عرف الجادی، صـ ۱۱۳، مطبوعہ شاہجہانی)۔

دادی سے نکاح جائز

باپ کی سوتیلی ماں ممنوعات محرمہ کی فہرست میں نہیں ہے۔ (اہل حدیث امرتسر، رمضان ۱۳۲۸ھ)

کنجری بازی جائز

ونکاح المتعۃ والموقت وکذالک قال بعض اصحابنا فی نکاح المتعۃ فجوزوھا۔ (نزل الابرار، صـ ۲۳)۔

کتا گر نے سے پانی پاک ہی ہے

اگر پانی کنوئیں کا متغیر نہ ہو تو پاک ہی رہیگا، (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ صـ ۲۰)

انسان وحیوان سب کی منی پاک ہے

منی ہر چند پاک است (عرف الجادی صہ۱) کتے اور خنزیر کے سوا سب جانوروں کی منی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ، صہ۴۱)۔

منی کا کھانا بھی جائز

(مرد اور عورت) دونوں کی منی پاک ہے، اور جبکہ منی پاک ہے، تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں، اس میں دو قول ہیں۔ (فقہ محمدیہ کلاں، ج ۱، صہ۴۱، مصنفہ مولوی ابوالحسن مصنف فیض الباری وظفر المبین، مطبوعہ محمدی، لاہور)۔ (یعنی بعض وہابی منی کھاتے بھی ہیں)۔

شرمگاہ کی رطوبت پاک

عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ کلاں صہ۴۱) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا بھی یہی فتوٰی ہے، دیکھو، (بوادر النوادر تھانوی، صہ۲۱۳)۔

خون نکلنے وسنگی لگوانے سے وضو بحال

قبل اور دبر کے سوا کسی اور جگہ سے خون نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فقہ محمدیہ کلاں، صہ۶۱)۔ نہیں ٹوٹتا وضو نکسیر پھوٹنے سے، (صہ۶۱)، نہیں ٹوٹتا وضو سنگی لگوانے سے (صہ۶۲)۔

ذکر نیم دروں

اگر سارا حشفہ غائب نہ ہو، بلکہ بعض غائب اور بعض باہر ہو، تو اس کے ساتھ کوئی حکم متعلق نہیں ہوتا، (یعنی نہ غسل نہ حد) (فقہ محمدیہ، ج ۱ صہ۶۵) اور اگر کوئی مرد اپنے ذکر کو کپڑا لپیٹ کر عورت کی فرج میں داخل کرے، تو اس پر غسل واجب ہے، اور بعض کہتے ہیں، کہ واجب نہیں۔ (صہ۶۶)۔

جماع کے وقت اور استنجا کیوقت قبلہ کی طرف منہ

جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے، خواہ عمارتوں میں ہو یا میدان میں، (فقہ محمدیہ صہ۱۱)، پاخانے کے وقت قبلہ کو منہ اور پیٹھ کرنا جائز ہے، اور اگر کوئی آڑ نہ ہو تو (صہ۱۱) بعض کہتے ہیں، کہ آڑ نہ بھی ہو تو جائز ہے، (صہ۱۱)، دیوبندیوں کا بھی فتوٰی ہے، کہ استنجا کے وقت قبلہ کو منہ کرنا جائز ہے۔ دیکھو (امداد الفتاوٰی، ج ۱ صہ۳)۔

بچہ جب پیدا ہو تو اس پر لگی ہوئی غلاظت پاک

جب بچہ عورت کی فرج سے باہر نکلے، اور اس پر فرج کی رطوبت لگی ہوئی ہو، تو وہ بھی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ، ج ۱، صہ۲۳)

تاڑی کی شراب حلال

سوال:- تاڑی کا کھٹا اور میٹھا رس جسے پینے سے آدمی مدہوش ہو جاتا ہے اور بُرا بھلا تمیز نہیں ہوتا، اس کو خمر (شراب) کہا جاویگا اس کا پینا حرام ہے

نہیں؟ - جواب :- تاڑ کے رس میں صبح کے وقت نشہ نہیں ہوتا، اس لئے پینا جائز ہے، الخ۔

(فتاوٰی ثنائیہ ج ۲، ص ۱۹۳) (اہلحدیث امرتسر ص ۱۳، ۱۲ جنوری ۱۹۴۷ء)

ہاں درندے خنزیر وغیرہ کا جوٹھا پاک ہے

پاک ہے جوٹھا کل درندے چارپایوں کا اور جائز ہے استعمال کرنا اس کا واسطے غسل اور وضو وغیرہ کے یعنی قلّتین کے برابر ہو یا کم۔ (فقہ محمدیہ، ج ۱، ص ۲۴)۔

دیوبندیوں نے بھی خنزیر کی کھائی ہوئی کھیتی کا بقایا حلال قرار دیا ہے، دیکھو (فتاوٰی دیوبند ج ۱۲، ص ۲۱۰)

خنزیر و کتا نجس عین نہیں

پس دعوٰی نجس عین بودن سگ و خنزیر و پلید بودن خمر و دم مسفوح وحیوان مردار نا تمام است۔ (عرف الجادی ص ۱۰)۔

کنجری کا مال حلال

زانیہ عورت کی خرچی بعد سچی توبہ کے حلال ہو جاتی ہے۔

(فتاوٰی ثنائیہ، ج ۲، ص ۱۸۹)

بجو کھانا جائز

بجو صید است۔ (بجو شکار ہے)۔

(عرف الجادی، ص ۲۴۳)۔

اصحاب رسول کو گالی دینے والا کافر نہیں

اصحاب کے حق میں سب وشتم کرنے والے کو کافر یا مؤمن کہنے کے بارے میں کف لسان اور قلم کو روکتا ہوں۔

(فتاوٰی ثنائیہ، ج ۱، ص ۱۰۷)

ساس سے زنا

ولو جامع ام امراتہ لا تحرم علیہ۔ اگر کسی شخص نے اپنی ساس سے جماع کیا، تو اس پر عورت حرام نہیں ہوتی۔ (نزل الابرار، ج ۲، ص ۲۹)۔

نونہہ سے زنا

وکذٰلک لو جامع زوجۃ ابنہ لا تحرم علی ابنہ۔ اگر کوئی شخص اپنی نونہہ یعنی بیٹے کی بیوی سے جماع کرے تو اس پر عورت حرام نہیں ہوتی۔ (خدا کی پناہ)۔

(نزل الابرار، ج ۲، ص ۲۸)۔

سجدہ بے وضو

جواز سجدۂ تلاوت بے وضو نیز ثابت ہوتا ہے۔ (فتاوٰی نذیریہ، ج ۱، ص ۳۴۸)

دیوبندیوں کا بھی یہی فتوٰی ہے۔ دیکھو (بوادر النوادر، تھانوی، ص ۱۳۹)۔

نماز میں لڑکا اٹھانا اور بٹیر بازی

لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اٹھانا درست ہے۔ برابر ہے نماز فرض ہو یا نفل، اور اسی طرح جائز ہے نماز میں اٹھانا ہر جانور پاک کا، پرندے اور بکری کا، الخ۔ (فقہ محمدیہ، ج ۱، ص ۱۴۷)۔

وہابی عورت مردوں کے برابر کھڑی ہو کر نماز پڑھ سکتی ہے

اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہو جاوے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی، اور حنفیہ کہتے ہیں،

کو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (مخلوط تعلیم کی طرح یہ مخلوط نماز بھی عجیب رنگ لائیگی)۔ (فقہ محمدیہ، ج ۱، ص ۱۵۷)۔

گھوڑے کا گوشت | پس اکل لحم اسپ حلال باشد۔ (گھوڑے کا گوشت کھانا حلال ہے)۔ (عرف الجادی، ص ۲۴۴)۔

پلید جوتے سے نماز | طہارت پاپوش آلودہ بنجاست ہمیں سودنش برزمین است وبس، و دراں نماز گزاردن و بمسجد در آمدن رواست۔ گندگی سے بھری ہوئی جوتی کو صرف زمین سے رگڑ کر اس سمیت نماز پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔ (عرف الجادی) ص ۱۱

مسجد میں ہندؤں کا آنا | سوال:- مجلس نکاح جو مسجد میں ہوتی ہے، ہندؤں اور مارواڑیوں کو لازماً بلوایا جاتا ہے، تو یہ طریقہ جائز ہے؟- **جواب**:- غیر مسلموں سے اگر ملاقات ہے تو اُن کی شرکت کوئی گناہ نہیں۔ (فتاوٰی ثنائیہ، ج ۲، ص ۱۹)۔

رسول امن کی | پنڈت نہرو سعودی عرب کے دارالسلطنت ریاض پہنچے، تو ولی عہد امیر فیصل نے ان کا استقبال کیا، ہزاروں افراد جن میں خواتین بھی شامل تھیں، ہوائی اڈہ پر موجود تھے، اور انہوں نے مرحبا نہرو رسول السلام کے نعرے لگائے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء ص ۳ کالم ۳)۔

نوٹ:- اگر یہی الفاظ کسی بزرگ ولی کی شان میں کوئی کہہ دیتا تو بدعتی مشرک بنا ڈالا جاتا۔

دیوبندیوں کے چند سیاسی فتوے

حصول پاکستان کے بارے شاندار مجاہدانہ خدمات

محمد علی جناح

قائد اعظم کافر اعظم ہے | اک کافرہ کیواسطے اسلام کو چھوڑا — یہ قائد اعظم ہے کہ کافر اعظم۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۱۱ سطر ۷، وص ۲۷۳ سطر ۱۳ حیات محمد علی جناح مصنفہ رئیس احمد جعفری)

محمد علی جناح نہرو کی جوتی پر قربان | دس ہزار جناح اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔ (چمنستان ظفر علیخان ص ۱۶۵)

مسلم لیگ

مسلم لیگ خود غرض جماعت ہے | مسلم لیگ والے سب کے سب ارباب غرض اند رجعت پسند ہیں، لہذا ووٹ مسلم لیگ کی بجائے کانگرس کو دینے چاہییں۔ (ملخصاً چمنستان، ص ۱۵۱)۔

نہرو جو ہے دولہا تو دلہن مجلس احرار ‏ہو پیر بخاری کو مبارک یہ عروسی (چمنستان ص۱۵۹)
ہندوؤں سے ہے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے ہے ‏گلہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے
حرف پنجاب میں ناموس نبی پر آیا ‏قائم اس ظلم کی بنیاد ان اشرار سے ہے
آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل ‏تو یہ سب ذلت اسی طبقۂ غدار سے ہے (چمنستان ص۱۶۰)

(امیر شریعت دیوبند کا فتوے) مسلم لیگ والے سب سور

جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دینگے، وہ سور ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں۔
(چمنستان ص۱۶۵)۔

پاکستان

پاکستان پلیدستان ہے

ہم پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں۔
(پوسٹر) دیکھئے خطبات احرار ص۹۹)

پاکستان سیاسی چال ہے

جو لوگ پاکستان کے مخالف تھے، جب یہ کہتے تھے، کہ یہ محض فریب ہے، سیاسی چال ہے، تو کیا وہ غلط کہتے تھے؟
(ترجمان القرآن جلد ۴۳، عدد ۶، بابت جمادی الآخر ۱۳۷۴ھ)

خاکستان

پاکستان خاکستان ہے، (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۴ سطر ۲) احرار لیڈروں نے اپنی تقریروں میں پاکستان کو پلیدستان بھی کہا (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۱ سطر ۲۵ و ص۲۷۵ سطر ۱۱)

پاکستان کنجری ہے اور دیوبندی ....

پاکستان ایک بازاری عورت ہے جسکو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۴ سطر ۴ بیان مولوی عطاء اللہ شاہ)

نوٹ :- دیوبندی بھی پاکستان کی کمائی کھارہے ہیں، کنجریوں کو قبول کرنے اور انکی کمائی کھانیوالے کیا ہوتے ہیں؟ یہ بھی اپنی امیر شریعت دیوبندی سے دریافت فرمائیے۔

باب ہفتم

(زبان کے مزے و عیاشی)

دیوبندیوں کی پیٹ پرستی اور کھانے پینے کے عجیب طریقے

ہدیے نذرانے | ایک صاحب کا خط آیا ہے، رنگون سے لکھا ہے، کہ کچھ چیزیں لانا چاہتا ہوں،

اگر اجازت ہو، جس چیز کو فرمادیں، میں نے جواب لکھا ہے کہ کس لاگت کی چیز لانا چاہتے ہو، اور وہاں پر کیا کیا چیزیں ملتی ہیں، معلوم ہونے پر تعیین کردونگا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۱۷، سطر ۱۵)۔

عطایا پر ہی گذر | میری گذر آپ ہی لوگوں کے عطایا پر ہے۔
(افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۷، ص ۳۲۵، سطر ۲۱)۔

مال مفت دل بے رحم | میں نے ابھی بیان کیا تھا، کہ مال مفت دل بے رحم، مطلب یہ تھا، کہ جس رقم سے دیا، میری دست و بازو کی مکسوبہ تو نہ تھی، ہدایا عطایا بے مشقت ملتے ہیں۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۳۹۷، سطر ۲)۔

نذرانوں ہی پر گذر (مفت خوری) | میری ساری عمر مفت خوری میں کٹی ہے، پہلے تو باپ کی کمائی کھائی، بس بیچ میں بہت تھوڑے دنوں تنخواہ سے گذارہ ہوا، پھر اس کے بعد سے پھر وہی سلسلہ مفت خوری کا جاری ہے، یعنی مدت سے نذرانوں پر گذر ہے، نہ کچھ کرنا پڑتا ہے نہ کمانا۔
(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۱، ص ۲۹۶، سطر ۲۱)

نذرانوں میں گنیاں | آپ تھانہ بھون آیئں وہاں ہدیہ دینگے تو میں لے لونگا۔ چنانچہ وہ تھانہ بھون آئے، اور مجھے تین گنی دیں، میں نے لے لیں۔ (اشرف المعمولات ص ۱۳ سطر ۱)۔

اللہ واسطے کا کھاتے کھاتے | اللہ واسطے کا کھاتے کھاتے ساری عمر گذر گئی۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، ص ۳۷، سطر ۱۸)۔

فیرنی دہی کی | (الطرائف تھانوی ص ۳۰ سطر ۶)۔ **رس گلہ** | (الطرائف، ص ۷۷، سطر ۱۶)۔

اچھا کھانا | اگر خدا دے تو اچھا کھانا چاہیئے، کیونکہ نہ کھانے سے مضمحل ہو جائے گا۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۷۲، سطر ۲)۔

نوٹ:۔ اعلیحضرت بریلوی جدی رئیس تھے، خدانے انہیں دیا تھا، اور وہ اچھا کھانا غریبوں کو کھلاتے تھے، تو چندہ اندوز گداگر دیوبندیوں کو کیوں قبض ہوتی ہے؟۔ کیا منہ میں پانی تو نہیں آجاتا؟۔

دودھ و کھانا | اگر کہیں سے مثلاً کھانا پکا ہوا آئے، یا دودھ وغیرہ آئے، سوا گر لانے والا آشنا سا اور معتمد ہے تو لیا جاتا ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۳۰۴، سطر ۱)۔

خوب کھلاؤ پلاؤ | حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، کہ نفس کو خوب کھلاؤ پلاؤ۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۳، سطر ۲۲)۔

(حاجی صاحب کی یہ سنت تو خوب یاد رہی، مگر میلاد بدعت ہی رہا)۔

عمدہ و مقوی غذا | اچھی عمدہ مقوی غذائیں کھانا چاہئیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۲۱۴، سطر ۱۶)۔

پھل وصول کرنے کا نرالا حیلہ بعض احباب بذریعہ ریلوے پارسل بعض اشیاء پھل وغیرہ کی قسم سے میرے نام بھیجتے ہیں، میں نے لکھا، کہ یہاں کے رہنے والوں سے کسی کو راضی کرلو، اس کے نام بھیجو اور اسٹیشن سے وصول کر کے مجھے یہاں پر بیٹھے ہوئے دیدے اگر یہ انتظام کرسکو، تو اجازت ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۱، ص ۱۸۷، سطر ۲۱) وغیرہ۔

مرغ خوری کے خواب مولٰنا کے ایک داماد تھے، انہوں نے میری دعوت کی، اور بیان کیا، کہ مولٰنا نے خواب میں اُن سے فرمایا، کہ یہ مرغ جو گھر میں پھر رہا ہے۔ یہ ذبح کر کے اس کو دعوت میں کھلائیے، انہوں نے مجھے کہا، میں نے سنکر کہا، کہ میں اب ضرور کھاؤنگا۔ یہ تو مولٰنا کی طرف سے دعوت ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۷۶، سطر ۵)۔

مرغ پکاؤ میں نے مولٰنا کو خواب میں دیکھا، فرماتے ہیں، کہ مولٰنا اشرف علی صاحب کانپور سے آئے ہیں۔ (اس جملہ میں حضرت والا کو کس قدر شبہ ہے) ان کی دعوت کرو، اور مرغ جو گھر میں پلا ہے وہ پکاؤ، ۵۲! اس ارشاد کی تعمیل میں دعوت ہے۔ (اصدق الرؤیا، ج ۲ ص ۲۵ سطر ۱۵)۔

گلگلے میں نے پرسوں رات کو ایک خواب دیکھا، ایک شخص میرے پاس آئے ہیں، اور نہ معلوم میں نے خود یا کسی نے مجھے کہا، کہ حضرت مقبول خدا ہیں، ان کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے، زیادہ یاد پڑتا ہے، کہ گلگلے ہیں، مجھ سے کہتے ہیں، کہ لے مولٰنا اشرف علی صاحب کھالیں گے، خوب مجھ کو یہ بات یاد ہے، کہ اس طرح کہا۔ ۱۸ صفر ۱۳۴۹ھ۔ (اصدق الرؤیا، ج ۲، ص ۲۳، سطر ۱۲)

نوٹ:۔ حضور کو تو آئے کہنا اور اپنے پیر کے لئے ملے کا لفظ بھی دیوبندی بے ادبی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو، (براہین قاطعہ، ص ۵۵، سطر آخر)۔

حلوے مانڈے

حلوے کے عشق میں دانتوں کو جواب ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا، کہ حضرت دانت بنوالیجے، فرمایا کیا ہوگا دانت بنوا کر پھر روٹیاں چبانی پڑینگی، اب تو دانت نہ ہونیکی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے، نرم نرم حلوا کھانے کو ملتا ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۲، ص ۲۳، سطر ۱)۔

نہ حلوے میں فرق آئے نہ جلوے میں حال:۔ میرے یہاں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو میں سادہ اور معمولی کھانا مہمان کے ساتھ کھاتا ہوں اگر مہمان نہیں ہوتا تو معمول کے علاوہ کچھ ایسی غذا بھی کھاتا ہوں، جس سے قوت حاصل ہو۔ مثلاً دودھ یا حلوہ وغیرہ۔ الخ۔ فقط۔ (افاضات الیومیہ ج ۷، ص ۱۷، سطر ۴)۔

تحقیق ہم جنبیوں کے لئے معصیت سے بچنا ہی بڑی دولت ہے ۔ .... لیجئے میں نے انکا حلوہ بھی بچالیا..... بات یہ ہے، کہ میں چونکہ خود ضعیف ہوں، اس لئے میں دوسروں کو بھی سہل بات بتاتا ہوں، تاکہ اس پر سہولت سے عمل ہو سکے اور جس سے نہ حلوے میں فرق آئے نہ جلوے میں، نہ خلوۃ میں پھر مزاحاً فرمایا، کہ بس پیر کرے تو کم ہمت کو کرے ۔

(الافاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۷۱، سطر ۴ وغیرہ) ۔

مانڈے پوڑیاں مسئلہ:- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوڑی یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟ - **الجواب**:- درست ہے ۔ فقط ۔

(فتاوی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۲۳، سطر ۷) ۔

دسترخوان ہی ہضم ایک صاحب نے دسترخوان کا ہی ہدیہ پیش کیا، عذر کرنے کے بعد اصرار پر قبول فرمالیا ۔ (حسن العزیز، ص ۱۵۸، سطر ۶) ۔

ختم میں دعا کے لئے رقم آج ایک صاحب نے مد ختم میں دعا کے لئے کچھ رقم بھیجی ہے، اور کوپن پر پتہ صاف نہیں لکھا، میں نے اس کو واپس کر دیا ۔

(الافاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۳۰۰، سطر ۳) ۔

نذرانوں کی بھرمار اور بخل کا غلبہ (نذرانوں کی) بعض چیز تو خیر ایسی ہوتی ہے، کہ آتے ہی کام میں آجاتی ہے ۔ لیکن بعض چیز ایسی آتی ہے کہ سوچنا پڑتا ہے، کہ آخر اس کو کیا کروں، یا کسی کو دیدی یا اگر بخل کا غلبہ ہوا، تو سوچا، کہ اجی مفت کسی کو کیوں دوں، لاؤ بیچو جی، چنانچہ بیچ کر دام کھرے کر لئے ۔ (اشرف المعمولات، تھانوی، ص ۵، سطر ۴) ۔

نوٹ:- کیوں جناب اس سے بڑھ کر بھی کہیں نذرانہ اندوزی کا معاملہ دیکھا جاسکتا ہے، اور پھر یہ بخل کا غلبہ کیا تھانوی صاحب کی بزرگی کا ایک ادنیٰ کرشمہ نہیں، ہم نے تو یوں پڑھا ہے کہ ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر

کھانے مفت بحمداللہ مجھے اس کا بہت ہی اہتمام رہتا ہے، جب تک دوسرے کا برتن واپس نہیں ہو جاتا ۔ مجھے چین نہیں آتا ۔ (اشرف المعمولات ص ۶ سطر ۱۳) ۔

تھانوی صاحب کے ہاں دولت جمع کرانے کیلئے خدا کی مصروفیات حق تعالے میرے پاس بہت کچھ بھیجتے ہیں، امیر دوست احباب کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں، وہ بہت سی چیزیں بھیجتے ہیں ۔

(اشرف المعمولات، ص ۴۴، سطر آخر) ۔

جو دیوبندیوں کو چندہ دینے سے روکے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس سے جہاد فرض ہے

ایک صاحب نے عرض کیا، کہ فلاں مقام پر بدعتی لوگ اہل حق کے مدرسہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، اور آئے دن چندہ دہندگان کو زبانی اور اشتہاروں کے ذریعے بہکاتے رہتے ہیں، فرمایا، کہ مقابلہ کیجئے، بلکہ اب تو اس کو جہاد سمجھیے،

(افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۲۱۰، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ ان "مجاہدین" کے جہاد کی اصلی غرض یہی ہوتی ہے، خواہ وہ سیاست کے رنگ میں ہو، یا خدمت دین کے بھیس میں، ان کا جہاد "فی سبیل چندہ" اور پیٹ پرستی کے لئے ہی ہوتا ہے۔

مقویات

مشک خالص ۱ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ عنبر اشہب ۱ ماشہ، سائیدہ شش حب سازند، دیکے ازاں ہر روز بخورند۔

(الطرائف تھانوی، ج ۱، ص ۶۳، سطر آخر)۔

نوٹ:۔ ایسی ایسی بلائیں غرق کر جانا امت تھانوی کے زہد و بے نفسی کا خاص کرشمہ ہے۔

ہمیں ضرور کھلاؤ خواہ گدا گری کرو۔ تھانوی صاحب کا اہتمام شکم پروری

ایک شخص نے میری اور ان کی دعوت کی، ...... اس بھلے مانس نے چاول پکوائے، وہ بھی کھانے کے قابل نہیں۔ جب کھانے بیٹھے میں نے میزبان سے کہا، کچھ اور بھی ہے۔ کہا نہیں، میں نے کہا یہ تو کھانے کے قابل نہیں، اب کیا کھادیں، ...... کہیں سے روٹی لاؤ۔ کہا روٹی تو نہیں پکائی، میں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے، جب دعوت کی ہے تو کھلاؤ۔ اور کہیں سے کھلاؤ، بھوکے تھوڑا ہی جائیں گے۔ اور کھائیں گے روٹی، کہا کہ روٹی کہاں سے لاؤں۔ میں نے کہا کہ گھر میں تو نہیں، محلہ میں تو ہے، مانگ کر لاؤ۔ گیا مصیبت کا مارا دال روٹی لایا، خوب پیٹ بھر کر روٹی کھائی۔ میں نے مولوی محمد عمر صاحب سے بھی روٹی کھانے کو کہا، مگر وہ بہت خلیق تھے، کہنے لگے اس کی دل شکنی ہوگی، میں نے کہا کہ ہماری جو شکم شکنی ہوگی، الخ۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۳۰، سطر ۹ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ حدیث پاک میں ہے۔ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۴) یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی بھی کسی طعام کو ناپسند نہ فرمایا، اور یہاں تھانوی صاحب نے طعام و صاحب طعام کی دل کھول کر بے عزتی کی، اور جرم دعوت میں گداگری کرا کے اپنا پیٹ خوب بھرا، حالانکہ المؤمن یاکل فی معا واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء (بخاری) اور مولوی محمد عمر تو خلیق تھے، کہ ایسی تذلیل سے شرم کر گئے، تو کیا بد خلقی کی ساری ٹھیکہ داری تھانوی صاحب کے پاس ہی محفوظ تھی؟ کیوں جناب پیٹ پرست کون؟

بزرگان دیوبند کی عیاشی

طلاء ملذذ:۔ مشک خالص ۲ ماشہ در عطر عنبر حل کرد۔ شہد خالص ۲ تولہ

آمیختہ طلاء ساختہ مشغول شود۔

طلاء ممسک و ملذذ:۔ بیخ کنگرونده، تخم شلغم مساوی گرفتہ باہم آمیختہ باب دہن بر قضیب طلا کردہ بجماع مشغول شود، انزال نہ کند، زن لبستہ گردد۔

مقوی باہ:۔ ہر کہ ایں معجون را در سالے خورد، میتواند کردہ نسواں را ہر روز خورسند گرداند۔ نخود بریاں مقشرہ تولہ زردی بیضہ مرغ ۵ عدد، باب جوش دادہ روغن مادہ گاؤ ۵ تولہ، شہد ۵ تولہ بدستور معجون تیار سازند، و ہر روز چار تولہ بخورند۔ (الطائف تھانوی، صـ ۶۳، سطر ۱۶ وغیرہ)۔

مفرّحات | بعد مغرب ایک مفرح نسخہ تجویز فرمایا، اس کو نوش فرماتے ہی سکون شروع ہو گیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صـ ۱۰۴، سطر ۱۱)۔

نوٹ:۔ گویا حکیم خلیل احمد کو صرف ایسے ملذذات کے لئے مقرر فرما دیا گیا تھا، اور دس دس عورتوں کو خوش کرنے کے تجربات بھی قابل غور ہیں۔

سنترہ | سنترہ کیسی لطیف چیز ہے۔ مگر اس کو کھا کر ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے پیٹ میں پتھر اڑ گئے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۷، صـ ۱۰۲، سطر ۳)۔

کنجری کی مٹھائی } ایک رنڈی اپنی چھوکری کو جو بیمار تھی اپنے ہمراہ لائی، مولانا محمد یعقوب (صدر دیوبند) نے پوچھا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میری یہ لڑکی ہے اسکو مرض ہے اور میری اسی پر کمائی ہے آپ دعا یا تجویز کر دیجئے مولانا محمد یعقوب نے نہ معلوم دعا کی یا تعویذ دیا اس چھوکری کو آرام آگیا وہ مٹھائی لائی مولانا نے فرمایا رکھ دو [illegible]

(فضائل اعمال ج ۱، تبلیغی نصاب صفحہ ۴۳۲)

دیوبندی مولوی لوگوں سے ہدیے و چندے جمع کر کے پھر انہیں بیچ کر اپنا کاروبار چلاتے ہیں } میرے پاس جب کوئی چیز ہدیہ آتی ہے۔۔۔۔ تو سوچا اچھی مفت کسی کو کیوں دیں لاؤ بیچ دی، چنانچہ بیچ کر دام کھرے کئے ہیں الخ۔ (اشرف المعمولات صـ ۹، سطر ۱۷)

کنجریوں کا مال طیّب و پاک | مغنیہ اور فاحشہ کے مال میں بھی احتمال ہے، کہ کچھ حلال ہو۔ گو سبب حرام سے حاصل ہوا ہو، پھر یہ سب کلام خاص اس روپیہ میں ہے، جو فاحشہ نے کسب حرام سے حاصل کیا ہے، الخ۔ (فتاوی دیوبند، ج ۲، صـ ۱۶۵، سطر ۱)۔

لیکن اگر ایسا نہیں کیا، بلکہ بغیر پیشگی دئے ہوئے اور بغیر نسبت و اشارہ کے مطلقاً خرید لیا جیسا کہ عام طور پر یہی دستور ہے، تو یہ زمین اور ملبہ اس مال حرام کے حکم میں نہیں ہوا، بلکہ پاک اور حلال ہے۔ الخ۔ (فتاوی دیوبند ج ۷ صـ ۱۶۵) نوٹ:۔ عام طور پر یہی دستور ہے کا تجرباتی فتوی بھی قابل غور ہے۔

نوٹ:۔ کنجری کا مال کھانے کا ایک دیوبندی طریقہ" دیوبندی مذہب کا اجمالی خاکہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

وصیّت موت میں تھانوی کو فکر چندہ اندوزی | میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو، وصیت کرتا ہوں کہ بیس آدمی ملکر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار آن (زوجہ تھانوی) کیلئے اپنے ذمہ رکھ لیں الخ۔ (تتمہ وصیت تھانوی صـ ۲ سطر ۱)

رسالہ چراغِ سنّت و تحقیق المذاہب و بریلوی مذہب کے مؤلفین کو دعوتِ فکر

ان رسائل کے مؤلفین دیوبندی صاحبان فرماتے ہیں، کہ مولٰنا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے آخری وقت وصیت کی تھی، کہ میرے وصال کے بعد نہایت اعلیٰ قسم کے کھانے غربا کو تقسیم کرنا جس کا ثواب مجھے بخشا جائے، دیوبندی بجبلیوں کو اعلیحضرت کی اس غریب پروری پر سخت غصے پر غصہ آرہا ہے، کہ آخر جب دیوبند کے حکیم الامت صاحب نے ساری زندگی گداگری کی، ہدیے، چندے بیچکر گذر کیا، اور رئیس البخیلین بھی بنے رہے، اور آخری وقت بھی لوگوں سے "چندہ" کی سکیم ہی پیش نظر تھی تو آخر سنی علماء کے پیشوا کو کیا پڑی تھی، کہ نہ چندے کئے نہ ہدیے بیچکر کھائے، بلکہ آخری وقت بھی انفاق فی سبیل اللہ پر زور دے گئے، یعنی مارے گھٹنہ پھوٹے آنکھ۔ خدا کے واسطے دیں بریلوی اور کھائیں غریب اور فیض ہو دیوبندی علماء کو! کیوں حضرات؟، خدا کے واسطے غریبوں کو کھلانے کی وصیت کرنا پیٹ پرستی ہے یا بیوی کے لئے چندہ کرنا؟ معاف کیجئے۔

مولٰنا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جواد تھے کریم تھے، اُن کی مبارک زندگی میں بھی سینکڑوں نادار اُن کے خوانِ نعمت پر پلتے رہے، اور بعد از وصال بھی اعلیٰ غذائیں غربا اور مساکین کو تقسیم کی جاتی رہیں، کیا آپ حضرات کو تھانہ بھون کی خبر نہیں، کہ آپ کے حکیم الامت ہر آنے والے مرید سے چنے کی دال کی رکابی کے ۳ر فی کس وصول کرایا کرتے تھے،

ہاں تو فرمایئے حضرت! کہ آپ کے تھانوی صاحب فرماتے ہیں، چندہ دو! اور اہل سنت کے امام فرماتے ہیں کہ نفیس و اعلیٰ غذائیں غریب لوگوں کو تقسیم کرتے رہنا، فرمایئے کہ کون طماع اور کون سخی؟ کون بطین اور کون الذین ینفقون فی سبیل اللہ پر عامل؟ کون یکنزون الذہب اور کون حتی تنفقوا مما تحبون کا مصداق ہوا۔ نظر بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب می نماید ہنرش در نظر۔

ع اولئک آبائی فجئنی بمثلہم

باب ہشتم

(دیوبندیت عیسائیت کا گٹھ جوڑ)

اسلام کے دشمن انگریزوں سے دیوبندیوں کی وفاداری اور تنخواہیں

شاہ اسحٰق صاحب دہلوی کی گورنمنٹ برطانیہ سے باقاعدہ تنخواہ

مولٰنا شاہ اسحٰق صاحب کا واقعہ ہے اپنے بزرگوں سے سُنا ہے کہ جب گورنمنٹ انگریزی کا تسلط ہوا تو شاہ صاحب کا جو وظیفہ مقرر تھا وہ جاری رکھا گیا۔
(افاضات الیومیہ ج ۷ ص ۱۹۵ سطر ۱۴)

تھانوی کو چھ سو روپیہ ماہانہ

تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا، کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔ ایک شخص نے ایک ایسے ہی مدعی سے کہا، کہ اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ یہ خوف سے متاثر نہیں لیکن طمع سے متاثر ہے،

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۶۹۸، سطر ۳)۔

انگریزوں نے ہمیں آرام دیا

ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا، اگر تمہاری حکومت ہو جائے، تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے، میں نے کہا کہ محکوم بنا کر رکھیں گے، کیونکہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے، مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت و آرام سے رکھا جائیگا، اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۶۹۷، سطر ۱۲)

انگریزوں سے جہاد حرام

مولوی اسمٰعیل صاحب نے فرمایا، کہ انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کو کچھ اذیت نہیں پہنچی، اور چونکہ ہم انگریزوں کی رعایا ہیں، اپنے مذہب کی رُو سے یہ بات فرض ہے، کہ انگریزوں پر جہاد کرنے میں ہم کبھی شریک نہ ہوں۔

(مذاہب الاسلام، ص ۶۶، سطر ۱۸)۔

دیوبندیوں کی مشہور مذہبی جماعت "تبلیغی جماعت بھی انگریزوں کی تنخواہ خوار ایجنٹ تھی"

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا، کہ مولانا الیاس صاحبؒ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ (مکالمۃ الصدرین مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی مطبوعہ دیوبند ص ۳۸ سطر ۱۳)

"جمیعۃ علمائے اسلام" انگریزوں کی جماعت ہے

کلکتہ میں جمیعۃ العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے...... گفتگو کے بعد طے ہوا، کہ گورنمنٹ ان (دیوبندیوں) کو کافی رقم اس مقصد کے لئے دیگی، چنانچہ ایک بیش قرار رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی، اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالے بھی کر دی گئی، اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ (مکالمۃ الصدرین، شبیر احمد عثمانی، ص ۷)۔

دیوبندیوں کی کانگرس جماعت بھی انگریزوں کی قائم کردہ اور باوفا تنخواہ خوار تھی

میں آپسے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کانگرس کی ابتدا کسی کی تھی اور کس طرح ہوئی تھی؟ آپکو معلوم ہے کہ ابتدا اس کا

قیام ایک وائسرائے کے اشارہ پر ہوا تھا اور برسوں وہ گورنمنٹ کی وفاداری کے راگ الاپتی رہی۔
(مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی، ص۹)۔

مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی و مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی اینڈ پارٹی سب ہندوؤں کے تنخواہ خوار ایجنٹ ہیں

(اس کے بعد علامہ عثمانی نے (حسین احمد دیوبندی وغیرہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کہ آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر مشہور کیا جاتا ہے، کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لیکر کھا رہے ہیں۔ (مکالمۃ الصدرین ص۱۰)

نوٹ:۔ اگر یہ شہرت بالکل بے بنیاد ہوتی تو مولوی شبیر احمد صاحب جیسا دیوبندیوں کا معتبر آدمی کبھی بطور طعن ذکر نہ کرتا اور یا حسین احمد اس کا رد کر دیتا، مگر حسین احمد نے اس کا کوئی رد نہیں کیا۔ والسکوت فی معرض الغوغاء یدل علی الرضاء۔

دیوبندیوں کا مشہور پیشوا اشرفعلی تھانوی انگریزوں کا تنخواہ خوار ایجنٹ تھا۔

دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپکے مسلم و بزرگ پیشوا تھے، اُن کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے، کہ اُن کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔

(مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی، ص۹)۔

نوٹ:۔ اگر اس معاملہ میں کچھ بھی حقیقت نہ ہوتی، تو کبھی بھی شبیر احمد صاحب اس کو زبان پر نہ لاتے، معلوم ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب کی انگریز پرستی کو عثمانی صاحب کبھی نہ چھپا سکے۔

انگریزوں کا ملک دارالاسلام ہے

حکومت انگریزی میں رعایا پر کسی قسم کی دارو گیر و بے اطمینانی سرکار کی جانب سے نہیں ہوئی، .... اور ترجیح دارالاسلام کو دی جائیگی۔

(تحذیر الاخوان تھانوی، ص۹، سطر ۴ و ۸)

نوٹ:۔ تنخواہ جو ملتی ہے، پھر انگریزی ایجنٹوں کو بے اطمینانی ہی کیا؟ اعلیٰحضرت بریلوی پر طعن کرنے اور اپنے آئینہ صداقت میں فساد روحی سے کراچی سے بدعت و شرک کی گولی مارنے والے خود فرمالیں، کہ انگریز کا تنخواہ خوار کون رہا اور اپنے سفید آقا کی ایجنٹی کر کے سب مسلمانوں کو بدعتی کافر کس نے کہا؟۔

سرزمین ہند میں انگریز و دیوبندی گٹھ جوڑ کا مختصر جائزہ

(انگریز کے ٹوڈی دیوبندی وہابی مولویوں کی انگریز ایجنٹی اور شاہان مغلیہ سے عداوت نے مذہبی بیان کا رنگ دیا)

برٹش گورنمنٹ کی تمہیدی کارروائیاں کمپنی کی ابتدائی حکومت سے ظہور پذیر ہوتی ہیں، انگریز نے جب ہندوستان

پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے قدم رکھا تھا، تو اس وقت سرزمین ہند اسلامی شاہان مغلیہ کے ہاتھ میں تھی، مگر بعض ہندو راجے بغاوت کا اقدام کئے ہوئے تھے، اسوقت مغلیہ بادشاہوں کو نہایت تنظیم و عسکری دفاعی امداد کی ضرورت تھی، انگریز نہایت گرگ باطن قوم واقع ہوئی ہے، انگریزوں نے جب یہ دیکھا کہ ہندوستان کے مسلمان اگر شاہان مغلیہ کے ساتھ وابستہ ہوگئے، تو ہمارا اقتدار ہرگز قائم نہیں ہوسکیگا۔ تو اس لئے انگریزوں نے دیوبندیوں وہابیوں کے ہر دو پیشوا سید احمد و اسمٰعیل کو یہ مہم سر کرنے کے لئے کرایہ پر خریدا، کہ کسی طرح مسلمانوں کی توجہ شاہان مغلیہ کی امداد و معاونت سے ہٹا کر کسی دوسری طرف لگا دو، تاکہ ہم آسانی سے شاہان مغلیہ کو کچل کر ہندوستان پر پورا قبضہ کرسکیں۔

اتفاقاً ان دنوں پنجاب کے بعض نواح میں سکھ شورشیں کررہے تھے، سید احمد و اسمٰعیل نے انگریز کی سوچی سمجھائی اسکیم کے مطابق ہندوستان کے مسلمانوں کو سکھوں سے جہاد کا نام لیکر اُن کی توجہ اس طرف مبذول کرکے اپنے آن داتا انگریز کو اسلامی سلطنت کچلنے کا پورا موقع مہیا کر دیا۔ چنانچہ دیوبندیوں کا معتبر مورخ خود رقمطراز ہے، کہ

> بملاحظہ مکتوبات احمدی یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ سید صاحب نے واسطے تباہی سلطنت پنجاب کے جس قدر سیف و سنان کا کام لیا تھا، اس سے زیادہ قلم اور زبان سے اپنے کام لیا تھا، بخارا اور کاشغر اور افغانستان اور بلوچستان اور سندھ و پنجاب و کشمیر و کاغان وغیرہ کے کل مسلمان اُمراء اور رئیس و رعایا، اور خاندان شاہ شجاع بادشاہ کابل آپ کے ساتھ شریک ہوچکے تھے۔
>
> (تواریخ عجیبہ مصنفہ منشی محمد جعفر تھانیسری، ص۱۸۱)

شاہان مغلیہ کے زیادہ امدادی افغانی مسلمان تھے، اُن کا منہ موڑنے کے لئے انگریزوں نے سید احمد اور اسمٰعیل کو خصوصی اشارہ کیا ہوا تھا، چنانچہ مذکورہ بالا دیوبندی کتاب کے مستند حوالہ سے روشن ہے، کہ ان دونوں برٹش ایجنٹوں نے سکھوں سے جنگ کا نام لیکر انگریز کی غرض پوری کردی، ادھر تو یہ کام سرانجام دیا، اور دوسری طرف انگریز کے مخالف مسلمانوں کو کافر قرار دیکر ان پر جہاد کے فتوے دیدیئے۔

دیوبندیوں کے پیشوا سید احمد و اسمٰعیل نے پہلا جہاد مسلمانوں پر کیا

اسی زمانہ میں مغلیہ سلطنت کا حامی اور انگریزوں کا مخالف یار محمد خان حاکم یاغستان تھا، سید احمد نے اُس کی انگریز مخالفت کیوجہ سے اس کو کافر قرار دیکر اس سے جہاد کیا، چنانچہ دیوبندیہ کی مایۂ ناز کتاب تذکرۃ الرشید میں ہے کہ (حضرت گنگوہی جی) نے اسی سلسلہ میں فرمایا، کہ حافظ جانی ساکن انبیٹہ نے مجھ سے بیان کیا تھا، کہ ہم قافلہ میں ہمراہ تھے، بہت سی کرامتیں وقتاً فوقتاً حضرت سید صاحب سے دیکھیں، مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسن صاحب رامپوری بھی ہمراہ تھے، اور یہ

سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے، سید صاحب نے پہلا جہاد مسمی یار محمد خاں حاکم یاغستان سے کیا تھا۔ (تذکرۃ الرشید، ج ۲، صفحہ ۲۷)۔

اس تصریح سے صاف عیاں ہے، کہ سید احمد و اسمٰعیل برطانیہ کے پکے پٹھو اور مسلمانوں کے دشمن تھے، اور ان کا جہاد صرف سکھوں سے ہی نہیں، بلکہ ہر شخص سے تھا، جو بھی برٹش گورنمنٹ کا مخالف ہوتا تھا، یار محمد خاں اور مسلمانوں سے جہاد انگریز کے اشارے پر تھا، اور دیوبندی امامان انگریز کے پولیٹیکل ایجنٹ اور مسلمانوں کے پکے دشمن تھے، نیز دیوبندی مورخین کی جہالت تو دیکھو، کہ مولوی عبدالحی دہلوی داماد شاہ عبدالعزیز کو عبدالحی لکھنوی بنا ڈالا۔ اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین۔

سیّد احمد و اسمٰعیل کی اپنے ہمراہیوں کو ہدایت کہ انگریزوں کے ہر مخالف سے لڑو

پھر ان پیٹ پرست اور دیو کے بندوں نے صاف طور پر یہ فتوٰی بھی دیدیا تھا، کہ جو شخص بھی انگریز کی مخالفت کرے اس سے جنگ کرنا فرض ہے، چنانچہ دیوبندیوں کا معتبر مؤرخ میرزا حیرت لکھتا ہے" کہ کلکتہ میں جب مولٰنا اسمٰعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے، تو ایک شخص نے دریافت کیا، کہ آپ انگریز پر جہاد کا فتوٰی کیوں نہیں دیتے، آپنے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں، ایک تو ان کی رعیت ہیں، دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے، ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے، بلکہ اگر کوئی ان پر حملہ آور ہو ۔ تو مسلمانوں پر فرض ہے، کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ برطانیہ پر آنچ نہ آنے دیں۔

(حیات طیبہ، مصنف میرزا حیرت صفحہ ۲۹۶)

انگریزوں پر جہاد کرنا حرام ہے سیّد احمد و اسمٰعیل کی ہدایت

مذکورہ بالا حوالہ سے واضح ہے، کہ دیوبندیوں کے دونوں امام انگریز کے پٹھو تھے، اور سرزمین ہند میں انگریزی اقتدار کرانے کے لئے جھوٹے جہاد کا ملمع بنا کر در اصل انگریزی حکومت کرانا چاہتے تھے، اور انگریز کے ہر مخالف کو کافر اور باغی سمجھ کر اس سے جہاد فرض قرار دیتے تھے، اب ان کی انگریز پرستی کا دوسرا فتوٰی ملاحظہ ہو، دیوبندیوں کا معتبر مؤرخ لکھتا ہے، کہ

> یہ بھی صحیح روایت ہے، کہ اثنائے قیام کلکتہ میں ایکروز مولانا محمد اسمٰعیل شہید وعظ فرما رہے تھے، کہ ایک شخص نے مولٰنا سے یہ فتوٰی پوچھا، کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولٰنا نے فرمایا، کہ ایسی بے روو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں۔ (تواریخ عجیبہ، صفحہ ۷۳)

انگریز کے غلام اور حکومت کے پھٹو دیوبندیو! ایمان سے کہنا کہ تمہارے یہ دونوں امام جہاد فی سبیل اللہ کر رہے تھے یا فی سبیل الانگریز؟ اسی سلسلہ میں اپنے پیشوا کا ایک اور بھی فتویٰ ملاحظہ کریجئے۔

آپ (سید صاحب) کی سوانحمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں۔ جہاں کھلے اور علانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے۔ (تواریخ عجیبہ، ص ۳۶۳)۔

یعنی سید صاحب ساری عمر انگریز کی ایجنٹی کرتے رہے، ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو۔

"ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں، اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرا دیں۔"

(تواریخ عجیبہ ص ۹۱)

معلوم ہوا کہ سید صاحب انگریزوں سے لڑنا اسلام کے خلاف سمجھتے تھے، یعنی ان کے نزدیک انگریزی حکومت سچی اسلامی حکومت اور حکومت الٰہیہ تھی، مزید دیوبندی فتوا ے ملاحظہ ہو۔

انگریز کی حکومت عادل اور بے ریا حکومت تھی

انگریز کے دیوبندی پھٹوؤں نے یہیں تک صبر نہیں کیا، بلکہ حرام خوری کے طمع میں انگریز کی ظالم حکومت کو عادل حکومت یقین کیا گیا ہے، دیکھئے:۔

پنجاب میں اس وقت ایک ایسی عادل اور بے ریا گورنمنٹ کی عملداری تھی، کہ جس سے کسی طرح مخالفت جائز نہیں۔ (تواریخ عجیبہ، ص ۲۲۴)

سید احمد و اسمٰعیل نے انگریزی حکومت کا سکہ جمایا

جب کبھی مسلمانوں کے جذبات انگریزوں کے خلاف ابھرتے تو یہ دونوں دیوبندیوں اور وہابیوں کے امام ان کو ہدایت کر دیتے، کہ

۱ - حرف بادراز مویاں جو یاں مقابلہ ایم نہ با کلمہ گویاں و اسلام جویاں و نہ با سرکار انگریزی۔ (تواریخ عجیبہ، ص ۱۵۰)

۲ - نہ با سرکار انگریزی مخاصمت دایم و نہ ہیچ راہ منازعت۔ (تواریخ عجیبہ، ص ۲۳۶)

۳ - بھلا مسلمانوں (سید احمد و اسمٰعیل) کو گورنمنٹ انگلش سے کیوں سروکار ہونے لگا تھا۔ (حیات طیبہ، ص ۳۰۶)

۴ - سرکار انگریزی سے مسلمانوں (سید احمد و سید اسمٰعیل) کو ہر گز ہر گز مخاصمت نہ تھی۔ (حیات طیبہ، ص ۳۰۲)

سیّد احمد انگریزوں کا حامی تھا اور انگریزی حکومت عادل حکومت اور رشکِ چمن سمجھتا تھا۔

دیوبندی فرقہ کے پیشواؤں نے ظالم انگریزی حکومت سے نفس پرستی کر کے جوؤں کے راگ گائے ہیں، خود دیوبندیوں کی ملاحظہ ہوں :-

ڈاکٹر ہنٹر صاحب اور دوسرے متعصب مؤلفوں نے سید صاحب سے خیرخواہ اور خیراندیش سرکار انگریزی کے حالات کو بدل سدل کر مخالفت کے پیرایہ میں لکھا ہے۔ (تواریخ عجیبہ، ص۲۳۶)

اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے، کہ سید احمد انگریزوں کا پٹھو، خیرخواہ اور خیراندیش تھا، مزید ملاحظہ ہو۔

ہماری عادل سرکار (انگریزی) کے قبضہ میں آگئے۔ (تواریخ عجیبہ، ص۱۸۰)

آپ (سید احمد) کو یہ الہام ربانی ہوا تھا، کہ ملک پنجاب آپ کے ہاتھوں پر فتح ہو کر پشاور سے تا دریائے ستلج مثل ملک ہندوستان کے رشک افزائے چمن ہو جائیگا۔ (تواریخ عجیبہ، ص۴۰)

ملک ہندوستان اسوقت انگریزوں کے قبضہ میں تھا، تو سید صاحب کو گویا شیطان یہ بھی الہام کرتا تھا، کہ ملک ہندوستان رشکِ چمن ہو چکا ہے، کیونکہ اسلامی شاہان مغلیہ کو قتل و غارت کر کے شیطان اور دیوبندیوں کا آقا انگریز اس پر قابض ہو چکا تھا۔

دیوبندی انگریز کی مخالفت کرنیوالوں کو باغی تصور کرتے ہیں

جن مسلمانوں نے دیوبندیہ و انگریز کی ظالمانہ حکومت کے خلاف جہاد کیا، اُن کو دیوبندی باغی کہتے ہیں، دیکھو دیوبندیوں کی مایۂ ناز کتاب تذکرۃ الرشید میں ہے کہ

بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی، انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا، اور اپنی رحمدل گورنمنٹ (برطانیہ) کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔

(تذکرۃ الرشید ج۱، ص۷۳)

اب ناظرین کرام ان دیوبندیوں کا یہ فتویٰ ملاحظہ کر لیں، کہ کمپنی جب اپنے خطرناک عزائم سے مسلمانوں کو کچل رہی تھی، دیوبندی اُسے رحمدل حکومت اور انگریزوں کے مخالف مسلمانوں کو باغی قرار دیتے ہیں، مزید ملاحظہ ہو۔

جب بغاوت و فساد کا قصہ فرو ہوا، اور رحمدل گورنمنٹ (انگریز) کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پاکر باغیوں (جنگ آزادی والوں) کی سرکوبی شروع کی۔ (تذکرۃ الرشید، ج ۱، ص ۷۹) ۔

دیوبندیوں کے امام سیّد احمد و اسمٰعیل کا سب سے پہلے ظالم حاکم لارڈ ہیسٹنگ سے گٹھ جوڑ

انگریزوں نے جب پہلا قدم ہندوستان میں رکھا ہے، تو اس نے سب سے پہلے دیوبندیوں اور وہابیوں کے مولویوں کو ایجنٹی و دلالی کے لئے مقرر کیا تھا، یہ لوگ انگریز کے مخالف مسلمانوں کو انگریز کا غلام بناتے تھے، دیکھئے دیوبندی وہابی مصنف خود لکھتا ہے کہ

لارڈ ہیسٹنگ سید احمد صاحب کی بے نظیر کارگذاریوں سے بہت خوش تھا، دونوں لشکروں کے بیچ میں ایک خیمہ کھڑا کیا گیا، اس میں تین آدمیوں کا باہم معاہدہ ہوا، امیر خان، لارڈ ہیسٹنگ اور سید احمد صاحب سید احمد صاحب نے امیر خان کو بڑی شکل سے شیشہ میں آتارا تھا، (یعنی لارڈ ہیسٹنگ کا غلام بنایا تھا) (حیات طیبہ، ص ۲۹۴)

انگریزی حکومت قائم کرنیکے بعد سیّد احمد کو شیطانی الہامات

سید احمد وغیرہ وہابیوں نے جہاں برٹش کی ایجنٹی کر کے مسلمانوں کو انگریز کا پٹھو بنایا تھا، وہاں اس نے اپنے سفید آقا کے لئے جھوٹے الہام گھڑنے کی بھی پوری کوشش کی تھی، ایک الہام ملاحظہ ہو۔

(وعدہ فتح پنجاب کے الہام کا آپ کو ایسا وثوق تھا، کہ آپ ان کو سراسر صادق اور ہونہار سمجھ کر بارہا فرماتے، اور اکثر مکتوبات میں لکھا کرتے تھے، ...... کہ ملک پنجاب ضرور میرے ہاتھ پر فتح ہوگا، اور اس فتح سے پہلے مجھ کو موت نہ ہوگی۔ (تواریخ عجیبہ، ص ۱۸۰)

پھر یہ شیطانی الہام کس طرح پورا ہوا، ملاحظہ ہو۔

سلطنت پنجاب، متعصب اور ظالم سکھوں کے ہاتھ سے نکل کر ایک ایسی عادل اور آزاد، اور لامذہب قوم کے ہاتھوں میں آگئی، جس کو ہم (نام نہاد) مسلمان اپنے ہاتھ پر فتح ہونا تصور کر سکتے ہیں اور غالباً سید صاحب کے الہام کی صحیح تاویل یہی ہوگی۔ جو ظہور میں آئی۔ (تواریخ عجیبہ، ص ۱۸۱)

اس عبارت سے صاف واضح ہے، کہ سید احمد نے سکھوں سے جنگ اسلام کے لئے ہرگز نہیں کی تھی، بلکہ انگریزوں کا قبضہ کرانے کے لئے یہ سب پاپڑ بیلے تھے۔

....

سکھوں سے جنگ کرنے سے سیّد احمد و اسمٰعیل کی غرض انگریزی حکومت کو مضبوط کرنا تھا۔

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہے، کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا ہی انگریزوں کے غلام اور ایجنٹ تھے، اور سکھوں سے صرف اس لئے لڑے کہ دیوبندیوں کا سنہری آنکھ والا داتا ہندوستان پر آسانی سے قابض ہو سکے، اس کے متعلق دیوبندی مؤرخین کا واضح فیصلہ ملاحظہ ہو۔

وہ (سید احمد) اس آزاد عملداری (انگریزی حکومت) کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے، (تواریخ عجیبہ صفحہ ۱۸۳)

انگریزی مقبوضہ جات سے وہابیوں کو خوب چندہ ہوتا تھا

اُن اسلام کے غداروں اور ضمیر فروشوں، بندگانِ شکم پرست انگریز کے آلہ کاروں کو چندہ بھی انگریزی حکومت سے ہی ہوتا تھا۔

چندہ جمع کرنے والوں کا دار الخلافہ پٹنہ کو سمجھنا چاہیئے، جہاں سب سے زیادہ گرمجوشی سے چندہ جمع ہوتا تھا اور بنگالہ کا ایک حصہ (انگریزی مقبوضہ) اپنی جان اور دھن قربان کرنے کو آمادہ تھا۔
(حیات طیبہ، صفحہ ۲۹۷)

سید احمد کو انگریزی حلقہ سے سات ہزار روپیہ کا دلالی کمیشن

مولوی محمد اسحٰق سید احمد کا درمیانی دلال تھا، وہ حامیانِ برٹش سے روپے لیکر سید احمد کو پہنچایا کرتا تھا، ملاحظہ ہو۔

اس وقت ایک ہنڈوی سات ہزار روپیہ کی جو بذریعہ ساہو کاران دہلی مرسلہ مولوی محمد اسحٰق صاحب بنام سید صاحب روانہ ہوئی تھی، ملک پنجاب میں وصول نہ ہونے پر اس سات ہزار روپیہ کی والپسی کا دعوی عدالت دیوانی میں دائر ہو کر ڈگری بحق مدعی بحال رہا۔ (تواریخ عجیبہ، صفحہ ۸۹)

دیوبندیوں کے پادری سیّد احمد کو انگریز سامانِ خورد و نوش پہنچاتے تھے

سید احمد انگریزوں کا آلہ کار اور کمپنی کا ایجنٹ تھا، کہ انگریز اس کے ہر قسم کے خورد و نوش کا خود انتظام کرتے تھے، ملاحظہ ہو۔

اتنے میں کیا دیکھتے ہیں، کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور

پوچھا، کہ پادری صاحب کہاں ہیں، حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا، کہ میں یہاں موجود ہوں، انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لئے کشتی پر پہنچا، اور مزاج پرسی کے بعد کہا، کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کرائے تھے، کہ آپکی اطلاع کریں، آج انہوں نے اطلاع کی کہ اغلب یہ ہے، کہ حضرت قافلہ کے ساتھ آج تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں، یہ اطلاع پاکر میں غروب آفتاب تک کھانے کی تیاری میں مشغول رہا، تیار کرانے کے بعد لایا ہوں، سید صاحب نے حکم دیا، کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے، اور کھانا لیکر قافلہ میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔ (سیرت سید احمد مصنفہ ابوالحسن ندوی، ج ۱، ص ۱۹۰)۔

دیوبندیو! ایمان سے بتاؤ، کہ اگر سید صاحب انگریز کمپنی کے ایجنٹ اور پکے ٹوڈی دمخصوص آلۂ کار و برٹش کے نضلہ خوار و دل پسند کارندے نہ تھے، تو یہ انگریز تین روز سے انتظار کیوں کرتا رہا، معلوم ہوتا ہے، کہ تمہارے پیشوا انگریز کے ایسے خاص الخاص ایجنٹ تھے، کہ لارڈ ہیسٹنگ وغیرہ نے سب انگریزوں کو اپنے ایجنٹ کا خیال رکھنے کی ہدایت کی ہوئی تھی۔

سید احمد انگریزوں کی مرضی سے بے تاج بادشاہ بنا

سید احمد و اسمٰعیل سے انگریز اس قدر خوش تھے، کہ

حلقہ آگرہ آباد میں جو مسلمان سپاہی مختلف خدمات پر متعین تھے، اور تین سو کی تعداد میں تھے، انہوں نے انگریز قلعہ دار کی اجازت سے حضرت کو قلعہ میں تشریف لانے کی رخصت دی، شہ نشین پر جو سلاطین سابق کی تخت گاہ تھی، آپ کو بٹھایا، نذریں پیش کیں اور بڑے خلوص و اعتقاد کے ساتھ بیعت کی۔

(سیرت سید احمد، ج ۱، ص ۱۹۶)۔

انگریزی حکومت کے فروغ میں سید احمد کا دعویٰ علم غیب

سید احمد نے پنجاب کا علاقہ سکھوں سے چھڑا کر انگریزوں کو دینے میں جہاں سب پاپڑ بیلے تھے، وہاں اپنے ساتھیوں کو قطعی بہشتی بنایا کرتا تھا، ملاحظہ ہو۔

مولوی نجم الاسلام صاحب پانی پتی روایت کرتے ہیں، کہ ایک روز سید صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایسی بصیرت عنایت کی ہے، کہ میں دیکھ کر کہہ سکتا ہوں، کہ یہ بہشتی ہے یا دوزخی، اس وقت مولوی صاحب موصوف نے پوچھا، کہ حضرت میں کس فریق میں ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم تو شہید ہو۔ (وقائع عجیبہ ص ۹۴)

حالانکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دیوبندیوں کا یہ ناپاک عقیدہ ہے، کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا، خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں، سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو نہ ولی کو۔ (معاذ اللہ)۔ (تقویۃ الایمان، ص ۲۲)۔

انگریزوں کا ایجنٹ سیّد احمد میدان جنگ سے مفرور ہو گیا تھا

ہم اپنی اسی کتاب کے ابتداء میں سید احمد کے حالات میں مولوی اشرف علی صاحب کی تحریر سے ثابت کر آئے ہیں، کہ سید احمد جنگ میں نہیں مارا گیا، بلکہ وہ مفرور ہو گیا تھا، اور وہ ابھی تک زندہ ہے، (نعوذ باللہ)
اب دیوبندیوں کے مایۂ ناز مولوی گنگوہی کی عقل مبارک کا فیصلہ بھی سُن لیجئے۔

منشی محمد ابراہیم صاحب نے کہا کہ سید صاحب تیرھویں صدی کے آغاز میں پیدا ہوئے تھے۔ اور اب ۱۳۱۸ھ میں ممکن ہے، کہ حیات ہوں، انہوں نے جب لفظ ممکن کہا، تو حضرت امام ربانی (رشید احمد) نے ارشاد فرمایا، بلکہ اممکن ہے۔ (تذکرۃ الرشید، ج ۲، ص ۲۷۰)

اب ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا، کہ سید احمد کو شہید قرار دیکر اپنی کتاب کو سیرت "سید احمد شہید" لکھنے والے جھوٹے ہیں، یا گنگوہی صاحب؟ مگر اتنا ضرور معلوم ہوا، کہ سید احمد مفرور ہوئے شہید نہیں ہوئے اور اسمٰعیل دہلوی مسلمان پٹھانوں کو بدعتی کافر کہنے کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاتھوں ختم ہوئے۔

گنگوہی کی جہالت کا بھانڈا پھوٹ گیا

ناظرین کرام! دیوبندیوں کے محدث و امام کی علدانی بھی دیکھئے کہ امام ربانی نے ارشاد فرمایا: بلکہ اممکن ہے، "میزان الصرف وغیرہ پڑھنے والے طالب علم جو کہ مزید کے بابوں کے متعلق یہ پڑھا کرتے ہیں، کہ واگر ارادہ معنی اسم تفضیل مقصود باشد لفظ اشد بر مصدر منصوب زیادہ کنند الخ، وہ طالب علم خاص طور پر گنگوہی جی کی علمیت کی داد دیں جنھوں نے ممکن کا اسم تفضیل اممکن بنا ڈالا، یہ دیوبندیہ کے امام اکبر کی علمی لیاقت ہے، اور اس کی تصدیق کرنے والے میرٹھی وانبیٹھی و محمود حسن دیوبندی کیسے اجہل گھامڑ نکلے، معلوم ہوتا ہے کہ سے

این خانہ تمام جہال است   لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

دیوبندیوں و انگریزوں کا مولوی رشید احمد گنگوہی بھی انگریزوں کا پکّا وفادار غلام تھا

دیوبندیوں نے اپنی مجاہدانہ شان بنانے میں جن جھوٹی حکایتوں سے عوام کو دھوکہ دیا ہوا ہے۔ کہ ہم انگریزوں کے مخالف تھے، یہ سراسر جھوٹ ہے، دیکھئے دیوبندیوں کا سب سے بڑا مولوی رشید احمد گنگوہی مہتمم مدرسہ دیوبند خود اقراری ہے کہ میں برٹش سرکار کا بندۂ بے دام ہوں، دیوبندی شہادت ملاحظہ ہو۔ خود مولوی رشید احمد کہتا ہے کہ:-

جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش) کا فرمانبردار ہوں، تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکانہ ہوگا، اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار (برطانیہ) مالک ہے، اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱، ص ۸۰)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ گنگوہی صاحب اپنی موت و حیات کا مالک و مختار انگریز کو سمجھتا ہے دیوبندی مولوی حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو تو کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں سمجھتے، (تقویۃ الایمان) مگر انگریز کو مالک و مختار سمجھتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تو فرماویں، ان صلاتی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین۔ مگر دیوبندی اپنے حیات و ممات انگریز کے لئے ثابت کرتے ہیں۔

دیوبند کے دونوں مہتمم محمد قاسم و رشید احمد انگریزوں کی نمک حلالی میں مسلمانوں کو کافر کہکر اُنسے جہاد کرتے تھے

مدرسہ دیوبند کی بلند و بالا عمارتیں بھی انگریزی زرافشانی سے ظہور پذیر ہوئی ہیں، اس کی وجہ یہ تھی، کہ سب دیوبندی مولوی انگریز کے ٹوڈی اور نمک خوار تھے، اور دیوبندی و مرزائی مذہب کی ترقی میں انگریزوں کا از حد فائدہ تھا، کیونکہ یہ دیوبندی مرزائی مذہب کی ترقی میں انگریزوں کا از حد فائدہ تھا، کیونکہ یہ دیوبندی و مرزائی مولوی حضرات انبیائے کرام علیہم السلام و حضرات اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین کر کے مسلمانوں کو انگریزوں کا غلام بناتے تھے، اور گنگوہی و محمد قاسم صاحبان ان مسلمانوں کو جو انگریزوں کے مخالف تھے، کافر و مشرک و بدعتی قرار دیکر اُن سے خود بھی جنگ کرتے اور سب دیوبندیوں سے انگریز کے لئے جنگ کراتے تھے، دیوبندی معتبر کتاب کا حوالہ ملاحظہ ہو، لکھا ہے، کہ

> ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا، کہ حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم نانوتوی اور طبیب رُوحانی اعلیحضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے، کہ بندوقچیوں (انگریزوں سے جنگ کرنے والوں) سے مقابلہ ہوگیا، یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں (انگریزوں کو نکالنے والوں) کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا، اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا، اور سرکار (انگریزی) پر جان نثاری کے لئے تیار ہوگیا، اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے۔ وہاں (انگریز) کے چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر (اہل اسلام) بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے۔ (انگریز کے نمک حلال جو تھے)۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱، ص ۷۴، ۷۵)

کیوں حضرات؟ یہ جان نثاری کیا کم جہاد تھا، یہ ہے مجاہدین دیوبند کا مقصد جہاد کہ جو انگریزوں کا مخالف ہو وہ بدعتی ہے، مشرک ہے، کافر ہے سب کو قتل کردو، مگر سفید آقا کے رو پہلے رنگ پر غبار تک نہ آنے دو۔

دیوبندیوں کا مولوی اشرف علی تھانوی انگریزوں کا پکا تنخواہ خوار ایجنٹ تھا

ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں، کہ تمام کے تمام دیوبندی تبلیغی جماعت والا مولوی الیاس وہابی اور حسین احمد دیوبندی وکفایت اللہ وغیرہ سب انگریز کے تنخواہ خوار ایجنٹ تھے؛ دیوبندی مایۂ ناز مولوی اشرف علی کے انگریزی تنخواہ خوار ایجنٹ ہونے کے متعلق دیوبندیہ کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی کا واضح بیان خود دیوبندیوں کی معتبر کتاب سے پھر ملاحظہ کیجئے، مولوی شبیر احمد کہتا ہے کہ

> دیکھیے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلم بزرگ پیشوا تھے، ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے، کہ ان (تھانوی جی) کو چھ سو روپے ماہوار حکومت (برطانیہ) کی جانب سے دئے جاتے تھے، اس کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے، کہ مولانا تھانوی کو اس کا علم نہیں تھا، کہ روپیہ حکومت دیتی ہے، مگر حکومت ان کو ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ ان کو اس کا شبہ بھی نہ گزرتا تھا، اب اسی طرح اگر حکومت مجھے یا کسی شخص کو استعمال کرے، مگر اس کو یہ علم نہ ہو، کہ اسے استعمال کیا جا رہا ہے، تو ظاہر ہے کہ وہ شرعاً اس میں ماخوذ نہیں ہو سکتا۔
>
> (مکالمۃ الصدرین بشیر احمد مطبوعہ دہلی، صفحہ ۱)

اس عبارت میں مولوی شبیر احمد صاحب نے صاف اقرار کیا ہے، کہ انگریز مولوی اشرف علی کو ایجنٹی میں استعمال کرتا تھا، جس کی تاویلیں مولوی شبیر احمد صاحب جو دل چاہے بنائیں، مگر معاملہ صاف ظاہر ہے کہ دیوبندیوں کا سب آوے کا آوا ہی انگریز کا قائم کردہ ایک انگریزی ادارہ تھا، اور یہ لوگ مسلمانوں کو بدعتی مشرک بھی انگریزوں کے اشارے پر کہتے آئے ہیں، اور دیوبندیوں کی کفر ساز فیکٹری کا اصل ٹھیکیدار لارڈ ہیسٹنگ اور مسلمانوں کا دشمن ماؤنٹ بیٹن تھا، جنہوں نے کہ تقسیم ملک میں بھی مسلمانوں کی قسمت ایک لمبا حصہ دیوبندیوں کے بزرگ گاندھی کی نذر کر دیا۔

دیوبندیوں کی نام نہاد جماعت اسلامی کا امیر مولوی مودودی صاحب امریکہ کا ایجنٹ ہے۔

مطالبہ دستور اسلامی تمام جماعتوں کا مطالبہ ہے، مگر نظام اسلامی کی آڑ لیکر مسلمانوں کے محبوب ملک پاکستان کو جو کہ ہزاروں قربانیوں سے حاصل کیا گیا ہے، اس کی جڑیں کھوکھلی کرنا اور ابھی تک اس کو سیاسی چال ہی بتانا مودودیوں کی اصل غرض یہی ہے، چنانچہ مودودی ابھی تک صاف لکھ رہے ہیں کہ

> جو لوگ پاکستان کے مخالف تھے ..... وہ پاکستان زندہ باد) دلفریب نعروں کے متعلق جب یہ کہتے تھے،

کہ یہ فریب ہے، سیاسی چال ہے، تو کیا وہ غلط کہتے تھے ہرگز نہیں سچ کہتے تھے)۔

(ترجمان القرآن، جمادی الآخرہ ۱۳۷۴ھ)۔

پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل تو دیوبندیوں مودودیوں کی پاکستان دشمنی ظاہر ہی ہے، مگر اب پورے نو سال گذرنے کے بعد بھی پاکستان کی دشمنی کرنا اور اُسے سیاسی چال بتانا یہ دیوبندی مودودیوں کا ہی کارنامہ ہے، یہ کیوں ہو رہا ہے، اس کے متعلق اگر ہم اپنی طرف سے کسی امر کا اظہار کریں، تو دیوبندی مودودی صاحبان ہم پر بدعتی اور مشرک ہونے کا فتوای صادر فرمادینگے، اس لئے تحقیقاتی عدالت لاہور میں وکیل نذیر احمد کی زبانی سُن لیجئے، چنانچہ مودودیت کے مبلغ ایک ہندوستانی اخبار کا عنوان اور اقرار سنیئے، لکھتا ہے۔

مولانا مودودی کو امریکہ سے مالی امداد پہنچتی رہی ہے۔

یہ عنوان قائم کرنے کے بعد مدیر اخبار لکھتے ہیں:۔

لاہور ۲۱ر نومبر ۱۹۵۳ء۔ پنجاب میں قادیانی دشمن کے ہنگامہ کے متعلق تحقیقات کرنیوالی عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے جج کے جواب میں خواجہ نذیر احمد نے کہا، کہ میرے پاس یہ کہنے کے لئے کافی وجوہ ہیں، کہ جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا (ابوالاعلیٰ) مودودی کو امریکہ سے مالی امداد ملتی تھی۔ جب عدالت نے گواہ سے پوچھا، کہ وہ امریکی ذرائع کونسے ہیں، جو مولانا مودودی کو امداد دیتے ہیں، خواجہ نذیر احمد نے کہا، کہ اگر میں اس کی تفصیل میں جاؤں تو پیچیدگی پیدا ہو جائیگی۔

(اخبار قومی آواز لکھنؤ، مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۵۳ء جلد ۱۰ پرچہ ۲۴۱ صفحہ ۲، کالم ۶ و ۷)

یہ اس وکیل کی شہادت ہے، جس کی یہ کارروائی لاہور میں موجود ہے، ناظرین کرام اس کو بار بار پڑھیں، اسلام کے غدار اور انگریزوں کے ایجنٹوں دیوبندیوں مودودیوں کے پس پردہ معاملات کا خود اندازہ فرمالیں،

نتیجہ ظاہر ہے

کہ دیوبندی مذہب کے یہ سب مولوی انگریزی ایجنٹ تھے، اور اپنے برطانوی داتا سے فیسیں وصول کر کے ہی دنیائے اسلام کو بدعتی و مشرک کہہ کر اپنے سفید آقا کو خوش کرتے تھے، مذکورۃ الصدر حوالہ جات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے، کہ دیوبندی فتنہ صرف انگریزوں اور ہندوؤں کی ہی ایجاد کردہ ایک لعنت تھی، اور ان دیوبندیوں نے محض فریب کاری سے اپنے کو انگریزوں کا مخالف ظاہر کر کے اس پروپیگنڈہ سے عوام کے سامنے اپنی جھوٹی شخصیت بحال رکھنے کے لئے یہ ایک اسٹنٹ بنایا ہوا تھا، کیونکہ اگر وہ کھلم کھلا انگریزوں کو سجدہ کر کے یہ فریب نہ دیتے، تو ہندوستان میں ان کا مشن شائع ہونا مشکل تھا۔ جہاں انگریزوں نے قادیانی کذاب کو اپنا ایجنٹ مقرر کیا ہوا تھا، وہاں مسلمانوں کو بدعتی کافر کہنے کے لئے

انہوں نے دیوبندیوں کو تنخواہیں دیکر مختلف قسم کی سیاسی و مذہبی جماعتیں تشکیل دیکر کام کرنے کی ہدایت کی تھی، اور دیوبندی مذہب کے مولوی انگریزوں و ہندوؤں کے پکے نمک خوار تھے، یہی وجہ تھی، کہ جب پاکستان بن رہا تھا، تو ملک ہند سے انگریزوں کو بستر بوریا باندھتا دیکھ کر انگریز کی مخالفت کرنیوالے ہر مسلمان پر دیوبندیوں نے بدعت وکفر کی مشین گرم کی ہوئی تھی، اور آج بھی گرم ہے، اور دیوبندیوں کا اللہ تعالےٰ جل شانہ، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ کی توہین کرنا یہ بھی انگریزوں کی سنہری آنکھ کی نمک حلالی کا مظاہرہ تھا۔

سُنی بریلوی علماء پر انگریزوں کی غضبناک نظر

انگریزوں نے سرزمین ہند میں قدم رکھتے ہی دیوبندیوں کو اہل اسلام پر بدعت وشرک کی فتویٰ بازی کے لئے مقرر کیا، علمائے اہل سنت وجماعت نے دیوبندیت کی اس ناپاک ذہنیت کو چیلنج کیا، اور مدرسہ دیوبند کے خطرناک خارجی مشن کی تباہ کاریاں عوام وخواص کے سامنے ظاہر کیں، تو انگریز و دیوبندیوں نے مل کر سنی بریلوی علماء کو کچلنے کی ناکام مساعی شروع کر دیں، کیونکہ بریلوی علماء دیوبندی انگریزی دیوبندیوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتے اور مسلمانوں کو انگریزی اقتدار کے خلاف اُبھارتے تھے۔

انگریزوں سے سنی بریلوی علماء کی ٹکر

انگریز کی اسلام دشمنی کسی سے مخفی نہیں، کہ اس نے اپنی پوری قوتوں سے مسلمانوں کے دل ودماغ پر اپنی قوت کا سکہ بٹھانے کی مکمل چالیں چلیں۔ مگر اہل اسلام وسنی بریلوی علماء کے لئے سرزمین ہند میں، انگریزوں کا وجود مسلمانوں کی موت سے کچھ کم نہ تھا، وہ علمائے ربانیین اُٹھے اور دیوار آہنی کی طرح دیوبندیوں وانگریزوں کے مقابلہ میں ڈٹ گئے، علم جہاد بلند کیا، اور انگریزی حکومت کے پرخچے اُڑا ڈالے۔

پھر کیا تھا بعض حرام خوروں نے بریلوی علماء کو اسی جرم میں ہی انگریزوں ہندوؤں کے اشارے پر بدعتی کہا، مشرک کہا، سب کچھ کہا، مگر ان بندگان خدا کی روحوں پر ہزار ہزار رحمت کہ ان کی ناقابل فراموش خدمت سے دیوبندیوں کا سفید آقا آخر کار بنیمان دیوبند کے مظلوم سر پر الوداعی ہاتھ پھیرتا ہوا اپنا بستر باندھ کر لنڈن جا بسا۔ دیوبندیوں نے انگریزوں کے مخالفوں کو بہتیرا چیخ چیخ کر بدعتی مشرک کہا، مگر بیچاروں کی کسی نے ایک نہ سُنی، اور آخر دیوبندی اپنے سفید آقا کے ہجر میں بکتے رہ گئے ؎

آندھیاں غم کی یوں چلیں کہ باغ اُجڑ کے رہ گیا
سمجھے تھے آسرا جسے وہ بھی بچھڑ کے رہ گیا

اسیرِ فرنگ بانیٔ تحریک آزادیٔ ہند امامِ اہلسنّت حضرت مولٰنا فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

— اسیر انڈومین —

اسیر جزیرۂ انڈمین شہید ملت حضرت مولٰنا فضل حق خیرآبادی شہید رحمت اللہ علیہ کی ممتاز شخصیت سے سرزمین ہند کا کوئی مسلمان بے خبر نہیں، علم وفضل میں آپ ایک ممتاز حیثیت تھے، علم معقول کی مایۂ ناز کتابوں قاضی مبارک وغیرہ پر آپ کے حواشی سے ہر موافق ومخالف مستفیض ہے، اور آپ ہدیہ سعیدیہ وغیرہ معتبر تصانیف کے مصنف ہیں۔ دیوبندیوں کے امام اسمٰعیل نے جب لکھنؤ وغیرہ میں انگریزی حکومت سے وفاداری کے وعظ کیے، اور ہندوؤں اور انگریزوں کے اشارے پر بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں کتاب تقویۃ الایمان وغیرہ لکھیں، تو حضرت "اسیر انڈومین" رحمۃ اللہ علیہ نے "امتناع نظیر" تصنیف فرماکر اسمٰعیلی فرقہ کی پوری سرکوبی فرمائی،

سرزمین ہند میں انگریزوں کے خلاف علم جہاد بلند کرنے والی سب سے پہلی شخصیت حضرت مولٰنا فضل حق خیرآبادی رحمت اللہ علیہ ہی تھے، آپ نے ہی انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کو منظم کرکے برطانوی حکومت کے قلعوں کی بنیادیں متزلزل کی تھیں، اور آپ کے بعد جس قدر بھی جماعتیں وتنظیمیں انگریزوں سے برسرپیکار ہوئیں، ان سب کے روحانی قائدِ آزادی حضرت مولٰنا فضل حق شہید مرحوم ہی تھے، حضرت مولٰنا شہید مرحوم اور آپ کے ساتھی سنی بریلوی علماء نے جب انگریزوں کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا۔ تو بعض پیٹ کے کتوں کے اشارے پر ان مجاہدین اسلام کو جیل کی کالی کوٹھریوں میں بند کردیا جاتا، مگر جب جیل کی تاریک دنیا بھی ان خاصانِ حق کے عزائم میں کچھ رکاوٹ پیدا نہ کرسکی، تو بالآخر حضرت مولٰنا مرحوم کو ان کے بڑے بڑے علم وفضل کے شہوار رفیقوں کی معیت میں جلاوطن کرکے جزیرۂ انڈومین محبوس کردیا گیا، اور آخرکار وہ مردِ مومن اسی جزیرۂ انڈومین کی تاریک کوٹھریوں میں جامِ شہادت نوش کرتا ہوا داخل جنت الفردوس ہوا، انگریزی اقتدار کے خلاف جو مولٰنا مرحوم کے جذبات تھے، وہ آپ کی قابل قدر تصنیف "رسالہ غدریہ" سے معلوم کیے جاسکتے ہیں، انگریزوں نے اس کتاب کے نسخے جلوا ڈالے تھے، مگر بعض حضرات کے پاس اس کے کچھ نسخے ابھی تک پائے جاتے تھے، اس کتاب کا ایک ایک لفظ انگریزوں کو موت ابدی کا پیغام دیتا ہے، حضرت مولٰنا مرحوم کے بعد انگریزوں اور ان کے بعض زرخرید ایجنٹوں کو تسلی ہوگئی تھی، کہ اب آقا وغلام کی مزے سے گذریگی، مگر خدا ہزار ہزار رحمت کرے،

حضرت مولانا فضل حق مرحوم کی قبر انور پر کہ جنکی تحریک آزادی کو علمی برادرانِ غیب رہ نے اپنی سمجھ کے موافق سنبھالا یہ دونوں صاحبان بھی سُنّی بریلوی علماء کے ہی معتقد تھے، غرضیکہ ہندی مسلمانوں کو جو بھی آزادی نصیب ہوئی، یہ سب کچھ بریلوی علماء کے سرتاج حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی رکھی ہوئی خشت اول کا ہی نتیجہ ہے۔

امام العلماء حضرت مولانا عنایت احمد صاحب (مرحوم)

(اسیر انڈومین)

حضرت مولانا عنایت احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف "علم الصیغہ" و "تواریخ حبیب الٰہ" بھی سنی بریلوی علماء میں مقتدر شخصیت تھے، اور حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک "آزادی ہند" کے علمبردار تھے، انگریزوں کے پنجۂ استبداد سے مسلمانوں کو آزاد کرانے اور ہندوستان سے انگریزی لعنت کو دور کرنے میں جو آپ نے جہاد فرمایا، وہ اس سے ظاہر ہے، کہ حضرت مولانا مرحوم کو بھی انگریزوں نے جزیرۂ انڈومین میں جلاوطن کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ دیکھا، آپ بھی انڈومین میں محبوس رہے، اور آپ کی کتاب علم الصیغہ بھی اسی زمانۂ محبوسی کی یادگار ہے، جس کی ابتداء میں مولانا مرحوم نے اپنی محبوسی اور وجہ تصنیف علم الصیغہ کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

شمس العلماء حضرت مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی انگریزوں کی مخالفت اور برطانوی استبداد سے مسلمانوں کی آزادی میں مولانا فضل حق مرحوم کی تحریک آزادی کے ممتاز رہنما تھے، مولانا مرحوم کا جو عزم جہاد انگریزوں کے خلاف تھا، وہ آپ کی گراں قدر کتاب "ہنگامۂ اجمیر" سے ظاہر ہے، یہ کتاب بھی انگریزوں نے ضبط کر لی تھی، کچھ نسخے جو بچ رہے، وہ آج بھی کہیں کہیں علمائے اہل سنت کے پاس پائے جاتے ہیں،

محمد علی شوکت علی

یہ دونوں صاحبان گو علماء کے طبقہ میں نہیں، اور سیاسی ماحول میں اُن سے از روئے شرع کچھ خامیاں بھی ہوئیں، مگر آزادی ہند اور انگریزوں کی مخالفت میں جو انہوں نے مساعی کی ہیں وہ محتاج تعارف نہیں، یہ دونوں صاحبان اعتقاداً سنی تھے، اسی وجہ سے دیوبندیوں نے انہیں بھی بدعتی اور مشرک کہا، انکے علاوہ طبقہ علماء میں حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رامپوری و مولانا ہدایت الرسول وغیرہما سنی بریلوی علماء کی مقتدر ہستیاں صرف اسوجہ سے جیل کی کال کوٹھریوں میں محبوس ہوتی رہیں، کہ یہ لوگ انگریزوں سے جہاد کرنے میں سرگرم عمل تھے، ایسے تمام حضرات کے کارناموں کے لئے ایک وسیع کتاب کی ضرورت ہے جس کے لئے اس کتاب میں گنجائش نہیں۔

سرزمین ہند میں حکومت الٰہیہ قائم کرنیکے عظیم ترین پیشوا

مجددِ ماتہ حاضرہ امام اہلسنّت

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ کے علم وفضل کے سامنے سرزمین ہند کے بڑے بڑے فضلا صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر خزائن العرفان والکلمۃ العلیاء وغیرہ وصدر الشریعت مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، صاحب بہار شریعت وغیرہ علمائے ربانیین زانوئے ادب ٹیکتے تھے، آپ کے حالات کے متعلق "حیات اعلیٰحضرت" ملاحظہ کی جاسکتی ہے، میدان تصنیف میں عصر حاضر میں آپ کی مثل کوئی شخص پیدا نہیں ہوا، اعلیٰحضرت مرحوم اہل سنت وجماعت کے ایک ممتاز پیشوا تھے، جنہیں اس زمانہ کے نام نہاد مولویوں اور لیڈروں کی اعتقادی وعملی بے اعتدالیوں سے چومکھیا لڑائی لڑنی پڑی ہے، کیونکہ مجدد وقت کے لئے اپنے ماحول کے تمام غیر محتاط افراد کی ہر افراط وتفریط کو راہِ اعتدال پر لانے کے لئے ہر ممکن اقدام کرنا پڑتا ہے، اعلیٰحضرت نے سیاسی لیڈروں کو بھی سچی اسلامی سیاست کا پیغام دیا، اور مذہبی مولویوں کو بھی بد اعتقادی پھیلانے خدا تعالےٰ جل شانہٗ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کرنے اور خاصان حق حضرات اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بدعت وشرک کی فتویٰ بازی سے روکا، خارجی سازش کا شکار ہوکر وہابی مذہب قبول کرنے والے مولویوں کو ہر ممکن باز رہنے کی ہدایت کی، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ہندوستانی مسلمانوں کے اسلامی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ سچی اسلامی سیاست کے بھی داعی تھے، اور انگریز و ہندو جیسے دشمنان اسلام کو ختم کرکے حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے داعی تھے اور جبکہ حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدا کردہ تحریک آزادی ایک عالمگیر صورت اختیار کرچکی تھی۔ اور دیوبندیوں کو یقین ہوگیا تھا، کہ یہ بریلوی علماء ہمارے سفید آقا کا بستر ابوریا اٹھوا کر ہی رہیں گے تو دیوبندی زر اندوزی کا انگریزی دروازہ بند ہوتا دیکھ کر گاندھی وغیرہ ہندوؤں کی گود میں گھس رہے تھے۔ اور حفاظت وطنیت کی آڑ میں مذہب کو مٹانے کے لئے ہندوؤں کی کانگریس جماعت کا جھنڈا اٹھاتے ہوئے "بندے ماترم" کے گیت گا گا کر اکھنڈ بھارت اور ہندو مسلم مخلوط حکومت کے راگ الاپ رہے تھے، تو ان کی اس گندی ذہنیت کو چیلنج کرکے ہندو مسلم اتحاد کے پرخچے اڑانے والے اعلیٰحضرت حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مرحوم ہی تھے انگریز و ہندو اقتدار ختم کرنے کا نظریہ جسے بعد میں بعض سیاسی لیڈروں نے بھی حقیقت

سمجھ کر اپنا لیا تھا، یہ مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کی ہی رکھی ہوئی خشت اول کا ہی نتیجہ تھی، اعلیحضرت ہندوؤں و انگریز ہر دو اسلام دشمن جماعتوں سے میل جول سے منع فرماتے۔ ہندو نواز دیوبندی، کانگریسی و احراری ملاؤں کے حق میں آپ لکھتے ہیں، کہ

"اُن کی ابھی ایک آنکھ کھلی ہے، مگر دوسری ابھی تک بند ہے"۔ (الحجۃ)

یعنی انگریزوں سے مخالفت والی تو کھلی ہے، مگر ہندوؤں سے دلی محبت رکھنے والوں کی یہ دوسری آنکھ ابھی بند ہے، حالانکہ دونوں آنکھیں کھلنا ضروری ہیں۔ اعلیحضرت کو انگریزی اقتدار سے اس قدر مخالفت تھی کہ ندوی دیوبندیوں نے اپنے پٹنہ کے جلسہ میں ایکدفعہ انگریز کی تعریف میں یہ الفاظ کہے، کہ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے، اعلیحضرت کو معلوم ہوا تو آپ اہل سنت کے جلسہ پٹنہ عظیم آباد میں خود تشریف لیگئے، دیوبندیوں کا رَد کرتے ہوئے فرمایا ندوہ تمام بیدینوں گمراہیوں سے اتحاد فرض کرتی ہے اور کہتی ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے، یہ کلمات خرافات صریح و شدید نکال عظیم موجب غضب ذوالجلال ہیں۔ دیکھو (حیات اعلیحضرت ص ۱۲۷) اعلیحضرت سارے ملک کو اسلامی ملک بنانے کے داعی تھے (نور اللہ مرقدہٗ)

مطالبۂ پاکستان میں تمام سنّی بریلوی علماء کا متحدہ اقدام

تمام باخبر لوگ جانتے ہیں، کہ پاکستان کے سب سے بڑے دشمن دیوبندی ہی تھے، کیونکہ تمام دیوبندی دو ہی سیاسی جماعتوں "کانگرس اور احرار" میں بٹے ہوئے تھے، اور یہ دونوں جماعتیں بیک زبان پکار رہی تھیں کہ

کانگرسی دیوبندی مولویوں کی پاکستان دشمنی

۱۔ مسلم لیگ والے سب کے سب ارباب غرض اور رجعت پسند ہیں، لہذا ووٹ کانگرسیوں کو دو۔ (خلاصہ چمنستان ظفر علی خان، ص ۱۵۱)

۲۔ دس ہزار محمد علی جناح نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کر دیے جاسکتے ہیں۔ (چمنستان، ص ۱۶۵)۔

۳۔ مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سب سؤر ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔ (چمنستان، ص ۱۶۵)

احراری دیوبندی مولویوں کی پاکستان دشمنی

احراری پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں۔ (خطبات احرار ص ۹۹ دیوبندی)

احراری ہوں کہ کانگرسی ہوں سب ایک ہیں　　دونوں کے دونوں ہیکے چیلے رام کا کرٹ

مگر ایسے نازک وقت میں پاکستان کو ایک سچا مطالبہ کہنے والے صرف سنی مشائخ وعلماء ہی تھے، ہندوستان کے تمام سنی بریلوی وممتاز مشائخ وعلماء مثلاً حضرت قبلہ پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قبلہ خواجہ حافظ سدید الدین صاحب تونسوی، مدظلہ العالی۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی، مدظلہ العالی، حضرت قبلہ مرشد عصر خواجہ پیر سید غلام محی الدین صاحب مدظلہ العالی گولڑوی، حضرت قبلہ پیر صاحب مانکی شریف۔ حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب کانپوری، حضرت مولانا غلام جہانیاں ڈیرہ غازی خان، حضرت مولانا نثار احمد صاحب کانپوری، سیاح یورپ، فاتح مرزائیت وعیسائیت، حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی۔ مولانا چتر ویدی بنارسی، مولانا نذیر احمد خجندی مدنی، مولانا احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی، مولانا مفتی مسعود علی صاحب میرٹھی، مولانا سید محمود زیدی الوری مفتی ریاست ماناودر، مولانا احسان الحق صاحب نعیمی مراد آبادی، فاتح آریت، مولانا سید قطب الدین برہم چاری، مولانا عبد الباری فرنگی محلی لکھنوی سہوانی، مولانا عبد الولی فرنگی محلی لکھنوی، مولانا ظفر الدین بہاری، مولانا غلام بھیک نیرنگ انبالوی، مولانا اختر حسین مفتون مفتی الور، مولانا شبیر حسین صاحب اختر الوری، مولانا فاخر الہ آبادی، مولانا عبد الحامد بدایونی، مولانا حسرت مہانی، مولانا برہان میاں جبل پوری، مولانا عبد الرشید صاحب نعیمی وغیرہ متعدد شخصیتیں، یہ سب سنی بریلوی علماء پاکستان کے حصول میں ملک کے ہر حصے میں سرگرم رہبر تھے، اور پنجاب میں ہی حضرت قبلہ مولانا ابو الحسنات صاحب فی الحال صدر جمعیۃ العلماء پاکستان، وشمس العلماء غزالیٔ دوراں حضرت قبلہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی، ومولانا غلام محمد صاحب ترنم، مولانا محمد بشیر صاحب ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں، مولانا محمد یوسف سیالکوٹی، مولانا عبد الستار خان نیازی قاری محمد حسین صاحب کی خدمات کسی سے بھی پوشیدہ نہیں، اور جبکہ دیوبندیت اپنے پورے زور سے پاکستان کو پلیدستان کہنے پر تلی ہوئی تھی، تو لاہور کے سب سے پہلے تاریخی جلسہ میں جبکہ مسٹر محمد علی جناح نے پنجابیوں کے سامنے مطالبہ پاکستان رکھا اور نواب صاحب ممدوٹ کی کوٹھی پر پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر گفتگو ہوئی، تو سر فضل حسین چیرمین نے مسٹر محمد علی جناح سے ازراہ تعجب دریافت کیا کہ پاکستان کیسے بنے گا - تو اس وقت سر فضل حسین کو تسلی دیکر پاکستان کی حمایت کرنے والے حضرت مولانا ابو الحسنات قبلہ ہی تھے، مسٹر محمد علی نے جو سب سے پہلا دورہ پنجاب وسرحد کا کیا، جس میں پاکستان کی خشت اول رکھی گئی، اس دورہ میں علمائے پنجاب میں سے صاحب موصوف کے ساتھ حضرت مولانا ابو الحسنات قبلہ ہی تھے، اور جبکہ تمام دیوبندی کانگریسی واحراری انگریز وہندؤں کے اشارے سے پاکستان کو پلیدستان کہہ رہے تھے، ہندؤں سے نوٹوں کی تھیلیاں وصول کرکے دیوبندی، کانگریسی اور احراری پوری سرگرمی سے کانگرس کا پروپیگنڈہ کر رہے تھے،

"مجلس احرار پوری سرگرمی سے کانگرس کا پروپیگنڈہ کرتی رہی" ۔ (چمنستان صد ۱۵۹)

تو اس وقت سرزمین ہند کے تمام اکابر وممتاز دو ہزار سنی بریلوی مشائخ وعلمائے کرام ایک اسٹیج پر کھڑے ہوکر آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس منعقدہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء میں علی رغم انف الدیوبندیہ پاکستان

کے تمام دشمنوں کو چیلنج کر کے یہ اعلان فرما رہے تھے۔

۱۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پُر زور حمایت کرتا ہے، اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں، کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں، جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

۲۔ یہ اجلاس تجویز کرتا ہے، کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے:۔

۱۔ حضرت مولٰنا شاہ سید ابو المحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی، ۲۔ صدر الافاضل استاذ العلماء مولٰنا محمد نعیم الدین صاحب، مراد آبادی، ۳۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولٰنا مولوی شاہ مصطفٰے رضا خان صاحب بریلوی خلف اعلیحضرت مجدد مأۃ مولٰنا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم، ۴۔ حضرت صدر الشریعۃ مولٰنا مولوی محمد امجد علی صاحب، ۵۔ حضرت مبلغ اعظم مولٰنا مولوی عبد العلیم صاحب، صدیقی میرٹھی، ۶۔ حضرت مولٰنا مولوی عبد الحامد قادری بدایونی، ۷۔ حضرت مولٰنا مولوی سید شاہ دیوان رسول خان صاحب سجادہ نشین اجمیر شریف، ۸۔ حضرت مولٰنا ابو البرکات سید احمد صاحب شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور۔ ۹۔ حضرت مولٰنا شاہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف، ۱۰۔ حضرت پیر سید عبد الرحمٰن صاحب بھرچونڈی شریف، (سندھ)، ۱۱۔ حضرت مولٰنا شاہ سید زین الحسنات صاحب مانکی شریف، ۱۲۔ خان بہادر حاجی بخشی مصطفٰے علی صاحب (مدراس)، ۱۳۔ حضرت مولٰنا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب لاہور، (فی الحال صدر جمعیۃ العلماء پاکستان)۔

۳۔ یہ اجلاس کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ مزید نمائندوں کا حسب ضرورت و مصلحت اضافہ کرے، یہ لازم ہوگا، کہ اضافہ میں تمام صوبہ جات کے نمائندے شامل کئے جائیں۔

(خطبۂ صدارت جمہوریت عالیہ اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس، ص ۲۹)

ناظرین کرام ذرا غور فرمادیں، کہ یہ سب علماء کون تھے، یہ سنی بریلوی ہی تھے، یہ وہی اکابرین ملت تھے، کہ جن میں اعلیحضرت، عظیم البرکت مولٰنا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی و شیخ الفضلاء حضرت مولٰنا سید دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے انگریزوں کے خلاف ایک غیر فانی بجلی بھر دی تھی، یہ انہی بریلوی علماء کا ہی کام تھا، کہ جنہوں نے انگریز اور انگریزی پٹھو دیوبندی مولویوں و ہندؤں کی تمام پاکستان دشمنی کو خس و خاشاک میں ملا کر آخر پاکستان حاصل کر لیا۔ پاکستانی دنیا ہمیشہ علمائے بریلوی کی احسان مند رہیگی اور پاکستان میں پناہ لینے والے دیوبندی بھی اگر بریلوی علماء کی نمک حرامی نہ کریں، تو وہ بھی ان اللہ کے بندوں کا شکریہ ادا کئے بغیر چارہ نہ سمجھیں گے، والحمد علی ذالک۔

نظریہ پاکستان میں مسلم لیگ کے پکے دشمن دیوبندی مولوی تھے

دیوبندی اپنی پاکستان دشمنی پر پردہ ڈالنے کے لئے جن اکاذیب وبہتانات کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں کہتے ہیں کہ بریلویوں نے فلاں پر کفر کا فتوٰی دیا، فلاں کو گمراہ لکھا، مگر یہ سب کچھ اپنے اکابرین کے کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے کہا جا رہا ہے، مگر دیوبندیوں کے ایسے تکلفات اب ہرگز مفید نہیں ہو سکتے کیونکہ سمجھدار طبقہ حصول پاکستان میں دیوبندیوں کی انگریز ایجنٹی و پاکستان دشمنی کو خوب جانتا ہے، مسلم لیگ ایک سیاسی جماعت تھی، اس کا اصل مقصد مطالبۂ پاکستان تھا، تو علماء کے جس طبقہ نے پاکستان کی حمایت کی وہی مسلم لیگ کا حامی تھا، یہ وہی سُنی بریلوی دو ہزار علماء تھے، جو کہ آل انڈیا سنی کانفرنس میں اعلان کر رہے تھے، کہ

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے الخ۔

(خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس ص ۲۹)

اب تمام مسلمان جانتے ہیں، کہ علمائے اہل سنت پاکستان کے حصول میں نظریہ مسلم لیگ کو ہر وجہ کمال پر پہنچا رہے تھے، یہی مسلم لیگ کے حامی تھے اور مسلم لیگ کے پکے دشمن دیوبندی مولوی تھے، جو کہ ہر جگہ پر اعلان کر رہے تھے، کہ ہم احراری

پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں، حوالہ مذکور (خطبات احرار ص ۹۹)۔

اور دیوبندی مسلم لیگ، کے پکے دشمن تھے جو کہ اعلان کر رہے تھے، کہ

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سور ہیں اور سور کے کھانے والے ہیں، (چمنستان ظفر علیخان ص ۱۵۶)

مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل وکرم اسی سچی جماعت اہل سنت پر ہی رہا ہے، کہ انہوں نے ان اللہ قرض علی العالمان یقول الحق کے مطابق دیوبندیوں کی طرح کبھی بھی دین اسلام کو رکابی کی نذر نہیں کیا، کیونکہ دیوبندی تو حکومت کے روپیہ کے اشارے خوب جانتے ہیں، انہیں دین سے کیا غرض، ظفر علیخان دیوبندی نے اپنے دیوبندی مولویوں کے حق میں خوب کہا ہے ؎

میری نظر میں ہیں مسجد کے منبر و محراب | جمی ہوئی نظر احرار کی ہے لابی پر
ہے اس زمانہ میں اچھا اگر کوئی مذہب | تو ہے وہی جسے قرباں کریں رکابی پر (چمنستان ص ۱)

یہ تو دیوبندیوں کا ہی مذہب ہے، کہ روپیہ دو، تو جیسا دل چاہے فتوٰی لکھوالو، سنی بریلوی علماء نے کبھی دین میں مداہنت نہیں کی، سنی علماء مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کے حامی تھے، مگر انہوں نے قائدین مسلم لیگ کو نبی اور رسول نہیں مان لیا تھا، اور جب بعض مسلم لیگی لیڈروں نے مسٹر محمد علی جناح کے متعلق غیر شرعی الفاظ کا اظہار کیا اور یہ لکھ مارا کہ

اے محمد اور علی کی چلتی پھرتی یادگار — تیرے رُخ سے پر توِ شبیر و شبر آشکار
تیرا پیکر خالد و طارق کا زندہ شاہکار — تو سیاست کا نبی قانون کا پروردگار
جادۂ آزادیٔ اسلام کا خضرِ عظیم — تیرے ہاتھوں میں ہے قندیل صراطِ مستقیم

(نظم امیر الہٰ بادی مندرجہ مسلم لیگی اخبار "انقلاب" بمبئی ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء)

اور حسرت مالے صاحب نے یہ لکھ دیا کہ

جگایا ہے مسلمانانِ ہندی کو بھلا کس نے — بنایا ہے مسلماں کو سیاست کا خدا کس نے

(از تاریخ اعیان وہابیہ) (مسلم لیگی اخبار "ہندوستان" ۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء)

تو ان کی ایسی بے اعتدالیوں پر علمائے حق نے تنبیہ کی، کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نبی کہنا اور کسی غیر نبی کو نبی ماننا و خضرِ عظیم کہنا اور یا خدا کہنا یہ کلمات شرعی قانون کے لحاظ سے ہرگز ہرگز جائز نہیں، اس لئے ان سے توبہ کرنا چاہیئے۔ اب مسلمان خود فیصلہ کر سکتے ہیں، کہ شرعی و اسلامی ہدایت کرنے والے عالم وفادار تھے، یا ایسے غیر شرعی اقدام بورڈ کا بی کا طمع کرنیوالے دیوبندی ملاں؟ ظاہر ہے کہ دیوبندی تو روپیہ کے طمع میں ہر شخص کو نبی بنانے کے لئے تیار رہتے ہیں، مگر سنی علماء دنیاوی لالچ میں کبھی نہیں پھنسے، اور اسلام کا وہی وفادار عالم ہے، جو شریعت اسلامی میں بغیر لحاظ اپنے اور بیگانے کلمۂ حق کہتا ہو، تو ظاہر ہے، کہ مسلم لیگ کے پکے دشمن صرف دیوبندی ملاں تھے، جو کہ پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے، اور چندہ اندوزی کے طمع میں سیاسی لیڈروں کو نبی اور خدا کہنے پر راضی تھے، نظریہ اسلامی مُلک کے حامی سنی بریلوی علماء ہی تھے، جو کہ مسٹر محمد علی جناح کو نبی و خدا نہیں کہتے تھے، بلکہ اسے سیاسی لیڈر تصور کرتے اور پاکستان کے حصول میں سر دھڑ کی بازی لگا چکے تھے، یہاں تک کہ دیوبند سے مسلم لیگیوں کو سوَر کہا گیا، اور پاکستان کو پلیدستان کہا گیا، مگر سنی علماء و عوام و خواص نے دیوبند کے خود ساختہ فتوے بدعت و شرک و کفر پر تھوک کر اپنا محبوب پاکستان حاصل کر ہی لیا، والحمد للہ علیٰ ذالک۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٥

ہندو مذہب و دیوبندی مذہب کا مذہبی و سیاسی اتحاد

دیوبندی مذہب کے اماموں دیوبندیوں کا ہندوؤں سے مذہبی و سیاسی تعلق

(ہندومت دیوبندیت کے روپ میں)

اسلام و اہل اسلام سے دشمنی اور ہندوؤں کی محبت

میرے ساتھ میرے اہل وطن کو نہ مخالفت ہے نہ تعظیم ہے، ہاں محبت سب کو ہے

حتیٰ کہ ہنود کو بھی، بھنگی چماروں تک کو محبت ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۲۸۴، سطر ۵)

ہندوؤں کی مذہبی جماعت کانگرس میں دیوبندی

سوال نمبر۱ حضرت مولانا حسین احمد و مولانا محمد کفایت اللہ صاحب (مدظلہ) کو حضرت والا کیسا سمجھتے ہیں اور کیا اپنے مخصوص و معلوم سیاسی معتقدات کے باوجود یہ حضرات لائق احترام ہیں؟

سوال نمبر۲۔ جو افراد اور اخبارات ان حضرات کی شان میں مشرکانہ کلمات استعمال کرتے ہیں، مثلاً شیخ الاسلام، شیخ الہنود، ابو دھیا باشی، اور لالہ اور مہاتما وغیرہ وغیرہ، ان کو حضرت کیسا سمجھتے ہیں؟ الخ (محمد منظور نعمانی)۔

الجواب:۔ معصیت ہر حال میں معصیت ہے، حسن نیت دافع معصیت نہیں ہوتی، الخ۔ حامیان کانگریس میں سے بعض حضرات اس اشتراک کو (استاذی حضرت مولانا محمود حسن) دیوبندی کا اتباع سمجھتے ہیں، الیٰ قولہ بخلاف اسوقت کی حالت کے کہ اب کانگرس کی قوت سے شرک و کفر کا حکم غالب ہے، اس کی ہر تجویز سے موافقت و مداہنت کی جاتی۔ (بوادر النوادر، اشرف علی ص ۸۱۵ تا ص ۸۱۸ سطر ۵ و ۱۱ وغیرہ)

نوٹ: محمود حسن کے وقت کیا مداہنت نہ ہوتی تھی، ملاحظہ ہو "تہذیب دیوبندیت"۔

محمود حسن کی جے

جس وقت حضرت مولانا (محمود حسن) کا موٹر چلا، تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے بعد گاندھی کی جے، مولوی محمود حسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶، ص ۲۵۵، سطر ۱۳)۔

دیوبندیوں کی پیشانیوں پر تلک

دیکھ لیجئے مشاہدات اور واقعات اس کے شاہد ہیں، جے کے نعرے لگائے، قشقے پیشانی پر لگائے، ہندوؤں کی ارتھی کو کندھا دیا۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۷۰، سطر ۲۰)۔

ہندوؤں کے مذہبی تہواروں سے دیوبندیوں کی والہانہ محبت

ہندوؤں کی آرتھی کو کندھا دیا، اُن کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان والنٹیریوں نے کیا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۷۰، سطر ۲۱)۔

ہولی دیوالی سے محبت ہندوؤں کی پوڑیاں حلال

مسئلہ:۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ درست ہے۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ، مصنفہ رشید احمد گنگوہی، ج ۲، ص ۱۲۳، سطر ۷)۔

نوٹ:۔ من اھدی بیضۃ الی المجوس یوم النوروز کفر۔

(شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبوعہ مجتبائی، ص ۲۲۹)۔

جب نوروز کا ہدیہ کفر ہے تو دیوالی کا کیسے حلال ہوا؟ (دیکھو تفصیل کے لئے شرح فقہ اکبر)۔

چوہڑے کی روٹی حلال

چوہڑے کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں اگر پاک ہو، فقط واللہ تعالےٰ اعلم،
(بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہٗ۔ (فتاوٰی رشیدیہ ج ۲ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱)

خاتون جنت و امام حسین علیہ السلام کی نیاز حرام و بدعت

سوال:- یہ تعینات جیسے ربیع الاول میں کونڈا اور عشرۂ محرم میں کھچڑا اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور گیارھویں .... حرام ہیں یا نہیں؟

الجواب:- ایسے عقائد موجب کفر کے ہیں۔ (فتاوٰی رشیدیہ ج ۱، صفحہ ۹۸، سطر ۳ وغیرہ)۔

گیارھویں غوث پاک رضی کی حرام

گیارھویں اور نیاز وغیرہ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیتے ہیں، اگرچہ اس کا نام ایصال ثواب رکھیں، لہٰذا اس کا دینا، لینا اور کھانا حرام ہے۔ (ختم مرسومۃ الہند مصنفہ خیر محمد جالندھری، ملتانی، صفحہ ۲۱، سطر ۹)۔

ہندوؤں سے ہدیے

ایک مرتبہ ایک ہندو نوجوان جو جھنجھانہ کا رئیس تھا، اپنے گروہ کے ساتھ یہاں آیا، پھر اس نے مجھے اپنے باغ کے وہ ہدیے دیئے، جو پہلے سے چھپائے ہوئے تھا، میں نے اس کے اخلاص کی وجہ سے بخوشی قبول کرلیا۔

(التقاط من اللطائف، مصنفہ تھانوی، صفحہ ۲۲، سطر ۱۹ و ۲۰)

نوٹ:- ہندوؤں کا اخلاص و دیوالی کے تعینات کا کھانا سب منظور، اور غوث پاک کی نیاز حرام؟

دیوبندیوں کی کوا خوری

سوال:- کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہو گا نہ عذاب
الجواب:- ثواب ہو گا، فقط، رشید احمد، (فتاوٰی رشیدیہ ج ۲ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۴)

ہندوؤں کی محبت کوا

۱- اے کوّے! میں تجھے سچ کہتا ہوں، پاک سیوک مجھے پران کی طرح پیارا ہے....... کاگ بھنڈی کے خوبصورت وچن سن کر گرڑ کے پر خوشی سے پھول گئے،
(رامائن مصنفہ تلسی داس، صفحہ ۷۶، سطر ۱۸ وغیرہ)

۲- تب میں فوراً ہی کوّا بن گیا، اور منیشور کے چرنوں میں سر جھکا کر رگھو بنش تلک، رامچندر جی کا سمرن کر کے خوشی سے اڑ چلا۔ (رامائن، صفحہ ۲۸۱، سطر ۱۶)۔

کوّا سے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفرت

عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاسقًا

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، کہ کوّے کو کون کھا سکتا ہے، حالانکہ اس کوّے کا نام حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار فرمایا ہے۔ خدا کی قسم یہ کوّا پاک چیز نہیں ہے۔ (ابن ماجہ، صفحہ ۲۴۱)۔

نوٹ:- بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے کوّے کو بدکار فرمایا، مگر چونکہ ہندوؤں کو کوّا مرغوب ہے، اس لئے دیوبندیوں کو بھی از حد محبوب ہے۔

(ماشیہ: واللہ ما ھو من الطیبات)

ہندوؤں کی سبیل جائز سودی روپے سے لگی ہوئی

سوال:- ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی، (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۳، صفحہ ۱۱۴)۔

امام حسین کی سبیل حرام

محرم میں سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط،

رشید احمد گنگوہی۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صفحہ ۱۱۳)۔

چمار کے ہاتھ سے نکالا ہوا پانی استعمال کرنا جائز

کولھو جو یہاں چلتے ہیں، ان میں سارا کاروبار چمار اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں، یعنی رس کا نکالنا، اور رس میں ہاتھ ڈالنا اور رس کا اپنے برتن میں فروخت کرنا مسلمانوں کو اُن کے ہاتھ سے چھوئے ہوئے رس کا لینا جائز ہے، یا نہیں، یا وہ رس نجس ہے اور ناپاک ہے، علیٰ ہذا پانی ان کے ہاتھ کا پاک ہے یا نجس ہے، ایسے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب:- جب تک یقین اُس امر کا نہ ہو، کہ چمار کے ہاتھ نجس ہیں، حکم نجاست رس وغیرہ اور پانی پر نہ ہوگا، پس صورتِ موجودہ میں خریدنا رس کا مسلمانوں کو اور استعمال کرنا اس کا درست ہے، اور حلال ہے، علیٰ ہذا پانی بھی پاک ہے اور نماز وغیرہ درست ہے، فقط واللہ اعلم۔

کتبہ:- عزیز الرحمٰن عفی عنہ۔ دیوبندی مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح۔ بندہ محمود عفی عنہ۔ مدرس اول، مدرسہ عالیہ دیوبند۔

(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صفحہ ۱۷، سطر ۱)

جس کھانے پر قرآن پڑھا جائے وہ حرام

مسئلہ:- فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے، فقط رشید احمد۔

(فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، صفحہ ۱۵۰، سطر ۱)۔

ہندوؤں کافروں کو دیوار کے پیچھے کا علم ہے

ایک کشف ہے، کہ اس کو لوگ بڑی چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ اس کی مثال تو ایسی ہے، کہ جیسے کسی کی نظر اتنی قوی ہو جائے، کہ اس کی شعاعیں دیوار کے پار چلی جاویں، اور اس وجہ سے اس کو وہ چیز جو دیوار کے پرلی طرف سے یہاں بیٹھے ہوئے نظر آجائے، اور دیوار حجاب نہ رہے تو کیا یہ کوئی کمال اور بزرگی ہو کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جا کر دیکھ سکتے تھے، وہ اس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی، یہ بات تو کافر

تک کو بھی حاصل ہو سکتی ہے، چنانچہ ایک امریکن عیسائن کا واقعہ اخبار میں لکھا تھا، کہ اس کا یہ حال تھا کہ رات کو بتت اندھیرے میں بجائے روشنی کے وہ اپنے ہاتھ کو عبارت کے سامنے رکھ کر پڑھ لیتی تھی، اس کی وجہ یہ تھی، کہ اس کے ہاتھ میں ایک قسم کی شمع تھی۔
(افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۷، ص ۱۱۲ سطر ۷)۔

پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم حاصل نہیں

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں، کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم حاصل نہیں۔
(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد امام چہارم دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند، ص ۵۱، سطر ۷)۔

نوٹ:۔ دیوبندیوں کے امام نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک علم ہندوؤں اور کافروں سے کم ثابت کرنے کی کوشش اور شیخ عبدالحق پر اتہام لگانے کی اور جھوٹ بولنے میں کس قدر جرأت کی، حالانکہ اس روایت کا اتہام شیخ صاحب پر سراسر جھوٹ ہے، کیا کوئی دیوبندی شیخ صاحب سے یہ روایت ثابت کر سکتا ہے، ہاں اس کے برعکس ہم شیخ صاحب سے اس حدیث کے بے اصل ہونے کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ دیکھو بحث "دیوبندیوں کے عقائد"۔

دیوبندیوں کے راہنما مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی وغیرہ ہندوؤں کے باوفا اور تنخواہ خوار مبلغ ہیں۔

اس کے بعد علامہ عثمانی نے (حسین احمد دیوبندی و مفتی کفایت اللہ) وغیرہ کو فرمایا، کہ آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر مشہور کیا جاتا ہے، کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لیکر کھا رہے ہیں۔
(مکالمتہ الصدرین، بشیر احمد عثمانی ص ۱)

دیوبندی رام رام کرتے رہے

بہت سے خیر خواہ ہندو مسلم اتفاق کے عواقب اور عوام الناس اور بعض لیڈروں کی ان غلط کاریوں پر متنبہ فرما رہے ہیں، جو اس اتفاق کے جوش سے پیدا ہوئیں، مثلاً قربانی گاؤ میں بعض جگہ تشدد و مزاحمت کیا جانا، یا قربانی کے جانور کو سجا کر رضا کاران خلافت کا گؤشالہ میں پہنچانا، یا قشقہ لگانا، یا ہندوؤں کی ارتھی (جنازہ) کے ساتھ خصوصاً رام رام ست کہتے ہوئے جانا، یا یہ کہنا کہ امام مہدی کی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں، یا یہ کہ اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے، یا قرآن اور حدیث میں بسر کی ہوئی عمر کو نثار بت پرستی کرنا، یا یہ دعا کرنا کہ اگر میں کوئی مذہب تبدیل کروں، تو سکھوں کے مذہب میں داخل ہوں وغیرہ وغیرہ، بلاشبہ میں بھی جب اپنی (دیوبندی) قوم کے بڑے بڑے سرآوردہ (علماء) کو سنتا ہوں، کہ وہ اس قسم کے محرمات یا کفریات کے مرتکب ہوتے ہیں، الیٰ قولہ، میری درخواست یہ ہے کہ علماء افراط و تفریط سے خالی ہو کر، الخ۔
(ترک موالات پر زبردست تقریر مولوی شبیر احمد دیوبندی، ص ۲۲، سطر ۴)

نوٹ:۔ ہندوؤں کے ساتھ یک جان ہو کر جو جو کارِ خیر دیوبندی علماء نے کئے اور کرائے وہ ملاحظہ فرمالیجئے، چونکہ علمائے اہل سنت نہ ایسے کام کریں نہ کرنے دیں، اسی لئے دیوبندی فتوے لگ جاتا ہے، کہ یہ بریلوی تو سیاست سے بے بہرہ ہیں، اور سیاسی جہو کا شکار ہیں، ایسی ملحدانہ سیاست دیوبندیوں کو ہی نصیب ہو، اور اسی دیوبندی (ہندو) اتحاد کی بنا پر ہی اِن دیوبندیوں نے خانۂ خدا مسجد شہید گنج کو ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا ؎

اِس آرزو میں کہ نہرو کسی طرح ہو خوش ۔۔۔ نگاہِ خشمِ سکندر حیات خاں پر ہے
خدا کے گھر کی تباہی میں حصہ دار ہوئے ۔۔۔ یہ ظلم انہوں نے کیا اپنی جاں پر ہے

(چمنستان ظفر علی خان صفحہ ۱۶۸)۔

اور مسجد فتحپوری دہلی بھی دیوبندی مذہب کے رہنماؤں مولوی حسین احمد صدر دیوبند و مولوی کفایت اللہ دہلوی مفتی دیوبندی مذہب نے اپنے ان داتاؤں سے تبادلۂ زر کر کے فروخت کرنے میں ذرہ خوف خدا نہ کیا ؎

جنہیں تھا ادعا کل تک مساجد کی حفاظت کا ۔۔۔ کہاں ہے آج کنز ان کی کدھر ان کی قدوری ہے
مدینہ چھوڑ کر وہ رشتہ کیوں جوڑیں نہ وردھا سے ۔۔۔ کہ ان کی تربیت ناقص ہے اور تعلیم ادھوری ہے
پلایا کانگرس نے ہو جنہیں دینار کا شربت ۔۔۔ پسند انہیں کب لیگ کا شربت انگوری ہے

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریزے مدینہ کے ۔۔۔ کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگھم کے موتی پر
مسلماں کا پھٹا تہبند نہ کچھ بھی اس کے کام آیا ۔۔۔ نچھاور ہو گئی شرعِ نبیؐ زُنّار دھوتی پر

(چمنستان ظفر علی خان، صفحہ ۱۸۷ و ۲۰۵)

نوٹ:۔ مولوی لطف اللہ دیوبندی فرماتے ہیں، کہ ہمارے علمائے دیوبند نے دین کی بڑی خدمت کی، کنز کا حاشیہ لکھا، قدوری کا حاشیہ لکھا، الخ، یہ کنز قدوری کی خدمت بھی مندرجہ بالا شعر میں ملاحظہ فرمالیجئے، اور واضح رہے، کہ چمنستان کے مصنف وہ ظفر علی خان صاحب دیوبندی ہیں، جنکو یہی لطف اللہ دیوبندی ننگروی بابائے صحافت رئیس التحریر مولانا ظفر علی خان صاحب کے معتقدانہ خطابات سے یاد کرتے ہیں، دیکھو۔ (علمائے حق مصنفہ لطف اللہ، صفحہ ۱۹) ج ۱۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

باب نہم

دیوبندیوں کی اپنی پیر پرستی

تمام مسلمان جانتے ہیں، کہ دیوبندیہ کے تکفیری فتنہ نے عالم اسلام کو تباہی کے گھاٹ اتار دیا ہے، اور مسلمانوں کو ہی بدعتی، مشرک اور کافر کہہ کر تفریق بین المسلمین کرنا فرقہ دیوبندیہ کا سب سے بڑا مقصد رہا ہے اور اگر مسلمان حضرات انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق اپنے سچے اسلامی عقائد کا اظہار بھی کریں، تو دیوبندی مکفرین اپنے آپ کو موحد ظاہر کر کے مسلمانوں پر کفر و شرک و بدعت کی گولہ بازی شروع کر دیا کرتے ہیں، مگر آپ کو یہ دیکھ کر ازحد تعجب ہوگا، کہ دیوبندیوں کا یہ فریب محض اپنے چندے بحال رکھنے کے لئے اور اپنا پلیٹ فارم علیحدہ بنانے کے لئے محض چالبازی ہے، ورنہ خود دیوبندی اپنے نام نہاد مولویوں اور بزرگوں کے متعلق ایسے ایسے عقائد رکھتے ہیں، کہ اپنے ہی فتووں کے مطابق وہ شرک اور کفر سے بھی کہیں آگے بڑھے ہوئے ہیں، چند نمونے ملاحظہ ہوں:-

دیوبندیوں کا پیر مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب وغیرہ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں

وہم مرید بیقین داند، کہ روح شیخ مقید بہ یک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد، قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما از روحانیت او دور نیست، چوں ایں امر محکم داندہ وہر وقت شیخ را بیاد دارد، وربط قلب پیدا آید، وہر دم مستفید بود، و چوں مرید ہر دم در حل واقعہ محتاج شیخ بود، شیخ را بہ قلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند، البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالے القاء خواہد کرد،
(امداد السلوک مصنفہ رشید احمد گنگوہی صاحب امام سوم دیوبندی مذہب ص۹ سطر۱)

خوف:- مولوی گنگوہی صاحب اپنے دیوبندی مریدوں کو ہدایت کر رہے ہیں، کہ اے میرے مریدو، تم مصیبت کے وقت مجھے ضرور پکارا کرو، کیونکہ میرا جسم اگرچہ تم سے دور ہے، مگر میری روح ہر دیوبندی کے پاس خواہ وہ دیوبندی مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں، ہر جگہ حاضر و ناظر ہے، اور تمام دیوبندی ہر واقعہ میں میرے محتاج ہیں، جب ہی مجھے یاد کرو گے باذن اللہ میں فوری مدد کر دونگا۔

دیوبندیوں کو ما فی الارحام وما فی الغد کا علم ہے

ع۱ داؤد عبدالرحمٰن خانصاحب بے تکلف فرماتے جا تیرے لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی (ارواح ثلثہ ص۱۵۵ سطر۱)

ع۲- مولانا گنگوہی نے جو ۱۲۹۹ھ میں حج کیا ہے معلوم ہوا کہ جہاز جدہ سے) قرنطینہ سے کامران واپس کیا جائیگا یہ خبر مولانا تک پہنچی فرمایا ہم یہیں اتر ینگے لیکن آج نہیں کل اتر ینگے۔ (ملخصاً ارواح ثلثہ ص۳)

دیوبندیوں کے پیر حاجی صاحب رحمتہ اللعالمین ہیں

۱- لفظ رحمتہ للعلمین صفت خاصہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔

۲۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے ایک حجت پیدا کی تھی .... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۱، ص ۱۰۵ سطر ۷)

نوٹ:۔ رحمۃ للعٰلمین صفت خاصہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، مگر دیوبندیوں نے اس کا انکار کر کے اپنے پیر کو رحمۃ للعٰلمین بنا کر مقام رسالت پر پہنچا دیا، اور پھر یہ فتویٰ کسی معمولی آدمی کا نہیں گنگوہی صاحب کا ہے، جسے دیوبندی اپنا رب مانتے ہیں،

مولوی گنگوہی صاحب تمام مخلوق کے رب ہیں

خدا اُن کا مربیّ وہ مربیّ تھے خلائق کے
میرے مولا میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربّانی

(مرثیہ مصنفہ مولوی محمود حسن، صدر دیوبند، ص ۱۲، سطر ۱)

نوٹ:۔ خداتعالےٰ کے ارشاد والحمد للہ رب العٰلمین سے صاف عیاں ہے، کہ خلائق کا مربی صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہے، مگر دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ خدا رب العٰلمین نہیں، خدا تو صرف گنگوہی صاحب کا رب ہے، اور باقی تمام مخلوق الٰہی زمین و آسمان ملائکہ و انبیائے کرام علیہم السلام سب کا رب مربی مولوی رشید احمد صاحب ہیں، معاذ اللہ۔ اکیوں جناب دیوبندی صاحبان پکّے موحّد ہوئے نہ،

دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ربّ المشرقین وربّ المغربین ہیں

ایک شخص نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خط میں القاب کی جگہ یہ لکھا تھا، کہ ربّ المشرقین ورب المغربین حضرت نے وہ خط حاضرین کو پڑھنے کے لئے دیا..... یہ فرما کر اس شخص کی معذوری ظاہر کر دی، کہ بوجہ بے علمی کے ایسا ہوا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۱۳۱، سطر ۳ تا ۷)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ وہ دیوبندی صاحب حاجی صاحب کو ربّ المشرقین وربّ المغربین سمجھتے تھے۔ تب ہی تو خط میں اظہار کیا گیا۔ اور پھر حاجی صاحب نے اُسے مشرک کہا نہ بدعتی نہ کافر، بلکہ معذوری ظاہر کر دی، بتائیے صاحب! کہ مسلمان پر تو جائز باتوں پر شرک و بدعت کی ڈگری ہو جائے، مگر دیوبندی صاحبان خدا کے ارشاد ربّ المشرقین وربّ المغربین (سورۃ الرحمٰن) کا انکار کر کے خدا کی خاصہ صفت کو اپنے پیروں کے لئے ثابت کریں، تب بھی وہ پکّے موحّد، اور معذور تصور کر لئے جائیں، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مولوی اشرفعلی صاحب نبیوں کے برابر ہیں

ان صاحب نے پرچہ پیش کیا اس میں لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا، اور یہ بھی لکھا تھا، کہ

آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں ۔ (مزید المجید تھانوی، صـ۱۸، سطر۱۹ و اشرف المعمولات صـ۵، سطر۱۴)

تمام دیوبندی اپنے بزرگوں کے بندے ہیں

بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است ۔
(افاضات الیومیہ ج ۵، صـ۵۲، سطر ۱۱) ۔

نوٹ :- خرابات بُت خانہ اور قمار خانہ کو کہتے ہیں، دیکھو کتب لغت میں ہے ۔

خرابات :- بتخانہ، قمار خانہ از برہان و سراج ۔ (غیاث اللغات مطبوعہ لاہور، صـ۱۰۰، سطر۱۱) ۔

اور پیر خرابات بت پرستوں اور جؤا بازوں کے سب سے بڑے بت پرست و جؤا باز کو کہتے ہیں، اور تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں اس سب سے بڑے بت پرست و جؤا باز (پیر خرابات) کا بندہ ہوں ۔ دیوبندی حضرات، فرمائیں کہ کیا جناب تھانوی صاحب بھی پیر خرابات کے بندے تھے یا اس عقدہ کا کچھ اور مطلب ہے ۔ ورنہ مسلمانوں پر ہی بدعتی ہونے کی ڈگری کیوں؟

تھانوی صاحب بندۂ رسول کہنے کو تو شرک بتائیں دیکھو (بہشتی زیور ج ۱، صـ۳۷، سطر۱۰) اور خود کو بندۂ پیر خرابات فرمائیں، نیز ملاحظہ ہو ؎

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید ۔ (بوادر النوادر، صـ۵۷۳، سطر۱۱) ۔

نوٹ :- کیا یہ شعر خلاف شریعت تو نہیں، اگر ہے تو تھانوی صاحب کا کیا حال؟ اگر نہیں تو مسلمانوں پر فتوای کیوں؟

تمام دیوبندی گنگوہی صاحب کے عبید ہیں

عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی،
(مرثیہ مصنفہ محمود الحسن صدر دیوبند، صـ۱۱، سطر۹) ۔

نوٹ :- عبد النبی و عبد الرسول کہلانا تو دیوبندی دھرم میں شرک، مگر عبد رشید احمد اور عبد گنگوہی کہلانا عین ایمان ۔ (انصاف باید) ۔

دیوبندی اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیتے ہیں

تھوڑے دن وہ آیا اور میرا بہت اعزاز و اکرام کرنے لگا۔ کبھی دست بوسی کرتا اور کبھی پاؤں بوسی ۔
(امداد المشتاق تھانوی، صـ۱۲۱، سطر۱) ۔

۲- پیر استاذ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دے تو شرک نہیں تعظیم ہے ۔
(بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی، استاذ غلام خان صـ۷)

نوٹ :- اگر کوئی مسلمان اپنے شیخ و اولیاء اللہ کی دست بوسی کرے تو بفتوائے دیوبندہ لعنتی ہو جاتا ہے، چنانچہ مبلغ اعظم مذہب دیوبندیہ لکھتا ہے،

" زندہ پیر کے ہاتھ کو بوسہ دے ۔۔۔۔۔۔۔ یہ سب افعال اس پیر کی عبادت ہو نگے ۔ اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت" ۔ (جواہر القرآن مصنفہ مولوی غلام خان، مناظر دیوبندیہ، صـ۷۱، سطر۱۹)

توجناب تھانوی وحاجی صاحب پر بھی یہ کفر بازی چلی یا نہ؟ فرمایئے کون کون لعنتی ہوگئے؟

دیوبندیوں کے بزرگوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت نہیں

فرمودند کہ امروز حق و علا بمحض عنایت خود بلا توسط احدی اختتام نسبت چشتیہ بما ارزانی داشت۔

(صراط مستقیم امام وبانی اول مذہب دیوبندیہ ص۱۶۶ سطر۱۷)

نوٹ :۔ جمیع اہل اسلام کا اتفاق ہے، کہ ہر شخص ہر کمال حاصل کرنے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کا محتاج ہے، مگر دیوبندی اس کے منکر اور واسطہ نبوت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

جو شخص دیوبندی مولوی کا مرید ہوجائے وہ قطعی جنتی ہوگیا۔

ازاں طرف حکم شد، کہ ہر کہ بردست تو بیعت خواہد کرد، گولکھوکھا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد۔

(صراط مستقیم، ص۱۶۵، سطر۷)۔

دیوبندی مولوی سب پاک ہیں

حضرت مولنا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی حالت اور جذبات کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں، چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج۶، ص۲۵۵، سطر۲۱)

دیوبندی پیر سب مریدوں کو بخشوالیگا

اگر پیر مرحوم ہوگا تو مرید کو جنت میں لے جائیگا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ا ص۲۸۵ سطر۹ وج ۴ ص۶۶ سطر۷)

دیوبندی مولوی بعد از موت بھی تصرف کرتے ہیں

ہم کو حق تعالےٰ نے مرنے کے بعد خلافت دیدی، میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ حق تعالےٰ نے افاضہ کا تصرف عطا فرمایا ہے۔

(افاضات الیومیہ، ج۴ ص۱۱۴ سطر ۱ و ج ۷، ص۳۰۸ سطر۳)۔

دیوبندی جو چاہیں ہوجاتا ہے

جو ان حضرات نے چاہا وہ ہوگیا۔

(افاضات الیومیہ ج۴، ص۴۶، سطر۵)۔

دل کے حالات کا علم

مولوی محمد یعقوب صاحب دل کے اندر جو جو رہوتے ہیں اُنسے خوب واقف تھے (ارواح ثلثہ ص۱۳۲)

دیوبندی بزرگ لوگوں کے دلوں کے حالات جانتے ہیں

ایک مرتبہ کیرانہ میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے پاس بیٹھے تھے، دل میں خیال کرنے لگے کہ معلوم نہیں کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ بڑا ہے یا حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت اس خطرہ پر مطلع ہوگئے، فرمایا کہ ایسا خیال بہت بری بات ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج۶، ص۱۷۵، سطر۶)

ہروقت مریدین کے حالات کی نگرانی

توجہ مطلوب صرف یہی ہے، کہ شیخ طالب کے حالات

کی نگرانی اور ان کے حالات کے اقتضا سے تعلیم کرتا رہے، سو ایسی توجہ ہمارے بزرگوں کی دائمی طور پر رہتی ہے
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صہ ۳۳ سطر ۱۲)

نوٹ:- کیوں صاحب اگر مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خداداد علم مبارک کا اعتقاد کریں تو مشرک قرار دیے جائیں، اب تھانوی صاحب تو پکے موحد رہے نہ!

دیوبندی مولوی کے ساتھ غلطی جمع ہو ہی نہیں سکتی

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یا دوسرے عارفین کے ذہن میں مقاصد پہلے آتے ہیں، اور مقدمات کی غلطی کا اثر مقاصد میں نہیں پہنچتا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صہ ۳۲۲ سطر ۱۹)

نبیوں کے ساتھ غلطی جمع ہو سکتی ہے

ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے، جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔ (معاذ اللہ)۔
(بوادر النوادر تھانوی، صہ ۱۶۷، سطر ۱۹)

دیوبندیہ کے پیر نے جہاز اٹھا لیا اور مافوق الاسباب غائبانہ امداد کر کے دیوبندیوں کو بچا لیا

ایک بار میرے بھتیجے حج کو آئے تھے، اگبوٹ تباہی میں آگیا، حالت مایوسی میں انہوں نے خواب دیکھا، کہ ایک طرف حاجی صاحب اور دوسری طرف حافظ جیو (حافظ ضامن) صاحب اگبوٹ کو شانہ دیئے ہوئے تباہی سے نکال رہے ہیں، صبح کو معلوم ہوا، کہ اگبوٹ دو دن کا راستہ طے کر کے صحیح و سلم کنارے پر لگ گیا۔
(امداد المشتاق، صہ ۱۲۱، سطر ۵)۔

۱ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے وہ جہاز کا اٹھا لینا۔ ..... ظاہر ہے کہ آپ کا کرامات عظیمہ کو نہ ماننا اقرب الی الشرک ہے۔
صہ ۱۲۱
(افاضات الیومیہ، تھانوی صاحب ج ۶، صہ ۲۷۳ سطر ۹ و امداد المشتاق

نوٹ:- اگر کوئی مسلمان حضور غوث پاک رضی کی یہ کرامت بیان کرے کہ آپ نے بڑھی کا بیڑا نکال دیا تو دیوبندیوں کی طرف سے شرک کے فتوے شروع ہو جاتے ہیں، مگر یہاں اعتقاد غائبانہ مدد کا بھی جائز، اور پھر حاجی صاحب کی کرامت کا منکر مشرک قرار دیدیا گیا، یعنی مسلمانوں کے بزرگوں کی کرامت کا اقرار شرک اور دیوبندیوں کی کرامت کا انکار شرک۔ (سبحان اللہ)۔

جھک کر سلام کرنا

بعض لوگ انہی اہل وطن میں سے ایسے بھی ہیں جو تحریکات کے زمانہ سے اختلاف رکھتے ہیں، مگر ہمیشہ سے جب ملتے ہیں، جھک کر سلام کرتے ہیں، میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔
(افاضات الیومیہ ج ۲، صہ ۲۸۴ سطر ۲)۔

نوٹ:- اگر کوئی مسلمان کسی ولی اللہ کو جھک کر سلام کرے تو دیوبندی اس پر شرک کا فتویٰ جڑ دیتے

ہیں، تو یہ دیوبندی اور اس پر شرک کرنے والے سب برادری مشرک ہوئی یا نہ؟

دیوبندی بزرگوں کی جگہ بابرکت اور نور ہے

جب حاجی صاحب صبح کو تشریف لے گئے تو میں نے اس جگہ بیٹھ کر ذکر کیا، جس جگہ حضرت ذکر کیا کرتے تھے، تو انوار معلوم ہوئے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، ص ۱۱۰، سطر ۸)۔

دیوبندی مولویوں کے انوار

مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نرالی شان تھی، چہرے سے انوار برستے تھے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۶۱، سطر ۱۱)۔

دیوبندی مولوی خاکی نہیں بلکہ نوری فرشتے ہیں

یعنی انسانیت سے بالا درجہ ان حضرت نانوتوی صاحب کا دیکھا وہ ایک مقرب فرشتہ تھا، جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا تھا۔ (ارواح ثلثہ ص ۲۵۸ سطر ۴ و ماہنامہ الصدیق ملتان، محرم ۱۳۷۵ھ)۔

نوٹ:۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے، کہ اگر کوئی مسلمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور کہے تو وہ مشرک وکافر ہوجاتا ہے، چنانچہ ریاست بہاولپور کے تمام دیوبندی مولویوں کی تصدیق سے شائع شدہ رسالہ "جو ہدیں صدی دا دگاڑ" کے یہ شعر ملاحظہ ہوں ؎

وگڑے نے لوک جہان دے — پئے نبی نور دا بنا وندے
جند نور دا نبی بندا نہ — اتو بشری کھول چڑھا وندے
سن کے عرب دیاں کافراں نے — طعنہ نبی نوں ماریا سی
جے نبی نور دا ہووے ناں منئے — تسیں بندے نظریں آوندے

تو تھانوی صاحب وغیرہ مولوی خلیل احمد و محمد قاسم کو انوار و فرشتہ کہنے سے کیا بنے؟ اور اگر کوئی مسلمان یہ کہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوری سید البشر ہیں، تو دیوبندی کہتے ہیں، کہ بشریت اور نور کیسے جمع ہوسکتے ہیں، تو معلوم ہوا، کہ ان کے نزدیک مولوی خلیل احمد صاحب و نانوتوی صاحب بشر نہیں تھے، بلکہ نوری تھے، اور جہاں حاجی صاحب بیٹھتے وہ جگہ تو مکمل نور بن چکی تھی، مگر نور خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نور کہنا دیوبندی دھرم میں شرک ہی رہا، دیوبندی بتائیں کہ محمد قاسم میں نور و بشریت کیسے جمع تھیں اور اس فرشتہ کی اولاد کیسے پیدا ہوئی؟

نابینا کو بینا کر دیا

ایک عورت اُن کی خدمت میں اپنے ایک بچے کو ساتھ لائی اُس کے مُنہ پر ہاتھ پھیر دیا اور آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ (ارواح ثلثہ ملخصًا ص ۲۲۵ و ص ۲۲۶)۔

دیوبندی مولوی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں

فرمایا کہ بھائی ہم تو قبر میں بس نماز پڑھا کرینگے۔ (ارواح ثلثہ ص ۳۵۶ سطر ۱۷)۔

نوٹ:۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ لوگ مر کر مٹی میں مل گئے ہوئے لکھتے ہیں، (دیکھو تقویۃ الایمان)

سب نور | جامع تھے کمالات کے ..... مردِ حقانی کی پیشانی کا نور۔ کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور
(افاضات الیومیہ، تھانوی ج ۵، صـ ۲۸۷، سطر ۴ و ۱۴)۔

لطافت ہی لطافت | حضرت اقدس (تھانوی) گویا بس سراپا لطافت ہی لطافت ہو گئے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صـ ۱۰۱، سطر ۱۹)۔

دیوبندی پیروں کو سجدہ کرنا ضروری ہے | یہ سب موقوف ہے، صحبت کامل پر، کسی کی جوتیاں سیدھی کرو، ڈنڈے کھاؤ، اس کے سامنے ناک رگڑو، اس سے حقیقت تک رسائی ہوتی ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ ۴۷۹، سطر ۱۶)

غیر اللہ کے سامنے ناک رگڑنے والے شیطان ہیں | اہل بدعت وجملہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کی ایسی مثال ہے، جیسے شیطان کی، ..... مقابر پر جا کر ناک رگڑتے ہیں، الخ۔
(مزید المجید تھانوی، صـ ۷۳، سطر ۱ و ۶)۔

نوٹ:۔ ان کے اس اپنے فتوے سے معلوم ہوا، کہ سب دیوبندی خود بھی شیطان ہیں، کیونکہ لوگ تو قبروں پر ناک رگڑنے کی وجہ سے شیطان بنے اور دیوبندی اپنے کاملوں کے سامنے ناک رگڑنے کی وجہ سے شیطان بنے یا نہ؟

غیر اللہ کو تعظیمی سجدہ کرنیوالے کو کچھ نہ کہو | ۱۔ نعم لا یلام علیهم لعدم اشتغالهم بالتحقیقات العلمیۃ۔ (بوادر النوادر، صـ ۱۳۷، سطر ۱)
۲۔ سجدہ کرنے والے پر بھی بوجہ لغزش کے ملامت نہ کریں گے۔ (بوادر النوادر، صـ ۱۳۷، سطر ۱۷)۔

نوٹ:۔ کیوں جناب! مسلمان تو کسی قبر کی صرف عزت کریں، تب بھی مشرک اور یہاں دیوبندی تھانہ کے آرڈر سے سجدۂ تعظیمی غیر اللہ پر عدم ملامت اور ناک رگڑنے کا بھی فرمان صادر ہو رہا ہے۔ حالانکہ علمائے اہل سنت وجماعت کے نزدیک سجدۂ تعظیمی غیر اللہ کو حرام ہے، اعلیحضرت بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب رح فرماتے ہیں۔
سجدۂ تحیہ حرام اور گناہ کبیرہ بالیقین۔ (الزبدۃ الزکیہ، صـ ۶، سطر ۱۳)

دیوبندیوں کا ناجائز بھی جائز | کسی خاص صورت میں کوئی ایسا فعل جو عام طور سے ناجائز سمجھا جاتا ہو، وہ جائز بھی ہوتا ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صـ ۳۱۶، سطر ۱۵)۔

نوٹ:۔ شریعت جو دیوبند کی ہوئی۔

دیوبندیوں کے عصا سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ | حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح طالب علموں کے مارتے وقت بڑی ظرافت سے کام لیتے تھے، فرمایا کرتے تھے، کہ اس عصا میں

یہ خاصیت ہے، کہ اس سے مُردے زندہ ہوتے ہیں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۱، صہ ۳۱۲، سطر ۵)۔

دیوبندیوں کو خدا اپنے ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے

روزے حضرت جل و علا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام و چیزہا ئے دیگر خواہم داد۔ الخ۔

(صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسمٰعیل صہ ۱۶۴، سطر ۱۹)۔

نوٹ:۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کہتے ہیں، کہ خدا نے ہمارے سید صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر سید صاحب سے دوستانہ باتیں کی، اب ایسا دعویٰ کرنے والے کے متعلق ائمہ اسلام کا فیصلہ کریجیے۔

حضرت قاضی عیاض رح فرماتے ہیں۔

من اعترف بالھیۃ اللہ تعالٰی ووحدانیتہ ولکنہ ادعی لہ ولدا او صاحبۃ نسذ الک کفر باجماع المسلمین وکذ الک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالٰی والعروج الیہ ومکالمتہ الخ (ملخصًا)۔

یعنی جو اللہ تعالٰی کی الوہیت و توحید کا تو قائل ہو، مگر اس کے لئے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع کافر ہے، اسی طرح جو اللہ تعالٰی کے ساتھ ہم نشینی، اس تک صعود، اس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو، پھر فرماتے ہیں، وکذ الک من ادعی منہم (الی قولہ) ویعانق الحور العین وھؤلاء کلھم کفار ومکذبون۔ للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم، الخ۔

(الشفا، صہ ۳۶۲ مصری)

یعنی جو شخص حور سے ملاقات کا دعویٰ کرے یہ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اور کافر ہیں، اب دیوبندی خود فیصلہ فرمالیں کہ ائمہ اسلام تو حور عین سے معانقہ کے دعویٰ کو ہی کفر بتاتے ہیں، مگر دیوبندیوں کے پیشوا خدا سے مصافحہ کے مدعی تو ان کا کیا حشر ہوا؟

دیوبندی اپنے پیروں سے غائبانہ امدادیں مانگتے ہیں

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ⁂ ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفٰی

تم مدد گار مدد امداد کو پھر خوف کیا ⁂ عشق کی پرسش کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شمائم امدادیہ، صہ ۱۶۵، سطر ۱۳)۔

دیوبند کے امام ابوحنیفہ بھی گنگوہی صاحب ہی ہیں

حضرت نانوتوی قدس سرہٗ حضرت گنگوہی کو ابوحنیفہ عصر فرمایا کرتے تھے، (فتاوٰی دیوبند ج ۱ صہ ۵ سطر ۱۴)

صدیق اکبر رض و عمر فاروق رض مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے ⁂ شہادت نے تہجد میں قدمبوسی کی گر ٹھانی

(مرثیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن، صدر دیوبند، صہ ۱۶، سطر ۱۱)

بانئ اسلام نبی بھی مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں۔

زباں پر اہل ہوا آتی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی (مرثیہ صہ ۶ سطر ۳)

خود خدا ہی دیوبندی بزرگوں کے لباس میں ہے۔

فرمایا مجھ کو کیا معلوم فاعل حقیقی خداوند کریم ہے، کیا عجب کہ صحیح ہو، دوسروں کے لباس میں آکر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے۔ (امداد المشتاق تھانوی، صہ ۱۲۱، سطر ۸)۔

شریعت دیوبندی مولویوں کے گھر کی ہے کہ جسے چاہیں بدعتی و کافر بنادیں اور جسے چاہیں مسلمان رہنے دیں

دیوبندیوں کا ناجائز کام بھی جائز ہو جاتا ہے۔

۱۔ ایسا فعل جو عام طور سے ناجائز سمجھا جاتا ہو، وہ جائز بھی ہوتا ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷، صہ ۳۱۶، سطر ۱۶)

۲۔ میں ایک مرتبہ میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا۔ ۔ ۔ ۔ شیخ غلام محی الدین نے مجھ سے دریافت کیا، کہ مولوی صاحب نوچندی میں جانا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ جو مقتدا بننے والا ہو اس کو جانا جائز ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سن کر وہ بہت ہنسے، کہ بھائی مولوی لوگ اگر گناہ بھی کریں تو اس کو دین بنا لیتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، صہ ۱۱۲ سطر ۷، وغیرہ)

نوٹ:۔ دیوبندیوں کے نزدیک کسی ولی کے عرس میں سودا خریدنے کے لئے بھی داخل ہونا حرام ہے، چنانچہ گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:۔

سوال:۔ پیران کلیر (شریف) وغیرہ میں واسطے سوداگری یا خریداری کے جانا درست ہے۔ یا نہیں، **الجواب:۔** درست نہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ج ۲، صہ ۱۲۳، سطر ۱۲)۔

مگر نوچندی میں جانا تھانوی صاحب کے لئے جائز ہے، یہ ہے شریعت دیوبندی، کہ مقتدا بننے والوں کے لئے بطور تجربہ سب حرام کاری، چوری، شراب وغیرہ سب جائز۔

بدعات دیوبندیہ

مسلمان اگر کوئی ایسا کام کریں جو قرون اولیٰ میں نہ تھا تو وہ بدعت ہوتا ہے۔

یہ مجلس (میلاد) بدعت ضلالہ ہے، ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عدم جواز کے لئے یہ دلیل بس ہے، کہ کسی نے قرون خیر میں اس کو نہیں کیا۔
(فتاوی رشیدیہ ج ۲، صہ ۱۴۵، سطر ۹)۔

دیوبندی اگر کوئی ایسا کام کریں جو قرون اولیٰ میں نہ تھا وہ بدعت نہیں ہوتا

ایک صاحب نے جو یہاں

نقشہ نظام الاوقات کا دیکھ کر گئے تھے۔ لکھا کہ تمہارا انضباطِ اوقات بدعت ہے، اس لئے کہ خیر القرون میں نہیں پایا جاتا۔ جواب یہ ہے کہ خیر القرون میں ہونے کی ضرورت اس وقت ہے جبکہ اس فعل کو من حیث العبادۃ کیا جاوے، اور اگر من حیث الانتظام کیا جاوے تو وہ بدعت نہیں۔

نوٹ:۔ اب غور فرمائیے کہ گنگوہی صاحب نے محفل میلاد شریف کو صرف اس لئے حرام فرما دیا کہ اس کی تعیّنات زمانہ خیر القرون میں نہ تھی، مگر تھانوی صاحب کی بدعت کے لئے خیر القرون میں اس کا ہونا ضروری نہیں، اب گیارھویں شریف کے دن کا تقرر وغیرہ سب من حیث الانتظام ہیں، اس کو کوئی بھی عبادت نہیں سمجھتا تو وہ کیسے بدعت ہوئے۔ (دیدہ باید)۔

دیوبندیوں کی بدعت بھی سنّت ہے

۱۔ بدعت کی حقیقت تو یہ ہے کہ اس کو دین سمجھ کر اختیار کرے، اگر معالجہ سمجھ کر اختیار کرے تو بدعت کیسے ہو سکتی ہے، پس ایک احداث للدّین ہے، اور ایک احداث فی الدّین ہے، احداث للدّین معنیً سنت ہے،

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۲۰۵ سطر ۱۹)۔

۲۔ چنانچہ تلفظ بنیۃ الصلوٰۃ کو سنت کہا گیا ہے ..... اور بدعت بھی کہا گیا ہے۔

(بوادر النوادر، ص ۴۷۸، سطر ۱۲)۔

نوٹ:۔ میلاد شریف قیام وسلام گیارھویں شریف وغیرہ امور حسنہ بھی تو احداث للدین ہیں، پھر ان پر گولہ باری کیوں؟

دیوبندیوں کو بدعت کرنا واجب ہے

نقد تکون واجبۃ کنصب الادلۃ علی اہل الفرق الضالۃ وتعلم النحو المفہم لکتاب وسنۃ ومندوبۃ کاحداث نحو رباط ومدرسۃ وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول۔ یعنی بدعت کبھی واجب ہوتی ہے، جیسے ادلّہ کا قیام اور نحو وغیرہ کی تعلیم، اور کبھی بدعت مستحب بھی ہوتی ہے، جیسے رباط و مدرسہ وغیرہ بنانا اور تمام نیک کام جو پہلے زمانہ میں نہ تھے،

(بوادر النوادر تھانوی، ص ۴۷۷، سطر ۱۶)۔

نوٹ:۔ کیوں جناب؟ میلاد شریف اور گیارھویں شریف ہی بُرا کام ہے، جسے ہر حال کفر کہا جاتا ہے، مسلمانو! غور کرو، کہ دیوبندی اپنے لئے سب بدعتیں جائز بھی اور واجب بھی بنا رہے ہیں، مگر مسلمانوں کو بات بات پر بدعتی و مشرک اور کافر کہہ رہے ہیں، گویا اسلام ان کے گھر کا ہی ساختہ ہے، جسے چاہیں جائز کریں، اور جسے چاہیں حرام بنا دیں۔

میں نے قائم مقام کر دیا

جیسے سفر میں قصر کی اصل علّت مشقت ہے، لیکن اس کی پہچان اور اس کا معیار معلوم ہونا مشکل تھا، میں نے خصوصیت کی جان پہچان کو اس کا قائم مقام

کر دیا ہے۔ (الافاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۶، ص ۹۵، سطر ۱۵)

نوٹ:۔ کیوں "حضرات" کیا شارع علیہ السلام نے ہدیے کے بارے میں خصوصیت کی جان پہچان کو قبول ہدیہ کے لئے معیار مقرر فرمایا تھا؟ اگر نہیں تو کیا یہ مداخلت فی الدین نہیں؟

دیوبندیوں کا کلمہ

لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (رسالہ الامداد تھانوی، بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵)

دیوبندیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھانوی کا زیادہ اشتیاق ہے۔

احقر کو بفضلہ تعالیٰ کا خیال لگا رہتا ہے، اور ادھر کشش بھی رہتی ہے، اسی طرح جناب والا (تھانوی صاحب) کا لیکن نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا تو اکثر اوقات خیال نہیں رہتا اور نہ ادھر کشش ہی رہتی ہے۔ (بوادر النوادر تھانوی، ص ۴۶، سطر ۷)

نوٹ:۔ صاف معلوم ہوتا ہے، کہ دیوبندی مولوی اہل اسلام کے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی نہیں مانتے، بلکہ ان کا نبی اور رسول مولوی اشرف علی ہے۔

دیوبندیوں کا درود

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی۔ (رسالہ الامداد تھانوی، بابت صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵)

دیوبندیوں کا مدینہ تھانہ بھون

جیسا مدینہ شریف میں رہ کر بیل بچھیل والا نہیں رہ سکتا، اللہ کا شکر ہے، کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایسا ویسا یہاں کبھی نہیں رہ سکتا۔ (الافاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۲۷، سطر ۱)

باب دہم

دیوبندی مذہب کے اماموں و مولویوں کے دعوے

ظلّ علوم

بعض حقیقت شناسوں نے تو مولٰنا محمد قاسم صاحب کے علوم کو حضرت حاجی صاحب کے علوم کا ظل بتایا ہے۔ (الافاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۳۲۲، سطر ۲۰)

من کل الوجوہ کمال

جتنی خوبیاں کسی کلام میں ظاہری و باطنی ہو سکتی ہیں، من کل الوجوہ حضور (اشرف علی) کے مواعظ میں موجود ہوتی ہیں۔ (اشرف السوانح ص ۱، سطر ۱۷)

قبلہ و کعبہ

حضرت مولٰنا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی میرے استاد ہیں، قبلہ ہیں، کعبہ ہیں۔ (الافاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۲۵۲، سطر ۲۳)

بیعت کی برکت | میں نے اس (مرید کو) ڈانٹا کہ بیعت کے بعد تمہاری یہ حالت تو انہوں نے صاف کہا، کہ مجھے تم سے کبھی مناسبت نہیں ہوئی، اور بیعت تو اس امید پر کر لی تھی، کہ اس کی برکت سے تندرست ہو جاؤں گا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صفحہ ۴۲، سطر ۲)۔

جامع کمالات و بے نظیر | ۱- حضرت مولٰنا گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمام کمالات کے جامع تھے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، صفحہ ۴۸۸، سطر ۴)۔
۲- اپنے بزرگ بحمد اللہ بے نظیر جامع کمالات تھے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صفحہ ۴۳۴، سطر ۱۴)۔

لٹھ پیر | اس چودھویں صدی میں ایسے پیر کی ضرورت تھی، جیسا کہ میں (اشرف علی) ہوں، لٹھ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صفحہ ۵۵۲، سطر ۸، و صفحہ ۳ سطر ۱۱)۔

مدد ہی تو کر رہا ہوں | میں نے لکھ دیا ہے، کہ دیر جو کر رہا ہوں مدد ہی تو کر رہا ہوں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صفحہ ۵۶۰، سطر ۶)۔

اشرف علی کو پیٹھ نہ کرو | بعض لوگ مل کر جاتے وقت پچھلے پاؤں چلتے ہیں، یہ گراں گزرتا ہے، کسی قدر ترچھا ہو جانا مضائقہ نہیں۔ (اشرف المعمولات، صفحہ ۳۴، سطر ۷)۔

علم غیب | میں نے ذوقیات اور کشفیات کو حسیات بنا دیا ہے، ان وجدانیات میں لوگ جن چیزوں پر ایمان بالغیب لاتے تھے، اب وہ چیزیں کھلی آنکھوں نظر آتی ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، صفحہ ۳، سطر ۱۲)۔

ندامت ضروری | میرے یہاں کا معیار صرف یہ ہے، کہ مجھ کو معلوم ہو جائے، کہ یہ اپنی غلطی پر دل سے نادم ہے، اور یہ بات اس شخص کے اعلان کر دینے سے بخوبی معلوم ہو جاتی ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صفحہ ۶، سطر ۱۲)۔

ناک رگڑو | یہ سب موقوف ہے صحبت کامل پر، کسی کی جوتیاں سیدھی کرو، ڈنڈے کھاؤ، اس کے سامنے ناک رگڑو، اس سے حقیقت تک رسائی ہوتی ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صفحہ ۴۹، سطر ۱۶)

انوار | مولٰنا خلیل احمد صاحب کی نرالی شان تھی، چہرے سے انوار برستے تھے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، صفحہ ۶۱، سطر ۱۱)

علوم انبیاء | صحبت کامل کے بعد یہ شان ہو جاتی ہے ؎
بینی اندر خود علوم انبیا بے کتاب و بے معید و اوستا
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صفحہ ۷۹، سطر ۱۳)۔

تصرف بعد از موت | حضرت مولٰنا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طریقت بھی عجیب البیلی تھی۔۔۔۔ میرے

ایک دوست نے ایک مرتبہ حضرت کو بعد وفات خواب میں دیکھا، دو باتیں فرماویں، ایک یہ کہ ہم کو تو حق تعالیٰ نے مرنے کے بعد خلافت دیدی، میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ حق تعالیٰ نے افاضہ کا تصرف عنایت فرمایا ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۱۱۴، سطر ۱)

انسان بننا ہو تو یہاں آجاؤ

یہ یہاں آدمیت، انسانیت سکھائی جاتی ہے، اگر ولی بننا، بزرگ بننا، قطب بننا، غوث بننا ہو، تو اور جگہ جاؤ انسان بننا، آدمی بننا ہو، تو یہاں پر آئے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۱۵۸، سطر ۵)

میں نے طریق زندہ کر دیا

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، کہ سلف کا طریق میرے ہاتھوں زندہ ہو گیا۔

(افاضات الیومیہ ج ۶، ص ۲۱۲، سطر ۲۲)

ایک ہی مجلس میں ولی و قدمبوسی

ع۱۔ میں ایک ہی مجلس میں طالب کو خدا تک پہنچا دیتا ہوں (افاضات الیومیہ حصہ ۱، ص ۱۱۴) ع۲ مولوی محمد قاسم کے قدم چوم لئے۔ (ارواح ثلثہ ص ۲۷۵ سطر ۱۸)۔

مجھ سے دعا کرالو میں اللہ والا ہوں

میرے دو کام ہیں، ایک دعا کرالو چاہے وہ دنیا ہی کے لئے سہی، وہ بھی عبادت ہے، دوسرا اللہ کا نام پوچھ لو، فرمایا کہ اتنا تو یہ لوگ بھی سمجھتے ہیں، کہ ان کو تجربہ نہیں، مگر پھر ایسی بات پوچھنے کی کیا وجہ یوں سمجھتے ہیں، کہ اللہ والوں سے اس لئے پوچھ کر کرنا چاہیئے، الخ۔

(افاضات الیومیہ ج ۱، ص ۱۹۲، سطر ۲۱)

ہم سے تبرک بنوالو

ایک مولوی صاحب نے اپنی تسبیح حضرت والا کے سامنے پیش کر کے عرض کیا کہ حضرت اس پر پڑھ دیجئے گا برکت کے لئے، اور ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کیا کہ یہ بہت ہی سہل طریق ہے، تبرک بنانے کا، فرمایا کہ واقعی بہت اچھی تدبیر ہے۔ . . . . عرب کا طریق نہایت ہی پسندیدہ ہے، کہ اپنی چیز کو تبرک بنوالیا جاوے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۱، ص ۶۹، سطر ۱ و ۲)

یہاں مردے بھی منتظم ہیں

آج معلوم ہوا، کہ یہاں زندہ ہی منتظم نہیں، مردے بھی منتظم ہیں۔

افاضات الیومیہ: ج ۲، ص ۴۶، سطر ۱۶)

فراست سے علم غیب

ایک شخص حضرت گنگوہی رحمہ کے پاس آیا، بیعت کی درخواست کی، حضرت نے انکار فرمادیا، بیحد اصرار کیا، رویا پیٹا، مگر حضرت انکار ہی فرماتے رہے بعد میں معلوم ہوا، کہ خفیہ پولیس کا افسر تھا، یہ حضرت کی فراست تھی، اور فراست صادقہ یہ کشف سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے . . . . . . دو شخص آدھی رات کے قریب آپ کی خدمت میں آئے، کہ یہ روپیہ ہے، اس کو مجاہدین سرحد کے پاس پہنچا دیجئے، حضرت نے فرمایا کہ نکالو ان بیہودوں کو، بعد میں معلوم ہوا، کہ وہ دو افسر انگریز تھے، امتحان کرنے آئے تھے، کہ ان کا کچھ تعلق ان مجاہدین سے ہے یا نہیں، حضرت کی ہر بات میں ایک عجیب نور ہوتا تھا۔

(افاضات الیومیہ، ج ۵، ص ۳۷۸، سطر ۱۸)

زندگی بعد از موت دخاکِ شفا

رفیع الدین صاحب نے فرمایا کہ مولانا نانوتوی (بعد از موت) جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ (ملخصاً ارواح ثلٰثہ صفحہ ۲۶۱ سطر ۳) ۔ مولانا محمد یعقوب کی قبر سے مٹی لیجا کر باندھ لینا اسے بھی (بخار سے) آرام

صدیوں سے مجھ جیسا کوئی عالم ہوا ہی نہیں

میں کبھی وعظ میں لطائف اور نکات بیان کرتا ہوں، تو صاف کہدیتا ہوں، کہ یہ نکتہ ہے ۔ اور بعضے علوم بھی اللہ تعالٰے نے ایسے عنایت کئے ہیں، کہ شاید صدیوں سے کسی کو نہ عنایت ہوئے ہوں ۔

(افاضات الیومیہ، ج ۷، صہ ۵۵ سطر ۳)

زنا و بیعت

ایک صاحب کا خط آیا ہے، اپنے ایک دوست کے متعلق لکھا ہے، کہ باوجودیکہ ان کو زنا سے نفرت ہے، اور ہر ممکن ذریعہ سے بچنے کا طریق اختیار کر چکے، مگر اس وقت تک نہیں رُک سکے، اب ان کو اس کی فکر ہے، کہ پہلی بیعت باقی رہی یا تجدید بیعت کی ضرورت ہے، اب اگر لکھتا ہوں کہ بیعت باقی ہے تو جرأت بڑھتی ہے، اگر لکھتا ہوں کہ باقی نہیں رہی تو غلط ہے ۔

(افاضات الیومیہ، ج ۶، صہ ۳۰۶، سطر ۸)

خدا کا یاد کرنا بھی ہماری رضا پر موقوف ہے

ایک ذاکر نے حضرت سے عرض کیا، کہ میں نے طائف میں چلہ کیا، اور سوا لاکھ اسم ذات روزانہ پڑھا۔ مگر نفع نہیں ہوا، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ناراض ہیں، فرمایا اگر میں ناراض ہوتا، تو تم کو سوا لاکھ اسم ذات روزانہ کی توفیق ہی نہ ہوتی ۔

(افاضات الیومیہ، ج ۲، صہ ۱۷۵، سطر ۱)

مربی کا نورِ بصیرت

مربی قرائن سے یا نور بصیرت سے معلوم کر لیتا ہے، کہ اس نے اہتمام کیا تھا، پھر بھی غلطی ہو گئی ۔

(افاضات الیومیہ، ج ۲، صہ ۷۹، سطر ۲۱)

بیعت کرنے کی حرص

بعض لوگ میرے پاس ایسے آتے ہیں، کہ ان کو دیکھ کر انشراح ہو جاتا ہے، اور یہ جی چاہتا ہے کہ یہ مجھ سے درخواست بیعت کریں ۔

(مزید المجید ملفوظات تھانوی، صہ ۵۰، سطر ۱۸)

میرے قلم سے نکل گیا وہ ہو کر رہا

ایک صاحب کے خط کے جواب میں جن پر فوجداری مقدمہ تھا، محض تو کل پر میرے قلم سے نکل گیا کہ انشاء اللہ کچھ نہ ہو گا، وہ اتفاقاً اس مقدمے سے بری ہو گئے ۔

(افاضات الیومیہ، ج ۱، صہ ۱۸۱، سطر ۲)

جو کہتے ہیں وہی ہو جاتا ہے

بعض حضرات جنکا مجھ سے بے تکلفی کا تعلق ہے، ان سے معلوم ہوا، کہ عوام کا یہ عقیدہ ہے، کہ یہ (تھانوی صاحب) جو کہتے ہیں وہی ہو جاتا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے عرض کیا، کہ حضرت یہی عقیدہ ہمارا بھی ہے ۔ (افاضات الیومیہ، ج ۱، صہ ۱۶۳، سطر ۲)

سارے حالات نظر آتے ہیں

جمشید تو وہ تھے اور جام جمشید میرے پاس تھا، جس میں سارے حالات

نظر آجاتے تھے۔　(افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۱۵، سطر ۱۴)

خطراتِ قلب پر اطلاع | حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے پاس بیٹھے ہوئے تھے، دل میں خیال کرنے لگے، کہ معلوم نہیں، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ بڑا ہے، یا حافظ ضامن صاحبؒ کا، حضرت اس خطرہ پر مطلع ہوئے، فرمایا کہ ایسا خیال بری بات ہے، تمہیں اس سے کیا مطلب، کہ کون بڑا ہے اور کون چھوٹا۔

(افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۱۷۲، سطر ۷)

دل کی بات پہچان لی | مولانا فخر الحسن صاحبؒ فرماتے تھے، کہ میں مکہ معظمہ میں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا، کوئی معتقد اُن کی تعریف کر رہا تھا، اور وہ خوش ہو رہے تھے، میرے دل میں اعتراض پیدا ہوا، کہ اپنی مدح سے اتنے خوش ہو رہے ہیں، بس اس خیال کا آنا تھا، کہ میری طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں مدح سے خوش نہیں ہو رہا ہوں، بلکہ اپنے صانع کی مدح سے خوش ہو رہا ہوں، کہ اسی نے تو مجھے ایسا بنایا۔　(افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۱۸۰، سطر ۱۱)

ہمارے مولوی عالم پاک ہیں | حضرت مولانا دیوبندی کی یہ حالت اور جذبات کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں، چہ نسبت خاک را با عالم پاک، اسی کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔ (افاضات الیومیہ، ج ۶، ص ۲۵۵، سطر ۲۱)

تصرف بعد از موت | انہوں نے مولانا گنگوہی کو بعد انتقال کے دیکھا، کہ فرما رہے ہیں، اللہ تعالٰی نے ہمیں تو وفات کے بعد خلافت دیدی ہے۔ اس کے معنی میں یہ سمجھا ہوں کہ چونکہ خلافت کی روح تصرف ہے، اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے، کہ مولانا کی روح کو اللہ تعالٰی نے تصرف کی قوت عطا فرما دی، کہ طالبین کی تربیت اور اصلاح میں معین ہو، (امدادی ہو)۔

(افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۳۰۸، سطر ۱)۔

ہماری کرامتیں انعام کے طور سوانح عمری میں درج کر لینا | جب میری سوانح عمری لکھی جا رہی تھی، .... بعض احباب نے کہا، کہ اگر ہم ان واقعات کو کرامت کے باب میں درج کر دیں، تو کیا حرج ہے، میں نے کہا، کہ چونکہ ایسے واقعات کے اندر مجھ کو دوسرا بھی احتمال ہوتا ہے، اس لئے میں ایسے واقعات کو بھی کرامت کے عنوان درج کرانا نہیں چاہتا، البتہ تمہارا دل چاہے، تو ایسے واقعات کو سوانح میں انعامات الٰہیہ کے عنوان کے تحت درج کر سکتے ہو۔

(افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۴۹۳، سطر ۱۹)

دائمی توجہ | توجہ مطلوب صرف یہی ہے، کہ شیخ طالب کے حالات کی نگرانی اور ان حالات کے اقتضا سے تعلیم کرتا ہے، سو ایسی توجہ ہمارے بزرگوں کو دائمی طور پر ہوتی ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۳۳ سطر ۱۲)

یہاں کے بچے دوسرے مشائخ سے بھی افضل ہیں،

الحمدللہ، یہاں کے بچے اطفال ہیں، یعنی محض مبتدی ان میں جو دولت سمجھ کی اور نیک نیتی کی ہے، وہ اور جگہ کے بعض مشائخ کو بھی حاصل نہیں۔ (تو نتیجہ یہ نکلا کہ دوسرے مشائخ بدنیت ہیں اور دیوبندی سب نیک نیت ہیں۔ یہ ہے دیوبندیوں کا تکبر۔)

(افاضات الیومیہ، ج ۷، ص ۷، سطر ۳)

شیخ کے سامنے اپنی غلطی کی تاویل مت کرو

اگر مرید کو شیخ سے سچی محبت ہو، تو کبھی اس کے سامنے اپنی غلطی کی تاویلیں نہیں کر سکتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۳۳۶، سطر ۲۱)

فیض تمام عالم کو محیط ہے

شیخ تو وہ ہے، جس کا فیض سارے عالم کو محیط ہو۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۳۰۸، سطر ۹)

تھانوی کی موت کے وقت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم

عرض کیا، کہ حضور حضرت تھانوی کی اور کس قدر حیات ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ابھی ان سے ایک اور خاص کام لینا ہے، اس وقت تک حیات ہے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۱۰، ص ۱۵۵، سطر ۵)

لوگ مجھے جھک کر سلام کرتے ہیں تو میں شکر ادا کرتا ہوں۔

بعض لوگ انہی اہل وطن سے ایسے بھی ہیں، جو تحریکات کے زمانہ سے اختلاف رکھتے ہیں، مگر ہمیشہ سے جب ملتے ہیں، جھک کر سلام کرتے ہیں، میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، (کیا یہ جبیں نیاز کو اشرف علی کے سامنے جھکانا جائز ہے، پھر اس پر شکر کے کیا معنیٰ؟ (مؤلف)۔

(افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۲۸۴، سطر ۶)۔

بس اپنے ہی بزرگوں سے محبت رکھنے کا اہتمام

اپنے بزرگوں کا محبت رکھنا، خوش رہنا خدا کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کا ہر شخص کو اہتمام کرنا چاہیے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۲۲، سطر ۲۱)

آیت یریدون لیطفؤا نور اللہ سے مراد اشرف علی ہے۔

اب بحمداللہ دو آنکھیں کھلی ہیں، گو اب بھی بہت لوگ آنکھ کھول کر پھر بند کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مگر انشاء اللہ اب کھل ہی کر رہیں گے۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۵ یہ نور تمام ہی ہو کر رہیگا۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۶۵۳، سطر ۱۲)

نورٌ علیٰ نور

ایسے لوگوں کے لئے جی چاہتا ہے، کہ کچھ ذوق طریق کا بھی ہو جائے، تو نورٌ علیٰ نور ہو جائے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۲۶۶، سطر ۳)

لوحِ محفوظ پر نظر | واطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کند الخ۔ (صراط مستقیم، مجتبائی، صـ۱۱۷، سطر۸)
(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلی علم پر چراغ پا ہونے والے بتائیں کہ لوحِ محفوظ میں کلی علم ہے یا نہیں؟ تو کیا یہاں شرک نہیں)؟

کشفِ غیب | اب تو سب مسلمانوں سے حسنِ ظن ہے، اور اسوقت دوسروں کا غیب بھی منکشف ہوتا۔
(افاضات الیومیہ، ج ۳، صـ۳۶۵، سطر۲۰)

دستگیری | حضرت خدا کے واسطے میری دستگیری کیجئے۔ الخ (افاضات الیومیہ، ج ۷، صـ۱۶۹، سطر۱۵)
نوٹ:۔ تو تھانوی صاحب دیوبندیوں کے دستگیر ہوئے، الخ۔

اقرارِ حصولِ نبوّت و رسالت کیلئے دیوبندیہ کے امام کے تدریجی اقدامات

ہم امام غزالی سے اکمل ہیں | میرے پاس اس کی سند متصل ہے، کہ مولٰنا مظفر حسین صاحب ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت فرمایا کرتے تھے، کہ حاجی صاحب اس وقت کے بزرگوں میں سے نہیں ہیں، بلکہ پہلے بزرگوں میں سے ہیں...... اور اس وقت کے بعض محققین کی بھی تحقیقات دیکھ لی جاویں، معلوم ہو جائے گا کہ اب بھی رازی اور غزالی بلکہ اُن سے بھی اکمل موجود ہیں۔
(افاضات الیومیہ، ج ۴، صـ۱۱۵، سطر۹)

غزالی سے بڑھ کر | یہ واقعہ ہے، چنانچہ ہمارے حضرات رازی و غزالی سے کسی طرح کم نہ تھے، بلکہ بعض امور میں اُن سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔
(افاضات الیومیہ، ج ۷، صـ۱۴۹، سطر۱۷)

مجدّد ہونے کا احتمال | ۱۔ ایک شخص نے لکھا تھا، کہ میں نے سنا ہے، کہ آپ مجدّد ہیں، کیا یہ صحیح ہے، اب اگر کوئی اور ہوتا تو لکھتا کہ ہوں، یا نہیں، مگر میں نے لکھا، کہ عدم کی تو کوئی دلیل نہیں، اور احتمال مجھے بھی ہے۔
۲۔ عرض کیا، کہ حضرت مجدّدِ وقت ہیں، فرمایا کہ چونکہ نفی کی بھی کوئی دلیل نہیں، اس لیے اس کا احتمال مجھ کو بھی ہے۔
(افاضات الیومیہ، ج ۱، صـ۱۲۸، سطر۱۶)

کارِ تجدید | طریق بالکل مردہ ہو چکا تھا، لوگ بے حد غلطیوں میں مبتلا تھے، بحمد اللہ اب سو برس تک تو تجدید کی ضرورت نہیں رہی، اگر غلط ہو جائے گا تو پھر کوئی اللہ کا بندہ پیدا ہو جائیگا، ہر صدی پر ضرورت ہوتی ہے تجدید کی۔
(افاضات الیومیہ، ج ۳، صـ۲۱۶، سطر۱۶)

دیوبندیوں پر علوم نبوت و وحی

مولانا محمد قاسم صاحب نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر پورا نہیں ہوتا، شروع کرتے ہی قلب پر ثقل ہو جاتا ہے، زبان بند ہو جاتی ہے، فرمایا کہ یہ ثقل وہ ثقل ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت ہوتا تھا، آپ پر علوم نبوت فائض ہوتے ہیں، کیا عجیب اور غامض تحقیق ہے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۱۶۸، سطر ۱)۔

نبیوں سے مشترک ایک شخص نے مولانا محمد یعقوب صاحب سے اپنا کشف بیان کیا تھا، کہ مجھ کو مکشوف ہوا، کہ میں اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مساوی درجہ میں ہیں، حالانکہ یہ ممتنع شرعی ہے، کہ غیر نبی درجہ میں نبی کے برابر ہو جائے، اس لئے اس نے اپنا یہ کشف مولانا محمد یعقوب صاحب (صدر دیوبند) سے عرض کیا، تو مولانا نے ارشاد فرمایا، کہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں۔ (افات الیومیہ، ج ۷، ص ۱۶۴، سطر ۱)

نبیوں کے برابر ان صاحب نے پرچہ پیش کیا، اس میں لکھا تھا، کہ میں سلام سے محروم رہا، اور یہ بھی لکھا تھا، کہ میں آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

(امزید المجید، تھانوی، ص ۱۵، سطر ۱۹ و اشرف المعمولات صفحہ ۵ سطر ۱۶)

نبیوں سے افضل انبیا اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں،

(تحذیر الناس مصنفہ محمد قاسم نانوتوی، بانی دیوبند، ص ۴، سطر ۲۱، مطبوعہ دیوبند)

درود و سلام ایک صاحب نمودار ہوئے، کہ دونوں ساقیں نصف نصف کے قریب کھلی ہوئی ہیں، معاً نمودار ہونے کے میرے دل میں از خود یہ خیال آیا، کہ یہ حضور اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ وسلم ہیں، آپ کے قدمین شریفین کو بوسہ دو، اور پھر ایسا موقعہ میسر نہ ہوگا۔ میں نے اسی وقت ہاتھ سے جھاڑو رکھ کر فوراً آپ کے قدمین شریفین کو بوسہ دیا اور صلوٰۃ وسلام آپ پر اس طرح سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ والصلوٰۃ والسلام علیکم یا نبی اللہ .... اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وسلم دو زانوں (اکڑوں) بیٹھے ہوئے معلوم ہوئے، اور یہ معلوم ہوا، کہ یہ تو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ہیں۔

(اصدق الرؤیا، ص ۱۵، سطر ۱۲ وغیرہ)۔

اشرف علی کا اپنے لئے اقرار حصول نبوت و رسالت

دیوبندیوں کا کلمہ لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنا متبع سنت ہونے کی نشانی ہے۔

سوال مرید میں نے رسالہ حسن العزیز کو اٹھاکر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا، کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں، کہ کلمہ شریف لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں، لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل میں خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی، کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل میں تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی، تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے، اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی، کہ کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی، زمین پر گر گیا، اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری، اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا، کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا، لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی، وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا، لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا، لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا، تو اس بات کا ارادہ ہوا، کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے، اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا، اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں، لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں، اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں، اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا، تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی، خوب رویا، اور بھی بہت سے وجوہات ہیں، جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں، کہاں تک عرض کروں۔

جواب اشرف علی اس واقعہ میں تسلی تھی، کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالےٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال سنہ تیرہ سو پینتیس ہجری (۱۳۳۵ھ)۔

(مندرجہ رسالہ الامداد اشرف علی تھانوی بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵، سطر ۱ وغیرہ)

نوٹ:۔ کلمہ لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور درود اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرف علی کے جواب میں اشرف علی کا اپنے مرید کو یہ تسلی دینا کہ جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو، وہ اللہ کے فضل سے سنت کا تابعدار ہے، اس سے اس کلمہ کفریہ پر اشرف علی کا راضی ہونا واضح ہے، اور

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی مذہب ہے، کہ سنت کی پیروی سے ہر شخص نبی بن سکتا ہے، واضح رہے، کہ رسالہ الامداد کا اصلی نسخہ راولپنڈی میں حضرت مولانا سید عارف اللہ شاہ صاحب میرٹھی خطیب جامع مسجد کے پاس موجود ہے اور بندہ نے یہ ساری عبادت خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس رسالہ سے نقل کی ہے، اور یہ حوالہ دیوبندیوں کی دوسری کتابوں مثلاً سیف یمانی وغیرہ میں بھی موجود ہے، اور یہ رسالہ الامداد خود مولوی اشرف علی صاحب کی لکھی ہو اور طبع کرایا ہوا ہے۔

مولوی اشرفعلی صاحب کے اقرار نبوت سے خود دیوبندیوں کی پریشانی

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے مرید کی زبانی جب اپنی نبوت اور رسالت کا معاملہ سن کر اس کی صحت کی تصدیق کی اور اپنی نبوت کے کلمے پر رضامندی ظاہر کی، تو تمام عالم اسلام میں اشرف علی کے متعلق نفرت اور تردید کی آواز بلند ہوئی اور عرب و عجم، ترک و مصر کے تمام مسلمانوں نے اشرف علی کے اس کردار کو از حد معیوب دیکھا اور مسلمانوں کو اشرفعلی کے خطرناک نظریات سے بچنے کا اعلان کیا، تو یہ احساس صرف عالم اسلام کو ہی نہیں، بلکہ دیوبندیوں کے بعض سرکردہ رہبروں کو بھی اشرف علی کے اس نازیبا کردار سے سخت تشویش لاحق ہو گئی تھی، چنانچہ دیوبندیوں کے امام خلیل احمد سہارنپوری نے اشرف علی سے مطالبہ بھی کیا، کہ آپ اس اقرار نبوت کے الفاظ واپس لے لیں، مگر اشرف علی صاحب کو چونکہ اپنے وقار کا خطرہ تھا، اور وہ اپنے آپ کو نبوت کا حامل سمجھتا تھا، اس لئے اس کی تردید سے انکار کر دیا، اشرف علی کے معمولات میں یہ معاملہ بایں الفاظ درج ہے۔

> اس سال حضرت اقدس سیدی حکیم الامت دامت برکاتہم پر ایک شخص کے خواب کی وجہ سے عوام کالانعام نے زبان طعن بہت کچھ دراز کر رکھی تھی، اخبارات میں بھی اس کا بہت کچھ شور و غوغا رہا...... بہر حال جب جلسہ مذکور میں حضرت حکیم الامت تشریف لے گئے، اور آپ کا بیان ہونا قرار پایا تو بیان سے پہلے سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم نے مولانا سے فرمایا کہ اس وقت بہت بڑا مجمع موجود ہے، اگر اس واقعہ خواب کے متعلق کچھ بیان کر دیا جائے، تو اچھا ہے، تاکہ عوام کے شکوک رفع ہو جائیں حضرت حکیم الامت نے فرمایا، کہ مجھے تو اس کے متعلق بیان کرنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے، کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہوا، کہ میں اپنا تبریہ کروں ...... حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب نے فرمایا کہ اچھا، اگر آپ اپنی زبان سے تبریہ نہیں کرتے، تو ہم میں سے کوئی اس کے متعلق کچھ بیان کر دے، حضرت حکیم الامت نے فرمایا، کہ اگر ایسا ہوا، تو میں جلسہ سے اُٹھ کر چلا جاؤں گا۔
>
> (اشرف المعمولات، الملفوظات تھانوی، مطبوعہ تھانہ بھون، ص۳ سطر۱۲)

ناظرین انصاف فرماویں، کہ مولوی خلیل احمد صاحب کو تو یہ امر از حد محسوس ہو رہا ہے، کہ عوام دیوبندیوں میں

مولوی اشرف علی صاحب کی نبوت کے شکوک پیدا ہو رہے ہیں، یعنی دیوبندی مولوی اشرف علی صاحب کو نبی ماننے والے ہیں، اس خطرہ کو دور کیا جاوے، مگر تھانوی صاحب کو نبوت کا ایسا چسکہ ہے، کہ اس نے اپنے اقرار رسالت و نبوت کی تردید سے بالکل انکار کر دیا۔

دیوبندی عذر | دیوبندی کہتے ہیں، کہ تھانوی صاحب نے "دعوائے نبوت" کا کئی دفعہ انکار کیا ہے تو پھر آپ پر کیا جرم ہے، کیونکہ جب کوئی شخص دعوائے نبوت کی تردید کر دیتا ہے، تو پھر وہ اپنی نبوت کا کیسے معتقد ہو سکتا ہے۔

اسلامی جواب | ہم کہتے ہیں، کہ مولوی اشرف علی صاحب کا دعوائے نبوت کی تردید کرنا اس کی صفائی کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی، دیکھو چودھویں صدی کا دجّال کذاب غلام احمد قادیانی بھی باوجود مدعی نبوت ہونے کے محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے دعوائے نبوت سے انکار کرتا رہا، تو کیا آپ مرزا کی اس فریب کاری کو مان کر مرزا غلام احمد کو بھی بری الذمہ قرار دیدو گے۔ دیکھو غلام احمد لکھتا ہے:-

"میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب و کافر جانتا ہوں۔ (اشتہار، اکتوبر ۱۹۱۸ء)۔

پھر وہ لکھتا ہے:-

"میں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

(آسمانی فیصلہ، ص۳)۔

حالانکہ یہ مرزا کی صرف دھوکہ دہی اور نری مکاری ہے، کہ وہ جان بچانے کے لئے دورنگی چال چلتا ہے، ورنہ وہ یقیناً مدعی نبوت کذاب ہے، اور پھر تھانوی صاحب کے واقعہ کے جواب میں تھانوی صاحب کے یہ الفاظ:-

جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، (یعنی جس اشرف علی کو تم رسول اللہ سمجھتے ہو) وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے)۔

بعینہٖ مرزا صاحب کے اس نظریئے سے ملتے جلتے ہیں، کہ

"محدثیت کو اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے تو کیا اس سے دعوائے نبوت لازم آگیا"۔ (ازالہ اوہام، ص۴۲۲)

یعنی جس طرح تھانوی صاحب اتباع سنت کے پردے میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کو جائز قرار دیتے ہیں، اسی طرح مرزا صاحب بھی اتباع سنت سے نبوت کی چادر پہنائے جانے اور محدثیت کے پردے میں اپنی نبوت کو جائز قرار دیتے ہیں، تو صاف معلوم ہوا کہ اس نظریہ میں مرزا صاحب اور تھانوی صاحب بالکل ایک دوسرے کے دوش بدوش ہیں، حالانکہ اہل اسلام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے، کہ گو کوئی غیر نبی دعوائے نبوت کا انکار بھی کرے مگر وہ اپنے لئے رسول اللہ کے الفاظ کو جائز سمجھے تو وہ یقیناً گمراہ ہے۔

کلمہ لاالٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ کے کفر یا اسلام ہونے کے متعلق دیوبندیوں کی سخت الجھن

متقدمین دیوبندیوں کی تین پارٹیاں

تھانوی صاحب کے مرید نے خواب میں بھی اور جاگتے بھی تھانوی صاحب کو رسول اللہ اور نبی اللہ کہا، اور جب اس مرید نے اس معاملہ کی تحریری خبر تھانوی صاحب کو دی، تو تھانوی صاحب نے اُسے خوشی سے قبول کیا۔ اور قائل کو ہرگز نہ غلط کار بنایا اور نہ اُسے تنبیہہ کی کہ وہ اس کفر سے توبہ کرے، بلکہ اس کلمۂ کفریہ کو اپنے متبع سنت ہونے کی نشانی بنایا، اور اس کو تسلی دیدی، کہ یہ تو آپ پر اور مجھ پر خدا کا بڑا افضل ہے، کہ تم مجھے رسول اللہ و نبی اللہ کہتے ہو، اور پھر عالم اسلام سے بار بار اس اقرار نبوت سے رجوع کرنے کے مطالبات ہوتے، مگر پھر بھی تھانوی صاحب اس کفر کی صحت پر اڑے رہے، اور اسی حالت میں چل بسے۔ مگر تھانوی صاحب اپنے متقدمین دیوبندیوں کو سخت مصیبت میں مبتلا کر گئے۔ اور جب عالم اسلام نے دیوبندیو کو اس کلمہ سے بیزاری ظاہر کرنے کے مطالبات کئے، تو جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کے بعد مرزائیوں کی تین پارٹیاں بن گئی تھیں، ایک ۱ وہابی، دوسری لاہوری، تیسری قادیانی۔

مرزا غلام احمد کے دعوائے نبوت کے بعد مرزائیوں کی تین پارٹیاں

۱ وہابی مرزائی

یہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی وغیرہ مقلد وہابیوں کی جماعت تھی، جو بڑی مدت تک مرزائی رہے، اور محمد حسین بٹالوی صاحب وغیرہ مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقد رہ کر اس کی کتابوں کی تعریفیں کرتے رہے، چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ابتدائی مرزائی رہنا اس کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔

مؤلف براہین احمدیہ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں، ہمارے معاصرین سے ایسے کم نکلیں گے، مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہی نہیں، بلکہ اوائل عمر میں ہمارے ہم مکتب بھی رہے ہیں۔ (اشاعۃ السنۃ مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی جلد ۷، نمبر ۶)۔

اور مولوی محمد حسین صاحب لکھتے ہیں:۔

اب ہم اس (براہین احمدیہ) پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں، ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے، جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی، اور آئندہ کی خبر نہیں، لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً، اور اس (براہین احمدیہ) کا مؤلف

(مرزا غلام احمد قادیانی) بھی اسلام کی جانی مالی، قلمی ولسانی، حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں کم پائی گئی ہے۔ (اشاعۃ السنہ، ج ۷، ص ۹)۔

اور پھر لطف یہ ہے، کہ دیوبندیوں وہابیوں کو بھی یہ تسلیم ہے، کہ مولوی ثناء اللہ و محمد حسین وہابی ابتداءً مرزا غلام احمد کے مشن کے مکمل حامی تھے، چنانچہ مولوی محمد میاں صاحب دیوبندی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے ہند مودودی دیوبندی پارٹی کا رد کرتا ہوا لکھتا ہے۔

ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے، کہ مرزا غلام احمد پنجابی نے مذاہب باطلہ کی تردید کے نام پر کتابیں تصنیف کرنی اور تجارتی فوائد حاصل کرنے شروع کئے، مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم ان کے لئے دہنا اور بایاں بازو تھے۔ (ردہ ضروری مسئلے مصنفہ محمد میاں دیوبندی مطبوعہ دیوبند ص ۳۳ سطر ۱۳)

تو معلوم ہوا، کہ مسلمانوں کو مرزا صاحب کی طرف مائل کرنے والی اور ابتداءِ مرزائیت کا سنگ بنیاد رکھنے والی یہی ثناء اللہ و محمد حسین کی وہابی پارٹی تھی، اور جب غلام احمد نے نبوت کے دعوے شروع کر دئے تو گو ثناء اللہ و محمد حسین تو مرزا صاحب سے کنارہ کش ہو گئے، اور اس پر کفر کا فتویٰ دیا، مگر بہت سے وہابی مرزائیت سے واپس نہ ہوئے، اور انہوں نے کہا، کہ یہی ہمارے پیشوا ثناء اللہ صاحب وغیرہ تو کل تک مرزا صاحب کے ثنا خواں اور اس کا دہنا اور بایاں بازو تھے، اور آج اس کو ہی کافر کہہ رہے ہیں، یہ محض اپنے حلوے مانڈے بحال رکھنے کے لئے دوکانداری ہے، یہ مولوی لوگ ویسے ہی لوگوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں، جس طرح کہ سب سے اوّل دیوبندی ہی مودودی صاحب کی جماعتِ اسلامی میں شامل ہوئے، اور اس کا سنگِ بنیاد رکھا، مگر وہی دیوبندی آج مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کو مرزائیت سے بھی بدتر بتا رہے ہیں، اور مودودی پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں، مگر بہت سے دیوبندی یہ کہہ کر کہ یہ مولوی لوگ ویسے ہی کافر بناتے پھرتے ہیں، کل تک یہی ہمارے پیشوا دیوبندی مولوی حسین احمد و منظور سنبھلی وغیرہ صاحبان مودودی صاحب کے ثنا خواں تھے، یہ صرف ان کی دکانداری ہے، اس لئے بہت سے دیوبندی مودودی ہو جانے کے بعد اب مودودیت سے واپس ہونا ہرگز گوارہ نہیں کر رہے، کیونکہ خود کردہ را چہ علاج، اور اسی طرح ہی جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے دیوبندی مولویوں کو کوئی شخص کافر کہتا ہے، تو فوراً اپنی عادت کے مطابق دیوبندی وہابی کہہ دیتے ہیں، کہ یہ مولوی لوگ تو ویسے ہی اپنے حلوے بحال رکھنے کے لئے لوگوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں، تو معلوم ہوا، کہ یہ سبق کوئی نیا نہیں، بلکہ وہابیوں کی یہ پرانی عادت ہے، کہ جس شخص کے ساتھ ان دیوبندیوں وہابیوں کا ایک دفعہ اعتقادی رشتہ مضبوط ہو جائے، پھر وہ کچھ کبھی نہ گذرے، اور خواہ اسے خود ان دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا ہی کافر کیوں نہ کہیں، مگر یہ لوگ اپنے مقتداء کے کفر پر قسم قسم کے پردے ڈال کر اور کافر کو کافر کہنے والے حق گو علماء کو بیت پر ست

اور حلوہ خور بناکر قطعاً اپنے پیشوا سے بیزار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوئے، یہ تو مرزائی وہابی وہ جماعت تھی، کہ جن کے بعض افراد نے انصاف سے کام لے کر مرزا غلام احمد پر کفر کا فتویٰ لگانے سے گریز نہیں کیا،

۲۔ لاہوری۔ مولوی محمد علی کی پارٹی ہے، یہ لوگ مرزا صاحب کے معتقد تو رہے، مگر انہوں نے اسے محدث اور مجدد تسلیم کیا ہے، اور مرزا صاحب کے کفریات اور دعوائے نبوت وغیرہ پر قسم قسم کے پردے ڈال کر اور اس کے کفریات و دعوائے نبوت کی تاویلیں بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے رہے۔

۳۔ قادیانی۔ یہ مرزا بشیرالدین و نورالدین وغیرہ کی پارٹی ہے، یہ لوگ صراحۃً مرزا کو نبی مانتے ہیں، اور اس کے دعوائے نبوت کو ہرگز کفر نہیں سمجھتے، اسی طرح اشرف علی صاحب تھانوی کے اقرار نبوت و رسالت کے بعد اس کے معتقدین دیوبندیوں کی تین پارٹیاں ہوگئی تھیں،

۱۔ ایک وہ جنہوں نے کفر کا فتوےٰ لگادیا تھا۔

۲۔ دوسری وہ کہ جنہوں نے قسم قسم تاویلیں کر کے اشرفعلی رسول اللہ ہونے کی حمایت کی۔

۳۔ تیسری وہ کہ جو بین بین رہے۔

مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کے اقرار رسالت و نبوۃ کے بعد دیوبندیوں کی تین پارٹیاں

عـ۱۔ کفر کا فتوےٰ لگانیوالی دیوبندی پارٹی | بعض دیوبندی اماموں نے مولوی اشرف علی صاحب اور اس کے مرید کے لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی نبینا اشرف علی کے غیر اسلامی نظریہ سے جب جان چھڑانے کا کوئی چارہ نہ دیکھا تو دیوبندیوں کے امام مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی وغیرہ کو مجبوراً یہ لکھنا پڑا۔ کہ

> البتہ بیداری کے بعد جو یہ کہتا ہے، اللھم صل علیٰ سیدنا و مولنا نبینا (اشرف علی) جو امر دوم ہے، یہ کلمہ کفر کا ایسی حالت میں کہتا ہے، جو حالت معذوری نہیں، لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں، مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں .... لیکن باعتبار ظاہر جب اس کے عذر میں بغور نظر کی جاتی ہے، تو اس کا یہ عذر اعذار شرعیہ میں سے نہیں معلوم ہوتا، جنکو فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالےٰ نے عذر معتبر فرمایا ہے، .... وہ جب یہ جانتا تھا، کہ میں بے اختیار ہوں، اور مجبور ہوں، اور صحیح تکلم نہیں کرسکتا، تو تکلم بکلمۃ الکفر سے سکوت کرتا، لہٰذا ایسی حالت میں اس کلمہ کے تکلم کا یہ حکم ہوگا، کہ اس کو اس میں شرعاً معذور نہ سمجھا جائیگا، الیٰ قولہ، دوسری جہت ظاہرہ اطلاق کلمۃ الکفر کی ہے، جس پر اُس کو مامور بتجدید الایمان، والنکاح کیا جاتا ہے، الخ۔ کتبہ خلیل احمد سہارنپوری (وتزجیح الراجح اشرفعلی، ص۲۵ وغیرہ)۔

ع۲ - بین بین چلنے والی دیوبندی پارٹی

اس پارٹی نے اشرفعلی سے اعتقاد تو نہ توڑا، مگر پورے حامی بھی نہ ہو گئے، اور تھانوی صاحب اور اس کے کلمہ رسالت پڑھنے والے مرید کو اسلام اور کفر کے درمیان پھنسا کر انہوں نے یہ فیصلہ لکھا:-

پھر اس خواب کے واقعہ کی حکایت، ایک ایسے واقعہ کی حکایت ہے، کہ وہ کفر نہیں تھا، اگرچہ الفاظ کفریہ ہیں، معاذ اللہ)۔ (ترجیح الراجح تھانوی، صفحہ ۴، سطر ۱۷)

ع۳ - تھانوی صاحب کے کلمہ پر ایمان لاکر اس کی حمایت کرنیوالے متقدمین دیوبندی

ان لوگوں نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور درود اللھم صل علیٰ نبینا اشرف علی پڑھنے والے اور اس کو بخوشی تسلیم کرنے والے تھانوی کی حمایت میں پورا پورا زور لگایا، اور عجیب وغریب چالیں اختیار کیں، اس پارٹی کے نظریات کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ جو کہ تھانوی صاحب کی کتاب ترجیح الراجح میں بصورت سوال وجواب بایں الفاظ تحریر ہیں:-

سوال:- علمائے دین متین ومفتیان شرع مبین اس صورت میں کیا ارقام فرماتے ہیں:-
کہ زید نے بحالت خواب کلمہ طیبہ میں بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مولوی (اشرف علی) صاحب کا نام لیا اور بحالت بیداری اسی طرح درود شریف میں جس کے الفاظ میں اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا تک شامل ہیں، انہی (مولوی اشرف علی) صاحب کا نام پڑھا اور پھر مولوی صاحب کو یہ واقعہ لکھ بھیجا۔ ان مولوی صاحب (اشرف علی) نے اس پر زید کو کوئی تنبیہ نہیں کی، اور نہ اس خیال کے بدلنے کی کوئی صورت بتائی الخ۔ تو کیا زید اور وہ مولوی (اشرف علی)، جبتک ان کلمات سے گریز نہ کریں ان کو مسلمان سمجھنا یا ان کے پیچھے نماز پڑھنا یا ان مولوی (اشرف علی) صاحب کو پیر بنانا جائز ہے یا نہیں الخ۔ ترجیح صفحہ ۳۸)۔

الجواب:- اس حالت میں موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وروایات کتب معتبرہ اس شخص پر حکم کفر کا نہیں ہے۔ الخ۔ (ترجیح صفحہ ۳۹)۔

اس سے معلوم ہوا، کہ اگر فرط محبت کیوجہ سے بے اختیار طور پر کوئی امر صادر ہو جائے، وہ قابل مؤاخذہ نہیں۔ الخ۔ (ترجیح الراجح صفحہ ۴۴)۔

غلبۂ محبت بسا اوقات غیر اختیاری طور پر محبوب کی طرف میلان پیدا کرتا ہے، اور یہ میلان قابل مؤاخذہ نہیں، الخ۔ (ترجیح صفحہ ۴۷)۔

اس کے کسی لفظ سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا، کہ اس کے عقیدہ میں کوئی خلل ہے۔ بلکہ اس کے بیان سے اس کا کمال خوش عقیدہ ہونا اور اپنی غلطی غیر اختیاری پر بھی سخت توحش اور نادم ہونا ظاہر ہوتا ہے الخ (ترجیح صفحہ ۴۰)

ان مولوی (اشرفعلی) صاحب نے بوجہ معذور ہونے کے اس کو ملامت اور تنبیہ نہ کی، تو موجب ملامت واعتراض نہیں۔ (ترجیح صد ۳۹)۔

نوٹ:۔ آپ کے نزدیک آخر نبوت کا چسکہ بھی تو کوئی معمولی معذوری نہ تھی، حالانکہ بیداری کی حالت کا اعتبار تو خود دیوبندیوں کو بھی تسلیم ہے، خود اشرفعلی لکھتا ہے:۔

اعتبار بیداری کی حالت کا ہے، الخ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۷ ص ۱۳۳ (مؤلف)۔

مولانا (اشرف علی) نے اس واقعہ (اقرار نبوت ورسالت) میں مداہنت سے کام نہیں لیا، بلکہ وہ صاحب واقعہ کو معذور سمجھتے تھے، اور اسی بنا پر انہوں نے اس واقعہ پر کوئی اعتراض نہیں کیا، لہٰذا وہ معذور ہیں، ان پر ملامت نہیں کی جاسکتی، الخ۔ (ترجیح، ص ۵۶، ملحقہ امداد الفتاویٰ، ج ۵)۔

نوٹ:۔ دیوبندیوں نے اپنے پیر کے کفریہ پر پردہ ڈال کر اس کی رسالت ونبوت کو بحال رکھنے کے لئے معذوری اور بے اختیاری کو ایک کامیاب بہانہ بنایا ہے، اور یہی دیوبندی مولوی صاحبان اگر کسی مسلمان کو کسی بزرگ کی عزت کرتے ہوئے دیکھ لیں، تو بلا دریغ بدعت وشرک اور کفر کے فتوے جڑ دیتے ہیں، مگر اپنے معاملہ میں دیکھ لیجئے، کہ باوجود مولوی اشرف علی کو رسول اللہ ونبی اللہ کہنے کے اس کو خوش عقیدہ اور محبت کا پرستار بنا کر اس کی تعریف کی جارہی ہے، واضح رہے ان دیوبندیوں نے اس کلمہ پڑھنے والے کو بچانے کے لئے اصول بزدوی کی یہ عبارت کہ ان السکر ان اذا تکلم بکلمۃ الکفر لعربتن بھنہ امرا تہ استحسانا، الخ۔ کو کافی استعمال کیا ہے۔ اور اسی طرح فقہاء کی وہ عبارتیں جن میں مخطی اور مکرہ کو معذور سمجھا گیا ہے، ان عبارتوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی از حد کوشش کی ہے، مگر کیا دیوبندی بتا سکتے ہیں، کہ بقول دیوبندیہ وہ کلمہ پڑھنے والا تو معذور تھا، مگر تھانوی صاحب کو کونسی معذوری ومجبوری تھی، اور تھانوی صاحب نے کونسا نشہ پیا ہوا تھا، کہ سکر میں اس کے کلمہ لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پر اس کو تسلی دیکر اس کلمہ کو اپنے متبع سنت ہونے کی نشانی بتایا، کیا دیوبندیوں کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ اور پھر لطف یہ کہ اس کلمہ کے جواز پر زور دینے والے یہی دیوبندی صاحبان اقرار کر گئے کہ:۔

یہ خواب اس کا بیشک شیطانی اثر اور خیال تھا اور بیداری میں بھی جو کچھ اس کی زبان سے نکلا وہ بھی شیطانی اثر تھا، لیکن چونکہ بلا اختیار ہوا اس لئے اس پر مؤاخذہ نہیں، اور نہ ان مولوی (اشرفعلی) پر ترک ملامت معذور کی وجہ سے کچھ مؤاخذہ ہے۔ (کتبہ عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند ترجیح الراجح صد ۵۹)

اب دیوبندی حضرات بتائیں، کہ جب اس مرید پر شیطانی اثر تھا، کہ اس نے اشرف علی رسول اللہ پڑھا، تو کیا تھانوی صاحب پر شیطانی اثر نہ تھا، کہ اس کو تسلی دیدی؟ اور دیوبندیہ کا یہ دعویٰ کہ تھانوی نے اس کو ملامت بوجہ اس کے معذور ہونے کے نہیں کی، یہ تو تب قبول ہوتا کہ تھانوی اس کلمہ کی صحت کی تصدیق نہ کرتا، جب وہ اس کو متبع سنت ہونے کی نشانی بتا رہا ہے، تو اب معذوری کی کیا صورت؟ مسلمان غور فرماویں کہ دیوبندیو

کرفتے ہے اور ایمانداری کا ایسا حال ہے، کہ ان کفر بازوں نے دنیائے اسلام کو تو معمولی معمولی باتوں پر بدعتی اور مشرک بتایا مگر اپنے کلمہ پڑھانے سے بھی گریز نہ لیا، مسلمان جو جائز کام بھی کریں، وہ کفر، شرک بدعت ٹھہرے، اور دیوبندی اشرف علی رسول اللہ پڑھیں، تو نہ بدعت، نہ شرک نہ کفر بلکہ معذوری ہی معذوری،

(فاعتبروا یا اولی الابصار)۔

اس زمانے کے متاخرین دیوبندیوں کا کلمہ اشرف علی رسول اللہ کے صحیح ہونے پر مکمّل ایمان

اسب دیوبندیوں کے مشرک ساز فرقہ دیوبندیہ کے معتبر مولوی دیوبندی وہابی پارٹی کے بناسپتی مفسر القرآن مولوی غلام خان دیوبندی راولپنڈی کا فرحتی اقرار

کسی شخص نے مولوی غلام خان سے اسی کلمۂ لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کے بارے میں سوال کیا اور اس کا مولوی غلام خان نے جو جواب دیا ہے، وہ سوال اور جواب ناظرین کرام کی خدمت میں بلفظہٖ نقل کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہو۔

سوال:۔ (کریم بخش جالندھری کا سوال) ۸۶ء

بحضور گرامی حضرت مولانا زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج عالی۔ خیریت موجود مطلوب، ایک سخت الجھن درپیش ہے، اور ایسی مشکل کے وقت آپ جیسے علمائے ربّانی ہی ہماری امداد نہ فرمائیں تو پھر ہماری فریادرسی کون کرسکتا ہے، عرض ہے کہ پرسوں ایک شخص رحیم یار خان کے رہنے والے میرے پاس آئے وہ بریلوی تھے، انہوں نے حضرات علمائے دیوبند پر طعن و تشنیع کیا، اور ان کے پاس ایک رسالہ بہت ہی پرانا تھا، جو کہ ۱۳۳۶ھ کا طبع شدہ تھا، انہوں نے اس کے صہ۳۵ سے مجھے یہ عبارت دکھائی، کہ حضرت مولانا تھانوی صاحب قبلہ کا ایک مرید اپنا ایک خواب بیان کرتا ہے، اور مولانا تھانوی صاحب اس کی مندرجہ ذیل تعبیر فرماتے ہیں، اس طویل قصّہ کا ضروری حصّہ یہ ہے:۔

سوال:۔ مرید۔ رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا، کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں، کہ کلمہ شریف لاالٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا (تھانوی صاحب) کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا، کہ مجھ سے غلطی ہوئی، کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے، کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے

بے ساختہ بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے، کہ اس طرح درست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکلتا ہے، دو تین بار یہی صورت ہوئی، تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اور بھی چند اشخاص حضور کے پاس ہیں، لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ کھڑا کھڑا بادجود اس کے کہ رقت طاری ہوگئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری، اور مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا، لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی، اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا، لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا، لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا، تو اس بات کا ارادہ ہوا، کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا، اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ پر درود شریف پڑھتا ہوں، لیکن پھر یہ کہتا ہوں، اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی، حالانکہ اب بیداری ہے، خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں، اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا، تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی، خوب رویا، اور بھی بہت سے وجوہات ہیں، جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں، کہاں تک عرض کروں۔

جواب تھانوی صاحب | اس واقعہ میں تسلی تھی، کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالےٰ متبع سنت ہے۔
۲۴ شوال، ۱۳۳۵ھ ہجری،

اب یہ گذارش ہے، کہ یہ جواب واقعی تھانوی صاحب نے دیا تھا۔ یا کہ نہیں، اگر انہوں نے یہ جواب نہیں دیا تھا، اور یہ رسالہ "الامداد" حضرت تھانوی صاحب کا ہے ہی نہیں، تو پھر ہمیں اس کی صفائی کی ضرورت ہی نہیں، بلکہ کہہ سکتے ہیں، کہ یہ رسالہ اور یہ عبارت کسی مردود آدمی کی ہے، ہمارے حضرت تھانوی صاحب کی نہیں، اور اگر یہ رسالہ تھانوی صاحب کا ہے، تو پھر اس کا کوئی نہ کوئی جواب تجویز کرلیا جاوے گا، کیونکہ بندہ تھانوی صاحب کے سلسلے میں مرید ہے اور لوگوں کو تھانوی صاحب پر اعتراض کرتے دیکھ کر کوئی نہ کوئی جواب ضرور دینا پڑتا ہے۔ آپ تجربہ کار ہیں، اگر یہ عبارت فی الواقع ہے، تو کئی دفعہ آپ کو اس سے واسطہ پڑا ہوگا، بہرحال مطلع فرمادیں، کہ یہ عبارت تھانوی صاحب کی ہے یا نہیں۔

حضور کا غلام کریم بخش، عفاعنہ، جالندھری، یکم جون ۱۹۵۵ء

دیوبندیوں کے شیخ التکفیر مولوی غلام خانصاحب (دیوبندی) کا جوابی بیان

الجواب:۔ صورت مسئولہ عنہا میں اس کا عقیدہ درست ہے، اور اس کا خود بھی بار بار اقرار کرتا ہے لیکن بلا ارادہ زبان سے کلمہ میں حضرت مولانا تھانوی مرحوم کا نام بوجہ تعلق کے نکل رہا ہے، اس کے بعد

حضرت تھانوی صاحبؒ نے خود فرمایا، کہ اس سے مراد صرف یہ ہے، کہ تیرے مرشد متبع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جب تعبیر بھی صحیح ہے اور قائل کا عقیدہ بھی درست ہے اور اعلان کر رہا ہے۔ تو اس پر کوئی حکم عائد نہیں ہو سکتا۔

لاشئی غلام اللہ خان، راولپنڈی، ۲۰ رجون ۱۹۵۵ء۔ (اصل فتوے بندہ کے پاس محفوظ ہے)۔

نوٹ:۔ مولوی غلام خان صاحب کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل امور بخوبی واضح ہو گئے۔

۱۔ یہ کہ واقعی مولوی اشرف علی صاحب کے مرید نے خواب اور پھر بیداری میں لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور پھر بیداری میں اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا اشرف علی پڑھا تھا۔

۲۔ یہ کہ واقعی مولوی اشرف علی صاحب نے اس کلمہ اور اس درود میں اپنی رسالت ونبوت کا اقرار سنکر اس نے اپنے مرید کو تسلی دی تھی، اور یہ تعبیر کی تھی، کہ تیرے مرشد متبع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۳۔ یہ کہ اگر کسی شخص کا عقیدہ درست ہو، تو گرچہ وہ دیوبندی آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی اپنے دیوبندی پیر کو رسول اللہ ونبی اللہ کہے تو بوجہ تعلق کے اس فعل کو درست تصور کر کے اس قائل پر کوئی حکم نہیں لگایا جائے گا۔

۴۔ کہ مولوی اشرف علی صاحب نے جو تعبیر کی تھی، وہ بالکل درست ہے، کیونکہ میں اشرف علی پورا پورا متبع سنت ہوں۔ اس لئے مجھے رسول اللہ ونبی اللہ کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

اب ناظرین انصاف فرماویں، کہ یہی مولوی غلام خان صاحب وہ دیوبندیوں کے مفتی ہیں، کہ جنکی کتاب جواہر القرآن میں صاف حکم لگا دیا گیا، کہ کوئی مسلمان کسی ولی کی نذر دے تو گرچہ اس کا عقیدہ درست ہو پھر بھی وہ پکا مشرک ہے، اور جو کوئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطائی علم غیب مانے اور آپ کو حاضر و ناظر جانے اور کسی مخلوق کے لئے کوئی خدا کا دیا ہوا تصرف مانے وغیرہ تو اگرچہ اس کا عقیدہ درست بھی ہو، مگر پھر بھی وہ پکا مشرک کافر ہو جاتا ہے، ادھر تو غیر دیوبندیوں یعنی مسلمانوں پر مولوی غلام خان صاحب وغیرہ دیوبندیوں کی یہ گولہ باریاں اور ادھر لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے والے کا عقیدہ بھی درست ہے، اور اس پر کوئی حکم بھی نہیں، اور تھانوی صاحب کا اس کو تسلی دینا بھی عین ایمان ہے، اور اپنے رسالت کا اقرار بھی ہر طرح درست ہے، دیوبندی مولویوں کے تقویٰ و دیانت اور مفتیانہ عدل وانصاف کا یہ ایک مشتے از خروارے نمونہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ دین دیوبندیوں کے گھر کا ہے، جسے چاہیں کافر بدعتی مشرک بنائیں، اور جسے چاہیں باوجود کفر کے صحیح مسلمان اور پکا پیر و مرشد بتائیں ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ستم کیشی کو
اگرچہ ہو چکے ہیں تم سے پہلے فتنہ گر لاکھوں

دیوبندیوں کے زندہ مولوی احمد علی لاہوری کی تصدیق کہ واقعی

لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ وغیرہ کا واقعہ سچا تھا اور اس کلمہ میں کوئی حرج نہیں ہے،

وہی سائل کریم بخش جالندھری وہ سوال جو اس نے غلام خان کو ارسال کیا تھا، حرف بحرف اسکی نقل مولوی احمد علی لاہوری کو بھیج کر اس سے بھی اس واقعہ کے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق پوچھتا ہے، اور مولوی احمد علی لاہوری آف شیرانوالہ سے دریافت کرتا ہے، کہ کیا واقعی تھانوی صاحب کے مرید نے لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا تھا، اور تھانوی صاحب نے اس کلمہ پر راضی ہو کر اس کو تسلی دی تھی، تو اس کے جواب میں مولوی احمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! عرض یہ ہے کہ کسی کا خواب حجت نہیں ہوتا، میں نے بھی یہ بات سنی ہوئی ہے عرض یہ ہے، کہ مولانا نے یہ اچھی تعبیر کی ہے، کہ تم جس شخص کے متبع ہو، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ مولانا نے یہ تھوڑا ہی فرمایا تھا، کہ میں نبی ہوں۔

(احمد علی عفی عنہ) ۲۶/۵/۵۵

نوٹ:- سوال مرسلہ بجانب مولوی احمد علی صاحب حرف بحرف وہی ہے، جو کہ غلام خان کی طرف بھیجا گیا ہے، لہٰذا یہاں دوبارہ نقل کرنے کی ضرورت نہ سمجھی گئی) - (بندہ کے پاس اصل تحریر محفوظ ہے)

مولوی احمد علی صاحب کے ان الفاظ نے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں" نے تو اور بھی صاف فیصلہ کر دیا، کہ دیوبندی واقعی مولوی اشرف علی صاحب کو رسول اللہ سمجھتے ہیں، اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور یہ راز بھی فاش ہو گیا، کہ دیوبندی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی نہیں مانتے، بلکہ ان کا رسول مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہے، اور وہ اسی کو رسول اللہ سمجھتے ہیں، اور جس طرح مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر مرزائیوں کا ایمان ہے، اسی طرح تھانوی کی جھوٹی رسالت پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے، مولوی احمد علی نے یہ کہہ کر کہ خواب حجت نہیں ہوتا تھانوی سے اعتراض اٹھانے کی کوشش تو کر لی، مگر واقعہ بیداری میں جو اس کے مرید نے اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی پڑھا ہے، اس پر وہ کوئی پردہ نہ ڈال سکے، اور پھر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اشرف علی نے یہ تھوڑا ہی کہا تھا، کہ میں نبی ہوں۔ اس سے خوب معلوم ہو گیا، کہ جو شخص اپنے آپ کو نبی نہ کہے اگر دیوبندی اس کو رسول اللہ کہہ کر اس کا کلمہ پڑھیں، اور اس کو نبی کہہ کر اس کے درود پڑھیں، تو دیوبندیوں کا یہ فعل ہر طرح جائز ہے، پھر مرزائیوں، اور دیوبندیوں میں کیا فرق ہوا؟ بہر حال اس سے واضح یہ تصدیق ہو گئی، کہ یہ معاملہ فی الواقع ہوا ہے، اور اس میں بحکم مولوی احمد علی صاحب کوئی حرج نہیں ہے۔ (العیاذ باللہ)۔

باب ۱۱ یازدہم

دیوبندی اپنے کو مسلمانوں سے ایک الگ فرقہ سمجھتے ہیں

کیونکہ وہ

دیوبندیہ عورتوں کا نکاح غیر دیوبندی مسلمانوں سے ناجائز کہتے ہیں،

ع۱ دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی کا وضاحتی بیان

سوال | (اگر کوئی شخص) .... قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو، اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثال جواز عرس دسوم وغیرہ ہو، اور یہ جانتا ہو، کہ یہ افعال اچھے ہیں، تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں، کیونکہ یہود و نصاریٰ سے تو جائز ہے، تو اُن سے کیوں ناجائز ہے؟ الخ۔

الجواب:۔ جو شخص ایسے افعال کرتا ہے، وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے۔ ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط ضبط کرنا حرام ہے، الخ۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۴۲، سطر ۷ تا ۱۰)

ع۲ دیوبندی فرقہ کے ایک زندہ مولوی جالندھری ملتانی کا تازہ فتویٰ

سوال | ہمارے رشتہ داروں میں ایک شخص نے میری لڑکی کا اپنے لڑکے کے لئے رشتہ طلب کیا ہے، مگر اُس کا لڑکا دیوبندی عقائد کو نہیں مانتا، اور عرسوں پر جاتا ہے، اور صبح سویرے یا رسول اللہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور ہمارے روکنے پر بھی نہیں رُکتا اور غیر دیوبندیوں کا گرویدہ ہے، میری تو مرضی اس کو رشتہ دینے کی نہیں ہے، مگر والد صاحب کہتے ہیں کہ شرعاً کوئی حرج نہیں، نکاح ہو سکتا ہے، میں نے والد صاحب قبلہ کو فتاویٰ رشیدیہ بھی دکھایا جس کی جلد دوم ص ۱۴۲ پر صاف لکھا ہے، کہ غیر دیوبندی سے نکاح و ربط حرام ہے، والد صاحب کو کچھ اطمینان تو ہو گیا، مگر مزید اطمینان کے لئے انہوں نے آپ سے فتویٰ لینے کے لئے کہا ہے، کیونکہ ہم تو شریعت کے تابعدار ہیں، اگر شریعت اجازت دیگی تو ہمارا کوئی انکار نہیں، زیادہ گذارش ہے کہ رشتہ دینے کا مسئلہ نازک ہوتا ہے، اور پھر لڑکی کی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے، حضور ارشاد فرماویں کہ آیا صحیح دیوبندی عقیدہ کی لڑکی کا نکاح غیر دیوبندی شخص سے ہو سکتا ہے یا نہیں، سائل غلام نادر تعلیم خود رلجے پوری

مہاجر، حال آباد اسلام آباد۔

الجواب:۔ محترمی سلمہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ جس لڑکے کے رشتے کے متعلق دریافت کیا گیا ہے، وہ بریلوی عقائد کا معلوم ہوتا ہے، اکثر بریلویوں کے عقیدے آج کل ایمان کی حدود سے نکل چکے ہیں، جیسے علم غیب کلی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قائل ہونا، حضور صلعم کو ہر جگہ حاضر و ناظر اعتقاد کرنا، غیر اللہ سے مدد مانگنا وغیرہ وغیرہ، ایسے غلط عقائد والے شخص سے صحیح العقیدہ لڑکی صالحہ کا نکاح کرنا جائز نہیں، دیوبندی بزرگوں سے اختلاف رکھنے والے کچھ لوگ صحیح العقیدہ بھی ہیں، ان سے مناکحت جائز ہے، اس لئے کلیہ طور پر پوچھنا صحیح نہیں، ہر شخص کے مفصل عقائد لکھ کر حکم شرعی دریافت کرنا چاہیئے۔ فقط۔

احقر خیر محمد عفا اللہ عنہ، مہتمم مدرسہ عربی خیر المدارس، ملتان، ۶ شوال ۱۳۷۳ھ ہجری۔

نوٹ:۔ یہ فتویٰ قلمی بندہ کے پاس محفوظ ہے، اس سے صاف معلوم ہوا کہ احمدیوں کی طرح دیوبندی بھی اپنے کو مسلمانوں سے ایک الگ فرقہ سمجھتے ہیں، دیوبندیوں کی عادت ہے، کہ وہ ایسے ناپاک فتوے دیگر چند دنوں کے بعد منکر ہو جایا کرتے ہیں، جیسے کہ گنگوہی کے فتوے تکذیب باری تعالےٰ کے متعلق ظاہر ہے ہم مولوی صاحب کا یہ فتویٰ ان کی زندگی میں ہی چھپوا رہے ہیں، اگر ان میں ہمت ہو، تو ذرہ انکار کر کے دیکھیں، کہ کیا سنی علماء غلط فتوے خود بنا لیتے ہیں یا کہ دیوبندیوں کے فتووں کو ہی ظاہر کرتے ہیں۔

دیوبندیوں کا کلمہ

لآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اشرف علی رسول اللّٰہ

دیوبندیوں کا درود

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی

دیوبندیوں کے امام اشرفعلی کے ایک مرید کا واقعہ

کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں، کہ کلمہ شریف لاالٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتا ہوں، لیکن محمد رسول اللّٰہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا، کہ تجھ سے غلطی ہوئی، کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے، کہ صحیح پڑھا جاوے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے نام اشرف علی نکل جاتا ہے، الخ۔

پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں، لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں، اللّٰھم صل علیٰ سیّدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی

عہ جیسے غیر مقلدین وہابیہ وشیعہ وغیرہ کہ یہ جماعتیں دیوبندی نہیں، مگر دیوبندی انکو صحیح العقیدہ کہتے ہیں اور انکو رشتے دیتے ہیں، دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۲۶ و امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۵ (مؤلف)۔

حالانکہ اب بیدار ہوں، الخ۔

اس واقعہ کے جواب میں اشرف علی کا بیان

جواب:۔ اس واقعہ میں تسلی تھی، کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ، الامداد بابت سفر صفحہ ۳۵، ۱۳۳۶ھ)۔

نوٹ:۔ دیوبندی مذہب کے مسلّم امام اشرف علی نے اپنا کلمہ پڑھنے اور رسول اللہ و نبی اللہ سے اپنے تعبیر کیے جانے کو اتباع سنت کی نشانی بتایا، اسی طرح ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے اتباع سنت سے نبوت کی چادر پہنائے جانے کا دعویٰ کیا تھا، اہل دل مسلمان خود فیصلہ کرلیں، کہ ان ہر دو مذاہب کے درمیان کونسا فرق ہے؟ جب دعوائے رسالت و نبوت اتباع سنت کے پردے میں بھی کسی شخص کو اسلام سے خارج کرتا ہے، اور یقیناً کرتا ہے، تو تھانوی اور قادیانی ایک ہی میدان کے کھلاڑی ہو گئے، کسی کی دوکان گرم ہوئی، اور کسی کی تمنا پوری نہ ہو سکی، اس کلمہ پر تمام دیوبندیوں کا ایمان ہے، تفصیل کے لئے اسی کتاب کی بحث (دیوبندیوں کے دعوے) ملاحظہ ہو۔

باب ۱۲ دوازدہم

دیوبندیت مرزائیت کے نقش قدم پر

(یعنی)

مرزائیت دیوبندیت کے روپ میں

مرزا قادیانی نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اہلبیت نبوت کی توہین کی ہے اس کی تاویل کرلو مگر

مرزا صاحب کو برا نہ کہو

(اشرف علی تھانوی کا فیصلہ)

سوال:۔ اور ایک امر یہ ہے، کہ مرزا نے حضرت مسیحؑ اور حضرت حسینؓ اور حضرت علیؓ کے اوپر طعن و تشنیع بہت کیا ہے، اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے، کہ میں نے تو اپنے عیسیٰؑ کو جو نبی تھے یا حضرت حسینؓ و علیؓ کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے ...... یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب:۔ گو مناظرین کی ایسی عادت ہے، مگر قرآن مجید کی ایک آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے، وہ آیت یہ ہے۔ لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء ......

اگر کسی نے ایسا کیا اس کی تاویل کریں گے کہ مقصود الزام ہے۔ الخ۔

(بوادر النوادر تھانوی صفحہ ۱۹۲ سطر ۵ وغیرہ)

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہوا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک کسی کو الزام دینے کے لئے نبیوں اور اہلبیت کو گالی نکال لینا اور ان کی ہر طرح توہین کر لینا بھی جائز ہے۔ (معاذ اللہ)۔

مرزائی مبلغ کے سامنے مرزا کے رد کرنے سے تھانوی کا گریز

ایک قادیانی چند مرتبہ تو میرے پاس اپنے مذہب کی کتابیں دکھلانے کو لاچکا، اور مجھ سے زبانی گفتگو کرنا چاہتا تھا، میں نے کہہ دیا، کہ میں عالم نہیں ہوں، اپنے مذہب سے پورا واقف نہیں ہوں۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، حصہ ۵، صفحہ ۲۶۹، سطر ۱۷)۔

نوٹ:۔ یوں تو تھانوی صاحب کو مجدد الملت اور حکیم الامت ہونے کا دعوٰی ہے اور مرزا کے رد کرنے کا موقعہ آئے، تو بالکل بے علم ہو لئے، کیا ہدیے نذرانے گھٹنے کا خطرہ تو نہیں تھا؟ پھر لطف یہ کہ اپنے مذہب سے واقفیت کا انکار، اس سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ختم نبوت محمدی یعنی یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اس کے متعلق بھی تھانوی کو یقین نہیں۔

مرزا قادیانی کے کفر پر واقف ہو کر بھی اُس کو سچّا سمجھنے والے دیانتہً مسلمان ہی ہیں

ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا تھانوی صاحب سے عرض کیا، کہ بعض مسلمان بھی قادیانی کو کافر نہیں سمجھتے، اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ وہ یہ کہیں کہ اُن کے یہ عقائد ہی نہیں جنکی بنا پر اُن کو کافر کہا جاتا ہے اور ایک یہ کہ یہ عقائد ہیں، مگر پھر بھی وہ کافر نہیں، تو اب ایسا سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے، جو کفر کو کفر نہ کہے، مگر احکام قضا میں کافر ہے، باقی احکام دیانت میں خدا کو معلوم ہے، شاید اس کے ذہن میں کوئی وجہ بعید ہو۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، حصہ ۶، صفحہ ۳۱۸، سطر ۱۳)

نوٹ:۔ جو لوگ مرزا قادیانی کے کفریات کو کفر ہی نہیں سمجھتے، بلکہ اس کی تاویلیں کرتے ہیں، اور وہ جو مرزا سے خوش اعتقاد ہونیکی وجہ سے اس سے ایسی باتیں سرزد ہونا تسلیم ہی نہیں کرتے، جیسے کہ بیدین مرتد مرزائی تو ایسے لوگ تو تھانوی کے نزدیک پکے مسلمان ہیں، اور جو اس کے کفر کو کفر ہی سمجھیں، مگر پھر اس کو کافر نہ کہیں، تھانوی صاحب کے نزدیک وہ بھی دیانتہً کافر نہیں، اب دیوبندی مذہب کے ایک

اور مفتی صاحب چاندپوری کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے :-

اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا، اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ لاہوری ہوں، یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب، مرتضےٰ حسن، چاندپوری ص۱۲، سطر۱)

تو اب تھانوی صاحب کا کیا حشر ہوا، کیونکہ وہ بھی مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے ایک طبقہ کے بارے تو بالکل ہی مطمئن ہیں، اور دوسرے طبقہ کو بھی دیانۃً کافر نہیں کہتے، اور جو کافر کو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے۔

کوئی شخص اگر مرزا صاحب کے کفر پر مطلع ہو کر بھی تاویل کرے اور مرزا کو کافر نہ کہے تو کوئی حرج نہیں

سوال :- مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوئ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے تو کیا وہ شخص [illegible] اہل اسلام سے ہے؟

الجواب :- مرزا قادیانی کے عقاید و خیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں، کہ ان سے واقف ہو کر کوئی شخص مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا، البتہ جس کو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو، یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے، بہر حال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کو کافر کہنا اس کا ضروری ہے۔ اس کو اور اس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اُس کے ہو، مسلمان نہ کہا جاوے، وہ مسلمان نہ تھا، جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے، باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ اور تاویل کے کافر نہ کہے، اس کو بھی کافر نہ کہا جائے۔ کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے۔ فقط

بندہ عزیز الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند، حصہ اول، ص۸، سطر۱ وغیرہ)۔

نوٹ :- ہم نے مکمل فتوائے بمعہ سوال و جواب لفظ بلفظ نقل کر دیا ہے، ناظرین کرام خط وادہ الفاظ کو بخوبی پڑھیں، دیوبندیوں نے فیصلہ کر دیا ہے، کہ جو شخص مرزا کے دعوائے نبوت و انکار ختم نبوت و توہین انبیاء وغیرہ کفریات میں تاویل کرتا ہو، جیسے لاہوری مرزائی، محمد علی وغیرہ، تو وہ سب کے سب دیوبندیوں کے نزدیک، پکے مومن ہیں، اور بقول چاندپوری صاحب جو کافر کو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے، تو کیا دیوبند کے سب کے سب مفتی صاحبان بوجہ ان مرزائیوں کی تکفیر نہ کرنے کے خود کافر ہو گئے اور کیا یہ فتوای سراسر مرزائیت کی حمایت نہیں؟ تو کیا پھر ختم نبوت کی تحریکیں یہ سب دوکانداری ٹھہریں؟ ختم نبوت کے نام پر مسلمانوں سے ہزاروں روپے کے چندے جمع کر لئے جاویں، اور خود دیوبند کے مفتی مرزائیوں جیسے کھلے کافروں کو کافر کہنے میں بھی تاویلوں کی گنجائش نکال کر اُن کے کفر پر احتیاط کے

پردے ڈالیں، فیاللعجب۔ معلوم ہوتا ہے، کہ دیوبندی اور مرزائی سب ایک ہیں، اور ایک دوسرے کے کفر پر پردے ڈالنے میں مکمل معاون ہیں۔

ختم نبوت کے متعلق مرزائیوں کا عقیدہ

۱- خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے، اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں، مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں، اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے، پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے، وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ (کشتی نوح، مصنفہ غلام احمد قادیانی، مطبوعہ قادیان، صہ ۳۳، سطر ۵)۔

۲- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے محبوب ہیں، آپ کی قوت قدسیہ کبھی باطل نہیں ہو سکتی، آپ خاتم النبیین ہیں، آپ کا فیضان کبھی رک نہیں سکتا،........ ایسے نبی بھی آسکتے ہیں، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ظل کے ہوں،...... اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخرالانبیاء ہونے میں اس طرح فرق نہیں آتا۔ (دعوت الامیر مصنفہ مرزا بشیرالدین محمود مطبوعہ قادیان صہ ۲۵ سطر ۱۱ وصہ ۳۸ سطر ۱ وغیرہ)

ختم نبوت کے متعلق دیوبندیوں کا عقیدہ

۱- عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے، کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیرالناس مصنفہ امام وبانی مدرسہ دیوبند محمد قاسم نانوتوی مطبوعہ دیوبند، صہ ۳ سطر آخر)

۲- بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

(تحذیرالناس مصنفہ بانی مذہب دیوبندیہ، صہ ۲۴، سطر ۱۵)۔

علم غیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مرزائیوں کا فیصلہ

لا الٰہ الا اللہ کے علمبردار کسی وقت قبروں پر سجدہ کرینگے، اپنے بزرگوں کے مقامات کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھینگے، انسانوں کو عالم الغیب قرار دینگے، اور ان کو حاضر و ناظر جانیں گے..... یقیناً اگر آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر دیکھتے تو ان لوگوں کو مسلمان نہ خیال فرماتے، بلکہ کسی اور مشرکانہ دین کے پیرو خیال کرتے۔ (دعوی الامیر مصنفہ مرزا بشیر محمود، مطبوعہ قادیان، صہ ۱۳۲، سطر ۷، وغیرہ)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کے متعلق دیوبندیوں کا فیصلہ

کسی ولی نبی کو، جن و فرشتے کو پیر و شہید کو، امام و امام زادے کو

بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی، کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں، اور جو کوئی کسی نبی یا ولی کو جن و فرشتے کو، امام و امام زادے کو، پیر و شہید کو یا نجومی و رمال کو یا جفار اور فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت اور پری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے، سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔
(تقویۃ الایمان، صـ۲۷، سطر ۱۷)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہزاروں نبی پیدا ہو سکتے ہیں

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ہزار نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ مرزا غلام احمد صـ۳)
(در ثمین مرزا قادیانی ج ا صـ۱۷۱)۔ آدم نیز احمد مختار

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کروڑوں نبی پیدا ہو سکتے ہیں،

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان، صـ۳۵)۔
وجود مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممکن است الخ۔ (یکروزی مصنفہ اسمٰعیل دہلوی صـ۱۵۱ سطر ۲۳)۔

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اب دوبارہ آسمان سے نازل نہیں ہوں گے

یہ امر ثابت ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، (دعوت الامیر مصنفہ مرزا بشیر الدین صـ۲۳ سطر ۱)۔

دیوبندیوں کا فیصلہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونیکا عقیدہ غلط ہے:۔

علامہ سید جمال الدین افغانی، علامہ اقبال اور بہت سے دوسرے مفکرین کا مذہب تو یہ ہے، کہ اب آسمان سے کوئی مہدی یا مسیح نازل نہ ہو گا، کیونکہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد مجوسیوں اور اسرائیلیوں کی طرح تسلسل نبوۃ پر قائم نہیں ہے، اس نظریہ کے برعکس جو روایات اسلامی کتب میں داخل ہو گئی ہیں، وہ عجمیت اور مجوسیت کے زیر اثر بعض سیاسی اغراض کی بنا پر بعد میں وضع کر لی گئی ہیں۔
(بیان مولوی اختر علی دیوبندی احراری ایڈیٹر اخبار زمیندار درج شدہ در اخبار زمیندار ختم نبوت نمبر بابت ۲۷، جولائی ۱۹۵۲ء صـ۳)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے حاضر ناظر ہونے کے متعلق مرزائیوں کا عقیدہ

کوئی کہتا ہے کہ مجلس مولود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تشریف لاتے ہیں۔ غرض عجیب عجیب قسم

کے خرافات اپنے ذہنوں میں ڈال رکھے ہیں۔ (تفسیر القرآن درس حکیم نورالدین مرزائی مطبوعہ قادیان ج ۱، ص ۱۲۷، سطر ۲۴)

میلاد شریف و حاضر ناظر کے متعلق دیوبندیوں کا عقیدہ

مجلس مولود مروّج خود بدعت ہے، اور اس میں قیام کو سنت مؤکدہ جاننا بھی بدعت ضلالۃ ہے، اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس مولود میں حاضر ماننا بھی غیر ثابت ہے (فتاوٰی رشیدیہ، ج اول، ص ۸۴، مطبوعہ دہلی، سطر ۱۴)

بزرگوں کی نیاز کے بکرے کے متعلق مرزائیوں کا فتوٰی

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ دیوی یا شیخ سدو اور ایسے ہی ناموں پر جو بکرے یا اشیا دی جاتی ہیں، وہ بالکل حرام ہیں۔
(تفسیر القرآن درس حکیم نورالدین مرزائی، مطبوعہ قادیان، ج ۲، ص ۶۶، سطر آخر)۔

بزرگوں کی نیاز کے متعلق دیوبندیوں کا فتوٰی

کسی مخلوق کے نام پر کوئی جانور مشہور کیا گیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے، یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے، سو وہ حرام ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۴۷، سطر ۵ فتاوٰی رشیدیہ)۔

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے مرزائیوں کا فتوٰی

کیا حضرت نبی کریم یا قرآن شریف میں ان نمازوں کا وبدعات کا کہیں پتہ لگتا ہے، اسی طرح یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا کیا اس کا ثبوت کہیں قرآن میں ملتا ہے ...... پھر یہ وظیفہ کس نے بنایا۔ ("پیغام صلح" لاہور، بابت ۱۱ فروری، ۱۹۵۲ء)۔

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے دیوبندیوں کا فتوٰی

۱۔ یا شیخ عبدالقادر اور یا علی پڑھنے والے کافر ہیں۔ (ملخصاً تقویۃ الایمان، ص ۲۹۹، سطر ۲ وغیرہ)

۲۔ ورد کرنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ حرام ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۳۹، سطر ۱)۔

اہل بیت نبوّت کے بارے مرزائیوں کی بداعتقادی

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
(درثمین غلام احمد قادیانی، ج ۱، ص ۱۷۱، سطر)۔

اہل بیت نبوّت کے بارے دیوبندیوں کی بداعتقادی

محرم میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا صحیح صحیح بیان کرنا حرام ہے اور سبیلیں لگانا شربت پلانا وغیرہ بھی حرام ہے۔
(ملخصاً فتاوٰے رشیدیہ، ج ۳، ص ۱۱۴)۔

یاجوج ماجوج انگریز ہی ہیں | یاجوج کی پوری تفصیل آگے ذکر کی جاویگی اور معلوم ہوتا ہے کہ کافر اور انگریز مراد ہیں۔ (بلغۃ الحیران، صد ۲۰۵، سطر ۱۴)۔

نوٹ :- مرزا صاحب بھی یہی کہتے ہیں، معلوم ہوا، کہ مرزائی اور دیوبندی دو قالب یک جان ہیں۔

دیوبندیوں کا توہین آل نبی علیہ السلام کے متعلق خطرناک اقدام

مرزائیوں کی گستاخی | ایک دن میں جب عشا کی نماز سے فارغ ہوا، اس وقت نہ تو مجھ پر نیند طاری تھی، اور نہ ہی کوئی بے ہوشی کے آثار تھے، بلکہ بیداری کے عالم میں تھا، اچانک سامنے سے آواز آئی، آواز کے ساتھ دروازہ کھٹکھٹانے لگا، تھوڑی دیر میں دیکھتا ہوں، کہ دروازہ کھٹکھٹانے والے جلدی جلدی میرے قریب آرہے ہیں، بے شک یہ پنجتن پاک تھے، یعنی علی ساتھ اپنے بیٹوں کے اور دیکھتا ہوں کہ فاطمۃ الزہرا نے میرا سر اپنی ران پر رکھ لیا، اور میری طرف گھور گھور کر دیکھنا شروع کیا، (معاذ اللہ)۔ (آئینہ کمالات اسلام مرزا قادیانی، صد ۴۷۳)۔

دیوبندیوں کی گستاخی | ان حضرات (اکابرین دیوبند) کی تو ہر بات میں کشش ہوتی ہے..... ایک مرتبہ فرمایا، کہ ہم ایک دفعہ بیمار ہو گئے، ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے، ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا، انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا ہم اچھے ہو گئے۔ (معاذ اللہ)۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صد ۳۷، سطر ۸)۔

نوٹ، مسلمانوں اِن ہر دو دشمنانِ اسلام کی ناپاک جرأتیں تو دیکھو، کہ قادیانی نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی کس قدر توہین کی، اور تھانوی تو اس جگر گوشہ رسول کے مبارک سینہ تک کی توہین کرنے کی جرأت کر گیا، (اعاذنا اللہ تعالیٰ من خرافاتہم) - یہ دیوبندی تو توہین اہلبیت کرام میں اپنے اسلاف مرزائیوں سے بھی نمبر لے گئے۔

دیوبندیوں کا عقیدہ امداد از اولیاء اللہ کے متعلق

امداد مانگنا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان وجواہر القرآن صد ۶۷)

مرزائی نظریہ | بیوقوف لوگ کہا کرتے ہیں...... نبی ولی جسم سے الگ ہو کر بعد از وفات بطریق اولیٰ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان، ۱۲ اگست، ۱۹۰۹ء)

اوراد و وظائف پڑھنے والے اولیاء اللہ مشائخ کرام کے بارے مرزائیوں کا بیان

(ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین، پس وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ کو چھوڑتے ہیں اور اپنے قیاسی خیالات اور اختراعات سے طرق عبادت وضع کرتے ہیں، وہ یقیناً اس

(گمراہی) کے نیچے ہیں، اس زمانہ میں یہ فتنہ کچھ تو مختلف سجادہ نشینوں اور سلسلوں نے اوراد و وضائف کے رنگ میں پھیلایا ہے۔ (تفسیر القرآن درس حکیم نورالدین، پارہ سیقول، صـ۱۲۲، مطبوعہ قادیان)

مشائخ کے سلسلوں اور وظائف کے بارے دیوبندیوں وہابیوں کا بیان

یہ راہبانہ جاہلیت انسانی جماعت کے نیک اور پاک باز افراد کو دنیا کے کاروبار سے ہٹا کر گوشۂ عزلت میں لے جاتی ہے، اس ذہنیت نے انبیاء کی امتوں میں سے ایک گروہ کو مراقبہ و مکاشفہ چلہ کشی و ریاضت اوراد و وضائف احزاب اعمال سیر مقامات اور حقیقت کی فلسفیانہ تعبیروں کے چکر میں ڈالدیا۔
(تجدید و احیائے دین مودودی صـ۱۷ سطر ۱۰۔ مطبوعہ پٹھانکوٹ)۔

غیر نبی نبیوں سے بڑھ سکتا ہے دیوبندی عقیدہ } انبیاء اگر اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنف بانئ دیوبند صـ۵ سطر ۱)۔

مرزائی عقیدہ } ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے، حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے، (الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)۔

مرزائی:۔ خدا تعالےٰ خطا ہو تو بھی کر سکتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۳)۔

دیوبندی:۔ خدا تعالےٰ جھوٹ بول سکتا ہے، بیوقوفی کر سکتا ہے، (جہد المقل صدر دیوبند محمود حسن صـ۸۳ وغیرہ)

مرزائی:۔ غلام احمد قادیانی عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قوت والا ہے، (ازالہ اوہام صـ۳)۔

دیوبندی:۔ رشید احمد گنگوہی ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قوّت والا ہے۔ (مرثیہ محمود حسن صدر دیوبند صـ۳۳)۔

مرزائی:۔ سو حسین علیہ السلام غلام احمد کے گریبان میں ہیں۔ (در ثمین قادیانی ج ۱ صـ۱۷۱)۔

دیوبندی:۔ امام حسین کا ذکر کرنا اور سبیل لگانا حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ج ۳ صـ۱۱۳)۔

مرزائی:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں، اب نہیں آئیں گے۔ (ازالہ اوہام صـ۶۲)۔

دیوبندی:۔ حضرت عیسیٰ علیہ اب ہرگز نہیں آئیں گے۔ (بیان مولوی اختر علی اخبار زمیندار لاہور ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ)

مرزائی:۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں۔ (ازالہ اوہام صـ۱۲۸)۔

دیوبندی:۔ جادوگروں کے کمالات نبیوں سے بڑھ سکتے ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ج ۳ صـ۳۵)۔

نوٹ:۔ دیوبندی و مرزائی اتحاد کا یہ محض اجمالی خاکہ ہے، تفصیل کے لئے دفتر بھی نا کافی ہے۔
اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو ایسے خطرناک عقائد سے محفوظ رکھے، اگر دیوبندی حضرات ضد نہ کریں تو

شاید وہ آج میرا کہا مان جائیں گے
ایمان کی کہوں گا تو ایمان لائیں گے

باب ۱۳ سیزدہم

(رفض دیوبندیت کے بھیس میں)

دیوبندیت شیعیت و رافضیت کے نقش قدم پر

صحابہ کرام کو کافر کہنے کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

ابوبکر اور عمر نے غدیر کے روز مصافحہ کیا، پھر علی کو سلام کیا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے، تو وہ کافر ہوگئے۔

(صافی شرح اصول کافی، ج ۳، ح ۲، ص ۹۸، مطبوعہ نول کشور)۔

صحابہ کرام کو کافر کہنے والے کے متعلق دیوبندیوں کا عقیدہ

سوال:۔ صحابہ کرام کو مردود وملعون کہنے والا .... اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت وجماعت سے خارج ہوجاوے گا یا نہیں؟

جواب:۔ وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

(رشید احمد گنگوہی، ملخصاً فتاوٰے رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۴۰ و ص ۱۴۱)

شیعوں کا محرم میں تعزیہ نکالنا

شیعوں کا یہ مشہور فعل ہے، حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ (مؤلف)

دیوبندیوں کا تعزیہ نکالنے کا فتویٰ

۱۔ میں ایک مجمع کے ساتھ اُن کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا، ادھار سنگھ سے بھی اس کا ذکر آیا، تو اس نے جواب میں کہا، کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں، ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے، میں نے کہا تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات الیومیہ، اشرف علی تھانوی، ج ۴، ص ۵، سطر ۹)

۲۔ اس نے کہا، کہ میرے یہاں تعزیہ بنتا ہے، پھر ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے، میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دیدی ...... اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک دوسرا واقعہ تھا، کہ اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتوےٰ دیدیا تھا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۱۸۴، سطر ۱۱)

شیعوں کا نوحہ وماتم

شیعہ کا نوحہ وماتم کرنا مشہور ہے۔ حوالے بے شمار ہیں، ضرورت نہیں ہے۔ (مؤلف)۔

دیوبندیوں کا نوحہ و ماتم

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم
جو تاج خسروی تھا آج ہے کشکول ساسانی

(مرثیہ محمود حسن دیوبندی، ص ۳، سطر ۱۴)۔

نوٹ:۔ رشید احمد گنگوہی کی موت پر محمود حسن دیوبندی لکھتا ہے، کہ ہم سب دیوبندی رشید احمد کا نوحہ و ماتم پیٹ رہے ہیں۔

صحابۂ کرام پر تبرّا

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جو غالی شیعہ ہیں، اور صحابۂ کرام پر تبرّا کرتے ہیں، کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا کہ محض تبرّے پر تو کفر کا فتوی مختلف فیہ ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۵، ص ۲۳۲، سطر ۱)

رافضی کا ذبیحہ حلال ہے

سوال:۔ ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے، راجح اور صحیح یہ ہے، کہ حلال ہے۔

(امداد الفتاوے تھانوی، ج ۲، ص ۱۲۸، سطر ۱)

دیوبندیہ عورتیں شیعہ کے نکاح میں دینا جائز ہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا، . . . . دریافت طلب یہ امر ہے، کہ سنی و شیعہ کا بتفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے، عند الشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟ الخ۔

الجواب:۔ نکاح منعقد ہوگیا، لہذا اولاد سب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔

(امداد الفتاوے، ج ۲، ص ۲۴ و ۲۵، سطر ۱۰ و ۲)

نوٹ:۔ رفض و دیوبندیت کی جانی و روحانی یگانگت اور ظاہری و اعتقادی رشتہ داری کے وسیع پروگرام سے صرف یہ مندرجہ بالا چند نمونے ناظرین کرام کے لئے کافی ہو سکتے ہیں، جس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ رفض و تشیع کی اصل محرک صرف دیوبندی جماعت ہے، مگر افسوس! کہ تحزب لکالیں دیوبندی، رافضیوں کو بڑی خوشی سے رشتے دیں دیوبندی، بوقت ذبح روافض سے پاک و حلال کرائیں دیوبندی اور یہ سب پاپڑ بیلنے کے بعد شیعیت کی حمایت کی ڈگری کردی جائے سنی علماء پر، الٹا چور کو توال کو ڈانٹے۔

رسالہ "چراغ سنت" دیوبندی قصور کی دھوکہ منڈی کا دیوالہ

رسالہ "چراغ سنت" کی کذب بیانیوں اور افترا پردازی کا اگر مکمل تعاقب کیا جائے تو اس کے سینکڑوں جھوٹ اور دروغگوئی کے مجموعے کو تار تار کیا جا سکتا ہے، مگر اس کے لئے ایک مستقل دفتر درکار ہے، یہاں چند نمونے ملاحظہ کر لیجئے اور ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

ارشاد ہوتا ہے، کہ (مولوی محمد عمر صاحب نے) ایک رسالہ بنام مقیاس حنفیت شائع کیا، جس میں غیر مشہور بلکہ گمنام اور نایاب کتابوں کے حوالے دیئے گئے۔ (چراغ سنت صـ) مؤلف چراغ سنت نے اپنا نام تحریر نہیں فرمایا، ورنہ ہم ضرور سمجھ جاتے کہ یہ صاحب کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، کیا آریہ تو نہیں؟ مقیاس حنفیت کو ناظرین ملاحظہ فرمالیں، اس میں کس کے حوالے ہیں، قرآن مجید، حدیث شریف، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، بیہقی، دار قطنی وغیرہا، کیا دیوبندیوں کے ہاں یہ سب کچھ گمنام بلکہ نایاب ہے، ضرور ہوگا، کیونکہ کتاب وسنت تو مسلمانوں کے ہاں ہی موجود ہیں، امت دیوبندیہ کے پاس تو "تقویۃ الایمان" "حفظ الایمان" "براہین قاطعہ" اور "تحذیر الناس" کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ارے ظالم کیا کتاب کھول کر بھی دیکھی تھی؟ نظر بد اندیش کے سامنے سے کیا وہ۔ "المؤمنون" "نساء" "ال عمران" کے موٹے موٹے لفظ بھی گم ہو گئے ؎

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے غضب ہے سطر قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

پھر ارشاد ہوتا ہے، کہ بریلوی اولیاء اللہ کو خدا سے ملا کر کافر مشرک ہو رہے ہے، چنانچہ ان کا عقیدہ یہ ہی کہ غیب دانی ان کے اختیار میں دیدی گئی ہے، جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں، (چراغ سنت صـ) یعنی ایسا اعتقاد رکھنا کہ اولیاء اللہ غیب کی بات دریافت کر لیتے ہیں، یہ بریلویت ہے، کفر ہے، شرک ہے، چراغ سنت دیوبند کی ظلمت میں بھٹک کے دنیا کو کافر بدعتی کہنے والے مولوی صاحب ادھر بھی نظر کرم کریں کہ امت دیوبند کے مرشد اعظم کیا بن رہے ہیں؟ حاجی امداد اللہ صاحب پر تو رحم کیجئے، وہ فرما رہے ہیں:۔

لوگ کہتے ہیں، کہ علم غیب انبیاء اولیاء کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں، کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت وادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے، الخ۔ (شمائم امدادیہ، صـ۱۱۵ سطر ۸، مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ)

کیوں حضرت؟ کیا یہ کتاب بھی نایاب ہے، اگر بار خاطر نہ ہو، تو ہمارے پاس موجود ہے، ہاں تو فرمایئے کہ کیا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی بریلوی تھے، مشرک تھے، کافر تھے۔

مولوی صاحب! تھوڑی دیر کے لئے ہی اپنی ستم کاری کا جائزہ لے لیجے، آپ کی ایسی ناپاک حرکت کو اپنے مرشد کو بھی کافر بنا دیا، اپنے منہ میاں مٹھو بننے والے ؎

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

اور کیا حاجی امداد اللہ صاحب کی روح یہ نہ پکار رہی ہو گی ؎

نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

ہاں تو پھر ارشاد ہوتا ہے، کہ شیعہ اور بریلوی کا ایسا سمجھوتہ ہے کہ من تو شدم تو من شدی الخ، (چراغ سنت صـ) نذر بد دور مولوی صاحب نے چار ورق اس مضمون گھڑنے کی مشقت میں نثار فرمائے، کہ شیعہ بریلوی متحد ہیں، مگر خدا کی شان دیکھئے، حقیقت آخر حقیقت ہے، اور اللہ کی چیز باہر آ کر ہی رہتی ہے، مؤلف چراغ سنت خود تو بریلویوں کو شیعیت کا حامی بنانے کی تکلیف فرما رہے تھے، مگر خود ہی لکھ گئے کہ

حال ہی میں ایک قرار داد جو اہل سنت کے مختلف فرقوں کے پیشواؤں نے اہل شیعہ کی شمولیت میں پاس کی ہے .... اکابر کا یہ جذبہ قابل قدر ہے۔ (چراغ سنت، ص۳۰)

کیوں حضرت؟ آپ نے تو بڑی مکاری کی تھی، مگر دیکھا، کہ ؎

تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں

جو ہے پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

شیعہ کی شمولیت وآمیزش اور اتحاد کو بہت ہی قابل قدر جذبہ تو آپ فرما رہے ہیں، اور شیعت کی ڈگری سنی علماء پر یہ چوری اور سینہ زوری، کیا آپ نے یہ الفاظ اپنے ان داتاؤں کو راضی کرنے کے لئے تو تحریر نہیں فرمائے، اور کیا حضرت والا کو معلوم نہیں کہ جب حکیم امت دیوبندیہ انگریزی تنخواہ کے اشارے پر اور رفض کی نمک حلالی میں رافضیوں سے سنیہ عورت کے نکاح کا فتوٰئے جواز دیکر سنیت کو "رکابی" کی نظر کر چکے تھے ؎

ہے اس زمانہ میں اچھا اگر کوئی مذہب تو ہے وہی جسے قرباں کریں "رکابی" پر

تو اس وقت آپ کی "روزی وچندہ" میں بھنگ ڈالنے والے اہل سنت کے پیشوا فرما رہے تھے۔

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے، کہ وہ علی العموم کفار ومرتدین ہیں، اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار ہے۔ (ردالرفضہ اعلیحضرت بریلوی ؒ، ص۱۰)

تو فرمائیے کہ شیعہ ورافضیوں کے حامی دیوبندی ہوئے، یا سُنی علماء، میرے خیال میں اگر ذرہ برابر بھی آپ میں شعور ہے، تو ایسا افترا گھڑنے میں آپ خود ہی اپنے آپ کو جھوٹا تصوّر فرماتے ہونگے۔

حضرت بتائیے تو سہی، کہ کیا علمائے اہل سنت نے بھی کبھی رافضیوں کے ساتھ عقد کے فتوے دئے تھے؟ بلکہ اس کے برعکس شیعہ دیوبندیت کا بالکل اتحاد ثابت ہوا ؎

ہم نے تو سمجھا تھا کہ خلوت میں وہ تنہا ہونگے جھک کے پردہ جو اٹھایا تو قیامت دیکھی

باب چہاردہم ۱۴

(دیوبند کفر کی مشین)

تمام عالم اسلام پر دیوبندی علماء کی کفر بازی اور انکے ناپاک فتوے

دیوبند کے تکفیری فتنہ نے عالم اسلام کو جس تباہی اور بربادی کے گھاٹ اُتارا ہے، اس کی نظیر کسی بھی اسلام کا دعوای کرنے والے فرقہ میں ملنا مشکل ہے، دیوبند کے کارخانہ کفر بازی کے بڑے بڑے شیخ الحدیث اور علماء

گنگوہی و تھانوی وغیرہ کے اذناب شیخ التکفیر مولویوں کے پاس مسلمانوں کو بدعتی، مشرک اور کافر کہنے کے سوا کوئی مقصد نہیں ہے، اور جب کبھی بھی کسی سُنی عالم نے دیوبندی شیخ الحدیثوں کے شر انگیز فتووں کا نوٹس لیا، تو دیوبندیوں نے الٹا اس عالم کو فسادی، شرارتی، بدعتی، مشرک اور کافر کہہ کر اپنے ناذیبا کردار پر قسم قسم کے نقاب ڈالنے کی کوشش کی، حالانکہ کفربازی کے علم بردار صرف علمائے دیوبند ہیں، اور جس قدر بھی مذہبی فتنے ملک، ہندوستان میں رونما ہوئے یہ سب دار العلوم دیوبند کے کارخانہ تکفیر کی تیار شدہ مشینری ہے، حتیٰ کہ بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانے سے لیکر آج تک کوئی مسلمان بھی دیوبندیوں کے کفر کے نشانہ سے نہیں بچ سکا۔ دیوبندیوں کے عقیدہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ اربعہ، اہل سنت و جماعت اولیائے کرام بزرگان دین سب کے سب مشرک و کافر تھے، اور ان کے نزدیک گنگوہی و تھانوی صاحبان اور یا ان کے دو چار ہم مشربوں کے سوا دنیا بھر میں کوئی مسلمان نہیں ہے، دیوبند کے اس ناپاک کردار کے چند فیصلہ کن فتوے ملاحظہ ہوں۔

دیوبندیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم کُلی آپکو حاضر ناظر ماننے والے اور نبیوں سے مدد مانگنے والے سب مسلمان و تمام صلحا و اولیأ معاذ اللہ کافر ہیں

دیوبندی فرقہ کے سب سے بڑے مردہ پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں، تو یا رسول اللہ بھی کہنا ناجائز ہوگا، اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دُور سے سُنتے ہیں، بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ج ۳، صفحہ ۹)

دیوبندی فرقہ کے ایک زندہ مولوی جالندھری فی الحال ملتانی کا وضاحتی بیان

استفتاء:- ہمارے رشتہ داروں میں ایک شخص نے میری لڑکی کا اپنے لڑکے کے لئے رشتہ طلب کیا ہے، مگر اس کا لڑکا دیوبندی عقائد کو نہیں مانتا، اور عرسوں پر جاتا ہے، اور صبح سویرے یا رسول اللہ بلند آواز سے پڑھتا ہے،..... حضور ارشاد فرماویں کہ آیا صحیح العقیدہ دیوبندی عقیدہ کی لڑکی کا نکاح غیر دیوبندی شخص سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:- مخدومی سلمہ، بعد سلام مسنون آنکہ جس لڑکے کے رشتہ کے متعلق دریافت کیا گیا ہے، وہ بریلوی عقائد کا معلوم ہوتا ہے، اکثر بریلویوں کے عقیدے آجکل ایمان کی حدود سے نکل چکے ہیں، جیسے علم غیب

کلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قائل ہونا حضور صلعم کو ہر جگہ حاضر ناظر اعتقاد کرنا، غیر اللہ سے مدد مانگنا، وغیرہ وغیرہ ایسے غلط عقائد رکھنے والے شخص سے صحیح العقیدہ لڑکی صالحہ کا نکاح جائز نہیں، الخ۔

احقر خیر محمد، عفا اللہ عنہ، مہتمم مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان، ۱۷ شوال ۱۳۷۳ھ۔

(یہ فتوےٰ قلمی بندہ کے پاس محفوظ ہے)۔

نوٹ:۔ گنگوہی صاحب کے فتوے سے واضح ہے، کہ دیوبندی فتوے کی رُو سے جو شخص یارسول اللہ پڑھے اور مصیبت کے وقت حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یارسول یا محمد عرض کرکے پکارے وہ کافر ہے، اور ملاں خیر محمد نے سنیوں پر کفر اس علت کی بنا پر دائر کیا ہے، کہ سنی مشائخ و علماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعطائے الٰہی علم غیب کلی مانتے ہیں، اور دوسری علت انکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر اعتقاد کرنا اور تیسری علت غیر اللہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ سے امداد مانگنا ہے، اور یہ قانون ہے، کہ حکم علت پر دائر رہتا ہے، جہاں وہ علت پائی جائے گی وہاں حکم عائد ہو جائے گا، یعنی جس شخص نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کلی اعتقاد رکھا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھا اور جس نے کسی غیر اللہ انبیا علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کو پکارا تو دیوبندی مذہب کی رُو سے وہ بے ایمان اور کافر ہوگا، اب چونکہ یہ عقائد علم غیب کلی، حاضر و ناظر، اور انبیاءؑ اور اولیاءؒ سے مدد کے عقیدے بریلویوں نے تو کوئی ایجاد کئے ہی نہیں، بلکہ بریلوی علماء تو سلف صالحین خاصان حق کے تابع ہیں، یہ عقائد تمام اہل اسلام کے عقائد ہیں، تو جب بریلوی ان عقائد کی وجہ سے کافر ٹھہرے تو بریلویوں کے پیشوا حضرت انبیائے کرامؑ علیہم السلام وصحابۂ کرام تابعین، تبع تابعین اور تمام اولیائے کرام، ائمہ اسلام اور جمیع امت محمدیہ کے لوگ دیوبندیوں کے نزدیک کافر ہوں گے، اب دیکھئے کہ دیوبندی کفر بازوں کا یہ ناپاک فتویٰ کہاں تک پہنچتا ہے، اور دیوبندی علماء کون کون پاک ہستیوں کی تکفیر کرتے ہیں، بلکہ ان نام نہاد علماء نے تو اپنی تکفیر سے خدا تعالےٰ کو بھی نہیں چھوڑا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب کلی و حاضر و ناظر ماننے والے اور غیر اللہ سے مدد مانگنے والے محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کے ارشادات اور دیوبندیوں کی کفربازی

خدا تعالےٰ جل شانہٗ دیوبندی فتوائے کفر کی زد میں

بقول اشرفعلی تھانوی خود خدا تعالےٰ نے غیر اللہ سے مدد طلب فرمائی	خدا تعالیٰ فرماتا ہے یاایہاالذین

اٰمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (پ ۲۶، سورہ محمد، ۷ رکوع ۱)۔
ترجمہ:- اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا (ترجمہ مولوی اشرف علی دیوبندی) اس آیت پاک کا صحیح ترجمہ کیا ہے، یہاں اس سے ہمیں بحث نہیں، ہم تو یہ عرض کرنا چاہتے ہیں، کہ دیوبندیوں کے نزدیک کسی بھی غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے۔ تو معاذ اللہ خدا تعالےٰ بھی بوجہ بندوں سے نصرت مانگنے کے دیوبندیوں کے نزدیک اس فتوےٰ سے نہ بچا، کیونکہ غیر اللہ سے طلب مدد تو یہاں بھی پائی گئی، نعوذ باللہ کیا خدا لوگوں کو شرک کی تعلیم دیتا ہے، اور جب غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے، تو تھانوی صاحب کا ترجمہ مشرکانہ ہوا یا نہ؟

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے صحابی سے مقدس ارشاد

آپ نے اپنے خادم صحابی حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السجود وفضلہ، فصل اوّل، ص ۸۴، سطر ۱۰)۔
ترجمہ:- گفت آنحضرت چوں بجائے تو در حصول این مطلب یاری دہ مرا و مدد کن بر نفس خود در حصول مطلب خود را بہ بسیار کردن سجدہ، (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شیخ عبد الحق محدث ج ۱، ص ۳۹۶، سطر ۶)
نوٹ:- دیوبندیوں کا فیصلہ ہے، کہ جو بھی کسی غیر اللہ سے مدد مانگے وہ کافر ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی سے یاری طلب فرمائی، تو دیوبندی مذہب کے ناپاک فتوے سے تو معاذ اللہ رفداہ روحی (صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ بچے، کیونکہ غیر اللہ سے طلب مدد تو یہاں بھی پائی گئی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مدد طلب فرمانا محتاجی کے لئے نہ تھا، بلکہ اپنے صحابی کو نجات دینے کے لئے تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دیوبندی مولویوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی غیر اللہ سے مدد مانگی

فلما احس عیسیٰ منہم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ (پ ۳، سورہ آل عمران، رکوع ۵)۔
ترجمہ:- پس جب دیکھا عیسیٰ نے ان سے کفر، کہا کون ہیں مدد دینے والے مجھ کو طرف اللہ کے، کہا حواریوں نے کہ ہم ہیں مدد دینے والے اللہ تعالےٰ کے۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین ترجمہ قرآن مترجم اہلحدیث کراچی)
نوٹ:- یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے مدد طلب فرمائی اور حواریوں نے بھی مدد کا اقرار کیا،

اندر دیوبندی مذہب کی رُو سے جو غیر اللہ سے مدد مانگے وہ بے ایمان ہے، تو دیوبندی حشن میں معاذاللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سب حواری بھی اس ناپاک فتوے سے نہ بچے۔

حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام بھی دیوبندیوں کے فتویٰ کُفر کی زد میں

حضرت ذوالقرنینؑ نے بھی غیر اللہ سے مدد طلب کی

قال ما مکّنی فیہ ربّی خیرٌ فاعینونی بقوۃ اجعل بینکم وبینھم ردما۔ (پ ۱۶، سورہ کہف، رکوع ۱۱) ترجمہ:- کہا جو کچھ قدرت دی ہے مجھ کو بیچ اس کے رب میرے نے بہتر ہے، پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے، کر دوں میں درمیان تمہارے اور درمیان اُن کے دیوار موٹی۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین، ترجمہ قرآن مترجم الحدیث کراچی)۔

نوٹ:- حضرت ذوالقرنین نے ان لوگوں سے مدد طلب فرمائی، تو معاذاللہ دیوبندیوں کے فتوے سے آپ بھی نہ بچے۔

امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی دیوبندیوں کے فتویٰ کفر کی زد میں

حضرت صدیق اکبرؓ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھتے تھے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں تمام صحابۂ کرام نے صدقات حاضر کئے اور حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنا سب مال حاضر کر دیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی،

ابقیت لھم اللہ ورسولہ۔ (مشکوٰۃ، باب مناقب ابوبکر، ص ۵۵۶، سطر ۳)۔

یعنی یا رسول اللہؐ میں تو گھر والوں کے لئے خدا اور رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔

نوٹ:- معلوم ہوا، کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر اعتقاد رکھتے تھے، اور پھر حضورؐ نے بھی حضرت ابوبکرؓ کے عقیدہ کی تصدیق فرما دی اور یہ نہیں فرمایا، کہ اے ابوبکر میں تمہارے سامنے موجود ہوں، مجھے گھر والوں کے لئے کس طرح چھوڑ آئے ہو، تو دیوبند کے فتوے سے تو معاذاللہ خلیفۃ المسلمین بھی نہ بچے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق و حضرت ساریہ (رضی اللہ عنہما) بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت عمرؓ نے غیر اللہ کو پکارا اور حضرت ساریہؓ غیر اللہ کی پکار سے مستفیض ہوئے

فبینما عمر یخطب فجعل یصیح

یاساریۃ الجبل - (مشکوٰۃ باب الکرامات، فصل ثالث، ص۵۴۶، سطر ۱۰) -

ترجمہ :- خطبے کے دوران میں حضرت عمرؓ نے پکارا یاساریۃ الجبل - اے ساریہ پہاڑ کا خیال کرؤ۔

نوٹ :- حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ساریہؓ کو غائبانہ پکار کر مدد دی، اور حضرت ساریہؓ نے اسپر اعتماد کر کے فتح حاصل کی، معلوم ہوا کہ صحابہ کرام ایک دوسرے کو غائبانہ مدد دیتے تھے، اور مدد لیتے تھے، تو کیا یہ سب دیوبندی فتوے سے معاذاللہ مسلمان نہیں تھے -

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دیوبندیوں کے فتوائے لعنت کی زد میں

حضرت فاروق اعظم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے

ثم الکثر ان یقول سلونی فبرک عمر علیٰ رکبتیہ الخ - (بخاری کتاب العلم باب من برک علی رکبتیہ عند الامام او المحدث)

یعنی جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عطائی علم غیب کا اظہار فرمایا، کہ سلونی تو حضرت عمرؓ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے -

نوٹ :- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہر امام و محدث کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھنے کا یہ باب باندھا ہے، اور حضرت عمرؓ کے اس فعل سے دلیل لائے ہیں، معلوم ہوا، کہ ہر بزرگ اور پیر کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھنا سنت سے ثابت ہے، اب دیوبند کا فیصلہ سنیئے :-

جو کسی پیر کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے وہ لعنتی ہے

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دیدیا، اُس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت ہونگے، اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت، (معاذ اللہ)

(جواہر القرآن، مولوی غلام علی خان، ص۶۱، سطر آخر) -

پھر تو دوزانوں بیٹھ کر دیوبندی بھی لعنتی ہوئے

بیچارے مہذب آدمی تھے، دوزانو ہو کر بیٹھ گئے - (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴، ص۵۶۱) -

حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت کعبؓ نے مصیبت میں غیر اللہ کو پکارا

وکعب بن ضمرۃ قلق علی المسلمین فجاھد عنھم وھو یجول بالرایۃ ینادی یا محمد یا محمد - یعنی اس معرکۃ الآراء جنگ میں حضرت کعب جھنڈا اٹھائے ہوئے پکار رہے تھے، یا محمدؐ یا محمدؐ،

(فتوح الشام امام واقدی، ج ۱، ص۱۹۷، سطر ۲، مطبوعہ مصر) -

نوٹ :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے روضہ انور میں جلوہ فرما ہیں اور صحابی شام میں آپ کو پکار کر آپ سے مدد مانگ رہے ہیں۔ دیوبندی فتوے لگائیں، کیونکہ حضرت کعب بھی حضور کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی دیوبندیوں کے فتوئے کفر کی زد میں

حضرت عبداللہؓ نے بھی مصیبت میں غیر اللہ کو پکارا

عن عبد الرحمٰن بن سعد قال خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد۔

(ادب المفرد امام بخاری ص۱۴۲ سطر ۱۶ و عمل الیوم واللیلۃ محدث ابن سنی ص۷۲ و نور الایمان فی زیارۃ حبیب الرحمٰن ص۸، مصنفہ مولانا عبدالحلیم لکھنوی فرنگی محلی والد معظم مولوی عبدالحی لکھنوی)۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ کا پاؤں بیکار ہو گیا، تو کسی آدمی نے آپ سے کہا، کہ آپ کسی پیارے کو پکاریئے، تو آپ نے پکارا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم)۔

نوٹ :- معلوم ہوا، کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھ کر پکارا، اور دیوبندی فتوے کی رو سے غیر اللہ سے مدد مانگی، تو معاذاللہ آپ بھی دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان نہیں تھے۔ (یہ حدیث ان دونوں مذکورہ کتابوں میں بہ سند صحیح موجود ہے)۔

تمام صحابہ کرامؓ و تابعینؒ دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

تمام صحابہؓ و تابعینؒ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر سمجھتے اور آپکو مشکل میں پکارتے تھے،

خلافت فاروقی کا زمانہ ہے، حضرات صحابہ کرامؓ و تابعینؒ ملک شام میں لڑ رہے ہیں، تو غزوۂ مرج القبائل کی معرکۃ الآرا جنگ میں وہ کس کو پکار رہے ہیں، وشعار المسودان یا محمد یا محمد اور سودانی مسلمانوں کی پکار اور ان کا شعار یہ تھا، کہ یا محمد یا محمد، (سبحان اللہ)۔ (فتوح الشام حافظ الحدیث واقدی، ج ۲، ص۵ سطر ۲۸)

نوٹ :- معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت یا رسول اللہ اور یا محمد پکار کر حضور سے امداد طلب کرنا حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ کے مقدس زمانہ میں اسلامی شعار سمجھا جاتا تھا، اور دیوبندی اس اسلامی شعار کو کفر بناتے ہیں، یعنی جو اسلام کا شعار ہے، وہ کفر بنا دیا گیا، اور جو کفر تھا وہ دیوبند کا اسلام بن گیا، معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی تو شعائر اسلامیہ کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں، کیونکہ تمام اہل اسلام حضرات انبیائے کرام و اولیائے عظام سے امدادیں مانگا کرتے تھے۔ تو دیوبندیوں کے فتوے سے تمام صحابہ تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سب سلف صالحین معاذاللہ کافر ٹھہرے، اور آج کل کے خود ساختہ اسلام کے حاملین دو چار دیوبندیوں کے سوا

کوئی بھی مسلمان نہ رہا۔

واضح رہے، کہ امام واقدی ائمہ احناف واکابرین اسلام کے امام الحدیث اور ثقہ محدث ہیں، احناف کے مقتدر امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ وھذا تقوم بہ الحجۃ اذا وثقنا الواقدی۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ، ج ۱، ص ۳۰۵)۔ امام اہل سنت سید الناس فرماتے ہیں، الواقدی امیر المومنین فی الحدیث۔ (عیون الاثر لابن سید الناس، مطبوعہ مصر، ص ۱)۔ اس لئے بعض متعصبین وغیر حنفیوں کا امام واقدی پر تنقید کرنا احناف کے نزدیک معتبر نہیں۔

قرونِ اولیٰ کے جمیع مجاہدین اسلام بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

تمام غازیانِ اسلام حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام حاضر ناظر سمجھتے اور آپ کو مشکل کے وقت غائبانہ پکارتے تھے

تین بھائی شہسوار بہادر غازی شامی لشکر روم میں لڑ رہے تھے، کہ انہیں رومیوں نے قید کر لیا اور روم کے پادشاہ نے کہا کہ تم اسلام کو چھوڑ کر نصرانی ہو جاؤ، تو تمہیں ملک اور اپنی بیٹیوں کا رشتہ بھی دے دوں گا، تو ان غازیوں نے انکار کیا اور قالوا یا محمداہ اور پکارا یا محمد۔ (شرح الصدور مصنفہ امام سیوطی مطبوعہ لاہور ص ۱۱۱ سطر ۲)

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ قرونِ اولیٰ کے تمام اہل اسلام صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین حضور سے مدد مانگا کرتے تھے، مگر آج کل کے کفر باز دیوبندی مولوی تمام انبیائے کرام واولیائے عظام سے امداد مانگنے والوں کو کافر کہتے ہیں، تو کیا وہ سب پیشوایانِ ملت اور مجاہدین ملت دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ کافر تھے۔

تمام غازیانِ اسلام جب مفتوحہ شہروں میں داخل ہوتے تھے تو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو پکارتے تھے

غزوۂ ترک کا واقعہ بعد از اں مسیب رض باکساں کہ باو بود گفت کہ من حرکت کنندہ ام بسوئے دشمناں کہ قصر را محاصرہ نمودہ اند، . . . . گفت باید خصلت شما ایں باشد کہ یا محمد بگوئید الخ۔ (فتوحات اسلامیہ دحلان، مطبوعہ ہرات ج ۱، ص ۲۲۷ سطر ۵)۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رض بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت امام اعظم نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو پکارا

یامالکی کن شافعی فی فاقتی
انی فقیر فی الوری لغنالک

اے میرے مالک گناہوں میں میری شفاعت کیجئے۔ میں آپ کی شفاعت کا محتاج ہوں

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ جد لی بجودک وارضنی برضاک

انا طامع بالجود منک لم یکن لابی حنیفۃ فی الانام سواک

اے تمام موجودات سے اکرم، اے خزانۂ نعماۓ الہٰی جو کچھ آپ کو اللہ نے بخشا ہے، مجھے بھی بخشیئے، اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو راضی کیا ہے، مجھے بھی راضی کیجئے، میں دل سے آپ کے جود و عطا کا امیدوار ہوں، اور آپ کے سوا مجھ بیچارے ابوحنیفہ کا جہاں میں کوئی بھی مددگار نہیں۔

(قصیدۃ النعمان مع شرح رحمۃ الرحمٰن مطبوعہ مجتبائی، دہلی ص ۶۵، سطر ۱ وغیرہ)

نوٹ:- دیوبندی علماء کی انگریز ساختہ مذہب یہ ہے کہ جو شخص دیا سے غیراللہ کو پکارے۔ اور غیراللہ سے مدد مانگے، اور انبیائے کرام علیہم السلام و اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ سے محتاجی ظاہر کرے وہ مشرک اور کافر ہو جاتا ہے، اور اسی وجہ سے بیچارے سنیوں پر کفربازی ہوتی ہے، تو دیوبندیوں کے نزدیک معاذاللہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی مشرک ہی تھے، کیونکہ دیوبندی تعزیرات کی دفعہ ۱ شرک و دفعہ ۲ کفر و دفعہ ۳ بدعت کے تو امام اعظم رح بریلویوں سے بھی زیادہ مجرم ٹھہرے، کیونکہ دیوبندی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی بھی چیز کا مالک نہیں مانتے، اور آپ کو مالک و مختار کہنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ دیکھو دیوبندیوں کی تقویۃ الایمان میں ہے:-

جس کا نام محمد یا علیؑ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں، الخ- جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۱۲، سطر، وغیرہ)۔

اور امام صاحب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی جان و مال ہر چیز کا مالک کہہ رہے ہیں، اور غیراللہ کو بھی پکار رہے ہیں، اور شفاعت کے لیے غیراللہ سے امداد بھی مانگ رہے ہیں، تو دیوبندی فتوے سے آپ پر کئی شرک و کفر کے فتوے لگے۔

مسلمانو! انصاف کرو، کہ کیا دیوبندی حنفی ہیں، یا امام صاحب کو کافر کہنے والے ہیں، اور حنفیوں کے پکے دشمن ہیں۔

امامِ احناف ملا علی قاری رح شارح فقہ اکبر بھی دیوبندی مولویوں کے فتوائے کفر کی زد میں

ملا علی قاری بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر جگہ حاضر ناظر یقین کرتے تھے | فان لم یکن فی البیت احد فقل السلام

علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اہل الاسلام۔
(شرح الشفا مصنفہ ملا علی قاری برحاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر ج ۳ ص ۴۶۴ سطر ۱۱)

یعنی آپ جب کسی گھر میں داخل ہوں، اور گھر میں کوئی آدمی نہ ہو، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام عرض کرو، کیونکہ تمام مسلمانوں کے گھروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک حاضر ناظر ہے۔

جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی محشی ہدایہ و صاحب تصانیف کثیرہ بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

مولوی عبدالحی صاحب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر یقین کرتے تھے۔

مولوی صاحب التحیات کے سلام کے متعلق فیصلہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قال والدی العلام واستاذی المقدام ادخلہ اللہ فی دار السلام فی رسالتہ نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن السر فی خطاب التشہد ان الحقیقۃ المحمدیۃ کانہا ساریۃ فی کل موجود وحاضرۃ فی باطن کل عبد وانکشاف ہذہ الحالۃ علی الوجہ الاتم فی حالۃ الصلوٰۃ نحصل محل الخطاب۔ وقال بعض اہل المعرفۃ ان العبد لما تشرف بثناء اللہ فکانہ اذن فی الدخول فی حریم الالٰہی ونور بصیرتہ ووجد الحبیب حاضراً فی حرم الحبیب فاقبل وقال السلام علیک ایہا النبی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
(السعایہ شرح الوقایہ مولوی عبدالحی ج ۲ ص ۲۲۸ و نور الایمان مولانا عبدالحلیم ص ۹، رحمہما اللہ تعالیٰ)

یعنی التحیات کے خطاب، و سلام السلام علیک ایہا النبی میں راز یہ ہے، کہ حقیقۃ محمدیہ ہر موجود میں ساری ہے اور ہر بندہ کے باطن میں حاضر و ناظر ہے، اور نماز میں یہ حالت مکمل ہوجاتی ہے، تو حضوری خطاب حاصل ہوجاتا ہے، اور بعض اولیائے کرام نے فرمایا، کہ جب بندہ حریم الٰہی میں داخل ہوتا ہے، تو ہر جگہ حرم حبیب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر پاتا ہے۔ تو متوجہ ہوکر عرض کرتا ہے، السلام علیک ایہا النبی۔

(دیوبندیت فنا، مولوی عبدالحی صاحب نے تو دیوبندیوں کا بیڑا ہی غرق کردیا)۔

امام اہل معرفت حضرت امام غزالی بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

امام غزالی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر جانتے تھے

احضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم و شخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
(احیاء العلوم، امام غزالی، جلد اول، فصل سوم، باب چہارم سطر)

یعنی دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر جان، اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ وبرکاتہ گو

پیشوائے اعظم اولیائے کرام سلسلہ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہم اللہ بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت شیخ شہاب الدین رح بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر جانتے تھے

پس باید کہ بندہ ہمچناں کہ حق سبحانہ را پیوستہ بر جمیع احوال خود ظاہراً و باطناً واقف و مطلع بیند، رسول علیہ السلام را نیز ظاہر و باطن حاضر داند۔

(مصباح الہدایت ترجمہ عوارف المعارف، ص ۱۶۵)

پیشوائے اعظم سلسلہ نقشبندیہ قطب ربانی حضرت میاں شیر محمد رح شرقپوری بھی دیوبندی مولویوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت قبلہ میاں صاحب رح بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر یقین کرتے تھے

ایک مرتبہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے حضرت قبلہ سے دریافت کیا، کہ ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے، تو حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر ہیں۔ اور یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ (ملخصاً شیر ربانی، ص ۲۷۳)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا، کہ حضرت قبلہ میاں صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر جگہ حاضر و ناظر فرماتے تھے مگر دیوبندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر کہہ کر حضور کے حاضر ناظر ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

پیشوائے سلسلہ عالیہ چشتیہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رح بھی دیوبندی مولویوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت اعلیٰ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رح کو ہر جگہ حاضر ناظر اعتقاد رکھتے تھے۔

دانستم کہ قبلہ عالم رضی اللہ عنہ ظاہر و باطن مشاہد احوال ما است۔ (انتخاب مناقب سلیمانیہ، ص ۴۶، سطر ۲)

پیر مریداں را چہ جائے نزدیک است، بلکہ بمشرق و مغرب ہر جائیکہ باشند در نظر باطن ملحوظ داشتہ باشند

مدد میفرمایند، گویا جہان در ضمیر روشن او از عرش تا تحت الثریٰ مثل دانہ خردل نمودار آمدہ باشد، چونکہ ضمیر آفتاب نظیر قبلۂ عالم (خواجہ نور محمد) رضی اللہ عنہ بہر حال مشاہد احوال ما بدامن گرفتگاں مدد فرمائی اولی اعلیٰ خلائق درماندگی است۔ (انتخاب مناقب سلیمانیہ، صفحہ ۵، سطر ۴ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ یہ ہے خاصان حق کا عقیدہ کہ محبوبان خدا بنظر باطن سے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں، اور اپنے غلاموں کی مدد فرماتے ہیں، حضرت شاہ اعلیٰ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ تو حضور کو حاضر ناظر بھی فرما رہے ہیں، اور اپنے پیر شیخ سے مدد بھی طلب فرما رہے ہیں، اور دیوبند کے تمام علماء کا فتویٰ یہ ہے، کہ جو شخص بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر مانتے یا آپ سے مدد چاہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے، تو معاذ اللہ دیوبندیوں نے حضرت اعلیٰ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کافر قرار دیدیا، ہمارے بعض بھولے بھالے حضرات دیوبندیوں کی فریب کاریوں سے واقف نہیں ہیں، اور جب کوئی دیوبندی مولوی تقیہ کرکے صرف عوام میں اپنا وقار بنانے اور اپنے دیوبندی مشن کو چالو کرنے کے لئے ان حضرات کی چاپلوسی کر دیتا ہے، تو بس اُسے پورا صوفی خیال کرکے اس کے گردیدہ ہو جاتے ہیں، مگر یاد رہے، کہ دشمن ہمیشہ شکر کھلا کر مارتا ہے۔ یہ دیوبندی ہمارے بزرگان کے پاس تو صوفی بن کر اپنا وقار بنا لیتے ہیں، اور پھر عوام میں جاکر اپنے کو صوفیہ کا معتقد ظاہر کرکے صوفیائے کرام کے ہی عقائد کو کفر و شرک و بدعت کہہ کر لوگوں کو دیوبندی بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان ناپاک لوگوں سے سنی حنفی حضرات کو دور رکھے۔

محدث اعظم ہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت شیخ صاحب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر اعتقاد رکھتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال حاضر ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی است۔ (المکاتیب والرسائل بر حاشیہ اخبار الاخیار ہر دو تصنیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۵۵ سطر ۴)

نوٹ:۔ کیوں جناب دیوبندی صاحبان؟ کیا حضرت شیخ صاحب بھی معاذ اللہ کافر تھے، یا حاضر ناظر اعتقاد رکھنے والوں کو کافر کہنے والے ہی خود کافر ہیں۔

تمام امت محمدیہ دیوبندیوں کے فتوائے کفر کی زد میں

تمام امت محمدیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر اعتقاد رکھتی ہے

باچندیں اختلافات و کثرت

مذاہب کہ در علمائے امت است، یک کس را دریں خلافی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است، و بر اعمال امت حاضر ناظر الخ۔ (المکاتیب و الرسائل مذکورہ، صفحہ ۵۵، سطر ۱)۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے آجتک امت محمدیہ کے کسی بھی مسلمان کو اس عقیدہ سے اختلاف نہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، معلوم ہوا، کہ دیوبندی مولوی امت محمدیہ اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ تو اس عقیدہ کے سخت خلاف ہیں، بلکہ اس کو کفر کہتے ہیں، تو دیوبندی ہی منکر ثابت ہوئے۔ ایسے بے شمار حوالہ جات پیش کئے جا سکتے ہیں، مگر چند نمونے حاضر کر کے اہل اسلام کی خدمت میں عرض ہے، کہ دیوبندی مولویوں کا فتوے آپ پہلے ملاحظہ کر چکے ہیں، جس کی رو سے یہ تمام حضرات کافر ٹھہرتے ہیں، (معاذ اللہ)۔ اب دیوبندیوں کا آخری اور واضح فتوٰے ملاحظہ کر لیجئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر ماننے والے اور انبیائے کرام (علیہم السلام) و اولیائے عظام (رحمہم اللہ تعالٰی) سے امداد مانگنے والے ان تمام مذکورہ بالا محبوبین بارگاہِ الٰہی پر دیوبندیوں کا کھلا فتوائے کفر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھنے والے یہ تمام اولیائے اکرام کافر تھے، (دیوبند کے شیخ القرآن مولوی غلام خان دیوبندی کا واضح فتوٰے)

ع ۱۔ کسی پیر کو غائبانہ حاجات میں پکارا گیا۔ (الی قولہ) اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے۔
(جواہر القرآن مصنفہ غلام خان، صفحہ ۶، سطر ۱۰)

ع ۲۔ نبی کو جو حاضر ناظر کہے۔ بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔
(جواہر القرآن شیخ دیوبند غلام خان، صفحہ ۶، سطر ۱۰)۔

ع ۳۔ جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے، وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۷، سطر ۲۰)۔

ع ۴۔ ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں، اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۷، سطر ۳)۔

نوٹ:۔ تو معلوم ہوا، کہ تمام امت محمدیہ اور جمیع مشائخ اولیاء اللہ و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعین و تبع تابعین جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ حاجات میں پکارتے تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر جانتے تھے، وہ تمام دیوبندی علماء کے نزدیک کافر ہیں، اور جو ان کو کافر نہ کہے، وہ بھی ایسا ہی کافر ہے، تو چونکہ تمام مسلمان مشائخ اہل اللہ کو اپنا پیشوا سمجھتے ہیں اس لئے دنیا بھر میں سوائے چند دیوبندی مکفرین کے کوئی بھی مسلمان نہ رہا، اور تمام بزرگان اسلام کو دیوبندیوں نے کافر و مشرک قرار دیدیا۔
نعوذ باللہ العلی العظیم۔

حضرات مشائخ کرام کی اولاد اور حضرات سجّادہ نشینان کی خدمت عالی میں مؤدّبانہ التجا

آج کل زمانہ بڑا نازک ہے، اور جبکہ اہل اسلام دیوبندی مولویوں سے متنفر ہو رہے ہیں اور عامہ مسلمین دیوبند کے جھوٹے مذہب سے خبردار ہو کر بیزار ہو رہے ہیں، تو اب دیوبندی مولویوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کا رُخ ہمارے بزرگان کے نیک دل اور سلیم الطبع بھولے بھالے سجادہ نشین حضرات کی طرف پھیر دیا ہے، اور اپنی انتہائی منافقانہ تقیہ بازی استعمال کر کے ہمارے مخلص حضرات کو دیوبندیوں کا گرویدہ کرنے کی کوشش چالو کر دی ہوئی ہے، مگر ہمارے حضرات کو دیوبندیوں کے مذکورہ بالا فتوے ملاحظہ فرما کر خدا کے واسطے غور کرنا چاہیئے، کہ یہ دیوبندی تو آپ کے اور ہمارے اکابرین مشائخ کرام کے اعتقادات کو کفریہ بتائیں اور انہیں مشرک بدعتی کافر کہیں، اور ہم ان زہریلے سانپوں کو گود میں پالیں۔ ہمارے حضرات کو اپنے اکابرین کے معتقدات کی حفاظت کرنا چاہیئے، اور دیوبندی تقیہ سے خبردار رہنا چاہیئے۔

دیوبندی مولویوں کا ایک کامیاب دھوکہ

جہاں کہیں دیوبندیت کا پول کھل جاتا ہے، اور ہمارے سنی حضرات کسی دیوبندی کے سامنے اُن کے ایسے گندے عقائد اور اہل اسلام پر دیوبندیوں کے فتوے ظاہر کر دیتے ہیں، تو دیوبندی مولوی اپنی جان بچانے کے لئے فوراً کہہ دیتے ہیں، کہ میں تو ایسا عقیدہ نہیں رکھتا، اور اس کے اتنے سے تقیہ پر ہمارے بعض حضرات مطمئن ہو جاتے ہیں، اور دیوبندیوں کو سنیوں میں رہ کر ان کی اولاد اور بھولے بھالے لوگوں کو بدعقیدہ بنانے کا موقعہ مل جاتا ہے، مگر خیال فرمانا چاہیئے، کہ یہ سراسر فریب ہے، کیونکہ تمام دیوبندیوں کا عقیدہ ایک ہے، اور یہ لوگ ایک ہی لڑی میں منسلک ہیں، یہ کبھی بھی نہیں ہوا، کہ ایک ہی مذہب کے ہر مولوی کا عقیدہ علیحدہ ہو، آج کل کے تمام دیوبندی اپنے سابقہ مولویوں کے مذہب پر ہیں، اور اُن کے ہر فتوے پر ان کا مکمل ایمان ہے، اور یہ دھوکہ دیکر اپنی جان بچاتے ہیں، اگر آپ کو امتحان مقصود ہو، تو آپ کسی دیوبندی مولوی سے لیجئے، کہ مولوی رشید احمد گنگوہی اور خیر محمد جالندھری اور غلام خان نے جو حاضر ناظر سمجھنے والوں کو کافر اور مشرک کہا ہے، حالانکہ یہ فتوٰی انہوں نے تمام اہل اسلام پر لگایا ہے، تو تم ان دیوبندیوں کو گمراہ سمجھتے ہو، جنہوں نے صحابۂ کرام اور اولیائے عظام کو مشرک کافر بنایا ہے، تو دیوبندی مولوی اپنے مولویوں کو کبھی گمراہ نہ کہیگا۔ بس یہی اس بات کی بڑی دلیل ہے، کہ یہ سب کچھ نفاق و تقیہ بازی ہے۔

مسلمانو! انصاف کرو اور ان بدعقیدہ مولویوں سے بچو۔

وغیرہ وغیرہ

(شغل تکفیر)

مولوی خیر محمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خداداد علم غیب ماکان وما یکون اور آپ کو حاضر ناظر ماننے والوں اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام واولیائے عظام کے مدد مانگنے والوں کو مطلقاً کافر و بے ایمان بتاتے ہوئے ساتھ ہی وغیرہ وغیرہ کی طرف بھی ایک پُر اسرار اشارہ کیا ہے۔ یعنی صرف انہی عقائد والے کافر نہیں، بلکہ اور بھی بہتیرے کام ہیں، جن کے کرنیوالوں کو تمام دیوبندی مولوی کافر کہتے ہیں۔ اب وغیرہ وغیرہ کیا ہے۔ لیجئے دیوبندیوں کی معتبر کتابوں سے اس کی وضاحت بھی سُن لیجئے۔ کہ دیوبندیوں کے نزدیک کون کون محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کافر و مشرک ہیں۔

سلطان العارفین امام العاشقین خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ نظام الدّین محبوب اولیا رحمۃ اللہ علیہ بھی دیوبندیوں کے فتوائے کفر زد میں

معاذ اللہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ بھی ایک بدعتی پیر تھے

(حضرت) سلطان جی (خواجہ نظام الدین اولیاءؒ) (قوالی میں) سنبھل کر کھڑے ہوئے، قاضی (ضیاء الدین سنامی) صاحب پھر بٹھلانا چاہتے تھے، مگر خود ہی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے .... بعضوں نے قاضی صاحب سے اس کا راز پوچھا، فرمایا، وہاں انوار و جلال دیکھ کر میں تو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ ان بدعتی کے سامنے تھوڑا ہی کھڑا ہوا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۲۰۸، سطر ۶ وغیرہ)

نوٹ:۔ یہ جھوٹا قصہ صرف دیوبندیوں کا گھڑا ہوا اور دارالعلوم دیوبند کی موضوعات کا مفسدانہ فیض ہے، اور دیوبندی مولوی خصوصاً تھانوی صاحب جھوٹ بولنے میں لائسنس یافتہ ہیں، دیکھو اسی کتاب کی بحث (دیوبندیوں کا تصوف) اور اسی خود ساختہ قصے کو ہمیشہ دیوبندی مولوی اپنی تقریروں میں نہایت خوش ہو کر صرف اس لئے دہراتے رہتے ہیں، تاکہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ ثابت ہو جائے، کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ ایک بدعتی پیر تھے، اور تھانوی صاحب نے آپ کو بدعتی صرف اسی لئے کہا، کہ یہ جھوٹ قاضی صاحب کے ذمے لگا کر اپنی بداعتقادی کا مظاہرہ کر لیا جائے۔ بہر حال اتنا ضرور معلوم ہوا، کہ دیوبندی حضرت خواجہ صاحب کو بھی بدعتی کہتے ہیں، اب دوسرا فیصلہ ملاحظہ ہو:۔

تمام بدعتی شیطان ہیں

اہل بدعت اور بجائے غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کی ایسی مثال ہے، جیسے شیطان کی .... مقابر پر جاکر ناک رگڑتے ہیں، اور قبروں کی خاک اپنے منہ کو ملتے ہیں، الخ۔ (مزید المجید تھانوی، ص۳۷، سطر پہلی وغیرہ)۔

نوٹ:- جب کسی غیر اللہ کے سامنے ناک رگڑنا شیطان کا کام ہے، تو پھر سب دیوبندی بھی شیطان ہیں، کیونکہ سب دیوبندیوں کو تھانوی صاحب نے دیوبندی بزرگوں کے سامنے ناک رگڑنے کا حکم دیا ہے، دیکھو اسی کتاب کی بحث، (دیوبندیوں کی اپنی پیر پرستی)۔

بدعتی کافروں سے بھی بُرے ہیں

مدارات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں تک کی فرمائی ہے، وہ تو بدعتی ہی تھے ...... کافر کی مدارات میں فتنہ نہیں، بدعتی کی مدارات میں فتنہ ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج۴، ص۴۷، سطر۷، و۸ وغیرہ)

نوٹ:- اب مسلمان اندازہ فرمالیں، کہ دیوبندیوں نے حضرت خواجہ صاحبؒ کو بدعتی کہا، اور پھر بدعتی شیطان اور کافر سے بھی برے کافر بنائے، تو ان تمام دیوبندیوں کے نزدیک حضرت خواجہ صاحب کیا ہوئے، خدا را انصاف کرو۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ و سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ہر دو مقتدر پیشوا حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ و حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ رحمہما اللہ تعالےٰ بھی تمام دیوبندی مولویوں کے فتوائے کفر کی زد میں

حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ پیروں سے مدد مانگتے تھے

وحد اعتقاد آں است، کہ ہر چہ از خدا طلبید نے باشد اوّل از پیر خود طلبد بعدہٗ از خدا تا مطلوب شتاب حاصل شود چنانکہ یک مرتبہ ما باں برائے زیارت قبلہ عالم (خواجہ نور محمد) رضی اللہ عنہٗ از درگ (ایک جگہ کا نام ہے) روانہ مہار شریف گردیدم، چوں بر کنارہ دریا رسیدم کشتی موجود نہ بود، حیران شدم و از حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہٗ امداد طلبیدم، ناگاہ یک طفل بر کنارہٗ دریا ظاہر شدہ نزد من آمد مصحف ما را بر سر خود نہادہ وگفت کہ دست خود بر کتف من بنہ، کہ ترا از دریا عابر کنم، ہمچناں کردم در نصف دریا از ایشاں پرسیدم کہ اسم مبارک شما چیست؟ فرمود کہ اسم من بہبل است، (یہ نام اوّل حضرت خواجہ نور محمد رضی اللہ عنہٗ کا ہے)۔

(انتخاب مناقب سلیمانیہ، ص۳۰، ۳۱ از سطر۸، ملفوظ حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ)

حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رح یامعین الدین چشتی پکارا کرتے تھے۔

حضرت قبلہ (میاں صاحب رح) یاخواجہ معین الدین چشتی رح بطور ورد پڑھتے تھے، نیز حضرت قبلہ کرمانوالہ نے فرمایا، کہ حضرت قبلہ (میاں صاحب رح) یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ، یا معین الدین چشتی، یابہاؤالدین نقشبند اور یاشاہ مدار کا صبح وشام عموماً ورد فرماتے تھے۔ (شیر ربانی، صفحہ ۲۹، سطر ۱۵)

دیوبندیوں کے نزدیک پیر سے مدد مانگنے اوریامعین الدین چشتی پڑھنے والا کافر اور مشرک ہے۔

۱- مشرکین مکہ بھی ان مصائب کے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے، اور آج کل کے مشرک تو اُن سے بھی بڑھے ہوئے ہیں، ایسی مصیبت کے وقت بھی اپنے ہی معبودوں کو پکارتے ہیں، چنانچہ کوئی کہتا ہے

بگرداب بلا افتاد کشتی　مدد کن یامعین الدین چشتی

اور کوئی بہاؤالحق بیڑا دھک کہتا ہے۔ (جواہر القرآن مصنفہ مولوی غلام خان دیوبندی مذہب صفحہ ۵۹ سطر ۱۵)

۲- مثلاً کسی پیر کو غائبانہ حاجات میں پکارا گیا (جواہر القرآن صفحہ ۷۱ سطر ۱) تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت ہونگے، اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہونگے۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۷۱، سطر آخر) غیر اللہ کو غائبانہ حاجات میں پکارنا شرک ہے۔ (جواہر القرآن صفحہ ۶۷، سطر ۱۶)۔

۳- غیر اللہ سے مدد مانگنا وغیرہ وغیرہ ایسے غلط عقائد رکھنے والے شخص سے صحیح العقیدہ لڑکی صالح کا نکاح جائز نہیں۔ (فتوائے قلمی مولوی خیر محمد جالندھری مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان، یہ فتوائے قلمی بندہ کے پاس موجود ہے)۔

۴- یہ کفر شرک تو چھوٹی باتیں ہیں، اور ان سے بڑی کونسی ہونگی۔ (یعنی شرک کی ہر بات بڑی ہے)۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صفحہ ۲۴۲، سطر ۱۳)۔

۵- (کفر وشرک) کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے انبیٹھے والوں کا نکاح ٹوٹ جاتا ہوگا۔ (حوالہ مذکورہ)۔

۶- جو انہیں کافر ومشرک نہ کہے، وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۷۷، سطر آخر وغیرہ)۔

نوٹ:- اب ناظرین کرام فیصلہ فرمالیں، کہ دیوبندیوں کے نزدیک ان تمام خاصان حق کا نکاح بھی ناجائز ہوا، اور معاذ اللہ ان کی اولادیں بھی حلال کی نہ ہوئیں، اور معاذ اللہ تمام اولیاء اللہ مکہ کے مشرکوں سے بھی بڑے مشرک ٹھہرے، اور جو انہیں کافر نہ کہے، وہ بھی کافر ہوا۔ (معاذ اللہ)

مسلمانو! کیا ہماری غیرت کچھ بھی نہ رہی، کہ دیوبندی مولوی ہمارے پیشواؤں کو تمام کفار سے بدتر کافر کہیں، اور ہم اُن کو گود میں پالیں۔ (فالی اللہ المشتکیٰ)۔

خود دیوبندی بھی اپنے پیروں سے غائبانہ مدد دیں مانگتے ہیں وہ خود بھی کافر ہوئے

۱- ایک دن امداد پیر کا ذکر مذکور تھا، حضرت نے فرمایا، رام پور میں ایک شخص نے ادھر ادھر سے چندہ کے طور پر جمع کر کے مسجد بنائی تھی، مسجد تو بن گئی، لیکن کنواں

سار پر نہ بیٹھتا تھا ...... اس شخص کو بڑا فکر تھا ...... ایک روز غنودگی سی آگئی تو دیکھا حضرت (حاجی صاحب) تشریف رکھتے ہیں، اور فرماتے ہیں، کہ تسلی رکھو، ایک شخص آکر تیرا کام کر دیگا - الخ -

(امداد المشتاق تھانوی، صـ۱۷۳، سطر ۷ وغیرہ)۔

۲- اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
آپ کا دامن پکڑ کر یوں کہونگا بر ملا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شمائم امدادیہ حاجی امداد اللہ صاحب، صـ۱۷۶، سطر ۱)

نوٹ :- حاجی امداد اللہ صاحبؒ اپنے پیر نور محمد صاحبؒ سے امداد میں مانگ رہے ہیں، دنیا و آخرت میں صرف ان کی ہی مدد کا سہارا بناتے ہیں، ظاہر ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگی اور غیر اللہ کو غائبانہ حرف ندا "اے" سے پکارا گیا تو دیوبند کے فتوے سے حاجی صاحبؒ مسلمان رہے یا کافر ہوئے، یہ ہے دیوبندیوں کے سستے فتووں کا نتیجہ، بریلویوں کو بدعتی کافر مشرک کہنے والو، ذرا اپنے مرشد کو اپنے ناپاک فتوے سے بچاؤ - (معاذ اللہ) -

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختار کل سمجھنے والے سب مسلمان کافر ہیں

بزرگوں کو مختار کل سمجھتے ہیں، جو عقیدے ہندوؤں کے تھے، وہ مسلمانوں کے بھی ہو گئے -

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴، صـ۵۸۱، سطر ۱۷) -

دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ہلکے کتے تھے -

مثنوی رومی دے وچ جامی شارح چک چلایا
ہلکیاں کتیاں والے چکوں رکھیں شرم خدایا

(شہباز شریعت مصنفہ مولوی نور محمد وہابی دیوبندی صـ۱۳۳ سطر ۹)

تمام پیرانِ عظام وجمہور اہلسنت وجماعت دیوبندیوں کی کفر بازی کی زد میں

معاذ اللہ مولانا رومؒ و مولانا جامیؒ کے ماننے والے سب کافر ہیں -

ایہہ ملاں جامی کہیا اندر تحفے کفراں والے
جو جامی رومی دے پچھلگ اوہ کافر بڑن منہ کالے

(شہباز، صـ۱۳۳، سطر ۱۷)

معاذ اللہ پنجاب کے تمام پیر جوتے ہیں

بڑا چوغہ پہنے ہو گا، بڑا عمامہ سر پر ہو گا، اور ایک بہت بڑی تسبیح ہاتھ میں ہو گی، جیسا کہ پنجاب کے پیر ہوتے ہیں، مزاح کے طور پر فرمایا، کہ وہ پیر تو کیا پیر بھی نہیں ہوتے - (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، صـ۱۵، سطر ۲۲)

نوٹ :- تو معاذ اللہ پنجاب کے تمام مشائخ دیوبندیوں کے حکیم الامت اور اُن کے مذہب کی رُو سے

جوتے سے بھی ذلیل ہوئے۔

مسلمانو! خدارا ان کے اس ملعون نظریہ پر غور کرو، کہ تسبیح اور دستار سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ توہین، اور مشائخ کرام پنجاب کے بارے دیوبندیوں کا یہ ناپاک نظریہ! ۔ (استغفراللہ)۔

معاذاللہ تسبیح پڑھنے والے مشائخ کرام بھنگڑ ہیں

عمامہ باندھے ہو، چوغہ پہنے ہو، تسبیح ہاتھ میں ہو، .... تمام بھنگڑ پنا بزرگی کے سر تھوپا گیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صـ ۲۳۶، سطر ۵ تا ۸)۔

نوٹ ا۔ یعنی تسبیح پڑھنے والے مشائخ کرام بھنگڑ ہیں، تو دیوبندیوں کے نزدیک بزرگ کون ہے؟ نفل تک کے قریب نہ آئے۔ تسبیح بالکل ہی نہ پڑھتا ہو، مسلمانوں کو بدعتی کہتا ہو، منہدوؤں کے ساتھ ایک جان رہتا ہو چندہ جات کے ہیر پھیر کرنے میں ماہر ہو وغیرہ۔ کیوں نہ ہو ع
وزیرے چنیں شہریارے چنیں۔ (دیکھو ہماری اسی کتاب کی بحث (دیوبندیوں کا تصوف)۔

آج کل کے تمام مشائخ کرام وحضرات سجادہ نشین گمراہ اور گمراہ گر ہیں۔

آج کل کے سجادہ نشین اور شیخ المشائخ کہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، صـ ۱۲۱، سطر ۹)

معاذاللہ سجادہ نشین و گدی نشین گدھی نشین ہیں

محض گدی نشین ہونا ان کے یہاں مقصود طریق ہے، حالانکہ گدھی نشین ہیں۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، صـ ۲۰۶، سطر ۱)

نوٹ:۔ بزرگان دین کا تو یہ شیوہ ہے، کہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن دہلی میں کتا دیکھا، تو اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے، کسی نے اس کا سبب دریافت کیا، تو فرمایا کہ میرے پیر کے شہر میں اس رنگ کا کتا رہا کرتا تھا، میں اس رنگ کی وجہ سے اس کا ادب کر رہا ہوں، ان کم بختوں... کی بد باطنی دیکھو کہ بزرگان دین کی گدی کو کھوتی اور مشائخ کرام کی اولاد کو کھوتی و گدھی نشین کہہ کر اپنی بے ادبانہ حکمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کیا نیک لوگوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے؟

معاذاللہ مشائخ کے عرس کرنے والے اور عرسوں کو جائز سمجھنے والے، مزاروں پر غلاف ڈالنے والے سب کافر ہیں

سوال:۔ یا قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو، اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثل جواز عرس وسوئم وغیرہ ہو، اور یہ جانتا ہو، کہ یہ افعال اچھے ہیں، تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ الخ۔

الجواب:۔ جو شخص ایسے افعال کرتا ہے، وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے، الخ۔
(فتاویٰ رشیدیہ گنگوہی، ج ۲، صـ ۱۴۲، سطر ۹ تا ۱۸)۔

اُونچی قبریں بنانے والے یہودی ہیں

قبروں پر مسجدیں اور مقبرے اور قبریں اونچی اونچی بنانا الیٰ قولہ نصاریٰ کی طرح یہودیوں کی طرح۔ (تقویۃ الایمان صـ۸۳ سطر ۲۱)

چشتی و قادری و نقشبندی و سہروردی کہلانے والے یہودی ہیں۔

ان میں کوئی قادری، کوئی سہروردی، کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے، الیٰ قولہ مسلمان رہو اور یہود و نصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو، ...... روز قیامت کو روسیاہ اُٹھے گا، پھر اس پر عذاب ہو گا، الخ۔

(تقویۃ الایمان، صـ۷۹، سطر ۸ تا ۱۸)۔

نقشبندی مشائخ کرام بدعتی ہیں

آج کل نقشبندیوں میں کثرت سے بدعات ہوتی ہیں۔

(افاضات الیومیہ، ج ۳، صـ۱۲، سطر ۱۴)

نوٹ:۔ گویا تمام مشائخ کرام کے سلسلوں کو بدنام کرنا اشرفعلی کی ٹھیکیداری ہے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی پڑھنے والے کافر

کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہتا ہے۔ کوئی یا علی، یا علی، یا حسین یا حسین، یا خواجہ یا خواجہ جی یا بہت تقرب اور عجز و نیاز سے ان وظیفوں کا اہتمام کرتے ہیں، الیٰ قولہ، جاہل مسلمانوں کو شرک و بدعت میں وہی حال ہو گیا ہے، جیسے پہلے زمانے کے کافروں کا تھا۔ (تقویۃ الایمان، صـ۲۹۹، سطر ۲ تا ۷)

نوٹ:۔ تمام اولیائے کرام یہ وظائف پڑھتے ہیں، جناب محمد امین صاحب شرقپوری تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت قبلہ (میاں صاحب) یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا صبح و شام عموماً ورد فرماتے تھے۔

(خزینۂ ربانی، صـ۲۹۷، سطر ۶)

تو معاذ اللہ دیوبندیوں کے نزدیک جمیع خاصان حق اور حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی تھے۔

قبروں پر مراقبہ کرنے والے یہودی

وظیفہ اور فالنامے، اور گنڈے تعویذ اور اتارے اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبہ الیٰ قولہ سابق میں بھی یہود اور نصاریٰ نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا۔ (تقویۃ الایمان، صـ۸۱، سطر ۷ تا ۱۷)۔

معاذ اللہ مشائخ کے ہاتھ چومنے والے اور دو زانو بیٹھنے والے سب مشائخ کرام اور سب مسلمان لعنتی کافر

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا، اس کے سامنے دو زانوں ہو کر بیٹھے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت ہونگے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہونگے، (جواہر القرآن مصنفہ شیخ القرآن فرقہ دیوبندیہ، صـ۱۰۰، سطر ۱۹)۔

جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن، صـ۷۷، سطر ۲۰)۔

نوٹ:۔ حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے، تو فاسند (۱) کبتیہ الیٰ رکبتیہ

یعنی جبریلؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنے ٹیک دئے اور دو زانوں ہو کر بیٹھے، امام بخاری فرماتے ہیں، حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ابن عیینۃ عن ابن جدعان قال ثابت لانس امسست النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدک قال نعم فقبلھا (ادب المفرد، ص ۱۴۲، سطر ۳)، یعنی حضرت ثابتؓ نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا، کہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کیا تھا حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہاں، تو حضرت ثابتؓ نے حضرت انسؓ کا ہاتھ چوم لیا۔

مسلمانو! غور کرو، کہ دیوبند کے فتوے سے یہ دونوں حضرات کیا ٹھہرے، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ام اباںؓ کے دادا فرماتے ہیں، ان جدہ الوازع بن عامر قال قدمنا فقیل ذاک رسول اللہ فاخذنا بیدیہ ورجلیہ نقبلھا۔ (ادب المفرد، ص ۱۴۴، سطر ۷)۔ یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، تو ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس اور پائیں مبارک کو بوسہ دیا معلوم ہوا، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان اسلام کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا حضرات صحابہ کرام رضؓ کا معمول تھا، تو بفتوائے دیوبند کیا حضرت جبریل علیہ السلام اور یہ سب حضرات ایسے ہی تھے؟۔

بدعتی پیروں سے لوگوں کو روکو! اور اُن سے بیعت توڑ کر تھانوی کے بیعت کراؤ

(دیوبندی کوششیں)

سو کوئی ایسی بات کرنا نہ چاہیئے، جس سے وہ بدک جائے، اور حکمت یہ بتلاتے ہیں، کہ کبھی بدعتیوں کے ہاتھ میں نہ جا پھنسے، الخ۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴، ص ۴۷، سطر ۵)۔

میلاد شریف منانے والے بدعتی

۱۔ (میں نے) اس بیان میں مولود مروجہ کا بدعت ہونا قولاً و فعلاً ثابت کیا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۱۲، سطر ۵)

۲۔ یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۴۵، سطر ۷)۔

۳۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ص ۱۵۰، سطر ۵)۔

۴۔ **سوال**:۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں، اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب:۔ ناجائز ہے، بسبب اور وجوہ کے۔ فقط، رشید احمد۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۵۰، سطر ۱۳)

نوٹ:۔ دشمنان میلاد شریف دیوبندیوں کا یہ فتوٰی دشمنان اسلام انگریزوں اور ہندوؤں کی حکومت میں تو خوب چلتا تھا۔ مگر اب پاکستان میں دیوبندیت کا بیڑا غرق ہو گیا ہے، یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دیوبندی ملاں بھی مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو کیا دیوبندی بھی بدعتی ہو گئے یا نہیں؟

گیارھویں شریف منانے والے بدعتی

مجھ سے گیارھویں کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا بدعت ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۶۸، سطر ۱۸)۔

گیارھویں شریف منانے والے کافر

ربیع الثانی کو گیارھویں کرنا، الی قولہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۸۶ و ۸۷، سطر ۳ وغیرہ)

نوٹ:۔ گیارھویں شریف تمام خاصان حق اور سرکار غوثیت سے متفیض حضرات کا معمول ہے، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شاہ سلیمان صاحب تونسوی رح کا گیارھویں شریف کے متعلق ارشاد ملاحظہ ہو۔

گیارھویں شریف کے متعلق حضرت شاہ اعلیٰ تونسوی رح کا ارشاد

شخصی از علماء از یازدہم کہ بنام پیر صاحب علیہ الرحمۃ مقرر است، پرسید کہ آن چگونہ است، در جواب فرمودند، کہ در کتاب سخاوۃ الانبیاء اجرائے آں خود از رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ، ونیز از پیر صاحب علیہ الرحمۃ آوردہ کہ اکثر بیازدہم ہر ماہ می کردند، وبعضے آں را از عرس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ کہ جناب پیر صاحب بیازدہم ہر ماہ می کردند، واگرچہ عرس در ماہ ربیع الاول مقرر است، اما اوشاں بنیت عرس در ہر ماہ چیزے موجود از طعام وشیرینی وشیر ختم خواندہ صرف می فرمودند، پس بدیں صورت جائز است۔ (انتخاب مناقب سلیمانیہ، ص ۱۳، سطر ۷، وغیرہ)۔

تو دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی وذریت دیوبندیہ کے فتوے سے معاذ اللہ یہ تمام اولیائے کرام ایسے ہی تھے۔ (استغفر اللہ)۔

معاذ اللہ طعام پر فاتحہ پڑھنے والے بیوقوف

قیام فی المیلاد اور فاتحہ میں کیا فرق ہے؟ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۶۳، سطر ۴)

یہ تو ساری باتیں بے وقوفی ہی کی ہیں۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۱۲۴، سطر ۹)

طعام یا مٹھائی پر ختم پڑھنے والے مسلمان ہندو ہیں

۱۔ وآنکہ طعام روبرو نہادہ چیزے می خوانند، ایں طریقہ ہنود است۔ ...... اینچنیں طعام نخوردہ شود۔ (امداد الفتاویٰ مصنفہ اشرف علی، ج ۴، ص ۵۸، سطر آخر)

۲۔ کھانے پر ختم پڑھنا اہل ہنود سے مشابہت ہے۔ (ختم مرسومۃ الهند، مصنفہ مولوی خیر محمد و مولوی محمد علی جالندھری ص ۷، سطر ۱۴)

طعام پر فاتحہ پڑھنے والے بدعتی و دوزخی ہیں۔

تمام کتب وسیر میں اس کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا۔ کہ بطرز مروج کھانے پر فاتحہ کسی نے پڑھی ہو۔ اس لئے بدعت وضلالہ (گمراہی) ہے، کما فی الحدیث۔ کل بدعۃ ضلالۃ و

کل ضلالۃ فی النّار۔ فقط۔　(فتاوٰی دارالعلوم دیوبند، ج ۲، ص ۱۱، سطر ۹)

نوٹ:- معلوم ہوا، کہ جو طعام و شیرینی پر فاتحہ پڑھے وہ گمراہی کی بدعت کا مرتکب ہے، اور قطعی دوزخی ہے، تو پھر

منڈی چشتیاں شریف کے دیوبندی مولوی بھی اپنا ایمان سنبھالیں

منڈی چشتیاں شریف کا علاقہ ایک ہزار سال سے بھی زائد مدت سے اہل سنت وجماعت کی آماجگاہ ہے، مگر چند سالوں سے یہاں دیوبندیوں نے بھولے بھالے سنیوں کی سادگی سے فائدہ اُٹھا کر اپنا مشن چالو کیا ہوا ہے چند سال تو ان کا راز فاش ہی نہ ہوا، مگر جب سنی علماء نے گیدڑ سے شیر کی کھال کھینچ ماری، تو دیوبندیت کے لئے اب سخت الجھن پیدا ہو گئی چونکہ یہ خواجگان چشت اہل بہشت کا روحانی مرکز ہے، اور آٹھ صد سال کے قریب سے تیار شدہ پیشوائے عارفین سلطان التارکین حضرت تاج الدین سرور رحمۃ اللہ علیہ کا روضۂ مبارک اور دو سو سال کے قریب سے چونکہ خواجہ خواجگان چشت اہل بہشت مرشدنا و مولانا حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ متعنا اللہ بفیوضاتہ بکرمہ ومنہ کا مزار مقدس رونق دہ ایمان خاص و عام ہے، اس لئے دیوبندی مولویوں کی یہاں دال نہیں گلتی، اب اگر وہ اپنا مذہب بحال رکھتے ہیں، تو چندہ بند ہوتا ہے، اور سُنیوں پر دیوبندیوں کا راز فاش ہوتا ہے، اور اگر مذہب چھوڑتے ہیں، تو دیوبندیت جاتی ہے، اس لئے یہاں انہوں نے دورنگی چال شروع کی ہوئی ہے، کہ اگر کسی منکر کے پاس پہنچے تو وہاں میلاد و فاتحہ کو بدعت قرار دیکر دیوبندیت کو سنبھال لیا، اور اگر کسی مالدار سُنی کے ہاں کچھ طمع ولالچ ہوا، تو وہاں دیوبندیت پر نفرین کر کے سب کچھ کر گذرے، چنانچہ میلاد شریف منانے والوں اور طعام پر ختم پڑھنے والوں کے بدعتی اور دوزخی وہندو ہونے کے دیوبندی فیصلہ کے مطابق تو خود ہم نے اپنی آنکھوں سے کئی دیوبندی مولویوں کو بدعتی و دوزخی بنتے دیکھا۔ میلادوں میں شرکت ہوتی ہے، اور ۲۹ رمضان ۱۳۷۲ھ کو جھگیاں والی مسجد میں تو سہرے لڈو اور ریشمی دستار کو دیکھ کر ایک دیوبندی "مولوی" صاحب کو وجد ہو گیا تھا، اور خوب جھوم جھوم کر لڈوؤں پر ختم پڑھ کر بیچارے بدعتی بن رہے تھے، اور اس سے دوسری شب چک ۱۴۷ میں جب اسی مولوی صاحب کو کچھ ملتا نظر نہ آیا، تو ختم کے بدعت ہونے کی ڈگری کر دی گئی، اور مؤرخہ ۲۹ صفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز پیر تو جناب مولوی صاحب پھر اپنی ہی مسجد میں ایک لڑکی کے قل خوانی کے سلسلے میں تو دیوبندیت کو صرف جلیبی کے ایک لفافہ اور دو روپے کی نذر کر گذرے اور ۲۹ رمضان ۱۳۷۳ھ کو اسی جھگیاں والی مسجد میں ہمارے سامنے ایک دوسرے دیوبندی مولوی صاحب "ظہور" بدعت سے مشرف ہو کر کل ضلالۃ فی النّار ہوئے یا نہ؟

انصاف کیجئے؟ جب یہ کام بفتوائے دیوبند دوزخ میں پہنچاتے ہیں، تو یہ حضرات کہاں

پہنچے؟ اور اگر واقعی دیوبند کا یہ فتویٰ جھوٹا ہے، تو پھر محض اپنی چندہ اندوزی کی خاطر جمہور مسلمانوں کو بدعتی قرار دیکر علیحدہ پارٹی بنانا، خدا تعالےٰ کو کیا جواب دیں گے۔ اور جس طرح دیوبند کے اس فتوے پر لعنت بھیج چکے ہیں اور ختم پڑھ چکے ہیں، دیوبند کے جھوٹے مذہب کو چھوڑ کر اہل سنت وجماعت اولیائے کرام وائمہ احناف کے سچے مذہب میں شامل ہو جائیں، ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالیاں دینے والے ان کے اکابرین روز محشر انہیں خدا کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے،

مسلمانو! غور کرو، کہ جب مسلمان ختم پڑھتے ہیں، تو بدعتی و دوزخی و ہندو بنائے جاتے ہیں، اور خود ہی دیکھ لو کہ مرکز دیوبند کے فیصلہ کے مطابق یہ مولوی صاحبان والاشان بھی ہندو و دوزخی بنے یا نہ؟ دوسروں کی باری بل کھڑی اور اپنی باری ہنڈا ہمنڈا، سُنی مولوی پیٹ پرست ہوئے، یا دیوبندی؟ حرام سمجھنا اور پھر کعبہ پر مل کے ہڑپ کر جانا یہ ہے پیٹ پرستی اور یہ ہے دارالعلوم دیوبند کا فیض، کہ جس نے دیوبندیوں کو ہندو اور دوزخی بنا کر چھوڑا۔ دیکھئے ع مذہب بدل رہا ہے ضرورت کے ساتھ ساتھ

عید کے دن سیویاں پکانے وکھانے والے کافر

شوال میں عید کے روز سیویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا الیٰ قولہ وہ شخص اس آیت کے مطابق مسلمان نہیں،
(تقویۃ الایمان ص۸۷ سطر۶ وص۸۸، سطر۲۲)

قرآن مجید کے ختم کے وقت لوگوں کو بلانا ناجائز

مولانا احمد حسن صاحب امروہی نے ایک مرتبہ اپنے لڑکے کے ختم قرآن کا نشرہ کیا، سب کو بلایا مگر مجھ کو نہ بلایا، میں اس لیے خوش ہوا، کہ شاید رسم کے شُبہ سے مجھ کو عذر کرنا پڑتا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج۴، ص۱۲۴، سطر۸)

نوٹ:۔ آج کل کے دیوبندی مولوی تو ختم قرآن مجید کے دن سب سے پیش پیش نظر آیا کرتے ہیں، اور جھوم جھوم کر لڈوں پر فاتحہ پڑھ کر بدعتی بھی بنتے ہیں، اگر جناب کو یقین نہ ہو، تو منڈی چشتیاں شریف میں جھگیاں والی مسجد میں مورخہ ۲۹ رمضان ۱۳۷۲ھ اور پھر اسی مسجد میں ۱۳۷۳ھ کو ختم شریف کا واقعہ منڈی چشتیاں شریف کے عوام وخواص سے دریافت کر لیجئے کہ کیا وہاں دیوبندیوں کے ہر دو مولویوں نے ختم قرآن شریف میں شرکت نہیں کی، اور کیا انہوں نے طعام پر خود مست ہو کر ختم نہیں پڑھا؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قبروں پر حافظوں کو بٹھانے والے اور قل خوانی وتیجہ ودسواں عرس وغیرہ کرنے والے دنیا کے سب مسلمان کافر ہیں

۱۔ قل کے ڈھیلے اور شجرہ رکھنا اور تیجہ دسواں چالیسواں اور چھ ماہی، اور برسی اور عرس مردوں کے کرنا اور اسقاط مروجہ کرنا، حافظوں کو قبروں پر بٹھلانا، قبروں پر چادریں ڈالنا۔ مقبرے بنانا، قبروں پر تاریخ لکھنا (جیسا کہ منڈی چشتیاں شریف کے دیوبندیوں کے مردہ مولوی کی قبر متصل عیدگاہ پر تاریخ لکھی ہوئی ہے) الیٰ قولہ

اوصاف جان لینا چاہیئے، کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں۔
(تقویۃ الایمان، مطبوعہ مرکنٹائل دہلی، ص۸۷ وص۸۸)

عید کے دن ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے سب بدعتی	عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے۔ (فتاوی رشیدیہ، ج۲، ص۱۵۴، سطر۱۵)۔
تیجہ دسواں کرنے والے سب بدعتی	تیجہ دسواں وغیرہ سب بدعۃ ضلالہ ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ، ج۲، ص۱۵۱، سطر۱۳)
شیرینی پر ختم پڑھنے والے بدعتی	فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعۃ ضلالۃ ہے۔ (فتاوی رشیدیہ، ج۲، ص۱۵۰، سطر۲)
بعد نماز مصافحہ کرنے والے بدعتی	یہ نماز کے بعد کا مصافحہ بدعت ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج۱، ص۲۹۹، سطر۲)
جلسے کرنیوالے اور جھنڈیاں لگانیوالے بدعتی	جلسہ وجلوس کا منعقد کرنا مثلاً جھنڈے اور جھنڈیوں کا ہونا بازاروں میں آواز ملا کر نعرہ لگانا..... ایسے امورات

جائز ہیں، یا ناجائز؟۔ **الجواب**:۔ حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ج۵، ص۳۶۸، سطر۱و۲)۔

میلاد شریف منانا کرشن کے سانگ سے بھی بدتر ہے۔	ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت، کا ہر سال کرتے ہیں۔ (براہین قاطعہ امام دیوبند، ص۱۴۸، سطر۱۴)۔
میلاد منانیوالے کافروں سے بھی بڑھ کر ہیں	بلکہ یہ لوگ اس قوم (کفار) سے بھی بڑھ کر ہوئے۔ (براہین قاطعہ، امام دیوبند، ص۱۴۹، سطر۱۶)
یوم عید میلاد شریف منانیوالے بدعتی	۱۔ دریافت کیا تھا کہ یوم عید میلاد النبی کرنا کیسا ہے، میں نے جواب میں لکھ دیا، کہ خیر القرون میں اس کی کوئی نظیر پائی جاتی

ہے، یہ اس لئے لکھا کہ اگر بدعت لکھ دیتا تو بدعت کے لفظ سے لوگ گھبراتے ہیں، اب اس سے جواب بھی ہو گیا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج۴، ص۵۳۹، سطر۱۵)

۲۔ انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے۔ (فتاوی رشیدیہ، ج۲، ص۱۵، سطر۴)

۳۔ یہ مجلس بدعت ضلالہ گمراہی ہے۔ (فتاوی رشیدیہ، ج۲، ص۱۲۵، سطر۷)

کسی چیز کو بدعت یا سنت بنانا دیوبندیوں وہابیوں کی مرضی پر موقوف ہے	جسے چاہا بدعت کہہ دیا،

جسے چاہا سنت کہدیا، کوئی معیار ہی نہیں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۷، صد ۳۲۲، سطر ۸)

نوٹ :- یہ تو ہے دیوبندی مذہب، اب آجکل کے چندہ پرست دیوبندی مولویوں کا نفاق تو دیکھو، کہ اپنی گندگی پر پردہ ڈالنے کے لئے خود بھی بدعتی بن رہے ہیں اور لوگوں کو بھی بدعتی کہہ رہے ہیں، جب مجلس میلاد ہر حال ناجائز ہے، تو پھر دیوبندیوں کو پاکستان سے کوچ کر جانا چاہیئے، کیونکہ یہ تو میلادیوں کا ملک ہے۔

خود دیوبندی بھی بدعتی ہیں

آپ کو یہ دیکھ کر تعجب ہوگا، کہ دیوبندیوں کے پاس مسلمانوں کو بدنام کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ لفظ بدعت ہے، مگر لطف یہ ہے، کہ دیوبندی خود بھی از حد بدعتیں کرتے ہیں، اور وہ بقول لئے خود مسلمانوں سے بھی زیادہ بدعتی ہیں، مگر فرق صرف اتنا ہے، کہ اپنی باری منڈا منڈا اور مسلمانوں کی باری ہل کھڑی، خود دیوبندیوں کی زبانی اُن کے بدعتی ہونے کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

تھانوی صاحب بدعتی | ایک صاحب نے جو یہاں نقشہ نظام الاوقات کا دیکھ کر گئے تھے، لکھا کہ تمہارا انضباط اوقات بدعت ہے، اس لئے کہ خیر القرون میں نہیں پایا جاتا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۲، صد ۵۱، سطر آخر)

تھانوی صاحب کے ماموں صاحب بدعتی | ماموں صاحب میں یہ بات خاص تھی، کہ تارک الدنیا سے ان کو عشق کا درجہ ہوتا تھا، یہ اس وقت کے بدعتیوں کی حالت تھی۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۴، صد ۷۱، سطر ۸)

ختنہ کی رسموں میں شرکت | قصبہ رام پور میں ایک رئیس مولوی صاحب کے لڑکے کی ختنہ تھی۔۔۔ اور اس تقریب میں حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ بھی تشریف لائے تھے، میں قاضی انعام الحق صاحب کے مکان پر ٹھہرا۔۔۔۔ خیال ہوا کہ تو اصلاح الرسوم لکھ چکا ہے، اگر شرکت کی تو کتاب کا خاک اثر نہ رہیگا، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے کسی نے عرض کیا، کہ حضرت آپ نے تو اس تقریب میں شرکت کی اور فلاں شخص (یعنی میں نے) شرکت نہیں کی، یہ کیا بات ہے، جواب میں فرمایا، کہ بھائی ہم نے فتوے پر عمل کیا، اُس نے تقوے پر۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۱، صد ۲۷۹، سطر ۱۵)

نوٹ :- تو خلیل احمد و محمود الحسن بدعتی بنے یا نہیں؟ ختنہ کے وقت دعوت دینا ہی بدعت ہے، (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ح ۲، صد ۲۱) تھانوی صاحب بھی دعوت پر گئے تو کیا بدعتی نہ بنے؟

قبروں کی زیارت کو تاریخ مقرر کر کے جانا بدعت و گناہ ہے | عُرس کا التزام کرنے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے،

تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۲۱، سطر ۷)۔

تھانوی صاحب اور اُن کے ماموں وغیرہ نے یہ بدعت کی

ایک بار جبکہ ماموں صاحب کا حیدر آباد دکن میں قیام تھا، نواب محبوب علی خان صاحب نے ایک تاریخ مقرر کی، کہ آج ہم سب مزارات کی زیارت کریں گے، چنانچہ مزار پر گئے، وہاں کے خدام نے پرجوش استقبال کیا، الخ۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۲۵۷، سطر ۱)۔

تھانوی صاحب عُرس پر جاکر بدعتی بنے

میں ایک بار اپنے صاحب سماع بزرگ کو تلاش کرنے کے لئے سلطان جی کے عرس میں قبل وقت عرس حاضر ہوا، میں اس وقت کانپور میں تھا، اُن سے ملنے دہلی آیا تھا، میں سمجھا کہ وہ عُرس میں ملیں گے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۱، ص ۱۷۶، سطر ۱۷)۔

نوٹ :۔ زمانۂ کانپور میں تھانوی صاحب میلاد اور قیام بھی کرتے رہے، اور عرس میں بھی گئے۔ مگر جب تھانہ بھون آ کر گنگوہی صاحب کے نجدیانہ رنگ میں رنگے گئے تو پھر قیام میلاد عرس سب کو بدعت و کفر بتاتے تھے، تو پھر کیا تھانوی صاحب بھی پہلے بدعتی نہ رہے ؟

میلاد شریف کا جلسہ و جلوس بنانا بدعت و کفر ہے

جاہل قومیں بھی اپنی تاریخ کے بڑے بڑے واقعات کی یاد میلوں ٹھیلوں اور جلوسوں سے مناتی ہیں، اگر تم نے بھی (عید میلاد میں) ان میلوں اور تہواروں کی نقل اُتاری تو جیسے وہ ہیں ویسے ہی تم بھی بن کر رہ جاؤ گے۔ (اخبار ایشیا مودودی دیوبندی مذہب، سیرت نمبر مجریہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء ص ۲۹ کالم ۱، سطر ۱۰، عنوان "عید میلاد النبی")

عید میلاد کے جلسے و جلوسوں کے اعلان کر کے مودودی جماعت بھی بدعتی بنی

لاہور، ۲۹ اکتوبر، آج ملک کے طول و عرض میں مسلمانوں نے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و (آلہٖ) وسلم کا یوم میلاد بڑی سنجیدگی متانت اور تزک و احتشام سے منایا گیا، جگہ جگہ جلسے منعقد ہوئے، جلوس نکالے گئے اور رات کے وقت چراغاں کیا گیا، ایک ایک شہر میں کئی کئی مقامات پر نعت خوانی کی مجلسیں منعقد کی گئیں اور اہم بازاروں کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا، الخ۔

(اخبار تسنیم مودودی مذہب، مراکش نمبر ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء، ص ۱۲، کالم نمبر ۲، سطر نمبر ۲، عنوان "عید میلاد")

(مودودیوں نے جلسہ و جلوس میلاد کو جاہلیت لکھا ہے، اور مودودی اصطلاح میں جہالت کا معنی کفر، اور جاہل کا معنی کافر ہے، دیکھو تجدید و احیائے دین مودودی ص ۷)۔

نوٹ :۔ کیوں جناب اب وہ آپکے گنگوہی و تھانوی صاحب کا فتوٰے کہ عید میلاد بدعت ہے، اور مجلس میلاد ہر حال ناجائز ہے، (دیکھو افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۳۹، فتاوٰی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵) اب وہ فتوے کہاں گئے اور بدعت کی خبریں شائع کر کے کیا تم بھی بدعت کے حصہ دار نہ بنے، یا چندہ

کے طمع میں سب کچھ درست ہوتا ہے ؟

تمام غیر مقلد بھی بدعتی ہیں | یہ غیر مقلّدین ...... یہ فرقہ بھی بدعتی ہوًا۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۶، صـ۱۷۹، سطر ۱۵)۔

تمام دیوبندی مولوی بدعتی ہیں | آپ نے خود طریقہ بدعت سے کتابیں ختم کی ہیں، کیونکہ مدرسہ میں اسباق کے گھنٹے مقرر تھے، اور خیر القرون میں نہ تھے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۳، صـ۲۴۴، سطر ۱۹)

بدعت کی ایک بات سے بھی بدعتی ہو جائے گا۔ | کسی میں بدعت ہونے کے لئے یہ ضروری تھوڑا ہی ہے، کہ اس میں ساری ہی باتیں بدعت کی ہوں، جیسے کفر کے لئے ایک بات بھی کافی ہے، کیا کفر کی ایک بات بھی کرنے سے کافر نہ ہوگا، اسی طرح ایک بات بھی بدعت کی کرنے سے بھی بدعتی ہوگا۔ (افاضات الیومیہ، ح ۶، صـ۲۴، سطر ۴)۔

نوٹ :۔ معلوم ہوًا، کہ جو شخص صرف ایک بدعت بھی کر بیٹھے، دیوبندی علماء کے نزدیک وہ بدعتی ہو جاتا ہے، اور مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہے، کہ دیوبندیوں کے پیشواؤں نے بھی بدعتیں کیں، لہٰذا دیوبندی بھی رجسٹرڈ بدعتی ہوئے، اب دیوبند کی بدعت بازی کے اس کھیل کا ریزلٹ (نتیجہ) بھی سُن لیجئے۔

بدعت نہایت ہی بُری چیز ہے | بدعت نہایت ہی مذموم چیز ہے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۴، صـ۲۴۴، سطر ۳۔

تمام بدعتی گدھے ہیں | میں نے کانپور کے بدعتیوں کا ذکر کیا ہے، وہ (میلاد شریف منانے کی وجہ سے) ایسے بدعتی تھے، جیسے ایک شخص کا گدھا، الخ۔
(افاضات الیومیہ، ح ۶، صـ۳۱۳، سطر ۴)۔

نوٹ :۔ تبھی تو کچھ زمانہ تھانوی صاحب بھی ان کے ساتھ شریک ہو کر ان گدھوں کے ہمجنس بنے رہے۔

تمام بدعتی ہندو | ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، ہندو و بدعتی۔
(افاضات الیومیہ، ح ۶، صـ۲۰۶، سطر ۷)۔

تمام بدعتی شیطان | اہل بدعت کی ...... ایسی مثال ہے، جیسے شیطان کی۔
(مزید المجید تھانوی، صـ۷۳، سطر ۱)۔

نوٹ :۔ تو یہ تمام دیوبندی علماء اور مودودی و غیر مقلّد سب پکے شیطان ہوئے کیونکہ انہوں نے بھی بدعت کی۔

تمام بدعتی سناتن دھرمی آریہ ہیں | بدعتی تو ایسے ہیں، ...... مگر غلط تعلق کا ایسا ہی فرق ہے جیسے آریہ اور سناتن دھرمی ہیں۔ (افاضات الیومیہ، ح ۴، صـ۱۲۷، سطر ۱۰)

تمام بدعتی کافر ہیں

۱۔ سوال:۔ قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو، یا بدعتی مثل جواز عرس، و سوئم وغیرہ ہو، اور یہ جانتا ہو، کہ یہ افعال اچھے ہیں، تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب**:۔ جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے، اور احتمال کفر کا ہے، الخ۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۴۳، سطر ۶ و ۱۸)۔

۲۔ جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے، وہ بھی ایسا ہی کافر ہے ...... ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں۔ اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔ (جواہر القرآن، ص ۷۸، سطر ۳)۔

بریلی میں رہنے والے تمام مسلمان کافر ہیں (معاذ اللہ)

اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا، تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی، (افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۱۸۵، سطر ۱۰)۔

نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے، کہ بقول خود تھانوی صاحب بھی مسلمان نہیں تھے۔ کیونکہ خود تھانہ بھون میں بھی ہندو موجود تھے۔

تمام بدعتی بے ایمان ہیں

بدعتی کے معنی ہیں، باادب بے ایمان۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۱۶۶، سطر ۱۸)۔

تمام بدعتی کافر سے بھی بُرے ہیں

کافر کی مدارات میں تو فتنہ نہیں، بدعتی کی مدارات میں فتنہ ہے۔ (افاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۷۸، سطر ۱۸)۔

نوٹ:۔ مگر آج کل تو سب دیوبند کے بڑے بڑے علماء وقاری و شیخ الحدیث کہلانیوالے مولوی صاحبان عرس کرنے والوں اور میلاد کرنے والوں اور فاتحہ پڑھنے والے عوام کی بھی چاپلوسی کرتے پھرتے ہیں، کیا چندہ کی خاطر بدعتیوں کی یہ مدارات اب جائز ہو گئی ہے؟

تمام دنیا کے مسلمان کافر ہو گئے ہیں

سو حضرت نے فرمایا کہ اس کا روز تو مقرر ہو گا جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ آپ ایسی باؤ بھیجے گا، کہ سب اچھے بندے کہ جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا وہ مر جائیں گے، اور وہی لوگ رہ جائیں گے کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں، الیٰ قولہ، سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔ (تقویۃ الایمان، ص ۵، سطر ۱۶ وغیرہ)۔

نوٹ:۔ یہ فتوائے مولوی اسمٰعیل صاحب شہید دیوبند کا ہے، قیامت سے پہلے جس کفر کی ہوا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ وہ ہوا چلے گی، اور ایک دفعہ تمام دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائینگے، اور کوئی روئے زمین پر مسلمان نہ رہے گا، مولوی اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں، کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے مطابق ہو گیا، یعنی وہ ہوا چل گئی، اور سب دنیا کافر ہو گئی، اس سے تو معلوم ہوا، کہ مولوی اسمٰعیل اور سب دیوبندی

وہابی بھی کافر ہیں، کیونکہ وہ بھی دنیا میں بسے ہیں، اور وہ کفر کی ہوا دنیا پر چل چکی، تو دیوبندی بھی مسلمان نہ رہے۔
یہ ہے دیوبندیوں کی کفر بازی کا نتیجہ، کہ ہر مسلمان کو کافر کافر اور بدعتی اور مشرک کہنے کے شوق میں خود بھی کافر بن بیٹھے، اور پھر شہید دیوبند کی جہالت کا عالم یہ ہے، کہ جس حدیث کا ترجمہ کرکے وہ حکم لگا رہے ہیں، کہ وہ ہوا چل گئی، یہ حدیث اختتام دنیا کے متعلق ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ یہ ہوا کفر کی خروج دجال لعین و نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد چلیگی، چنانچہ خود یہی اسمٰعیل اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

نکلیگا دجال، سو بھیجے گا اللہ عیسٰی بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈھے گا اس کو تباہ کر دے گا۔
پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی۔ الخ۔ (تقویۃ الایمان، ص ۱ـ۵، سطر ۱۷)۔

اب دیکھئے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صاف فرمایا تھا، کہ دجال لعین و مسیح علیہ السلام کے بعد وہ ہوا چلے گی، کہ جس سے سارے مسلمان مرجائیں گے، اور صرف کافر ہی کافر رہجائیں گے۔ مگر مولوی اسمٰعیل صاحب نے سب دنیا کو کافر بنانے کے لئے حکم جڑ دیا، کہ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے مطابق ہوا، یعنی مولوی اسمٰعیل صاحب کے زمانہ میں وہ ہوا چل چکی، نہ دجال کی آمد نہ مسیح علیہ السلام کی ضرورت، (مرزائی بھی یہی کہتے ہیں) اور لطف یہ کہ دنیا کو کافر بنانے کی لگن میں مولوی اسمٰعیل صاحب کو یہ نہ سوجھی، کہ جب وہ ہوا چل چکی ہے، اور مسلمان سب ختم ہو چکے ہیں، اس سے تو اب کے تمام وہابی دیوبندی بھی کافر ثابت ہوئے۔ یہ دیوبندیت کے کرشمے ہیں۔

اہل دیوبند کا تمام دنیا کے مسلمانوں سے اعلان جنگ

فلاں مقام پر بدعتی لوگ اہل حق کے مدرسہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، اور آئے دن چندہ دہندگان کو زبانی اور اشتہاروں کے ذریعے سے بہکاتے رہتے ہیں، ...... اب ضرورت محسوس ہوئی، اس لئے اب اجازت ہے، اپنی قوت اور وسعت کے موافق مقابلہ کیجئے، بلکہ اب تو اس کو جہاد سمجھیئے۔
(افاضات الیومیہ تھانوی، ح ۶، ص ۲۱، سطر ۴)۔

نوٹ:- اب تو ہر مسلمان کو دیوبندیوں کی تحریکوں اور مجاہدین دیوبند کے جہاد اکبر کا راز پورا معلوم ہو گیا، کہ ان "حضرات" کے نزدیک جہاد کا سب سے بڑا سبب چندہ ہے، جو ان کو چندہ دے وہ پکا مسلمان رہتا ہے، اور جو ان کو چندہ نہ دے وہ پکا کافر ہو جاتا ہے، اور اس سے جہاد کرکے اس بدعتی مشرک کافر کو قتل کر دینا حکیم الامت کی ڈگری اور دیوبندی لاء (قانون) سے فرض ہو جاتا ہے، میرے معزز احباب انصاف فرماویں، کہ ہر مسلمان کو کافر کہنا دیوبندی علماء کی فطرت ثابت ہوئی یا سُنّی علماء کی؟ ؎ خود بخود ہو گیا فیصلہ دل کا

سُلطان المشائخ حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے متعلق دیوبندیت کے امیر شریعت کا ناپاک فتوٰی

جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب ساکن سیالکوٹ محلہ قصاباں قریب ریلوے اسٹیشن متصل مارکیٹ گوشت نے بندہ سے خود بیان کیا، کہ تحریک خلافت کے ایام میں ایک جلسہ بمقام ڈنگہ تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات منعقد ہوا، میں خود اس میں موجود تھا۔ تو دیوبندی دین کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ نے حضرت قبلہ عالم خواجۂ خواجگان چشت اہل بہشت مرشدنا و مولانا حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں یہ ناپاک کلمے کہے۔ کہ

"میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کا غلام تھا، مگر چونکہ آپ ہمارے ساتھ نہیں ملے، اور تحریک خلافت میں نہ ملنا کفر ہے۔ اس لئے میں نے بیعت توڑ لی ہے"۔

چنانچہ حضرت قبلہ عالم کو اس کی اس ناپاک جرات کا علم ہوا، تو آپ کو از حد صدمہ و رنج ہوا۔ (اس مضمون کی ذمہ داری حافظ صاحب نے لی ہے)۔

(نعوذ باللہ) اجمیر شریف جانے کا گناہ زنا سے بھی زیادہ -

جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے اجمیر یا سالار مسعود کی قبر پر یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر جاتے ہیں، وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں، کہ قتل اور زنا کا گناہ اس سے کم تر ہے۔

(تجدید و احیائے دین صـ ۶۳، مطبوعہ پٹھانکوٹ)۔

بزرگانِ دین کے وجد سماع کو لذت زنا سے تشبیہ

سوال :- ...... مولانا محمد حسین صاحب مرحوم کو بغیر سماع چین نہ تھا۔ اس میں کیا اسرار تھا، اور غالبًا وجہ انتقال جناب مولانا محمد حسین صاحب مرحوم حضور نے بھی سماعت فرمائی ہوگی، اس واقعہ سے مجوزان سماع کے واسطے ایک بہت بڑا موقع اس کے جواز کا مل گیا، الخ۔

الجواب :- ...... بعض لوگوں کو عین معصیت میں موت آگئی ہے، چنانچہ پانچ چھ سال ہوئے کہ سہارنپور میں ایک بوڑھا آدمی ایک بازاری عورت سے عین مشغولی کی حالت میں مرگیا تھا، الخ۔

(بوادر النوادر، تھانوی، صـ ۱۹)۔

(نوٹ :- ناظرین مولوی اشرف علی صاحب کی شستہ کلامی و شیریں بیانی ملاحظہ فرمالیں، کہ جنکے بارے یہ ارشاد ہو رہا ہے۔ یہ مولانا محمد حسین مرحوم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم تھے۔

باب پانزدہم ۱۵

(چاہ کن راچاہ درپیش) **دیوبندیوں کے کفریات** (اُن کے طواغیب اربعہ کا کھلا کفر)

اصول ۱:- جس مسلمان کا بنیادی عقیدہ خراب ہو جائے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔

تائید:- اشارۃ الی تکفیرہ بفساد اعتقادہ ۔یعنی عقیدہ خراب ہو جانے کی وجہ سے تکفیر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ (اکفار الملحدین مصنفہ مولوی انور شاہ، صدر دیوبند، صہ ۱۷، سطر ۱۶)

اصول ۲:- جو مسلمان دین کی کسی ضروری بات (جیسے عزت خدا ورسول) کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

تائید:- جو کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے، بہرصورت کافر ہے مرتد ہے پھر جو اُسے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ (اشد العذاب مصنفہ مولوی مرتضیٰ حسن درbھنگی ناظم دیوبند صہ ۱۲)

تمہید

خدا تعالےٰ جل شانہٗ کا یہ اٹل قانون ہے، کہ جو شخص کسی انسان کو بلا وجہ کسی گناہ سے ملوث کرتا ہے، تو خدا تعالےٰ خود اس شخص کو اسی گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے، دیوبندی مذہب کے اکابرین وبانی مولویوں نے جب تمام عالمِ اسلام کو کافر کہا، تمام اہل اسلام مشائخ کرام واولیاء اللہ پر بدعتی، مشرک اور کافر ہونے کے فتوے چلائے، وجمہور امت مسلمہ کی تکفیر کی، یہاں تک کہ سوائے چند ایک دیوبندی ملاؤں کے کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا، تو اللہ تعالےٰ نے اپنے اور اپنے مقبولوں کے گستاخ دیوبندی وہابی مولویوں پر غضب فرمایا، اور ان کے بڑے بڑے شیخ الحدیث اور حکیم الامت کہلانے والے چہار مولوی ضروریات دین کا انکار کرکے خدا تعالےٰ جل شانہٗ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین کر کے خود کفر وارتداد کا شکار ہو گئے۔ خدا تعالےٰ کو جھوٹ سے متصف کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو پاگلوں، حیوانوں ایسا بنایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ابلیس لعین سے بھی کم بتایا، تو دیوبندیوں کے جن چہار پیشواؤں، محمد قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد سہارنپوری، اشرف علی تھانوی نے خدا تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک حملے کر کے، اسلام کی ضروری بات ختم نبوت وایمان باللہ وایمان بالرسول کے ضروریات کا انکار کیا ہے، وہ یقیناً مرتکب کفر ہیں۔ اور تمام امت محمدیہ وجمہور علمائے اسلام عرب وعجم اس بات پر متفق ہیں، اور ان کے اذناب دیوبندی ذریت میں جو شخص ان کے [illegible] ہو کر رضا بالکفر ظاہر کر کے اُن کے کفر میں شک کرے اور خدا تعالےٰ جل شانہٗ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر راضی ہو کر اپنے پیشوا کے کفر پر پردہ ڈالے وہ بھی مبتلائے کفر یہ مسئلہ تمام امت محمدیہ کا متفقہ ہے۔

دیوبندیوں کے طواغیت اربعہ کے کھلے کفریات

(کفریہ عبارت نمبر ۱)

بانیٔ دیوبند محمد قاسم نانوتوی کا کھلا کفر۔ ختم نبوت سے مکمل انکار

۱۔ خاتم النبیین کے معنی اجماعی منقول بنقل متواتر کا انکار۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے، کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہو گا، کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر الناس، مصنفہ محمد قاسم نانوتوی ص ۲ سطر ۱۴)

نوٹ:۔ جس طرح قرآن مجید کے الفاظ منقول بنقل تواتر کا انکار کفر ہے، اسی طرح قرآن مجید کے معنی اجماعی ومنقول بنقل متواتر کا انکار بھی کفر ہے، اور قرآن مجید کے ارشاد خاتم النبیین کا معنے لا نبی بعدی منقول بنقل متواتر ہے اور خاتم النبیین کے اسی معنی فرمودۂ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمیع امت محمدیہ کا اجماع ہے، کہ حضور کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد ہے، اور آپ سب میں زمانا آخری نبی ہیں، اور بعدی اسی ہی معنی کا حامل ہے، اور محمد قاسم نے اسی معنی اجماعی منقول بنقل متواتر کو جاہلانہ وعامیانہ خیال بنا کر فرمان نبوی لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے معنی اجماعی منقول متواتر کا صاف انکار کر دیا ہے، جو کہ کھلا کفر ہے، اور پھر منکر اجماع کا کافر ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے، خود صدر دیوبند بھی لکھتا ہے۔

"فکل مسئلة یقطع فیها بالاجماع الیٰ قوله ومخالف هذا الاجماع یکفر کما یکفر مخالف النص البیّن"۔ (اکفار الملحدین مصنفہ مولوی انور شاہ ص ۶۰ سطر ۱)۔

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اجرائے نبوت کا صاف اقرار۔

۱۔ سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے۔ یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں، آپ پر سلسلۂ نبوت ختم ہو جاتا ہے۔ (تحذیر الناس، ص ۱۴)

۲۔ ایک مراد ہو تو شایان شان آپ کے خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی۔ (تحذیر الناس، ص ۵)

۳۔ اگر اختتام بایں معنی تجویز کیا جائے، جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی

نسبت خاص نہ ہوگا، بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس، صـ۱۳)

۴۔ اگر خاتمیت بمعنی اوصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے، جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے۔ تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے، بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی، بلکہ بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے، الخ، (تحذیر الناس، صـ۲۴)

نوٹ:۔ مولوی نانوتوی نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کو جاہلانہ خیال بتاکر ختم نبوت کے خود یہ معنی گھڑے ہیں، کہ حضور خاتم النبیین بایں معنی ہیں، کہ آپ میں وصف نبوت بالذات ہے، اور دیگر انبیائے کرام میں بالعرض، جیساکہ مرزا قادیانی بھی یہی کہتا ہے، کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں، بلکہ ذاتی اور اصلی نبی کے ہیں، دیکھو (ازالہ اوہام) تو نانوتوی کے تراشیدہ معنی کے لحاظ سے حضور کے بعد ہمیشہ کے لئے نبوت کا دروازہ کھل جاتا ہے، اور افراد مقدرہ کے لفظ سے واضح ہے، کہ اس کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی افراد نبوت تقدیر الٰہی میں موجود ہیں، وھٰذا اکفر بالاجماع، مؤلف "چراغ سنت" فرماویں، کہ کیا ہم نے بھی ایک ہی لفظ نقل کیا ہے، مجھے امید ہے، کہ اگر دیوبندیوں کی یہی تحقیق و "حکمت" جاری رہی تو چند دنوں کے بعد ساری "تحذیر الناس" ایک حرف بھی نہ بن سکیگی، اور محمد قاسم کا نبوت کے افراد مقدرہ ماننا صاف بتا رہا ہے، کہ اس کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی نبوت کے کچھ افراد تقدیر میں موجود ہیں، اور یہاں مقدرہ کا معنی مفروضہ لینا باطل ہے، کیونکہ وہ خود اس سے آگے بلکہ بالفرض کہہ رہا ہے، بل اضراب کے لئے ہے، اور اضراب المشیٔ عن نفسہ قطعاً باطل ہے، یعنی یوں کہنا کہ افراد مفروضہ بلکہ بالفرض یہ تو کلام ہی باطل ہے، یا کوئی یوں کہے، کہ آپ آئیں بلکہ آپ آئیں یہ تو کلام ہی باطل ہے، ہاں کلام تب درست ہوگا، کوئی شخص کسی شخص سے یوں کہے، کہ آپ خط لکھیں بلکہ آپ آجائیں، تو معلوم ہوا، کہ بل کے ماقبل اور مابعد کا مغائر ہونا ضروری ہے، ورنہ کلام باطل ہوتا ہے، تو لازماً ماننا پڑے گا کہ اس کے نزدیک مقدرہ سے مراد مفروضہ نہیں، بلکہ تقدیر الٰہی میں مقدر افراد مراد ہیں، اور حضور کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبیوں کو مقدر ماننا یہ دیوبندیت کا ہی کرشمہ ہے،

کفریہ عبارت نمبر ۲

رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی کا کھلا کفر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلم الخلق ہونیکا انکار

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابلیس سے بھی کم علم ہونیکا صاف اقرار | الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان

ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے، کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد، مصدقہ رشید احمد، مطبوعہ دیوبند صہ ۵۱، سطر ۱۱)

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرشتہ ملک الموت سے کم علم ہونیکا صاف اقرار

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا، کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو، چہ جائیکہ زیادہ۔

(براہین قاطعہ مذکور، صہ ۵۲، سطر ۱)

نوٹ:۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام مخلوق الٰہی سے وسیع العلم ماننا ضروریات دین سے ہے۔ اور ملک الموت اور دیوبندیوں کا صاحب شریعت ابلیس بھی حضرت آدم علیہ السلام کے علمی مقابلہ میں ہی خدا تعالیٰ سے لا علم لنا الا ما علمتنا عرض کر چکے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کس طرح بڑھ سکیں، اور مولوی خلیل احمد و رشید احمد نے شیطان اور ملک الموت کو صاف لفظوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلم اور وسیع العلم لکھا ہے، اور یہ صاف کفر ہے، کیونکہ یہ متفقہ مسئلہ ہے، کہ جو شخص کسی بھی مخلوق کو حضور سے زیادہ عالم کہے، وہ کافر ہو جاتا ہے، دیکھو خود دیوبندیوں نے لکھا ہے۔

"جو شخص یہ کہے، کہ فلاں مخلوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھتی ہے، وہ کافر ہے"۔

(ترجمہ عبارت عربی المہند، مصنفہ و مصدقہ جمیع مولویان دیوبند، صہ ۲۵، سطر ۱۲)۔

کفریہ عبارت نمبر ۳

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو پاگلوں حیوانوں سے تشبیہ۔ اشرفعلی تھانوی کا کھلا کفر

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب مبارک کا پاگلوں حیوانوں کے برابر ہونیکا صاف اقرار

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ امر ہے، کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے، یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، الخ۔

(حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی، مطبوعہ دیوبند، صہ ۸، سطر ۱۶)

نوٹ:۔ خاصہ اور عدم خاصہ کا معنی ہر شخص جانتا ہے، خاصیۃ الشی مالا یوجد فی غیرہ اور عدم خاصہ اس کو کہتے ہیں کہ وہی صفت جو ایک فرد میں پائی جائے وہی صفت دوسرے فرد میں بھی پائی جائے۔

مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے، کہ وحدہ لاشریک ہونے میں خدا تعالےٰ ہی کی کیا تخصیص ہے، تو اس کے اس مردود قول سے معلوم ہوگا، کہ وہ خدا تعالےٰ کی خاصہ صفت کا منکر ہے، اور اسی صفت کو اسی حیثیت وہ غیر خدا کے لئے بھی مانتا ہے، لہٰذا وہ کافر ہے، اب دیکھیئے ہمارا سب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر صفت میں مختص و ممتاز ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر صفت حضور کا ہی خاصہ ہے. کسی غیر میں نہیں پائی جاسکتی، مگر مولوی اشرف علی صاحب کہتا ہے، کہ حضور کو جو بعض علوم غیبیہ حاصل ہیں، اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے. کے لفظ سے وہ حضور کے ہی خاصہ علم کو پاگلوں حیوانوں کے کے لئے ثابت کرتا ہے، اور حضور ہی کی کیا تخصیص ہے کے بعد تھانوی کا یہ کہنا کہ ایسا علم تو پاگلوں حیوانوں کے لئے بھی حاصل ہے، صاف بتا رہا ہے، کہ وہ پاگلوں اور جمیع حیوانات گیدڑ کتے وغیرہ کے علم غیب کو حضور کے بالکل برابر کہہ رہا ہے، اس میں صاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے، اور یہ کھلا کفر ہے، دیکھو خود دیوبندیوں نے بھی لکھ دیا ہے، کہ

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے، یا کہے وہ قطعًا کافر ہے،
(المہند، ص۳، سطر۱۴)۔

خود مولوی مرتضیٰ حسن ناظم دیوبند کا فیصلہ کہ واقعی مذکورہ بالا عبارتیں لکھنے والے چاروں اشخاص کافر ہو چکے ہیں

ان دیوبندیوں کو کافر کہنا فرض ہوگیا کیونکہ وہ یقینی کافر ہیں، جو انہیں کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہو جائے گا۔

ان چار علمائے دیوبند کو کافر کہنا فرض ہے، مرزائیوں کی طرح

اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند (محمد قاسم، ورشید احمد وخلیل احمد واشرف علی) واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں (سُنّی علماء) نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ اُن کو کافر نہ کہتے، تو وہ خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیئے اور وہ قطعًا ثابت ہو گئے، تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہنا فرض ہو گیا، اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ، تو وہ خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب مصنفہ مرتضیٰ حسن، دیوبندی ص۱۲ سطر۱)

نوٹ:- اس سے صاف معلوم ہو گیا، کہ جس طرح مرزائیوں کو کافر کہنا فرض ہے، اسی طرح ان دیوبندی

پیشواؤں کو بھی کافر کہنا فرض ہے، اور جو انہیں کافر نہ کہیگا وہ خود کافر ہو جائیگا، اسی وجہ سے تو تمام اہل اسلام اِن دیوبندیوں کو کافر سمجھتے ہیں، تاکہ کہیں خود نہ کافر ہو جائیں ۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہِ کنعاں کا

دیوبندی اماموں کی کفریہ عبارتوں کی عام فہم تشریح

بعض عربی الفاظ کی وضاحت کیساتھ

ع۱۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے ص۸ پر حضور پیغمبر اسلام علیہ و آلہ الصّلوٰۃ والسّلام کے لئے کل علمِ غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو حضور کے لئے ثابت کیا اور اس کے ساتھ ہی لکھ دیا، کہ

اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان، ص۸، مطبوعہ دیوبند)

شریعت اسلامیہ میں علمِ غیب اُن باتوں کے جاننے کو کہتے ہیں، جنکو بندے عادی طور پر اپنی عقل اور اپنے حواس سے معلوم نہ کرسکیں، زید و عمر و فرضی نام ہیں، جیسے ہندوستانی زبان میں کلّو، بدّھو، ننھّو کہا کرتے ہیں، صبی کے معنی بچّہ، مجنون کے معنی پاگل، جمیع کے معنی سب، حیوان کے معنی جانور، حیوان کی جمع حیوانات، بہیمہ کے معنی چارپایہ، بہیمہ کی جمع بہائم، یہ فقرہ کہ کیا تخصیص ہے لفظ میں سوال ہے، لیکن انکار کے معنی میں ہے، یعنی کچھ خصوصیت نہیں، ایسے سوال کو استفہام انکاری کہتے ہیں، تو اس عبارت کا صاف و صریح واضح مطلب صرف یہی ہوا، کہ بعض علم غیب جو حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو حاصل ہے، اس میں حضورؐ کی کچھ خصوصیت نہیں، ایسا علم غیب تو کلّو، بدّھو، ننھّو کو بھی بلکہ ہر ایک بچّے، ہر ایک پاگل ہر ایک جانور، ہر ایک چارپائے کو بھی حاصل ہے، مولوی تھانوی صاحب نے اپنے ان کلمات میں حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے پاک و مقدس علم غیب کو ہر خاص و عام شخص بلکہ ہر ایک بچے، ہر ایک پاگل، بلکہ ہر ایک جانور ہر ایک چارپائے کے علم غیب کے ساتھ تشبیہ دیکر سخت شدید توہین کی ہے، مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے ص۵۱ پر لکھا،

ع۲ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے، کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند، ص۵۱)

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ ناپاک، سب سے زیادہ بُری شئی کا نام شیطان ہے، ملک الموت کے معنی موت کا فرشتہ، وسعت کے معنی وسیع اور زیادہ ہونا، وسعت علم کے معنی علم کا زیادہ

ہونا، نص کے معنی قرآن عظیم کی آیت یا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، جس کے معنی واضح و روشن ہوں، اور وہ آیت یا حدیث اسی معنی کے لئے ارشاد فرمائی گئی ہو، قطعی کے معنی وہ قول جس کے معنی میں شک و شبہ نہ ہو، فخر عالم کے معنی وہ ہستی جس کی وجہ سے سارے جہانوں کو فخر حاصل ہوا ہو، حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا لقب فخر دوعالم بھی ہے، نص کی جمع نصوص، شرک کے معنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا کسی صفت یا عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کرنا، جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات یا کسی صفت میں یا عبادت میں کسی اور کو شریک کرے وہ شریعت اسلامیہ میں مشرک ہے،

اسلامی شریعت کے حکم سے مشرک بھی کافر ہے، یعنی مسلمان نہیں، کافر کے معنی غیر مسلم ہیں، تو اس عبادت کا صاف صریح واضح مطلب صرف یہی ہوا، کہ شیطان کے لئے اور موت کے فرشتے کے لئے علم کا زیادہ ہونا قرآن وحدیث کے کھلے ہوئے ارشادوں سے ثابت ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کا زیادہ نہ ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ موت کے فرشتے کے لئے اور شیطان کے لئے جو شخص وسیع اور زائد علم مانے وہ تو مومن مسلمان ہے، لیکن رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک اور بے ایمان ہے، مولوی انبیٹھی صاحب نے اپنے ان الفاظ میں حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاک اور مبارک علم کو موت کے فرشتے اور شیطان کے علم سے بھی کم بتا کر سخت شدید گستاخی کی ہے۔

مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔

ع۳ " عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے، کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا، کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔
(تحذیر الناس مطبوعہ دیوبند ص۳)

عوام کے معنی عام لوگ، اہل فہم کے معنی سمجھدار لوگ، جس وقت اہل فہم کے مقابلے میں عوام کا لفظ بولا جائے گا، اس وقت عوام معنی ناسمجھ لوگ ہوں گے، تقدم کے معنی پہلے اور آگے ہونا، تاخر کے معنی بعد کو اور پیچھے ہونا، زمانی کے معنی زمانے کے اعتبار سے، بالذات کے معنی اپنی ذات سے اور اپنی ذات کے اندر، فضیلت کے معنی خوبی اور بزرگی، مدح کے معنی تعریف، واقعہ یہ ہے، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے، ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں سے پچھلے نبی ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔
اور ساڑھے تیرہ سو برس سے بھی زیادہ پیشتر سے اب تک کے تمام اگلے پچھلے اولیاء و علماء و عوام اہل اسلام

کا اس بات کا اجماع واتفاق ہے، کہ اس آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف معنی یہی ہیں، کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں، اور جو شخص اس ضروری دینی معنی کے خلاف کوئی اور معنی اس لفظ کے بتائے وہ ہرگز مسلمان نہیں، بلکہ شریعت اسلامیہ کے حکم سے کافر، مرتد اور بے دین ہے، لیکن مولوی نانوتوی صاحب کی اس عبارت کا صاف صریح مطلب یہی ہوا، کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھنا کہ حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے، سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں، کیونکہ زمانے کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنی ذات کے اندر کوئی خوبی اور بزرگی نہیں، بلکہ آیت کریمہ میں اگر وصف خاتم النبیین کے معنی سب سے پچھلا نبی مراد ہوں، تو چونکہ یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں ہے، لہٰذا اس تعریف کے مقام میں خاتم النبیین فرمانا ہی سرے سے غلط ہو جائیگا، یہی مولوی نانوتوی صاحب اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۳ و ۴ پر ایک مثال دیتے ہیں، کہ دیکھو زمین پہاڑ، درو دیوار چاند آئینہ آفتاب ہیں، سب میں نور کی صفت موجود ہے، جب ہم تلاش کرتے ہیں، کہ زمین کو پہاڑ کو دروازے کو دیوار کو نور کی صفت کہاں سے حاصل ہوئی، تو پتہ چلتا ہے، کہ آئینہ ان چیزوں کے مقابل رکھا ہوا ہے، اس آئینے کیو اسطے ان چیزوں کو نور کی صفت حاصل ہوئی، پھر ہم دریافت کرتے ہیں، کہ آئینے کو نور کی صفت کس چیز سے حاصل ہوئی، تو معلوم ہوتا ہے، کہ آئینے کے مقابلے میں چاند ہے، چاند کا نور آئینے کو بھی نور کی صفت دے رہا ہے، پھر ہم تجسس کرتے ہیں، کہ چاند کو نور کی صفت کس سے ملی، تو بہ ہیئت فلکی و نظام شمسی سے ثابت ہوتا ہے، کہ چاند کو بھی نور کی صفت خود اپنی ذات سے نہیں، بلکہ چاند کے مقابلے میں آفتاب ہے، آفتاب کا ہی نور چاند کو نور کی صفت سے موصوف کر رہا ہے، آفتاب تک پہنچ کر یہ تجسس و جستجو کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، اور معلوم ہو جاتا ہے، کہ آفتاب صفت نور کے ساتھ بغیر کسی کے واسطے کے خود بخود اپنی ذات سے موصوف ہے، اور آفتاب کے سوا چاند، آئینہ دیوار، دروازہ، پہاڑ، زمین سب کے سب اپنی ذات سے نہیں، بلکہ اسی آفتاب ہی کے واسطے سے صفت نور کے ساتھ موصوف ہیں، پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں،

"سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے، یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں، اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض، اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے، پر آپ کی نبوت اور کسی کا فیض نہیں، آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔"

وصف کے معنی صفت، نبوت کے معنی پیغمبری، خاتمیت کے معنی خاتم ہونا، موصوف بالذات وہ معنی ہے جس کو کوئی صفت خود اپنی ذات سے بغیر کسی واسطے کے حاصل ہوئی ہو، موصوف بالعرض وہ معنی ہے، جس کو خود اپنی ذات سے نہیں، بلکہ کسی دوسرے کے واسطے سے کوئی صفت حاصل ہوئی ہو، مختتم کے معنی ختم ہو جانے والا، تو مولوی نانوتوی صاحب کی اس عبارت کا صاف صریح واضح مطلب

یہی ہوا، کہ آیت کریمہ میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے، اس کے صرف یہ معنی تصور کرنا چاہیئے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی دوسرے کے واسطے کے خود بخود اپنی ذات سے نبوّت حاصل ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور ہر ایک نبی کو اپنی ذات سے نہیں، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے واسطے سے نبوت حاصل ہوئی۔ یعنی نبیوں کو رسولوں سے نبوّت حاصل ہوئی، اور رسولوں کو مرسلین اُولو العزم سے نبوت حاصل ہوئی، مرسلین اولو العزم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوّت حاصل ہوئی اور حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہٖ وسلم کو بغیر کسی اور کے واسطے کے خود اپنی ہی ذات سے نبوت حاصل ہوئی ہے، تو جیسے آفتاب پر تفحص و جستجو کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا، اسی طرح حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہٖ وسلم پر تجسّس و تلاش کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

مولوی نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کے اس معنی کا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، جو تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کی ضروریاتِ ایمانیہ میں داخل ہے، ختم زمانی اور خاتمیت زمانی نام رکھا ہے، اور مولوی نانوتوی صاحب نے خود اپنی طبیعت سے خاتم النبیین کے جو معنی گڑھے کہ حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کے واسطے خود اپنی ذات سے نبی ہیں، کتب تفسیر و حدیث و کلام اور اصول و فقہ و لغت کی کسی کتاب سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں کہ خاتم کے معنی موصوف بالذات ہیں مولوی نانوتوی صاحب نے اپنے اس تراشیدہ و خراشیدہ معنی کا نام ختم ذاتی اور خاتمیت مرتبی رکھا ہے، اور اپنی اسی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں، کہ

"شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی"۔

اس عبارت کا صاف صریح مطلب یہی ہوا، کہ حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی شانِ مبارک کے لائق خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں، کہ حضور بغیر کسی دوسرے کے واسطے خود اپنی ذات سے نبی ہیں، لیکن خاتم النبیین کے یہ معنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، یہ معنی حضور کی شان کے لائق نہیں، مولوی نانوتوی صاحب اپنی اسی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں۔

"اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے، جو میں نے عرض کیا، تو آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا، بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔

اس عبارت کا صاف صریح واضح مطلب یہی ہوا، کہ خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لئے جائیں، کہ حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، تو یہ خرابی ہو گی، کہ حضور اس صورت میں صرف اُنہیں انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہوں گے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے، لیکن اگر خاتم النبیین کے وہ معنی لئے جائیں جو میں نے بیان کیئے، کہ حضور بغیر کسی دوسرے کے واسطے

کے اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں، تو اس میں یہ خوبی ہے، کہ اگر حضور کے زمانے میں بھی کبھی کہیں اور کوئی نبی ہو، تو پھر بھی حضور ویسے ہی خاتم النبیین رہیں گے، یعنی حضور کے زمانے میں جو اور نبی ہوں گے وہ سب اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور ہی کے واسطے سے نبی ہوں گے، لیکن حضور بغیر کسی اور نبی کے واسطے کے خود اپنی ہی ذات سے نبی رہیں گے۔ مولوی نانوتوی صاحب اپنی اس کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں، کہ

"اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجیے، جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے۔ تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے، بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

اتصاف ذاتی بوصف نبوت کے معنی اپنی ذات سے خود بخود نبی ہونا، مماثل نبوی کے معنی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا مثل۔ افراد مقصودہ بالخلق کے معنی وہ لوگ جن کا پیدا فرمانا اللہ تعالٰی کو منظور ہے، انبیاء کے افراد خارجی سے مراد وہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جو دنیا میں تشریف لا چکے، انبیاء کے افراد مقدرہ سے مراد وہ نبی جو دنیا میں پیدا تو نہیں ہوئے، لیکن ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونا تقدیر الٰہی میں لکھا ہوا ہے،

اس عبارت کا صاف صریح واضح مطلب یہی ہوا، کہ اگر خاتم النبیین کے یہ معنی مراد ہوں، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، تو اس میں یہ خرابی ہے، کہ حضور کا صرف انہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں بے مثل ہونا ثابت ہوگا، جو دنیا میں پیدا ہو چکے، لیکن اگر خاتم النبیین کے وہ معنی مراد ہوں جو خود میں نے بیان کیے، کہ حضور بغیر کسی دوسرے نبی کے واسطے کے اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں، تو اس میں یہ خوبی ہے، کہ جو نبی دنیا میں پیدا نہیں ہوئے، بلکہ تقدیر الٰہی میں ان کا پیدا ہونا مقدر ہے، ان سے بھی حضور کا افضل ہونا ثابت ہو جائے گا، اور جو دنیا میں پیدا ہو چکے اور جو نبی پیدا نہیں ہوئے ان سب میں سے کسی کا بھی حضور کے مثل نہ ہونا ثابت ہوگا، بلکہ اگر یہ مان لیا جائے، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک کے بعد بھی اور نبی پیدا ہو گئے، تو بھی حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ فرق نہ پڑے گا، کیونکہ حضور کے زمانے کے بعد جو نبی پیدا ہونگے، وہ سب کے سب اپنی ذات سے نہیں، بلکہ حضور ہی کے واسطے سے نبی ہونگے، اور حضور اسی طرح بغیر کسی دوسرے نبی کے واسطے کے خود اپنی ذات سے نبی رہیں گے۔

مولوی نانوتوی صاحب نے اپنی عبارتوں میں حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سب سے

پچھلے نبی ہونے کی جو عقائد ضروریہ دینیہ میں سے ہے، سخت شدید تکذیب کی اور خود اپنے جی سے ختم نبوت کے ایسے معنی گڑھے جن سے قیامت تک ہزاروں لاکھوں جدید نبیوں نئے پیغمبروں کے لئے نبوت کا دروازہ کھول دیا، مولوی نانوتوی صاحب سے سیکھ کر ہر شخص معاذ اللہ کہہ سکتا ہے، کہ میں نبی و پیغمبر ہوں، لیکن میں خود اپنی ذات سے نہیں، بلکہ حضور ہی کیواسطے سے نبی و پیغمبر ہوں، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالے "ایک غلطی کا ازالہ" وغیرہ میں بالکل بعینہٖ اسی طرح اپنے نبی و رسول و پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے جنکی عبارات اس کی تمام کتب میں صاف موجود ہیں، دیکھو دعوت الامیر صہ ۲۴، مرزا قادیانی نے بھی خاتم النبیین کے یہی معنے لکھے ہیں۔ کہ کسی شخص کے لئے مرتبہ نبوت حاصل کرنے تک پہنچنے کا بغیر حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے واسطے کے کوئی راستہ نہیں، ایک یہ بات بھی گذارش کرنی ضرور ہے، کہ آیت مبارکہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنیٰ کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، ساڑھے تیرہ سو برس سے بھی پیشتر سے ابتک تمام خواص وعوام اہل اسلام مانتے چلے آئے ہیں، یہی معنی تمام علمائے کرام وصوفیائے عظام و متکلمین فخام ومفسرین عالی مقام نے بتائے۔ یہی معنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے تابعین کو تابعین رحمہم اللہ تعالےٰ عنہم نے تبع تابعین کو تبع تابعین رحمہم اللہ تعالےٰ نے اپنے بعد والوں کو سمجھائے، بلکہ یہی معنی خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سینکڑوں حدیثوں میں ارشاد فرمائے، بلکہ خود اللہ تبارک وتعالےٰ نے بیسیوں آیات مبارکہ میں متعدد طریقوں سے خاتم النبیین کے صرف یہی معنی سکھائے ہیں، اور اس امر کا اقرار قادیانی مرزائیوں کے مقابلہ میں خود دیوبندی مولویوں کو بھی بار بار کرنا ہی پڑا، چنانچہ مولوی محمد شفیع صاحب مفتی دیوبندی کی کتاب ختم النبوۃ فی القرآن وکتاب ختم النبوۃ فی الحدیث وختم النبوۃ فی الآثار سے اسی مضمون کے متعدد حوالے ہم اپنی اس کتاب کی بحث "دیوبندیوں کی فریب کاریوں کے عنوان میں آرہے ہیں، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اپنی اسی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں،

"باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانیئے تو ان کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی، یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے، جو بڑوں کی بات فقط ازراہ بے ادبی نہیں مانا کرتے، ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے، المرء یقیس علی نفسہ اپنا یہ وتیرہ نہیں، نقصان شان اور چیز ہے، اور خطاء ونسیان اور چیز، اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا، تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا، اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہدی، تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا ؎

گاہ باشد کہ کودک ناداں بہ غلط بر ہدف زند تیرے"

اس عبارت کا صاف صریح مطلب یہی ہوا، کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے بھی پیشتر سے ابتک کسی مولوی، کسی عالم، کسی متکلم، کسی مفسر، کسی صوفی، کسی ولی، کسی تابعی تابعین کے کسی تابعی، کسی صحابی نے حتٰے کہ خود

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے وہ معنی ہرگز ہرگز نہیں بتائے جو مولوی نانوتوی صاحب نے تصنیف کئے ہیں، کہ حضور بغیر کسی اور کے واسطے کے خود اپنی ذات سے نبی ہیں، اور خاتم النبیین کے یہ معنی گڑھنے کی یہ مشقتیں تو صرف مولوی نانوتوی صاحب نے فرمائیں، اور نانوتوی صاحب نے ہی ان سب حضرات کے بتلائے ہوئے سکھائے ہوئے ارشاد فرمائے ہوئے معنی میں خرابیاں، خامیاں، غلطیاں بتائیں۔ تو مولوی نانوتوی صاحب فرماتے ہیں، کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے بھی بیشتر سے اب تک کے تمام اکابر پیشوایان اسلام کے بتائے ہوئے معنی کو غلط جاننے اور ان کے مقابلہ میں میرے تصنیف کئے ہوئے معنی کو صحیح ماننے سے ان اکابر اسلام کی کوئی توہین نہیں ہوتی، خاتم النبیین کے معنی سمجھنے میں ان سب حضرات کا اکابر اسلام سے بھول چوک تو ضرور ہو گئی، لیکن اس بھول چوک سے ان کی شان میں کچھ کمی نہیں آ گئی، ان تمام حضرات اکابر اسلام اوّلین و آخرین میں کسی نے اس مسئلہ ضروریہ دینیہ کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی، اس لئے ان میں سے کوئی بھی خاتم النبیین کے صحیح معنی نہیں سمجھ سکا، اس سے ان کا مرتبہ کچھ گھٹ نہیں گیا اور میں نے باوجود ایک نادان بچہ ہونے کے ٹھکانے کی بات کہدی، خاتم النبیین کے صحیح معنی بتا دیئے، اس سے میرا مرتبہ کچھ بڑھ نہیں گیا، کبھی ایسا ہوتا ہے، کہ ایک ناسمجھ لڑکا غلطی سے صحیح نشانے پر تیر مار لیتا ہے، مولوی نانوتوی صاحب نے ان عبارتوں میں تمام اکابر اسلام اولین و آخرین کو بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عوام یعنی بے سمجھ لوگوں میں شامل کر کے سخت شدید اہانت کی ہے،

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ایک مہری دستخطی فتوای ہے، جس کے فوٹو اکثر حضرات مناظرین اہلسنت کے پاس ہیں، اور اس کا عکس اسی "دیوبندی مذہب" میں بھی ہم پیش کر رہے ہیں، اس کے سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ

"دو شخص کذب باری میں گفتگو کر رہے تھے، ایک کی طرف داری کے واسطے تیرے شخص نے کہا، کہ میں نے کب کہا ہے، کہ میں وقوع کذب کا قائل نہیں ہوں، یہ قائل مسلمان ہے یا کافر؟ اور مسلمان ہے تو بدعتی ضال یا اہلسنت وجماعت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری تعالٰی کے"۔

مولوی گنگوہی صاحب نے جو اس سوال کا جواب دیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے، کیونکہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے، خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے، کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے، گاہ وعدہ، گاہ خبر۔ اور سب کذب کے انواع ہیں، اور وجود نوع کا وجود جنس کو متلزم ہے، انسان اگر ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہو وے گا، لہٰذا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے

اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو، پس بنا بر علیہ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے، ہر چند یہ قول ضعیف ہی ہے، مگر تاہم صاحب دلیل قوی کو تضلیل صاحب دلیل ضعیف کی درست نہیں حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوت دلیل اپنی کے طعن و تسہیل نہیں کر سکتا ہے، اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے، البتہ برنرمی اگر فہمائش ہو تو بہتر ہے"۔

اس عبارت کا صاف صریح واضح مطلب یہی ہے، کہ جس شخص نے یہ کہا، کہ میں نے کب کہا ہے، کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں، یعنی وہ اس بات کا قائل ہے، کہ معاذ اللہ خدا جھوٹ بول چکا۔ خدا جھوٹا ہے، ایسا کہنے والا بھی نہ کافر ہے، نہ گمراہ، نہ گنہگار، بلکہ مسلمان سنی صالح ہے، اس کو کوئی سخت کلمہ بھی نہ کہنا چاہیئے، خدا کے سچے جھوٹے ہونے کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہلکے درجے کا اختلافی ہے، جیسے حنفی شافعی کے اختلافی مسائل، حنفی نے کہا نماز میں ہاتھ ناف سے نیچے باندھو، شافعی نے کہا کہ ہاتھ ناف سے اوپر باندھو، اسی طرح کسی امام نے کہا خدا سچا ہے کسی امام نے کہا کہ خدا جھوٹا ہے، خدا کو جھوٹا کہنے والے کے کافر کہنے سے اگلے زمانے کے علمائے اسلام کو کافر کہنا لازم آجاتا ہے، ان کا بھی یہی عقیدہ تھا، کہ خدا جھوٹا ہے، پھر مولوی گنگوہی صاحب نے اپنے نزدیک ایک دلیل سے ثابت بھی کر دیا، کہ وقوع کذب باری تعالےٰ کے معنی درست ہو گئے، یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی، کہ خدا جھوٹا ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ مولوی گنگوہی صاحب نے جس دلیل سے معاذ اللہ خدا کو جھوٹا ثابت کیا، ہے، اس دلیل کی حقیقت بھی مختصر الفاظ سے واضح کر دی جائے، جس کلام کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہا جا سکے، اس کو خبر کہتے ہیں، جس کلام کے کہنے والے کو سچا جھوٹا نہ کہا جا سکے اس کو انشا کہتے ہیں خبر کا واقع کے مطابق ہونا صدق اور سچائی ہے، جو خبر واقع کے مطابق ہو، وہ سچی خبر اور خبر صادق ہے، خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا کذب اور جھوٹ ہے، جو خبر واقع کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی خبر اور خبر کاذب ہے، کلام انشا نہ سچا ہو سکتا ہے نہ جھوٹا ہو سکتا ہے، سچا یا جھوٹا ہونا صرف خبر ہی کے ساتھ خاص ہے، کسی جرم پر کسی سزا کا مقرر کرنا وعید ہے، کسی اطاعت گذاری و فرمانبرداری و وفا شعاری پر کسی انعام کا اعلام کرنا وعدہ ہے، وعدے اور وعید سے کبھی کسی واقع کی خبر دینا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ وعید کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے، کہ جو لوگ جرم کرنا چاہتے ہیں، اُن کو ڈرایا جائے، دھمکایا جائے، جرم کرنے سے باز رکھا جائے، وعدے کا مقصد بھی صرف اس قدر ہوتا ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری کا لوگوں کو شوق دلایا جائے، اُن کو خدمت گذاری و اطاعت شعاری کی طرف متوجہ کیا جائے، اُن کے دلوں میں خدمت و اطاعت کا جذبہ پیدا کیا جائے، جس کار خدمت پر کوئی انعام مقرر کیا جائے اس کے بجالانے والے کو وہ انعام نہ دینا عیب ہے، دناءت و خست تنگی و رذالت ہے، لہذا خلف وعدہ یا وعدہ خلافی عیب و نقصان ہے، اور اللہ تبارک و تعالےٰ اس عیب و نقصان سے وجوباً پاک و منزہ ہے، لیکن کسی جرم کرنے والے کو کسی وجہ سے اس جرم پر مقرر کردہ سزا نہ دینا، معاف کر دینا، چھوڑ دینا ہرگز عیب نہیں؛

بلکہ اس کو جود وکرم بخشش ورحم کہتے ہیں، ایک بادشاہ اگر میدانِ جنگ کی کسی خاص جاں بازی پر کوئی انعام مقرر کردے اور ایک سپاہی اس جاں بازی کو پورے طور پر ادا کردے، پھر بھی وہ بادشاہ اس کو انعام نہ دے تو اس کو وعدہ خلاف کہا جائے گا، اس کو بدنام کیا جائے گا، اگر کچھ لوگ زبان سے ڈر کے مارے نہیں کہینگے تو کم از کم دلوں میں تو ضرور یہی سمجھیں گے، کہ بادشاہ نے بہت بُرا کیا۔ وعدہ خلافی کرگئے، دغابازی اور فریب کاری سے کام لیا، لیکن اگر وہی بادشاہ اعلان کردے کہ میدان جنگ میں دشمن کے مقابلہ میں جان بچا کر بھاگ آنے والے کی سزا یہ ہے، کہ اُسے گولی سے اڑایا جائے گا، پھر اسی کی رعایا میں سے کچھ ایسے سپاہی اس کے سامنے پیش ہوں، جو دشمن کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوں، اور وہ بادشاہ انکو چھوڑدے معاف کردے، تو کوئی عقلمند ہرگز یہ نہیں کہیگا، کہ بادشاہ نے اپنے قانون کو اپنے اعلان کو جھوٹا کردیا، بلکہ یہی کہا جائیگا، کہ بادشاہ نے اُن بیچارے سپاہیوں پر اور ان کے بال بچوں پر رحم فرما کر ترس کھاکر معاف فرمادیا، بخش دیا، لہٰذا خلف وعید مجرم کو بخش دینا، معاف کردینا ہرگز عیب نہیں، نقصان نہیں بلکہ خوبی وکمال ہے۔ اس کو رحم وکرم کہتے ہیں، اس کو ہرگز جھوٹ اور کذب نہیں کہہ سکتے، اسی مضمون کو علامہ ابن عابدین شامی رح اپنی کتاب ردالمحتار کی اس عبارت میں جس کو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صـ۲ـ پر نقل کیا ہے، یوں لکھتے ہیں، ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر مافی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لایعد نقصًا بل جودًا وکرمًا۔

یعنی اللہ تبارک وتعالےٰ نے گنہگار بندوں کے لیے جن سزاؤں کا اعلان فرمایا ہے، ان کے خلاف ہوسکتا ہے یا نہیں، ان گنہگاروں کو بخشا جاسکتا ہے یا نہیں، تو کتاب مواقف وکتاب مقاصد کی عبارتوں سے ظاہر ہے، کہ اشاعرہ اس بات کے قائل ہیں، کہ وعید کے خلاف ہوسکتا ہے، گنہگاروں کے لیے جو وعیدیں فرمائی گئی ہیں انکو ان سے معافی دی جاسکتی ہے، کیونکہ ایسا کرنا عیب نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اس کو بخشش اور مہربانی کہا جاتا ہے، اس تقریر سے ظاہر ہوگیا، کہ خلف وعید ہرگز کذب نہیں، عیب نہیں، نقصان نہیں، خلف وعید کو کذب یعنی جھوٹ سے قطعًا کوئی علاقہ ہی نہیں، لیکن مولوی انبیٹھی صاحب نے براہین قاطعہ کے صفحہ ۲ و ۳ پر کذب کو اصل اور خلف وعید کو اس کی فرع بنا کر یہ لکھ دیا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے، اور مولوی گنگوہی صاحب نے اپنے مہری دستخطی فتوے میں کذب کو جنس اور عام اور خلف وعید کو اس کی نوع اور خاص بنا کر لکھ دیا، کہ

"وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے"۔

یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی، کہ خدا جھوٹ بول چکا، خدا جھوٹ بولتا ہے، خدا جھوٹ بولیگا، خدا جھوٹا ہے، کیونکہ وقوع تینوں زمانوں کو شامل ہے، کسی چیز کا زمانہ گذشتہ میں یا زمانہ موجودہ میں یا زمانہ آئندہ میں واقع ہونا سب وقوع میں داخل ہے، مولوی گنگوہی صاحب نے اپنے اس مہری دستخطی فتوے میں اللہ عزوجل کی سخت شدید تکذیب کی، اور منہ بھر کر اللہ تبارک وتعالےٰ کو جھٹلایا، بنابریں یہ چاروں اشخاص

تکذیب باری تعالیٰ وتوہین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وانکار ختم نبوت کرنے کی وجہ سے مبتلائے کفر ہوئے۔
اور دیوبندیہ کے مایۂ ناز امام کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ

(سنی علما ومولٰنا احمد رضا خان صاحب) پران علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے، تو وہ خود کافر ہو جاتے، الخ۔ (اشد العذاب مصنفہ مولوی مرتضیٰ حسن، چاند پوری، صفحہ ۱۴)۔

اور آج سے چوالیس سال پیشتر عرب وعجم کے جمیع رؤسائے ملت واکابرین علمائے اور تمام ممالک اسلامیہ کے مفتیان شریعت محمدیہ مطہرہ نے ان چاروں مولویوں کو صاف لفظوں میں مرتکب کفر بے دین فرمایا، جن کے حرف دستخطوں کے نمونے عربی زبان سے اردو میں منتقل کر کے آئندہ صفحات میں آرہے ہیں، اور ہم نے از حد خرچ کر کے گنگوہی صاحب کے فتوے کا اصل فوٹو حاصل کر کے اس کا عکس اتروایا ہے، ناظرین ملاحظہ فرمادیں، اور خود فیصلہ کریں کہ گنگوہی کے اس فیصلہ کے بعد کہ وقوع کے معنی درست ہو گئے، یا ابلیس لعین سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک علم کم بتانے کی تصریح مندرجہ براہین قاطعہ پر تصدیق کے بعد کیا کوئی مسلمان ایسے شخص کو مسلمان تصور کر سکتا ہے۔

اب گنگوہی کے اپنے قلم سے لکھا ہوا فتوے ملاحظہ کر لیجئے، جس میں وہ خدا تعالیٰ کو فی الواقع جھوٹا کہتا ہے۔ چونکہ اس اصل فتوے کو کافی عرصہ گذر چکا ہے، اس لئے اس کے فوٹو سے (بلاک) اتروانے میں پریس سے گو بعض حروف اور مہر کے حروف ضائع ہو گئے ہیں۔ تاہم سوال وجواب اور گنگوہی کے یہ ناپاک الفاظ کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ بخوبی پڑھے جا سکتے ہیں۔ اگر تمام حروف والفاظ وصحیح مہر والا عکس وفتوے ملاحظہ کرنا ہو، تو ہندوستانی حضرات حضرت شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب وامت برکاتہم پیلی بھیت وپاکستانی حضرات دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں تشریف لے جا کر اطمینان کر سکتے ہیں ؎

خدا پہ یہ جو دھبہ جھوٹ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

دیوبندیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی کے قلمی دستخطی ومہری فتوای کی عبارت جس میں اُس نے خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہا۔ جس کے اصل کا عکس سامنے والے صفحہ پر موجود ہے

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما قولکم رحمکم اللہ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے۔ ایک کی طرف داری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا، اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک الخ، لفظ ما عام ہے، شامل ہے معصیت قتل مومن کو، پس آیت مذکورہ سے معلوم ہوا، کہ پروردگار مغفرت مومن قاتل بالعمد کبھی فرمادیگا، اور دوسری آیہ میں ہے، من قتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا الخ، لفظ من عام ہے، شامل ہے مؤمن قاتل بالعمد کو، اس سے معلوم ہؤا، کہ تو مومن قاتل مومن بالعمد کی مغفرت نہ ہوگی، اس قائل کے خصم ــــ نے کہا، کہ آپ کے استدلال سے وقوع کذب باری ثابت ہوتا ہے، کیونکہ آیت میں ویغفر ہے نہ ویمکن ان یغفر، یہ سن کر اس قائل نے جوابدیا، میں نے کب کہا ہے، کہ میں وقوع کا قائل نہیں ہوں، اور دوسرا قول اسی قائل کا یہ ہے، کہ کذب علی العموم قبیح بمعنے منافر للطبع نہیں ہے، اللہ تعالے نے بعض مواضع میں جائز رکھا ہے، اور توریہ وعین کذب بعضے مواضع میں دونوں اولی ہیں، نہ فقط توریہ، آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر؟ اور مسلمان ہے تو بدعتی ضال یا اہل سنت وجماعت باوجود کرنے کے کذب باری تعالے کے، بینوا توجروا۔ **الجواب**۔ اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی، مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے، کیونکہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علماء سلف کی قبول کرتی ہے، چنانچہ مولوی احمد حسن صاحب رسالہ تنزیہ الرحمن اپنے رسالہ میں تصریح کرتے ہیں، بقولہ علاوہ اس کے مجوزین خلف وعید وقوع خلف کے بھی قائل ہیں، چنانچہ ان کے دلائل سے ظاہر ہے، حیث قالوا لانہ لیس بنقص بل ہو کمال الخ۔ اس سے ظاہر ہؤا، کہ بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہیں، اور یہ بھی واضح ہے، کہ خلف وعید خاص ہے، اور کذب عام ہے، کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو، سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے، گاہ وعدہ، گاہ خبر، اور سب کذب کے انواع ہیں، اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے، انسان اگر ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہو ویگا، لہذا وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو، پس بناء علیہ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے، کہ اس میں تکفیر علماء سلف کی لازم آتی ہے، ہر چند یہ قول ضعیف ہے، مگر تاہم متقدمین کے مذاہب پر صاحب دلیل قوی کو تضلیل صاحب دلیل ضعیف کی درست نہیں، دیکھو کہ حنفی شافعی پر اور بالعکس بوجہ قوۃ دلیل اپنی کے طعن وتضلیل نہیں کرسکتا، انا مؤمن انشاء اللہ کا مسئلہ کتب عقائد میں خود لکھتے ہیں۔

لہذا اس ثالث کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیئے، البتہ بنرمی اگر فہمائش ہو بہتر ہے۔ البتہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے، کہ اس میں کسی کا خلاف نہیں اگرچہ اس زمانے میں لوگوں کو تعادی بیجا ہو گیا ہے، قال اللہ ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ہداہا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین الآیۃ۔ فقط۔ واللہ تعالے اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

رشید احمد

نشان مہر
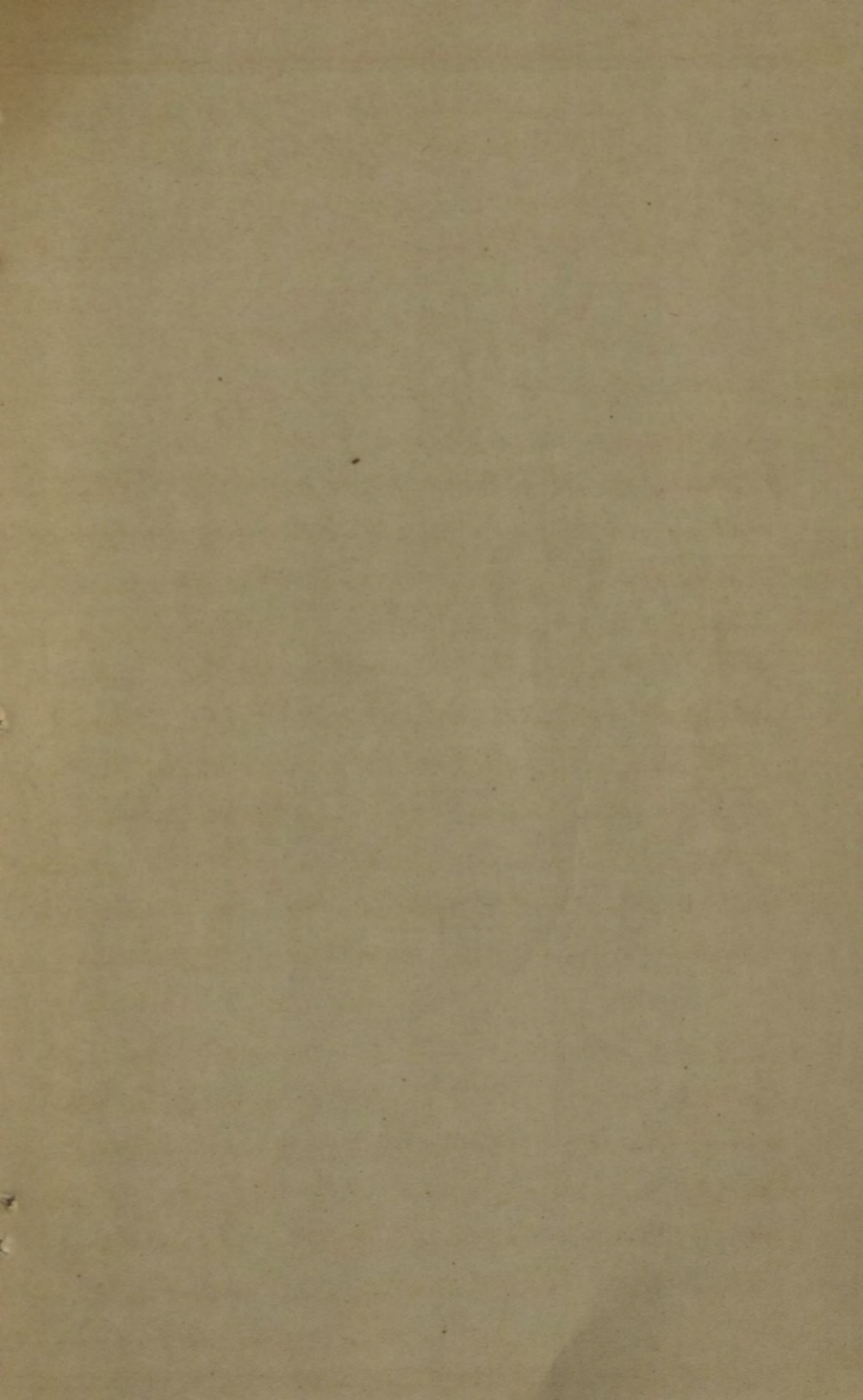
دیوبندیوں کا ایک مشہور اعتراض:۔ تمام علمائے دیوبند ـــــــــ کہتے ہیں، کہ یہ فتوٰی ہمارا نہیں ہے، بلکہ افترا ہے، اس لئے اس کو گنگوہی صاحب کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔

فیصلہ کن جواب:۔ دیوبندی ایک مشہور مقدمہ باز فرقہ ہے، فیض آباد میں حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی خاں صاحب اور لائل پور میں حضرت شیخ الحدیث پاکستان مولانا سردار احمد صاحب دامت برکاتہما پر دیوبندیوں کی جھوٹی مقدمہ بازی اور پھر دیوبندیوں کی ہی شکستیں و ذلتیں کسی سے مخفی نہیں، یہ فتوٰے گنگوہی کی زندگی میں ہی تردید ہو کر کئی بار چھپا، گنگوہی صاحب انگریزی آدمی تھے، دیکھو اسی کتاب کی بحث دیوبندیوں انگریزوں کا گٹھ جوڑ، اگر یہ فتوٰی افترا ہوتا، تو وہ اپنے دانا انگریز سے سنی علماء پر سینکڑوں جرم عائد کروا دیتے، نیز فتوٰی دے دینے کے بعد اس سے منکر ہو جانا یہ دیوبندی مولویوں کی پرانی عادت ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم صرف دو نظیریں پیش کرتے ہیں۔ ع۱۔ نانوتوی پر دیوبندی مفتیوں نے حال ہی میں بوجہ بیخبری کے کفر کا فتوٰے دیا اور جب شورش ہوئی تو پھر اس فتوٰی کفر میں قسم قسم کے ہیر پھیر کئے گئے، خود دیوبندیوں کو ہی اس بد دیانتی پر یہ لکھنا پڑا، کہ "اگر بعد میں یہ ثابت نہ ہو جاتا کہ یہ عبارتیں اور یہ عقیدہ خود اپنے ہی گھر کا ہے تو ہزار برس بھی اس فتوٰی کو غلط نہیں کہا جاتا، دیکھو تفصیل کیلئے تجلی دیوبند مئی ۱۹۵۶ء

ع۲۔ دیوبند کے حالیہ مہتمم محمد طیب نے ایک خط میں کسی شخص کو لکھا، کہ "حضرات صحابہ کرام معیار حق نہیں ہو سکتے، مودودی پارٹی نے اس پر شورش برپا کر کے اخبار "دعوت" دہلی میں مہتمم صاحب کی خوب خبر لی، مہتمم صاحب کو بستو پڑ گئے اور کذب بیانی پر اتر کر یہ شائع کر دیا، کہ "اخبار دعوت ۹ر فروری ۱۹۵۶ء میں میری طرف منسوب کر کے ایک خط شائع کیا گیا ہے، یہ مضمون میرے مسلک کے بالکل خلاف اور منافی ہے، (الجمعیت ۲۵ر فروری ۱۹۵۶ء)، مودودی پارٹی نے جب مہتمم صاحب کی یہ دیانت دیکھی تو انہوں نے اس خط کا فوٹو شائع کرنیکا حسب اعلان کیا، اب مہتمم صاحب کو اپنا کذب واپس لینے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آیا، تو مودودیوں کے سامنے سر جھکا کر مان گئے، کہ "یہ خط میرا ہی ہے جو آپنے شائع فرمایا ہے، (دعوت دہلی ۲۵ر مارچ ۱۹۵۶ء)۔

ناظرین کرام کے سامنے ہم نے دیوبندیوں کی کذب بیانی اور اپنے غلط فتووں سے منکر ہو جانے کی یہ ایسی دو مثالیں پیش کر دی ہیں، جن کی تفصیل مولوی شبیر احمد عثمانی کے اخلاف مسلم دیوبندی مولویوں کے رسالہ تجلی دیوبند ماہ مئی ۱۹۵۶ء میں موجود ہے، جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہے، کہ گنگوہی کے فتوٰی سے دیوبندیوں کا منکر ہو جانا یہ کوئی نئی بات نہیں، بلکہ ایسے پاپڑ بیلنے کے یہ پرانے عادی ہیں، نیز خود دیوبندیوں نے بھی گنگوہی کی دستی تحریر کا فوٹو اپنی کتاب مکاتیب رشیدیہ کے صد ۱۰۲ پر دیا ہے۔ دنیا کے کسی بھی اسپلشسٹ کے سامنے پیش کر کے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکتا ہے، معلوم ہو جائے گا کہ یہ دونوں تحریریں ایک ہی ہاتھ کی لکھی ہوتی ہیں، کچھ فرق نہیں،

ف۔ یہ فتوٰی بانئ دیوبند کی ان عبارتوں پر دیا گیا ہے، جن میں اس نے نبیوں کو جھوٹ سے غیر معصوم مانا ہے۔ دیکھو اس کی تصفیۃ العقائد صد ۲۳ و ۲۵ اور دیکھو ہماری اسی کتاب کی بحث دیوبندیوں کے حضور کے متعلق ناپاک عقائد۔ ۱۲

دیوبندیوں کی ان کفریہ عبارات کے متعلق دیوبندیوں کی مکاریوں کا صفایا،

فتاوی حسام الحرمین وغیرہ کے متعلق ملاں سنبھلی کے "معرکۃ القلم فیصلہ کن مناظرہ" کی خصوصی فریب کاریوں کا دفعیہ

(عبارت تحذیر النّاس کے متعلق)

فریب:۔ مولوی احمد رضاخان صاحب نے اس جگہ تحذیر الناس کی عبارت نقل کرنے میں نہایت افسوسناک تحریف سے کام لیا ہے، الخ، یہ عبارت تحذیر النّاس کے تین مختلف صفحات کے متفرق فقروں سے جوڑ کر بنائی گئی ہے، الخ، خانصاحب موصوف نے فقروں کی ترتیب بھی بدل دی ہے، اس طرح کہ پہلے ص۱۴ کا فقرہ لکھا ہے، اس کے بعد ص۲۸ کا پھر ص۳ کا، الخ۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص۳۵، چراغ سنت وغیرہ)۔

الجواب:۔ مولنٰا احمد رضاخان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحذیر الناس کی عبارت کا مفہوم عربی عبارت میں بیان فرمایا ہے، عبارت میں تحریف کا سوال تو تب پیدا ہوتا، کہ اعلیحضرت مرحوم تحذیر الناس کی اردو عبارت نقل فرماتے۔ اور پھر اس کے الفاظ ترک کر دیتے، یا علماء عرب کے سامنے پیش کرنے کے لئے اُردو عبارت کا عربی میں مفہوم پیش کرنے میں تغیر تبدل معنوی کرتے، حالانکہ اعلیحضرت نے لفظ بہ لفظ پوری دیانت سے پیش فرمایا، لہٰذا یہ تحریف کا دھوکہ سنبھلی صاحب کی عقل و فہم کی کوتاہی یا محض حسد و تعصب کا مظاہرہ ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی اُردو کتاب کی اُردو عبارات کو بجو فہ کسی طرح بھی دوسری زبان میں نقل نہیں کیا جا سکتا، ہاں اس کا معنیٰ بیان کیا جا سکتا ہے، جو کہ مکمل طور پر دیانتداری سے اعلیٰحضرت نے بیان فرمایا ہے، ترتیب بدل دینے کا دھوکہ بھی بے معنی ہے، کیونکہ سوال میں ساری کتاب کا تو پیش کرنا ہی ناممکن تھا، اب ضروری تھا، کہ اس کے مختلف مقامات کی قابل اعتراض عبارات کو پیش کیا جاتا، اعلیٰحضرت نے غیر تام فقرے نہیں نقل فرمائے، بلکہ تحذیر الناس کی مختلف مقامات کی کفریہ عبارات کا مفہوم بیان فرمایا ہے، مسلمان جب قادیانی کی عبارات پیش کرتے ہیں، تو کیا قادیانیوں کو بھی یہ کہنے کا حق ہے، کہ تم مختلف فقرے نقل کرتے ہو، حالانکہ مولنٰا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے جن فقروں کا مفہوم نقل فرمایا ہے، وہ مستقل فقرے ہیں اور کلام تام ہے، جن کے مستقل مفاہیم ہیں۔ لہٰذا اُن کے نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، دیوبندی ملاں صاحب کس قدر چالاکی سے مستقل عبارتوں کو غیر تام فقرہ کا لفظ دیکر عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، اعلیٰحضرت نے ترتیب ہرگز نہیں بدلی، بلکہ پہلے ص۱۴ پھر ص۲۸ کی عبارات کا بالترتیب مفہوم بیان فرماکر پھر جب ص۳ کی عبارت کا مفہوم بیان فرمایا ہے، تو عبارت کی علیحدگی کا یہ (ــــ) نشان دیدیا ہے، جو

کروات نمایتخیل کے لفظ پر اب بھی موجود ہے، دن دہاڑے ایسا دھوکہ دیتے ہوئے دیوبندیوں کو کچھ تو خوف خدا بھی کرنا چاہیئے، اور پھر ترتیب کوئی فرض بھی نہیں ہے، یہ تو آپ کے مولوی کا ہی کلام ہے، خود کلام الٰہی کی ترتیب بحالت نماز بھی بدل دینے کے متعلق آپ کے تھانوی صاحب سجدۂ سہو بھی لازم نہیں ہونے دیتے، چنانچہ لکھتے ہیں، کہ دُرِ مختار میں ہے، ویکرہ الفصل بسورۃ قصیرۃ وان یقرء منکوسًا۔ اس سے معلوم ہوا، کہ نماز ہو گئی، اور سجدۂ سہو لازم نہیں، الخ۔ (امداد الفتاوی حصہ اص ۶۸ سطر ۲۰)

اب فرمایئے کہ آپ کے امام کے کلام مقدس کے بدلنے میں کونسی تعزیرات لگتی ہے؟

فریب:- تحذیر الناس کی عبارت میں بالذات کا لفظ تھا اور اس عبارت میں صرف بالذات فضیلت کی نفی کی گئی ہے، جو بطور مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے، الخ

(خلاصہ اعتراض فیصلہ کن مناظرہ ص ۳۸)

الجواب: اولًا تو دیوبندیہ کا یہ کہنا ہی غلط ہے، کہ مولٰنا احمد رضا خان مرحوم نے لفظ بالذات اڑا دیا ہے، کیونکہ آپ نے نانوتوی کی جس عبارت کا ترجمہ فرمایا ہے، اس میں جملہ لا فضل فیہ اصلًا صاف موجود ہے۔ اور یہ لفظ اصلا ہی لفظ بالذات کا ترجمہ ہے، لفظ اصل ذات کے معنی میں آتا ہے یا نہیں، اس کے متعلق بے شمار لغوی استشہادات پیش کیے جا سکتے ہیں، یہاں ہم اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتے ہیں، کہ خصوصًا اسی کتاب تحذیر الناس میں تو لفظ ذات اور لفظ اصل ہر جگہ ایک ہی معنی میں مستعمل ہوا ہے، یہ عبارت ملاحظہ ہو، نانوتوی صاحب لکھتے ہیں،

> "یہ بات اس بات کو مستلزم ہے، کہ وصف ایمانی آپ میں بالذات ہو، اور مومنین میں بالعرض آپ اس امر میں مومنین کے حق میں والد معنوی ہیں، یعنی اوروں کا ایمان آپ کے ایمان سے پیدا ہوا ہے، آپ کا ایمان اوروں کے ایمان کی اصل ہے، الخ۔ (تحذیر الناس ص ۱۲)

تو یہاں ذات کا بدل اصل اور اصل کا بدل ذات موجود ہے، افسوس کہ اگر سنبھلی صاحب ہمارے سامنے ہوتے تو ہم ضرور عرض کر دیتے، کہ یا تو دیوبندی علمیت کا ہی دیوالیہ ہے، اور یا پھر ایمانداری کا تو نام ہی نہیں، خیر یہ تو دیوبندیوں کے جاہلانہ اعتراض کا اصل جواب تھا، اب ہم عرض کرنا چاہتے ہیں، کہ ملاں صاحب کا لفظ بالذات سے مغالطہ اٹھانا ہی بیکار ہے، کیونکہ اگر اسے قید احترازی تصور کر کے بقول سنبھلی صاحب یہاں بطور مفہوم مخالف فضیلت بالعرض بھی ملحوظ ہوتی، تو تحذیر الناس کی اس عبارت کا یہ حصہ کہ

> "پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

یہ عبارت بالکل بیکار ہو جاتی ہے، کیونکہ ختم زمانی کی فضیلت بالعرض کی صورت میں بھی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا مقام مدح میں فرمانا تو پھر بھی صحیح ہو جائیگا، چونکہ نانوتوی بالکل ہی ختم زمانی کی صورت میں آیت مذکورہ کو مقام مدح میں صحیح نہیں سمجھتا، اس لئے واضح ہے، کہ اس کے نزدیک نہ بالذات نہ بالعرض کوئی بھی فضیلت ملحوظ نہیں، اور اس کے ثبوت کے لئے اس کی دوسری بے شمار عبارتوں میں سے بطور نمونہ یہ عبارت ملاحظہ ہو، لکھتا ہے، کہ

بر تقدیر خاتمیت زمانی، انکار اثر مذکور میں قدر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں، الخ (تحذیر الناس ص۲۴)

یہاں نہ بالذات نہ بالعرض ہر قسم کی افزائش "فضیلت" سے انکار ہے، ویسے تو منظور صاحب جو دل چاہے بات بنائیں، مگر ع　　کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

رسالہ چراغ سنت کا فریب گرہ

صاحب "چراغ سنت" نے کوئی نئی بات نہیں کی، بلکہ اپنے کذاب پیشوا سنبھلی کی دروغگوئیوں کی نقالی کی ہے، فرماتے ہیں،

یہ عبارت جو بریلویوں کے بزرگ نے یہاں لکھی ہے، یہ عبارت اس کتاب میں سرے سے موجود ہی نہیں، البتہ یہ لفظ موجود ہیں، الخ۔　　(چراغ سنت، ص۱۴۶)

پھر فرماتے ہیں

ایک لفظ یہاں سے اٹھاؤ دوسرا وہاں سے، الخ۔　　(ص۱۴۷)

ہمیں مؤلف "چراغ سنت" کی بدھو ذہنیت پر بایں وجہ ضرور تعجب ہے، کہ جس شخص کو عبارت اور لفظ کے معنی کا ہی پتہ نہیں، وہ امت دیوبندیہ کا مصنف سنت ہے، اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین۔ کیوں حضرت؟ لفظ تو تحذیر الناس میں اسی طرح موجود ہیں، تو پھر عبارت کیا مسجد شہید گنج کے بدلے وصول شدہ سبز نوٹوں کا نام ہے۔ یا پاکستان کی مخالفت میں انگریزوں اور ہندوؤں کے چندوں کا نام ہے، ہاں تو فرمایئے کہ یہ عبارت "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، الخ۔ (تحذیر الناس ص۳) کیا دیوبندی صاحبہ سے ابھی تک ایک لفظ ہو رہا ہے، کیا دیوبندی سب کے سب ایسے جاہل ہیں، کہ آپ ایسے جھوٹ بول کر بھی ان کو مطمئن کر لیتے ہیں، کفر کی حمایت میں اتنے پاپڑ بیلتے وقت کچھ بھی خوف خدا نہ آیا، زندگی چار روزہ ہے۔ آخر کار باخدا۔

فریب:۔ جو فقرے خان صاحب نے اس موقعہ پر نقل کیے ہیں، ان کا ماسبق و مالحق حذف کر دیا ہے،
(فیصلہ کن مناظرہ، ص۳۸)

الجواب: اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے، اور اس دیگچے کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دیجائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیونگا، کیونکہ سب حرام ہوگیا، پلانے والا کہے کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو، دیکھیے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہیگا، کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہوگیا۔

(حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی، مصنفہ احمد علی دیوبندی لاہوری ص۸۱)

بالکل یہی قصہ محمد قاسم صاحب کے ماسبق و ملحق کا ہے کہ خواہ اُن کے ماسبق و ملحق میں کس قدر ہی اچھائی کیوں نہ ہو، اس سور کی بوٹی نے ان کے سارے ملحق و ماسبق کو خراب کردیا۔

فریب: مولوی محمد قاسم صاحب کی دوسری عبارات میں ختم نبوت زمانی کا اقرار ہے تو پھر آپ یہ بہتان کیوں لگاتے ہو، کہ وہ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں، چنانچہ آپ کی اسی کتاب از دوسری کتب کی دوسری تصریحات سے یہ امر ثابت ہے۔ (خلاصہ اعتراض فیصلہ کن مناظرہ، ص۳۹ وغیرہ)۔

الجواب: مولوی صاحب خواہ کچھ بھی تصریحیں کرتے رہیں، ہمیں تو اُن کی ان قابل اعتراض کفریہ عبارات پر اعتراض ہے، اس کفریہ عبارت کی صفائی میں اس کی دوسری عبارات پیش کرنا تو ایسا ہی، جیسا کہ مرزا صاحب کے دعوائے نبوت والی عبارت کی صفائی میں اس کی "ہر نبوت را بر وشد اختتام" والی عبارت پیش کر کے مرزائی جان بچاتے ہیں، بہرحال وہ عبارت سور کی بوٹی ہے، جس سے سارا دودھ حرام ہے، اپنے ہی پیشوا احمد علی صاحب کا مندرجہ بالا دودھ اور سور کی بوٹی والا فیصلہ دیکھ لیجئے۔ اور یہ تو بالکل ایسا ہے، کہ جیسے کوئی بدمذہب کہدے کہ میں نماز کو فرض مانتا ہوں، لیکن اقیموا الصلوٰۃ سے صرف نماز کی ہی فرضیت کو نہیں مانتا، بلکہ ایک عام مفہوم مراد لیتا ہوں، جو کہ ہر قسم کی عبادات نماز، روزہ وغیرہ پر شامل ہو، ایسے ہی نانوتوی صاحب خاتم النبیین سے صرف ختم زمانی کے منکر ہیں، تو جیسے اقیموا الصلوٰۃ سے صرف فرضیت نماز کے منکر کا حال ہے، وہی نانوتوی صاحب کا ہے، اور خود مولوی حسین احمد دیوبندی اس امر کا اقرار کرتا ہوا لکھتا ہے، معلوم کرنا چاہیئے کہ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی تفسیر میں عام مفسرین اس طرف گئے ہیں، کہ مراد خاتمیت سے فقط خاتمیت زمانی ہے، خاتمیت مرتبی نہیں، حضرت مولنا نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس حصر پر انکار فرمارہے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص۸۲)

فریب: صاحب تحذیر الناس نے خاتم سے خاتم زمانی مراد لینے کو عوام کا خیال نہیں بتلایا، بلکہ صرف خاتم زمانی میں حصر کرنے کو عوام کا خیال بتایا ہے، الخ۔ (فیصلہ کن مناظرہ، ص۵۳)۔

الجواب: استغفر اللہ من الکذابین، انسان کو جھوٹ بولتے ہوئے کچھ تو خوف خدا کرنا چاہیئے

کیا تحذیر الناس کی اس کفریہ عبارت میں کوئی ایک بھی لفظ دکھا سکتے ہو، کہ جس میں حصر کرنے کا معنی ہو، وہ تو صاف لکھ رہا ہے، کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے، الخ۔ کیا اس میں کوئی لفظ صرف وغیرہ ہے۔ جس سے حصر کی نفی کی دلالت ہو، یقیناً حضور کی خاتمیت ذاتی تو بے شمار دوسرے دلائل سے ثابت ہے، جس پر سب کا ایمان ہے، مگر اس آیت خاتم النبیین سے خاتمیت زمانی کے علاوہ کوئی اور خاتمیت نکالنا آپ کے مولوی علمائے دیوبند بھی کفر تسلیم کر چکے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد شفیع مفتی دیوبند تصریح کرتے ہیں۔

آپ نے خبر دی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے، کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، اور اس پر امت کا اجماع ہے، کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے، اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے، پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے، جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔

(ختم النبوۃ فی الآثار مطبوعہ دیوبند، صہ ۲، سطر ۱۱، مصنفہ مولوی محمد شفیع دیوبندی)۔

مولوی محمد شفیع کی اس تصریح سے بالکل عیاں ہو گیا کہ آیت خاتم النبیین کے صرف ظاہری معنی پر ایمان لانا بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے فرض ہے، اور اس ظاہری معنی میں تاویل یا تخصیص کرنے والا کافر ہے، اور ظاہر ہے، کہ اس کا مفہوم ظاہری وہی ہے، جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لا نبی بعدی سے ارشاد فرمایا، کیا کوئی ناعاقبت اندیش کہہ سکتا ہے، کہ معاذ اللہ کہ خاتمیت ذاتی بھی اس آیت کا ظاہری مفہوم تھا، مگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تریسٹھ (۶۳) سالہ زندگی میں یہ ظاہری مفہوم سمجھنے سے ہی قاصر رہے، معلوم ہوا، کہ اس کا ظاہری مفہوم صرف خاتمیت زمانی ہے، اور یہ آیت اسی معنی میں ہی منحصر ہے، اور اس حصر کو توڑ کر اس کے ظاہری معنی میں تاویل کرنا جس طرح محمد قاسم نے کی ہے، یہ صریح کفر ہے، اور لطف یہ کہ خود مولوی محمد قاسم نے تسلیم کیا کہ یہ معنی جو اس نے کئے ہیں، تیرہ سو سال میں کبھی کسی نے بھی نہیں کئے، لکھتا ہے ؎

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے (تحذیر الناس، صہ ۲۵)

یعنی اجماعی عقیدہ اور اجماعی معنی کا منکر صرف یہی کودکِ ناداں ہے۔ تو اس کے کفر میں کیا شک ہے؟

دیوبندی فرقہ کے اس ذمہ دار مفتی کی اس تصریح کے بعد کہ خاتم النبیین کے اس معنی پر اجماع ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے پچھلے اور آخری نبی ہیں، اور اس کے اس معنی میں تاویل وتخصیص کرنے والا کافر و مرتد ہے، نانوتوی کے کفر وارتداد پر کسی اور تصریح کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر مزید وضاحت کی ضرورت ہو، تو لیجئے پاکستانی دیوبندیوں کے ایک سب سے معتبر مولوی کی صاف تصریحات ملاحظہ کر لیجئے، مولوی ادریس کاندھلوی فی الحال مدرسہ اشرفیہ لاہور اپنی کتاب مسک الختام فی ختم النبوۃ علی سید الانام میں آیت خاتم النبیین

کے معنی کے متعلق آخری فیصلہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔

۱۔ قرآن وحدیث نے یہ اعلان کر دیا، کہ آپ آخری نبی ہیں، الخ۔ (مسک الختام مطبوعہ ملتان، صد ۱۳)۔

۲۔ لفظ خاتم جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہوگا، تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہونگے، لہذا آیت مذکورہ میں چونکہ خاتم کی اضافت نبیین کی طرف ہو رہی ہے، اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے کے ہونگے۔ صد ۱۵۔

۳۔ خاتم النبیین کے جو معنی ہم نے بیان کئے۔ یعنی آخر النبیین کے تمام ائمہ لغت اور علمائے عربیت اور تمام علمائے شریعت عہد نبوت سے لیکر اب تک سب کے سب یہی معنی بیان کرتے آئے ہیں، انشاء اللہ تم انشاء اللہ تعالٰی ایک حرف بھی کتب تفسیر اور کتب حدیث میں اس کے خلاف نہ ملیگا۔ (صد ۲)۔

۴۔ ہم مزید توضیح کے لئے اس آیت کی ایک دوسری قرأت پیش کرتے ہیں، وہ قرأت یہ ہے، ولکن نبیا ختم النبیین، یہ قرأت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ہے، جو تمام تفاسیر معتبرہ میں منقول ہے، اس قرأت سے وہ تمام تاویلات اور تحریفات بھی ختم ہو جاتی ہیں، جو مرزائی جماعت نے خاتم النبیین کے لفظ میں کی ہیں صد ۲۰۔

۵۔ واضح ہو گیا، کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں۔ (صد ۲۳)۔

۶۔ انا خاتم النبیین کے بعد لا نبی بعدی کا اضافہ اس امر کی صریح دلیل ہے، کہ خاتم کے معنی مہر نہیں، بلکہ آخر کے ہیں۔ (صد ۲۳)۔

۷۔ خلاصہ کلام یہ کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہی ہیں، جس نبی پر یہ آیت اُتری، اُس نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے اور سمجھائے، اور جن صحابہؓ نے اس نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر پڑھی، انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے، فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر، صد ۲۵۔

۸۔ خاتم النبیین اور خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی، (صد ۲۷)۔

۹۔ خاتم النبیین سے یہی مراد ہے، نہ کچھ اور، وہ احادیث جن میں آپ کے آخری نبی ہونے کا ذکر ہے، اور وہ بھی درحقیقت خاتم النبیین ہی کی تفسیر ہیں اور بہت سی ہیں۔ (صد ۲۸)۔

۱۰۔ اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے، چھ ہیں، اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بیّنات اور اصول دین سے انکار ہے۔

۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار اصول دین کا انکار ہے، اور ظاہر ہے کہ اصول دین کا انکار صریح کفر ہے۔

۱۲۔ اب سوال یہ ہے، کہ . . . . مرزا صاحب نبوت کے مدعی تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے منکر تھے۔ تو مرزا صاحب اس اصول دینی کے انکار کی بنا پر کافر ہوئے یا نہیں؟ . . . . .

اور اگر نہیں تو باوجود اصول دین کے انکار کے کیوں کافر نہیں؟ اور اگر کافر ہیں تو ان کی تکفیر کا اعلان ضروری ہے۔ تاکہ عوام کو اشتباہ نہ رہے۔ (صد ۲۹)۔

۱۳۔ لغت اور محاورۂ عرب کے اعتبار سے خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں۔ (صد ۴۵)

۱۴۔ لانبی بعدی اور خاتم النبییٖن کے مفہوم اور مدلول میں کوئی فرق نہیں، اور لانبی بعدی کا بعینہٖ وہی مطلب ہے، جو خاتم النبییٖن کا ہے، اختتام نبوت پر دونوں لفظ یکساں طور پر دلالت کرتے ہیں، (صد ۵۵)۔

۱۵۔ معلوم ہو گیا، کہ ختم نبوت امت احمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے، ...... کہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی، اور آپ آخری نبی ہیں، (صد ۶۲)۔

صاحب مسک الختام کی ایسی بے شمار فیصلہ کن تصریحات میں سے صرف یہ پندرہ نمونے حاضر ہیں۔ آپ ان عبارتوں خصوصاً خط کشیدہ الفاظ پر دوبارہ نظر فرماویں، تو بہر حال آپ کو یقین ہو جائے گا۔ کہ دیوبندی فرقہ کے اس ذمہ دار مصنف کو بھی صاف اقرار کرنا پڑتا ہے، کہ آیت خاتم النبییٖن میں لفظ خاتم النبییٖن کا معنی صرف آخر النبییٖن ہے اور یہ آیت صرف اسی معنی خاتم زمانی میں محصور ہے، چنانچہ تصریح ۲ و ۷ کے الفاظ (صرف) اور (ہی) اس امر کا واضح اور بیّن ثبوت ہیں اب ان تصریحات سے

نتیجہ یہ نکلا کہ

۱۔ اس آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبییٖن کے معنی آخری نبی کے ہیں، اور یہ آیت صرف اسی معنی ختم زمانی میں ہی محصور ہے۔

۲۔ جو شخص خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کو عوام کا خیال بتائے، اور انکار کر کے خاتم النبییٖن کا معنی ذاتی نبی یا مربی نبی یا افضل نبی کر کے اس کے صرف اس حتمی، یقینی اور اجماعی معنی آخر الزمان نبی سے انحراف کرے یا اُسے بے فضیلت بتلائے وہ یقیناً کافر ہے، مرتد ہے، بے ایمان ہے، لعنتی ہے۔

۳۔ مرزا غلام احمد بھی اس وجہ سے مرتد ہوا تھا، کہ اس نے خاتم النبییٖن کے معنی آخری نبی کو عدم فضیلت پر محمول کر کے خاتم النبییٖن کے معنی ذاتی و مربی نبی کے گھڑے تھے، اس لئے جو شخص بھی اس آیت کے اس معنی سے منحرف ہو کر کوئی اور تعمیم یا تاویل کریگا، وہ یقیناً کافر اور مرتد ہو گا، اب ے

کہو ناخدا سے کہ لنگر اُٹھا دے | میں طوفاں کی ضد دیکھنا چاہتا ہوں

مولوی کاندھلوی کی تصریحات کو ایک دفعہ پھر لاحظہ فرما لیجئے اور

اب دیوبندیہ کے امام نانوتوی کی یہ ناپاک عبارات پڑھیئے

۱۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے، کہ آپ کا زمانہ تمام انبیاء سابق کے

زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا، کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے

(تحذیر الناس، صـ۳)۔

۲۔ اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجیے، جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی افراد مقصودہ بالخلق، الخ۔ (تحذیر الناس، صـ۲۷)۔

مولوی نانوتوی بانی دیوبند کی ایسی بے شمار تصریحات سے جن میں اس نے خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین سے انحراف کر کے ذاتی اور مرتبی نبی کے معنی گھڑے ہیں، صرف یہ دو نمونے حاضر خدمت ہیں، ان عبارات کو ادریس کی عبارات خصوصاً نمبر ۳ و ۷ و ۱۱ سے مقابلہ کر کے پڑھیے، اور اگر اب بھی کوئی بدبخت انسان یہ کہیگا، کہ نانوتوی نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی سے انحراف نہیں کیا، یا مرزا غلام احمد کی طرح نانوتوی منکر نہیں، تو پھر اس کی اس اکابر پرستی پر ہم انسانیت کی شرافت اور ایمان وحیا سے اپیل کئے بغیر نہیں رہ سکتے، کہ اس سے بڑھ کر دنیا بھر میں اسلام کا بدترین دشمن کوئی بھی نہ ہوگا، نہ ماننا اور ضد کرنا یہ تو دیوبندیوں کے بس کی بات ہے، مگر ہم اپنے فریضۂ اظہار حق سے سبکدوش ہو چکے ہیں، اور گو ہم سراسر عاصی وخطاکار ہیں، مگر انشاء اللہ اس مسئلہ میں اہل اسلام اور دیوبندیوں کا فیصلہ یوم محشر خدا تعالیٰ جل شانہٗ کی بے لاگ عدالت اور اس کے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے حضور ہوگا، اللّٰھم اغفر لنا وارزقنا شفاعتہ بحرمت الشیخ السید المرشد مہر علی رحمۃ اللہ علیہ ابداً ابداً۔

گنگوہی کے فتوے تکذیب باری تعالیٰ کے متعلق

فریب:۔ حضرت گنگوہی مرحوم کی طرف کسی ایسے فتوے کی نسبت کرنا سراسر افترا و بہتان ہے، الخ۔ بحمداللہ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں، کہ حضرت مرحوم کے کسی فتوے میں یہ الفاظ موجود نہیں، الخ۔

(خلاصہ فیصلہ کن مناظرہ از صـ۵۹ تا صـ۶۱)

الجواب:۔ آپ تو گنگوہی کے صرف قلمی فتوے سے ہی انکار فرما رہے ہیں، آپ کے ہم پیشہ غلام احمد قادیانی نے تو اپنی طبع شدہ کتابوں کے مضامین سے بھی انکار کر دیا تھا، کہ میں نہ ختم نبوت کا منکر ہوں اور نہ ہی میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، وغیرہ وغیرہ، مگر جس طرح ایسے غلط بیانوں سے مرزا صاحب کی جان نہ چھوٹی، اسی طرح جناب کے گنگوہی صاحب کی جان چھوٹنا بھی مشکل ہے، آپ کے گنگوہی کا وہ اصل مہری فتوے آجتک بریلی کے دارالعلوم میں محفوظ ہے، اور اس کا عکسی فوٹو آج بھی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں موجود ہے، اور اس کتاب میں بھی اس کا عکس پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ آپکو اطمینان

ہو جاتے، جب مدعی کے پاس بینۃ ثبوت موجود ہے، تو منکر کی یمین صفائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
باقی رہا یہ کہ گنگوہی کے مطبوعہ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کے خلاف فتوے موجود ہیں، تو اس کا جواب یہی ہے، جو کہ سور کی بوٹی والے دودھ سے جناب کے پیشوا احمد علی صاحب لاہوری نے آپ کے دل و دماغ کو مرغن کیا ہے، ایسے غلط فتوے دیکر منکر ہو جانا دیوبندیوں کی پرانی عادت ہے (دیکھو اسی کتاب کا صک ۱۴)

عبارت براہین قاطعہ کے متعلق

فریب:۔ شیطان کو بری چیزوں کا بھی علم ہے، تو حضور کو وہ علم کیسے ہو گا، ایسے علم جمنا داس، اور گنگا داس وغیرہ (عام اعتراض فیصلہ کن مناظرہ وغیرہ)

الجواب:۔ علم ہر چیز کا کمال ہے، بری چیزوں کا کرنا برا ہے علم برا نہیں، دیکھو ساحرین فرعون کو سحر کا علم تھا، تو انہوں نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ عصا دیکھا، تو ان کو سحر اور معجزہ میں فرق معلوم ہو گیا اور وہ ایمان لائے، گویا علم سحر ان کے لئے ذریعہ نجات بنا، اور فرعون سحر کا عالم نہ تھا، اسی لئے سحر اور معجزہ میں فرق نہ معلوم کر سکا، اور کافر ہی رہا، اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان چیزوں کے علم کو برا کہا جائے، تو خدا تعالیٰ کو بھی معاذ اللہ ان چیزوں کے علم سے جاہل ماننا پڑیگا، کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ ہے۔ کہ ان کل ما کان وصف نقص فی حق العباد فالباری تعالیٰ منزہ عنہ وھو محال علیہ تعالیٰ (مسامرہ، ج ۲، صف ۶) ۔یعنی جو چیز بندوں کے لئے صفت نقص قرار پائیگی، وہ لازماً اللہ تعالیٰ کے لئے بھی نقص ہو گی، اور ذات باری کے لئے محال ماننی پڑیگی اور اس کو ہر چیز کا علم تو سب کو مسلم ہے، یا کیا اس کو بھی بری چیزوں کا علم نہیں، (معاذ اللہ)، اسی طرح اگر علم جمنا داس وغیرہ کمال نہیں، تو بتاؤ، کہ یہ علوم خدا کو ہیں یا نہیں، اگر ہیں تو پھر کیا خدا کو بھی صفت عدم کمال سے متصف مانو گے، تو اگر یہی علوم خدا کے لئے کمال ہیں، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کمال ہونگے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذات و صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں۔

فریب:۔ مولوی خلیل احمد نے شیطان کو حضور سے وسیع العلم نہیں کہا، (فیصلہ کن مناظرہ)

الجواب:۔ مولوی خلیل احمد کے الفاظ ہی یہ ہیں، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ یہاں تو وسعت کا لفظ موجود ہے، اور تم کہتے ہو، کہ وسیع العلم کہا ہی نہیں، ایسا جھوٹ؟ مولوی خلیل احمد نے صاف لفظوں میں شیطان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیع العلم مانا ہے، اب اپنا یہ فیصلہ خود پڑھ لیجئے کہ

۱۔ ان دوسروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع العلم کہہ دینا انتہائی بلادت اور اعلیٰ درجہ کی حماقت اور ضلالت ہے۔ (فیصلہ کن مناظرہ، صد ۹۲، سطر ۴)۔

۲- کون احمق اور شیطان کا کون سا امتی ہو گا، جو ان علوم سفلیہ کی وجہ سے شیطان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی علیہ السلام کو زیادہ وسیع العلم کہدے۔ (فیصلہ کن مناظرہ صد ۱۱۲ سطر ۴)
اب جناب ہی فیصلہ فرمالیں، کہ جناب کے پیشوا کس کے امتی ہوئے۔

فریب:۔ مولوی عبدالسمیع صاحب بھی ناپاک مقامات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ (فیصلہ کن مناظرہ صد ۱۱۳)

الجواب:۔ حاضر ہونے میں فرق ہے، کیونکہ حضور سے مراد حضور جسمانی بھی ہوتا ہے، اور یہی مولوی عبدالسمیع صاحب مرحوم کی مراد ہے، نیز کیا چیز کا عدم ادعا اس کے عدم حکم کو مستلزم ہے، اگر نہیں، اور یقیناً نہیں، تو انوار ساطعہ کی عبارت جس میں صرف دعوے کی نفی ہے، اس سے دیوبندیت کو کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

فریب:۔ شیطان کے لئے صرف علم عطائی تسلیم کیا گیا ہے، اور شرک علم ذاتی کے اثبات کو کہا گیا ہے۔ (فیصلہ کن مناظرہ، صد ۱۲۱)

الجواب:۔ مولوی خلیل احمد کی اس کفریہ عبارت میں قطعاً ذاتی و عطائی کا ذکر نہیں ہے، یہ جناب کا سراسر افترا ہے، مولنا عبدالسمیع صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم عطائی کا ہی اثبات فرمایا ہے، جس کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب اسی وسعت عطائی کے منکر ہو کر ایمان برباد کر بیٹھے۔

فریب:۔ غیر نبی کا علم بھی کبھی نبی سے بڑھ سکتا ہے، چنانچہ امام رازی فرماتے ہیں، (یجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی فی علم، الخ۔ (فیصلہ کن مناظرہ، صد ۱۲۳)

الزامی جواب:۔ یہ بھی جاہلانہ فریب ہے، جو کہ دیوبند کے .... شیخ الحدیثوں کے لئے ہی زیبا ہے، یہ عبارت اور اس قسم کی دوسری عبارات جن میں یجوز یا یمکن کا لفظ آتا ہے، (قطع نظر اس کے کہ ہمارے نزدیک ایسے یجوز یا یمکن کا کیا حال ہے، اور ایسے یجوز یا یمکن کہنے والے کون ہیں) مگر تمہارے لئے تو یہ یجوز بھی مفید نہیں، کیونکہ یہاں صرف امکان مراد ہے، اور ہمارا اعتراض تسلیم وقوع پر ہے، یعنی تمہارے مولوی خلیل احمد صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کی وسعت علمی کا وقوع مان چکے ہیں، اور اس کے جواب میں تم امکان کی عبارات پیش کر کے جان چھوڑانا چاہتے ہو، اگر تمہارے نزدیک امکان اور وقوع ایک ہی چیز ہیں، جیسا کہ تمہارے اس رویہ سے ظاہر ہے، تو دیکھو تمام دیوبندیوں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے، چنانچہ آپ کے مولوی اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں، کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے، کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان، صد ۳۵، سطر ۸)
اور پھر اس کی وضاحت کرتا ہوا صاف لکھتا ہے:۔

پس وجود مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل باشد تحت قدرت الٰہیہ وہو المطلوب، وثانیاً آنکہ وجود مثل مذکور شی ممکن است بالذات وہر شی ممکن بالذات داخل است قدرت الٰہیہ، الخ۔

(یکروزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب ص۱۳۵ سطر ۱۸)

ان ہر دو عبارات سے صاف ظاہر ہوگیا، کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ ہی جیسا احمد و محمد پیدا ہونا ہر طرح ممکن ہے، اب دیکھئے مرزا غلام احمد دعویٰ کرتا ہے، کہ میں ہی محمد و احمد ہوں ؎

آدمم نیز احمد مختار   دربرم جامۂ ابرار

(درثمین دیوان قادیانی ج ا ص۱۷۱ سطر ۲۰)

تو اب فرمائیے، کہ مرزا غلام احمد مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقوع کا دعوای کرتا ہے، اور آپ کے تمام دیوبندی مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امکان مان چکے ہیں، تو کیا مرزا کا یہ دعوای وقوع مثل محمدی درست مان لوگے؟ تمہارے قاعدے کے مطابق تو یہ دعوای ہر طرح درست ہوجائے گا، کیونکہ جس طرح تم وقوع وسعت علمی ابلیس کے ثبوت میں امام رازی وغیرہ کی عبارات امکان پیش کرکے اپنی جہالت کا ثبوت دے چکے ہو۔ اسی طرح مرزا بھی اپنے دعوای محمد و احمد ہونے کے ثبوت میں تمہارا عقیدہ امکان نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرکے اپنا اُلو سیدھا کرچکا ہے۔

نیز دیکھو تم خود امکان جھوٹ کے خدا کے لئے مدعی ہو، چنانچہ مسئلہ امکان کذب تمہارا مشہور مسئلہ ہے، تو اگر تمہاری برادری کا کوئی آدمی یہ کہدے، کہ میں تو خدا تعالےٰ کے لئے جھوٹ کا وقوع مانتا ہوں اور اس بکواس کے ثبوت میں تمہارے فتاویٰ رشیدیہ ج ۱، ص ۱، اور براہین قاطعہ ص ۲، اور جہد المقل وغیرہ کی عبارات امکان کذب پیش کرکے اپنا مطلب نکالے تو یہ علمائے دیوبند کی ہی عالمانہ فریب کاریوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے، نیز اس سے تو لازم آئیگا، کہ واقعی تم وقوع کذب باری کے قائل ہو، کیونکہ امکان اور وقوع تمہارے نزدیک شئے واحد ہے، اور امکان کے تم صاف مدعی ہو، بہرحال امام رازی کی عبارت تمہارے لئے ہرگز مفید نہ ہوئی، ورنہ تمہاری ہی خیر نہیں ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں   لو آپ اپنے جال میں صیاد پھنس گیا

تحقیقی جواب | یہ ہے، کہ تم نے شیطان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتر ثابت کرنے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابلیس لعین کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی تفسیر کبیر کا نام لیکر سراسر بلیک مارکیٹ کی ہے، کیونکہ امام رازی نے یہ عبارت یجوز ان یکون غیر النبی اپنی طرف سے نہیں، بلکہ ان بعض لوگوں کی طرف سے لکھی ہے۔ جو کہ نوجس عبس آمن عبادنا میں اس عبد کو نبی تسلیم نہیں کرتے، اور لطف یہ کہ خود ان بعض لوگوں نے جب

اس عبد کو غیر نبی قرار دیکر یہ قول کیا، کہ یجوز ان یکون غیر النبی الخ، توانہیں خود اپنے اس خطرناک اصول سے خطرہ لاحق ہوا، تو خود انہیں بھی اپنے اس اصول کو باطل قرار دیکر بالآخر کہنا پڑا، کہ

ان موسی ھٰذا غیر موسیٰ صاحب التوراۃ (تفسیر کبیر تحت آیت فوجدا عبداً من عبادنا پارہ ۱۵، رکوع آخر)۔

اب بتایئے کہ جب وہ عبد بھی نبی نہیں، اور یہ موسیٰ بھی نبی نہیں، تو اب غیر نبی کی نبی پر علمی فوقیت کا سوال ہی نہ رہا، تو بتاؤ کہ کیا تم اس موسیٰ کو بھی نبی نہیں مانتے؟ تم نے شیطان کو ہمارے نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں برتر ثابت کرنے کے لئے منکرین نبوت عبد کی وہ عبارت تو نقل کر دی، مگر انہیں کی دوسری عبارت نقل نہ کی، کیا تم نے یہ خیانت نہیں کی، ان اللہ لا یھدی کید الخائنین ٥

مصنف "فیصلہ کن مناظرہ" و مصنف "چراغ سنّت" کی بلیک مارکیٹ

مصنف چراغ سنت قصوری نے شیطان کو فوق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کر کے "فردوس بریں حاصل کرنے اور مصنف فیصلہ کن مناظرہ نے اسی شیخ کی بارگاہ میں "منظور" ہونے کے لئے حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا نام پیش کر کے جس دیانت کا ثبوت دیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ دنیا کے بڑے بڑے اٹھائی گیر بھی ان دونوں "حضرات" کا مقابلہ نہیں کر سکتے، دیکھیے جس صفحہ سے ان دیوبندیوں نے بعض غیر معتبر لوگوں کے قول یجوز ان یکون غیر النبی والی مذکورہ عبارت نقل کر کے شیطان کی وسعت علمی کی گنجائش نکالی ہے، اسی صفحہ پر حضرت امام رازی نے اپنا مذہب یوں صاف بیان فرمایا ہے، فرماتے ہیں۔

کون الخضر اعلی شانا من موسی غیر جائز لان الخضر اما ان یقال انہ کان من بنی اسرائیل او ما کان من بنی اسرائیل فان قلنا انہ کان من بنی اسرائیل کان من امۃ موسیٰ علیہ السلام لقولہ تعالی حکایۃ عن موسی علیہ السلام انہ قال لفرعون ان ارسل معنا بنی اسرائیل والامۃ لا تکون اعلی حالا من النبی، الخ۔ (تفسیر کبیر امام رازی رح تحت آیت فوجدا عبدا من عبادنا پ ۱۵ رکوع آخر)

یعنی امت کسی حال میں بھی نبی سے برتر نہیں ہو سکتی، اب بتلایئے کہ جس امام رازی کا یہ عقیدہ ہے، کہ کوئی امتی بھی نبی سے کسی بھی صفت میں فوقیت نہیں رکھ سکتا، وہ بھلا خود[ع] اس امر کا کس طرح قائل ہو سکتا ہے، کہ نعوذ باللہ غیر نبی نبی سے کسی بھی علم میں برتر ہو جائے دیوبندی صاحبان شیطان لعین کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر ثابت کرنے کے لئے ایسی خیانتیں کرتے ہیں، رب العٰلمین کو حشر میں کیا جواب دیں گے، خدا انہیں ہدایت بخشے آمین۔

ناظرین غور فرمالیں کہ یہ مولوی منظور صاحب دیوبندیوں کے چوٹی کے عالم ہیں، مگر ان کے علم و فضل کا اندازہ لگا کر باقی سب حکیم الامتوں کے شان علمیت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے ع۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

ع اس اصول کے خود دیوبندی قائل ہیں۔ دیکھو فیصلہ کن مناظرہ چراغ سنت وغیرہ۔ تلک علی سبیل الالزام۔ (مؤلف)

براہین قاطعہ کی ناپاک عبارات کے متعلق دیگر فریب کاریوں کے جوابات "اعتقادات دیوبندی مذہب" کی بحث میں ملاحظہ فرمالیں، یہاں بخوف طوالت چھوڑ دیئے گئے۔

عبارت حفظ الایمان کے متعلق

فریب:۔ تھانوی کی عبارت میں فقرہ "اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے"۔ کے لفظ اس میں یہ دے مراد مطلق بعض علم غیب ہے، حضور کا بعض علم غیب مراد نہیں، نیز ایسا کے لفظ سے بھی مطلق بعض غیوب کا علم مراد تھا، نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اقدس، الخ۔ (مشہور فریب دیوبندیہ فیصلہ کن مناظرہ صـ۱۲۵)

الجواب:۔ تھانوی صاحب کی اس ساری عبارت میں کسی جگہ بھی مطلق بعض علم غیب کا ذکر نہیں ہے، لفظ "اس" ضمیر ہے جس کا مرجع یقیناً یہی بعض غیب ہے، جو اس سے پہلے مذکور ہے، اور اس سے پہلے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی بعض علم غیب مذکور ہے، نہ کہ مطلق بعض علم غیب، کیونکہ اول آپ کی ذات مقدسہ، دوم اس غیب سے مراد، سوم اس میں حضور کی، چہارم کیا تخصیص ہے، یہ تمام الفاظ اس امر پر صراحتہ دال ہیں، کہ اس تمام عبارت میں حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے ہی بعض علم غیب کا ذکر ہے، اور اسی کی بحث شروع ہے، اگر یہاں حضور کا بعض علم غیب مراد ہی نہیں، تو پھر تخصیص وعدم تخصیص کے لفظ کا کوئی مفہوم ہی نہیں بن سکتا، اس عبارت میں یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی بعض علم غیب سے مجانین وحیوانات کو تشبیہ دیکر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی تنقیص کی گئی ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی صفت مبارک کو حیوانات کی صفت سے تشبیہ دینا کفر ہے، اور خود دیوبندیوں نے تشبیہ کو کفر مانا ہے، چنانچہ دیوبندیوں کے معتبر رسالہ "چراغ سنت" مصنفہ دیوبندیان قصور میں تصریح کی ہے، کہ

بریلویوں کے اعتراض کا خلاصہ یہ ہے، کہ لفظ ایسا صرف تشبیہ کے لئے آتا ہے، اور یہاں معاذ اللہ حضرت تھانوی نے حضور کے علم کو جانوروں اور دیوانوں جیسا کہا ہے۔

(چراغ سنت، صـ۱۷۶)

اس عبارت سے واضح ہے، کہ اگر تھانوی کی عبارت میں ایسا تشبیہ کے لئے مانا جائے، تو کفر ہے، چنانچہ معاذ اللہ کا لفظ شاہد ہے، اور اس عبارت کے بعد دیوبندیوں نے اس لفظ کے دوسرے معنی بھی اسی وجہ سے نکالی کر جان چھڑانے کی کوشش کی ہے، کہ ایسا کو یہاں تشبیہ کیلئے ماننا کفر ہے، اب دیکھئے دیوبندیوں کے سب سے بڑے مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی صاف اقرار کر چکے ہیں، کہ لفظ ایسا یہاں تشبیہ کے لئے ہی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:۔

لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے، الخ۔ (الشہاب ثاقب صـ۱۱۱)

غرض سیاق عبارت اور سباق کلام ہر دو نوں بوضاحت دلالت کرتے ہیں،

کہ نفس بعضیت میں تشبیہ دی جا رہی ہے۔ (الشہاب الثاقب حسین احمد ص۱۱۳)

تو مولوی حسین احمد نے تھانوی جی کی عبارت میں ایسا کو تشبیہ کے لئے متعین کر دیا ہے، اور دیوبندی بھی اقرار کر چکے ہیں، کہ اگر یہاں تشبیہ کے لئے ہو، تو کفر ہے۔ اب تو "چراغ سنت" والے نہایت خوش ہو کر اپنی بدعت کے چراغ سے تھانوی جی اور حسین احمد وغیرہ سب دیوبندیوں کے خرمن امید کو نذر آتش کر چکے ہیں، اور خود دیوبندی دیوبندیوں کے فتوے سے کفر کا شکار ہو گئے، فرھن المطر وقام تحت المیزاب۔

فریب:- حفظ الایمان میں مذکورہ بالا عبارت کے بعد الزامی نتیجہ کے طور پر یہ فقرہ تھا، کہ تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے، خانصاحب نے اس کو بھی صاف اڑا دیا، کیونکہ اس فقرے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ الخ۔ (فیصلہ کن مناظرہ، ص۱۲۶)۔

الجواب:- یہ فقرہ کیا، اگر ایسے ہزاروں فقرے ہوں، تب بھی تھانوی صاحب کی کفریہ عبارت کو کفر سے نہیں نکال سکتے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم الغیب کہنے یا نہ کہنے سے تو یہاں بحث ہی نہیں، بلکہ اس کی اسی کفریہ عبارت پر اعتراض ہے، جو کہ بتمامہ نقل کر دی گئی ہے، اور اس فقرہ کے ہوتے ہوئے بھی یقیناً یہ عبارت کفر سے لبریز ہے، دیکھو اگر کوئی دیوبندی مولوی اشرف علی صاحب کو عالم کہتے ہو، اور کوئی دوسرا شخص یہ کہدے، کہ بھائی تھانوی صاحب کو عالم نہ کہو، کیونکہ

حفظ الایمان کی عبارت کا مثالی فوٹو

تھانوی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ درست ہو، تو دریافت طلب امر یہ ہے، کہ اس علم سے مراد کل علم ہیں، یا بعض علم (کل علم کا ہونا تو عقلاً و نقلاً محال ہے) اور اگر اس سے بعض علم مراد ہے، تو اس میں تھانوی صاحب کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم تو ہر کتے، خنزیر کو بھی حاصل ہے، تو چاہیئے کہ سب کو عالم کہا جاوے۔

اب بتائیے کہ یہاں "تو چاہیئے کہ سب کو عالم کہا جاوے"۔ ملا کر بھی کیا جناب کو یہ عبارت منظور ہے، حالانکہ یہ عبارت بعینہ اسی مذکورہ بالا عبارت کا مکمل مثالی فوٹو ہے، یا کوئی بدبخت یوں کہدے، کہ

دوسرا فوٹو:- خدا تعالیٰ کی ذات مقدسہ پر قادر ہونے کا حکم کیا جانا اگر بقول اہل اسلام صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے، کہ اس قدرت سے کل شی پر قدرت مراد ہے، یا بعض پر کل شی پر قدرت، تو عقلاً و نقلاً محال ہے، کیونکہ شریک باری اور اپنی موت [illegible]

وغیرہ محالات پر قدرت کا تعلق ہی نہیں ہے، اگر بعض قدرت مراد ہے، تو اس میں خدا تعالٰے کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسی قدرت تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، تو چاہیئے سب کو قادر کہا جاوے۔

تو فرمادیں علمائے دیوبند کہ اس بدبخت کا یہ کفر کیا تمہارے نزدیک درست ہوگا، اور تمہارے نزدیک یہ عبارت کیا بے غبار کہلائے گی، ہمارے نزدیک تو جس طرح اس عبارت میں خدا تعالٰے کی توہین کا مرتکب ہو کر وہ شخص کافر ہو جائے گا، اسی طرح مذکورہ بالا عبارت میں بھی تھانوی صاحب حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین کرکے مرتکب کفر ہوئے۔

فریب:۔ حفظ الایمان میں صلی اللہ علیہ وسلم چھپا ہوا ہے، خان صاحب نے اس کو اڑا دیا، (فیصلہ کن مناظرہ، صـ۱۳۹)۔

الجواب:۔ افترا باندھنا تو خیر دیوبندی علماء کا ایک محبوب مشغلہ ہی ہے، مگر ایسا افترا ہم نے کسی کی زبانی نہیں سُنا، مولوی منظور صاحب خدا کے لئے بتائیں کہ کیا آخرت پر ان کا ذرہ برابر بھی ایمان نہیں، اور عذاب الٰہی سے ایسے نڈر ہو گئے ہیں کہ ایسا سفید جھوٹ بول کر اپنی دیوبندی امت کو خوش کرتے ہوئے انہیں یہ بھی خیال نہیں آتا کہ خیر ہمارے دیوبندی معتقدین تو ہماری علمیت کا جنازہ نکلتا ہوا دیکھ کر بھی ضروری خوش ہوں گے، مگر ہمارے خدمتگزار بھی تو موجود ہیں۔ کیا وہ ہمارے اس جھوٹ پر مطلع ہو کر دیوبندی مذہب کو مجموعہ کذب نہ سمجھیں گے۔

ناظرین کرام کو دعوت فیصلہ

ملاں سنبھلی صاحب! حضرت مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ پر الزام لگاتے ہیں، کہ انہوں نے حفظ الایمان کی عبارت نقل کرتے میں خیانتیں کی ہیں، چنانچہ وہاں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا خانصاحب نے اڑا دیا۔ اب ہم ناظرین کرام کی خدمت میں پر زور اپیل کرتے ہیں، کہ بندہ کے پاس حفظ الایمان کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کی طبع شدہ موجود ہے، ناظرین تشریف لاکر ملاحظہ فرمالیں، اس کتاب میں ہرگز صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا نہیں ہے، اور یہ دیوبند کی ہی طبع شدہ ہے، تو ناظرین کو ملاں سنبھلی کے دجل و فریب اور کذب و افترا کی ساری حقیقت منکشف ہو جائے گی، یہ جھوٹ تو بالکل سامنے موجود ہے، ایسے ہی باقی جھوٹوں کا حال ہے، اور "فیصلہ کن مناظرہ" بہتانات، فریب و دجل اور مکر کا مجموعہ سمجھیئے۔

اگر کوئی شخص ہمارے پاس موجودہ رسالہ حفظ الایمان میں اس جگہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا ہوا دکھا دے تو اس کو

مبلغ ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰) انعام

دیا جائے گا، ورنہ ثابت ہو گیا، کہ علمائے اہل سنت وجماعت نے ہرگز خیانت نہیں کی، بلکہ دیوبندی لائسنس یافتہ خائن ہیں، سنبھلی کی کتاب فیصلہ کن مناظرے کے بڑے بڑے اعتراضات کا صفایا کر دیا گیا اور اب بفضلہٖ تعالےٰ حسام الحرمین کی کاروائی بالکل بے غبار ہے، اور سنبھلی کی بعض فریب کاریوں کو بالکل نذر انداز کر کے اس لئے ذکر نہیں کیا کہ محض تضییع اوقات ہے، اور یہاں اختصار بھی ملحوظ ہے، امید ہے کہ ناظرین کرام ـــــــ دیوبندیوں کی فریب کاریوں اور ان کے کھلے کفر سے مکمل طور پر مطلع ہو چکے ہونگے،

دیوبندی مذہب کے چار مولویوں کی تکفیر پر کیے جانیوالے عام سوالات

(جوابات دیوبندی کتب سے)

سوال:۔ دیوبندیوں کے یہ پیشوا مسلمان تھے اور مسلمانوں کو کیسے مرتد و کافر کہہ سکتے ہیں؟

الجواب:۔ ع۱ ۔ اب تو اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسلمان ہوئے پھر مرتد ہو گئے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص۱۸۲، سطر ۱۱)

ع۲ ۔ دوسرے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے، کہ کافر اس شخص کا نام ہے جو مومن نہ ہو، پھر اگر وہ ظاہر میں ایمان کا مدعی ہو، تو اس کو منافق کہیں گے، اور اگر مسلمان ہونے کے بعد کفر میں مبتلا ہو اسے تو اس کا نام مرتد رکھا جائے گا، الخ۔ (کفر واسلام کی حقیقت، مصنفہ مولوی محمد شفیع دیوبندی ص ۲ سطر ۲۱)

ع۳ ۔ وان طرأ الکفر بعد الاسلام خص باسم المرتد لرجوعہ عن الاسلام)۔

(اکفار الملحدین، مصنفہ مولوی انور شاہ دیوبندی ص ۹ سطر ۱۷)

سوال:۔ وہ کس وجہ سے کافر و مرتد ہو گئے تھے؟

الجواب:۔ اشارۃ الی تکفیرہ لفساد اعتقادہ۔ یعنی عقیدہ خراب ہونے سے تکفیر کرنی پڑیگی،

(اکفار الملحدین، ص ۱۷، سطر ۱۶)

سوال:۔ دیوبندی علماء کی عبارات کو پیش کرتے وقت اُن کے آگے پیچھے کو تو دیکھا نہیں جاتا۔ بس تھوڑی سی عبارت پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جاتا ہے، حالانکہ جب باقی کتاب کا مضمون اعلیٰ ہے، تو اس تھوڑی سی عبارت سے کیا خرابی لازم آسکتی ہے؟

الجواب:۔ اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے اور اس دیگچے کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے، وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیونگا، کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے، پلانے والا کہے کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس

بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو، دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے، وہ مسلمان یہی کہے گا یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔

(علمائے حق کی مودودیت سے ناراضگی، مصنفہ مولوی احمد علی دیوبندی لاہوری، صد ۵۸، سطر ۱۴ تا آخر)۔

یہی قصہ دیوبندی مولویوں کی ناپاک عبارات کا ہے، کہ گرچہ ان کی کتب میں کیا کچھ نہ لکھا ہو، مگر جب ان کی یہ کفریہ عبارت درج ہے، تو سارا دودھ حرام ہے، اور دیکھئے احمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک شخص کسی کے خاندان کی بڑی تعریف کرے کہ آپ کا خاندان بہت ہی شریف ہے، اور آپ کے والد صاحب بزرگ آدمی ہیں، اور آپ کے دادا صاحب ماشاء اللہ قابل زیارت ہیں، آخر میں یہ کہدے کہ میں نے بعض لوگوں سے سُنا ہے، کہ آپ حرامزادے ہیں، تو کیا اس آخری فقرے سے اس شخص کا دل جل نہیں جائے گا؟" (علمائے حق کی دیوبندیت سے ناراضگی، صد ۵۶، سطر ۱۲)

بعینہٖ یہی حال، ان نام نہاد خادمانِ اسلام علمائے دیوبند کا ہے، کہ وہ اپنی کتاب میں سب کچھ لکھنے کے بعد خدا تعالےٰ جل شانہٗ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایسی ایمان سوز توہین کر جاتے ہیں، کہ جس سے ان کا سارا کیا دھرا ارتداد کا شکار ہو گیا ہے۔

سوال:۔ دیوبندی کہتے ہیں، کہ ہم مسلمان ہیں، تو پھر مدعی اسلام کو آپ کیوں کافر کہتے ہیں؟

الجواب:۔ دوسری طرف تو تعلیم یافتہ آزاد خیال جماعت ہے، .... وہ ہر مدعی اسلام کو مسلمان کہنا فرض سمجھتے ہیں، .... جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنا ایک سخت پر خطر معاملہ ہے، اسی طرح کافر کو بھی مسلمان کہنا اس سے کم نہیں۔ (کفر و اسلام کی حقیقت صد ۱۱ سطر ۸)

سوال:۔ کیا کسی شخص کو کافر کہہ سکتے ہیں جو اسلام کا مدعی ہو؟

الجواب:۔ عد ۱۔ اگر کوئی شخص ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے یا کوئی ایسی ہی تاویل و تحریف کرے، جو اس کے اجماعی معانی کے خلاف معنی پیدا کرے تو اس شخص کے کفر میں کوئی تامل نہ کیا جائے۔ (کفر و اسلام کی حقیقت صد ۱۲ سطر ۸)

(جیسا کہ محمد قاسم نے خاتم النبیین کے ایسے معنی کئے ہیں، جو کہ اس کے اجماعی معنی کے خلاف ہیں)۔

عد ۲۔ ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے۔

(اشد العذاب مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری ناظم دیوبند، صد ۵، سطر ۱۵)

عد ۳۔ ولا نزاع فی اکفار منکر شئ من ضروریات الدین۔

(اکفار الملحدین، صد ۵ سطر ۱۲ و کفر اسلام صد ۱۰)۔

سوال:۔ دیوبندی تو کعبہ معظمہ کو اپنا قبلہ سمجھتے ہیں، عبادتیں کرتے ہیں، خدا کو مانتے ہیں، رسول کو مانتے ہیں، لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہیں، اور خشوع و خضوع سے عبادت الٰہیہ میں مشغول رہتے ہیں، توحید کے عاشق

اور اسلام کے سچے خادم ہیں، ایسے لوگوں کو کیسے کافر کہا جاسکتا ہے؟

الجواب:۔ عا۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں، کہ اہل قبلہ میں سے اس شخص کو کافر کہا جائے گا، جو اگرچہ تمام عمر طاعات وعبادات میں گزارے مگر عالم کے قدیم ہونے کا اعتقاد رکھے۔۔۔۔۔ اسی طرح وہ شخص جس سے کوئی چیز موجبات کفر میں سے صادر ہو جائے۔ (کفر واسلام کی حقیقت صلا سطر ۱۱)

ع۲۔ لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات (اکفار الملحدین، صد ۱۲، سطر ۱۸)

سوال:۔ دیوبندی حضرات تو نماز روزہ کے پورے پابند اور دین اسلام کے سچے پرستار ہیں، نماز پڑھنے روزہ رکھنے والے شخص کو کافر کہنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

الجواب:۔ عا۔ دعوائے اسلام وصلوٰۃ (نماز) وصیام (روزہ) واستقبال بیت الحرام ترتب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں، جب تک کہ ان موجبات سے تائب نہ ہو جائے۔ (کفر واسلام کی حقیقت صد ۳۵ سطر ۲۰)۔

ع۲۔ موجبات کفر کے ہوتے ہوئے محض دعوائے اسلام وصلوٰۃ وصیام واستقبال بیت الحرام ترتب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں، الخ۔ (بوادر النوادر، تھانوی، صد ۷۴، سطر ۱۴)

سوال:۔ دیوبندی خدا اور رسول کو تو مانتے ہیں، تو گرچہ انہوں نے کوئی ایسی تحریر لکھدی، کہ جس سے خرابی لازم آئے، مگر اُن کو کافر تو نہ کہنا چاہیئے؟

الجواب:۔ ومخالف ھذا الاجماع یکفر کما یکفر مخالف النص البیّن۔
(اکفار الملحدین، صد ۶۰، سطر ۱)

سوال:۔ دیوبندی علمأ نے اسلام کی اس قدر خدمت کی ہے، کہ ہر شہر، ہر جگہ دیوبندی علماء کے فیض یافتہ علماء موجود ہیں، پھر انہوں نے کتاب اللہ کی تفسیر اور احادیث نبوی کی شروح تحریر فرمائیں اور ساری عمر اشاعت دین اسلام میں صرف کی، تمام دنیا اُن کے فیض سے مستفیض ہے، ناموس رسالت کے میدان میں اکابرین دیوبند سب سے آگے آگے رہے، اور جس قدر علمائے دیوبند نے کتب تصنیف فرما کر مذہب کی خدمت کی ہے، وہ کسی سے بھی مخفی نہیں، پھر ہر زمانہ میں یہ لوگ دینی وسیاسی خدمات کے ہیرو رہے ہیں، ایسے مبلغین دین اسلام کو کافر کہنا یہ کس قدر بیجا بات ہے (علمائے حق اور عشق رسول، صد ۳ وغیرہ)۔

الجواب:۔ جو نماز روزہ بھی ادا کرتا ہو، اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان میں ہی نہیں، تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو، بلکہ فرض کرو، کہ اس کی سعی سے تمام یورپ کو اللہ تعالےٰ حقیقی ایمان واسلام بھی عنایت فرمادے، مگر اس دعوائے اسلام وایمان اور سعی بلیغ اور کوشش وسیع کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو، اور ضروریات دین کا انکار کرے، وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے، کافر ہے۔ (راشد العذاب، ناظم دیوبند، صد ۵، سطر ۸ وغیرہ)۔

سوال:۔ مان لیا، کہ علمائے دیوبند سے کوئی کفر یہ سرزد ہو گیا، مگر ایک بات کو ہی لیکر کفر کی ڈگری کر دینا کونسی انصاف کی بات ہے؟

الجواب:۔ کفر کے لئے ایک بات بھی کافی ہے، کیا کفر کی ایک بات کرنے سے کافر نہ ہوگا۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صہ ۲۴۷، سطر ۵)

سوال:۔ ہم نے تو یہ سنا ہے، کہ اگر کسی میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں، اور صرف ایک بات بھی ایمان کی ہو، تب بھی اُسے کافر نہیں سمجھنا چاہیئے۔

الجواب:۔ اس کا مطلب لوگ غلط سمجھتے ہیں، اور سمجھتے ہیں، کہ ایمان کے لئے صرف ایمان کی ایک بات کا ہونا بھی کافی ہے، بقیہ ننانوے باتیں کفر کی ہوں، تب بھی وہ مزیل ایمان نہ ہونگی۔ حالانکہ یہ غلط ہے، اگر کسی میں ایک بات بھی کفر کی ہوگی، وہ بالاجماع کافر ہے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۷، صہ ۲۳۴، سطر ۱۱)۔

سوال:۔ علمائے دیوبند اپنی عبارات کی تاویل کرتے ہیں، تو پھر خواہ مخواہ انہیں کافر بنانے میں ہمیں فائدہ ہی کیا ہے؟

الجواب:۔ ع۱۔ جو کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے بہر صورت کافر ہے، مرتد ہے، پھر جو اُسے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

(اشد العذاب، صہ ۱۶، سطر ۷)

ع۲۔ ضروریات دین میں تاویل دافع کفر نہیں۔ (افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۷، صہ ۳۳۶، سطر ۲۱)

ع۳۔ اگر مرید کو شیخ سے سچی محبت ہو، تو کبھی اس کے سامنے اپنی غلطی کی تاویل نہیں کر سکتا۔

(افاضات الیومیہ، ج ۳، صہ ۳۳۶، سطر ۲۱)۔

سوال:۔ آپ لوگ تو لوگوں کو کافر ہی بناتے رہتے ہیں۔

الجواب:۔ ع۱۔ اعتراض لکھا ہے، کہ اتنے لوگوں کو کافر بنایا جاتا ہے، میں نے لکھا کہ بنایا نہیں جاتا بتایا جاتا ہے، ایک نقطہ کا فرق ہے، یعنی کافر تو وہ خود بنتے ہیں، صرف بتلایا جاتا ہے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۶، صہ ۳۱۸، سطر ۱۲)

ع۲۔ آج کل علماء پر اعتراض کیا جاتا ہے، کہ علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں، میں کہا کرتا ہوں، کہ ایک نقطہ تم نے کم کر دیا ہے، اگر ایک نقطہ اور بڑھا دو، تو کلام صحیح ہو جائے، وہ یہ کہ وہ کافر بتاتے ہیں، (بالتاء) بناتے نہیں (بالنون) بنانے کے معنی کی تحقیق کر لو، وہ اس طرح آسان ہے، کہ یہ دیکھ لو کہ مسلمان بنانا کس کو کہتے ہیں، اس کو تو کہتے ہیں، کہ یہ ترغیب دی جائے، کہ تو مسلمان ہو جا تو اسی قیاس پر کافر بنانے کے معنی کفر کی تعلیم و ترغیب ہونگے، تو کیا تم نے کسی مسلمان کو اول دیکھا کہ علماء اس کو یہ کہ رہے ہوں، کہ

تو کافر ہو جا، البتہ جو شخص ...... خود کفر کرے، اس کو علماء کافر بتادیتے ہیں، یعنی یہ کہدیتے ہیں، کہ یہ کافر ہو گیا،
(افاضات الیومیہ، ج ۱، صـ۳۰۶، سطر ۳، وغیرہ)۔

سوال:- خیر وہ کافر ہوں، یا مسلمان، مگر اُن کو کافر کہنے میں ہمیں کیا فائدہ؟

الجواب:- ع۱، ایسا سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے، جو کفر کو کفر نہ کہے۔

(افاضات الیومیہ، تھانوی، ج ۵، صـ۳۱۶ سطر ۱۶)

ع۲۔ کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ (اشد العذاب، صـ۹، سطر ۲۱)

ع۳، فلاں صاحب کے ایک مقرب خاص نے وعظ ہی میں بیان کیا بڑے فخر کے ساتھ کہ ندوہ پر ہم نے کفر کا فتویٰ دیا، دیوبندیوں پر ہم نے کفر کا فتویٰ دیا، خلافت والوں پر ہم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ حضرت والا نے سُن کر فرمایا، کہ جو چیز کسی کے پاس ہوتی ہے، وہی تقسیم کیا کرتا ہے، لیکن اگر ڈرانے دھمکانے شرعی انتظام کے لئے کسی وقت کافر کہدیا جائے۔ اس کا مضائقہ نہیں، اس میں انتظامی شان کا ظہور ہو گا۔ (افاضات الیومیہ، ج ۱، صـ۶۰، سطر ۷)۔

(نوٹ بحکم تھانوی صاحب ہر وقت دیوبندیوں کو کافر کافر نہیں کہنا چاہیے، لیکن اگر گاہے بگاہے اُن کو کافر کہا جائے تو مضائقہ نہیں)۔

سوال:- ہمیں اپنا کام کرنا چاہیے، ہمیں ان دیوبندی مولویوں کو کافر کہنا کوئی فرض واجب تھوڑا ہی ہے؟

الجواب:- ع۱۔ اگر خاں صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے، تو وہ خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے، تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(اشد العذاب مصنفہ ناظم اعلیٰ دیوبند، صـ۱۳، سطر آخر وغیرہ)۔

ع۲، ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دہلی تشریف رکھتے تھے، اور ان کے ساتھ مولانا احمد حسن صاحب امروہی، اور امیر شاہ خان صاحب بھی تھے ...... امیر شاہ خان صاحب نے مولوی (احمد حسن) صاحب سے کہا، کہ صبح کی نماز ایک برج والی مسجد میں چل کر پڑھیں گے، سنا ہے، وہاں امام قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں، مولوی (احمد حسن) صاحب نے کہا، کہ ارے پٹھان جاہل (آپس میں بے تکلفی بہت تھی) ہم اس کے پیچھے نماز نہ پڑھینگے، وہ تو ہمارے مولانا (محمد قاسم صاحب) کی تکفیر کرتا ہے، مولانا نے سُن لیا، اور زور سے فرمایا ...... میں تو اس کی دینداری کا معتقد ہو گیا، اس نے میری کوئی ایسی ہی بات

شئی ہو گئی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی، گو روایت غلط پہنچی ہو۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۴ ص ۳۳۶ سطر، وغیرہ)۔

سوال:۔ علمائے دیوبند نے جو عبارات لکھی ہیں، آخر کوئی نہ کوئی منشا تو اُن کا بھی ہو گا۔ وہ کوئی جاہل نہیں تھے، وہ اتنے بڑے عالم فاضل محدث تھے؟

الجواب:۔ بے منشا سمجھے تو کوئی غلطی ہو ہی نہیں سکتی، کوئی منشا ہی سمجھ کر غلطی ہوتی ہے، شیطان بھی تو کچھ سمجھا ہی تھا، اور وہ یہ سمجھا تھا، کہ میں بڑا ہوں اور یہ چھوٹا، مگر وہ سمجھ غلط نکلی، معلوم ہوا، کہ محض منشا کا ہونا برأت کے لیے کافی نہیں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۲، ص ۶۶، سطر ۱۷)۔

سوال:۔ دیوبندی مولوی صاحبان کی ان عبارات سے جو غلط معنی نکلتا ہے وہ علماء ان غلط مفاہیم و عقائد سے ہمیشہ بیزاری ظاہر کرتے رہے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم صاحب پر الزام ہے، کہ انہوں نے ختم نبوت زمانی کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ موصوف اپنی اسی کتاب تحذیر الناس اور دوسری کتب "مناظرہ عجیبہ" و "قبلہ نما" میں تو صاف تصریحیں کر گئے، کہ ختم نبوت زمانی پر ہمارا مکمل ایمان ہے، تو پھر اُنکی صرف اسی ص ۲ والی عبارت کو لیکر اُن پر یہ الزام لگانا کہ وہ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں، یہ کس طرح درست ہو سکتا ہے، اُن کی دوسری تحریریں بھی دیکھنی چاہئیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و خلیل احمد صاحب پر یہ الزام ہے، کہ انہوں نے شیطان لعین کو حضور سے وسیع العلم مانا ہے، حالانکہ وہ حضرات تو فرماتے ہیں، کہ ہم ہرگز ایسا عقیدہ نہیں رکھتے، بلکہ ہم تو حضور کو تمام مخلوق الٰہی سے وسیع العلم مانتے ہیں، تو صرف براہین قاطعہ کی اس عبارت کو پکڑ کر جس سے حضور سے وسیع العلم ہونے کا معنی نکلتا ہے، اور دوسری تحریروں کو چھوڑ کر اُن پر ایسا الزام لگانا بھی ہرگز درست نہیں اور تھانوی صاحب پر تشبیہ علم محمدی بعلم مجانین کا الزام بھی درست نہیں کیونکہ بسط البنان و تغیر العنوان میں صاف انکار موجود ہے، تو صرف انہیں قابل اعتراض عبارات کو ہی نہیں دیکھنا چاہیئے، جب وہ اپنا عقیدہ اس الزام کے خلاف بار بار ظاہر فرماتے ہیں، تو پھر اس عبارت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے؟

الجواب:۔ کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور سے یہ ثابت ہو جائے، کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے، اگرچہ انکار میں تاویل بھی کرتا ہو، اور صاف انکار کرنے سے تبری بھی کرتا ہو مثلاً قرآن مجید کے محرف و ناقابل اعتبار ہونے پر اگر کسی شخص کی ایسی صاف عبارت ہے، کہ اس سے یقینی طور پر یہی مفہوم نکلتا ہے، پھر باوجود اس کے وہ اپنی عبارت کو غلط مان کر اس سے رجوع ظاہر نہیں کرتا، مگر عقیدہ تحریف قرآن سے تبری کرتا ہے تو اس تبری کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ وہ بالاتفاق و باجماع کافر مرتد ہے، اس کے ساتھ کسی قسم کا اسلامی معاملہ رکھنا جائز نہیں، نہ اس سے کسی مسلمان

کا نکاح جائز، الخ۔ (کفر و اسلام کی حقیقت مصنفہ مولوی محمد شفیع مفتی دیوبند، ص ۲۹ سطر ۱۸)۔

سوال:۔ ممکن ہے کہ ان مولوی صاحبان نے اپنے کفر سے توبہ کر لی ہو؟

الجواب:۔ ہم نے تو آج تک کسی کتاب و تحریر میں اُن کی توبہ ہرگز نہیں دیکھی۔ (مؤلف)۔

سوال:۔ ممکن ہے، کہ انہوں نے دل میں توبہ کر لی ہو؟

الجواب:۔ جس درجہ کی غلطی ہے، اسی درجہ کی معذرت ہو، تب اس کا تدارک ہو سکتا ہے، وہ یہ کہ تحریری غلطی ہے، تحریری ہی معذرت ہو۔

(افاضات الیومیہ تھانوی، ج ۳، ص ۲۱۸، سطر ۱۵)۔

سوال:۔ ممکن ہے، کہ انہوں نے تحریری توبہ کی ہو، مگر اس کو ظاہر نہ کیا ہو؟

الجواب:۔ چونکہ اس تحریر کا اعلان ہو چکا ہے، لہٰذا معذرت کا بھی اعلان ہونا چاہیئے۔

(افاضات الیومیہ، ج ۳، ص ۲۱۸، سطر ۱۷)

سوال:۔ ان دیوبندیوں کو کافر کہنے کی سُنی علماء کو کیا ضرورت تھی؟

الجواب:۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔

(الشہاب الثاقب ناظم دیوبند، ص ۱۳ مطبوعہ دیوبند سطر ۲۲)

خدا تعالیٰ جل شانہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنیوالے دیوبندیہ کے اماموں کی کفریہ تحریروں پر تمام عالم اسلام کے علمائے اسلام کی فیصلہ کن رائیں

علمائے عرب مکہ معظمہ

المنقص لشان الالوھیۃ والرسالۃ قاسم النانوتوی ورشید احمد الگنگوھی وخلیل احمد الانبیٹھوی واشرف علی التھانوی ومن حذا حذوھم (الیٰ قولہ) یحق علیھم الوبال وسوء الحال الخ۔

ترجمہ:۔ شان الوہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی و اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا، ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی، الخ۔ (حسام ص ۱۸۹)

لا شبھۃ فی کفرھم بلا مجال بل لا شبھۃ فیمن شک بل فیمن توقف فی کفرھم الخ

ترجمہ:- ان کے کفر میں کوئی شک نہیں، بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی حال میں انکو کافر کہنے میں توقف کرے، اُس کے کفر میں بھی شبہ نہیں الخ۔

۱ محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی شافعیہ مکہ معظمہ
۲ احمد ابوالخیر میرداد خطیب مسجد حرام مکہ معظمہ
۳ محمد صالح حنفی مفتی مکہ مکرمہ
۴ علی ابن صدیق کمال مکہ معظمہ
۵ محمد عبدالحق بن مولانا شیخ شاہ محمد الہ آبادی مکہ معظمہ
۶ سید اسمٰعیل بن سید خلیل حافظ کتب حرم مکہ معظمہ
۷ محمد مرزوقی مسجد حرام مکہ معظمہ
۸ عمر ابن ابی بکر باجنید مکہ معظمہ
۹ محمد عابد بن شیخ حسین مفتی مالکیہ مکہ معظمہ
۱۰ محمد علی مالکی مدرس مسجد حرام ومفتی مالکیہ
۱۱ محمد جمال بنیرہ شیخ حسین مفتی مالکیہ
۱۲ اسعد بن احمد الدہان مدرس مسجد حرام
۱۳ عبدالرحمٰن ابن المرحوم احمد الدہان
۱۴ محمد یوسف افغانی مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ
۱۵ احمد مکی خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مکہ معظمہ
۱۶ محمد یوسف خیاط مکہ معظمہ
۱۷ محمد صالح بن محمد بافضل مکہ معظمہ
۱۸ عبدالکریم داغستانی مکہ معظمہ
۱۹ سعید بن محمد الیمانی مکہ معظمہ
۲۰ محمد احمد حامد الجداوی مکہ معظمہ۔

علمائے عرب مدینہ طیبہ

۲۱ محمد تاج الدین ابن المرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ
۲۲ عثمان بن عبدالسلام داغستانی مفتی مدینہ منورہ
۲۳ سید احمد الجزائری المدنی الاشعری المالکی
۲۴ خلیل بن ابراہیم خربوتی خادم العلم مسجد النبوی
۲۵ محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل
۲۶ محمد بن احمد العمری احد طلبۃ العلم بالحرم النبوی
۲۷ عباس رضوان خادم العلم فی مسجد افضل المخلوقات
۲۸ عمر ابن احمد المحرسی المالکی مدرس مسجد نبوی
۲۹ محمد بن محمد الحبیب الدیداوی
۳۰ محمد بن محمد السوسی الخیاری خادم العلم الشریف
۳۱ السید احمد ابن السید اسمٰعیل الحسینی مفتی الشافعیہ بمدینہ خیر البریہ
۳۲ عبدالقادر توفیق الشبلی المدرس الحنفی فی مسجد النبوی۔

نوٹ:- ان اساطین ملت کی مفصل تحریریں ۴۰ صفحات کی کتاب حسام الحرمین میں قابل مطالعہ ہیں، ہم نے بطور نمونہ صرف دستخط بزبان اُردو اور وہ بھی مختصر کر کے نقل کیے ہیں، گویا مرکز اسلام مکہ معظمہ ومدینہ عالیہ کے جمیع مفتیان شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والثنا دیوبندیہ کے طواغیت اربعہ کی کفریہ عبارات مندرجہ (حفظ الایمان تھانوی) و (تحذیر الناس نانوتوی) و (براہین قاطعہ گنگوہی وانبیٹھی) کو ملاحظہ فرما کر یقینی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ دیوبندی بوجہ توہین کرنے خدا اور رسول کے مرتد ہو چکے ہیں، اُنسے اور اُنکے چیلوں چانٹوں سے مسلمان الگ ہیں،

دیوبندیوں کے کفریات کے متعلق تمام علمائے اہلسنت وجماعت ملک عجم ہندوستان کا فیصلہ کن بیان

مختصر خلاصہ کتاب الصوارم الہندیہ

الاستفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ مرزا قادیانی[۱] نے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا) (دافع البلاء صلا) کہہ کر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور دیوبندیوں کے پیشوا) رشید[۲] احمد گنگوہی نے وقوع کذب کے معنی درست ہوئے کہہ کر اللہ عزوجل کو فی الواقع جھوٹا کہا، اور اسی گنگوہی[۲] اور خلیل[۳] احمد دیوبندی نے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے، (براہین قاطعہ ص۵۲) کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا اور اشرف[۴] علی تھانوی نے یہ کہہ کر کہ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان اشرف علی ص۸) اس نے ان الفاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شدید توہین کی اور قاسم نانوتوی نے عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی، کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے، الخ اور تقدم وتاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں، (تحذیر الناس ص۳) اور اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئیگا، (تحذیر الناس ص۲۸) کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے معنی مصرحہ از اجماع امت کا انکار کیا، اور آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا، ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا ہے، کہ یہ لوگ اپنے اقوال ملعونہ کے سبب کافر ومرتد ہیں، اور جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کو مسلمان جانے یا اُن کے کافر ہونے میں شک کرے، یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر ومرتد ہے، یہ فتاوی حسام الحرمین حق ہیں یا نہیں؟ اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم وضروری ہے، یا نہیں، اظہار حق فرمایئے اور اللہ عزوجل سے اجر پایئے، بینوا توجروا۔ المستفتی عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما از کونڈل کاٹھیاواڑ رسالدار تحصیل جوناگڑھ،

الجواب

بیشک فتاوی حسام الحرمین میں علی منحر الکفر والمین حق وصحیح ہے، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ ناقابل توجیہ

وتاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتاء اور مجموعہ فتاوئی مبارکہ حسام الحرمین میں ہے، ضرور کفار و مرتدین وملعونین ہیں، ایسے کہ جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر، مسلمانوں پر احکام حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی لازمی حتمی، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ:- الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی عفی عنہ، خانقاہ برکاتیہ مارہرہ۔
۸ رجمادی الآخر ۱۳۴۵ھ۔

تصدیقات علمائے بریلی

الجواب صحیح

فقیر اسماعیل حسن، عفی عنہ، قادری احمدی برکاتی	الفقیر مصطفیٰ رضا القادری النوری، عفی عنہ
الفقیر الی رحمۃ ربہ وقمرہ محمد ن المدعو بحامد رضا القادری النوری البریلوی	رحم الٰہی غفرلہ، صدر المدرسین دار العلوم اہلسنت وجماعت۔
خویدم الطلبہ محمد حسین رضا القادری البریلوی	الفقیر القادری محمد عبد العزیز عفی عنہ، مدرس دوم، دار العلوم منظر الاسلام۔
محمد ابراہیم رضا رضوی عفی عنہ مہتمم مدرسہ دار العلوم منظر الاسلام	سردار علی البریلوی، عفی عنہ۔
محمد تقدس علی قادری رضوی غفرلہ، نائب مہتمم منظر الاسلام	فقیر احسان علی عفی عنہ، مظفر پوری مدرس منظر الاسلام
محمد نور الہدیٰ، حیات پوری	محمد عبد الرؤف عفی عنہ، فیض آبادی۔
فقیر سید غلام محی الدین ابن السید مولٰنا المولوی رحمت اللہ قادری راندیری، عفی عنہ۔	العبد المسکین غلام معین الدین الکھنوی۔
محمد نور، عفا اللہ عنہ۔ آروی	فقیر محمد صدیق اللہ مدراسی۔

مختار احمد، عفی عنہ، بہاری۔

فقیر غلام جیلانی، اعظمی، قادری، برکاتی، غفرلہ۔ مدرس دار العلوم، منظر الاسلام۔

ابوالانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی، جائسی غفرلہ — فقیر حبیب الدین قادری رضوی فریدپوری

فقیر عبدالعزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفرپوری ثم انگورکھپوری غفرلہ — محمد شاہد الحق عفی عنہ - قادری

فقیر ابوالمعانی محمد ابوالحسن، صدیقی المہری عفااللہ تعالیٰ عن ذنبہ الخفی والجلی مفتی دارالافتا جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی

عبدہٗ العاصی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ — فقیر بہیجدان وزیر احمد خان محمدی سنی حنفی قادری برکاتی الحسینی رضوی غفرلہ -

الفقیر ابوالفرح عبیدالحامد محمد علی السنی القادری الحامدی الآنولوی غفرلہ

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی، غفرلہ ربہ القوی - — الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرلہ -

کچھوچھہ شریف

کتبہ العبد المسکین محمد المدعو بافضل الدین البہاری غفرلہ اللہ الباری امین الافتاء فی الجامعۃ الاشرفیہ نعم الجواب وحسن التحقیق وبالقبول والاتباع حری وحقیق وانا العبد الفقیر السید احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجیلانی کان لہ الفضل الحق بانی -

لاریب ان فتاوی علماء الحرمین المحترمین فی تکفیر ھؤلاء المذکورین صحیحۃ وانا الفقیر ابوالمحامد السید محمد الاشرفی الجیلانی عفا عنہ اللہ الصمد -

الفقیر معین الدین احمد غفرلہ الاحد صدر المدرسین فی الجامعۃ الاشرفیہ - — العبد المسکین ابوالمحمود السید محی الدین الاشرفی الجیلانی المتوطن فی الکچھوچھۃ المقدسۃ -

الجواب صحیح - سید حبیب اشرف — الجواب صحیح - فقیر محمد سلیمان، اگرہ پوری،

جبلپور

الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ - — الجواب صحیح - محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی جبلپوری، غفرلہ -

دربار عالی علی پور شریف ضلع سیالکوٹ

حسام الحرمین کے فتاوی حق ہیں، اور اہل اسلام کو اُن کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے، جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہ راست سے دُور ہے، الخ۔

الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ، بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب،

الجواب صحیح :- محمد حسین عفا اللہ عنہ، مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں۔

محمد کرم الٰہی، بی، اے، سکرٹری انجمن خدام الصوفیہ، علی پور سیداں

الجواب حسن - خان محمد بقلم خود، مدرس اوّل، مدرسہ اسلامی ٹولہ، ضلع اٹک۔

الجواب صحیح - محمد کامران بقلم خود

سرکار اعظم اجمیر شریف

یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافر مرتد خارج از اسلام ہیں، الخ۔

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی، عفی عنہ۔

امتیاز احمد انصاری مفتی دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔

محمد عبد المجید عفی عنہ، مدرس دار العلوم معینیہ

عبد الحی عفی عنہ، مدرس دار العلوم عثمانیہ اجمیر شریف

فقیر غلام علی، عفی عنہ،

فقیر محمد حامد علی عفی عنہ،

غلام محی الدین احمد عفی عنہ بلیاوی

احمد حسین رام پوری

قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ شریف

احمد مختار الصدیقی صدر جمعیۃ العلمائے صوبہ بمبئی،

ابو الہدیٰ محمد عظیم اللہ، علمی عفی عنہ،

ابو الحسنات سید محمد احمد رضوی، قادری، الوری۔

خادم الفقراء ظہور حسام، غفرلہ،

فقیر سید غلام زین العابدین سہسوانی

الفقیر محمد عبد القدیر قادری،

فقیر محمد حسن عفی عنہ فقیر اسد الحق مراد آبادی عفی عنہ فقیر محمد فخر الدین بہاری پورنوری
فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنہ الباری الفقیر الحافظ عبد العزیز المراد آبادی غفرلہ اللہ تعالیٰ ولوالدی
غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی علیگڈھی

مراد آباد

العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین ما اجاب بہ سیدی فہو حق صراح
عمر النعیمی
الجواب صحیح محمد عبد الرشید غفرلہ المجید

علمائے لاھور

ابو محمد دیدار علی عفی عنہ - فتویٰ حسام الحرمین حق وبجا ہے، الخ
قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الملتجی رحمۃ ربہ القوی ابو البرکات سید احمد حنفی قادری رضوی الوری مدرس دار العلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور، سید فضل حسین نقشبندی گجراتی، سید عبد الرزاق مجددی حیدر آبادی نور محمد قادری شیخو پوری مفتی محمد شاہ پوٹھوی عبد الغنی ہزاروی
محمد مقصود علی عفی عنہ خاکسار حاجی احمد نقشبندی عفی عنہ محمد عبد الغنی لاہوری

مدرسہ فیض الغرباء آرہ ضلع شاہ آباد

فقیر محمد ابراہیم عفی عنہ، مدرس مدرسہ فیض الغرباء محمد عبد الغفور عفی عنہ، مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء
محمد اسماعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء محمد نور القمر عفی عنہ، مدرس مدرسہ فیض الغرباء
فقیر محمد حنیف آروی عفی عنہ، سلطان احمد آروی عفی عنہ، محمد نعیم الدین آروی عفی عنہ،
عبد الحلیم آروی عفی عنہ فقیر محمد عبد المجید غفرلہ الحمید رضوی آروی عبد الرحمٰن دربھنگی
محمد حنیف مدرس مدرسہ فیض الغرباء محمد نصیر الدین آروی عفی عنہ محمد غریب اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغرباء

بانکی پور پٹنہ

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ، (ملک العلماء فاضل بہاری)

سیتا پور

فقیر سید ارتضا حسین قادری برکاتی

جلال آباد ضلع فیروز پور (پنجاب)

محمد اسماعیل محمود آبادی، مفتی ریاست جلال آباد، ضلع فیروز پور

پوکھریرا ضلع مظفر پور

ابو المولی محمد عبد الرحمن مجیبی ناظم نور الاسلام پوکھریرا — فقیر رشید احمد در بھنگی

محمد شفاء الرحمن کان اللہ لہٗ مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ — شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کومان

محمد عطاء الرحمن عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ — محمد ولی الرحمن غفر لہ المنان مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ

محمد رحیم بخش قادری عفی عنہ — محمد حبیب الرحمن مدرس چہارم نور الہدیٰ — فقیر عبد الکریم بلیساوی عفی عنہٗ

فقیر عبد الحفیظ در بھنگوی غفر لہٗ — فقیر ابو الحسن مظفر پوری عفی عنہ

بہاولپوری

اشخاص مذکورین فی السوال اعنی مرزا غلام احمد قادیانی و قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی و اشرف علی تھانوی بلاشک و شبہ اپنے اقوال ملعونہ خبیثہ مجموعہ کفر و ضلال کے باعث یقیناً کافر و مرتدین الخ۔

عبدہ المذنب الفقیر ابو محمد محمد دین المدعو بغلام رسول البہاولنگری عفی عنہ

گڑھی اختیار خان بہاولپور } عبد النبی المختار محمد یار فریدی محمدی چشتی نادری بقلم خود از گڑھی اختیار خان

کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ } ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوٹلوی، عفی عنہٗ۔

ابو الیاس امام الدین حنفی قادری عفی عنہ از کوٹلی لوہاراں — ابو صالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

کھنڈوڑہ سیداں ضلع سیالکوٹ } الفقیر سید فتح علی شاہ القادری عفی عنہٗ

چتوڑ گڑھ راجپوتانہ } بیشک فتاوی حسام الحرمین حق ہیں، الخ۔
الفقیر عبد الکریم غفر لہٗ مولی الرحیم چتوڑی

لودھیانہ } فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہٗ، سنی حنفی، مقیم لودھیانہ پنجاب،

دہلی } محمد مظہر اللہ، غفرلہٗ، امام مسجد فتح پوری، دہلی

ہنگ گٹ لاہور } انا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابو رشید محمد عبد العزیز عفی اللہ عنہ خطیب جامع مسجد ہنگ گٹ
گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین۔

سہاور ضلع ایٹہ } ہیچمدان محمد عبد الحمید عفی عنہ

بھین ضلع جہلم } خاکسار ابو الفضل محمد کرم الدین عفا اللہ عنہ از بھین، ضلع جہلم، تحصیل چکوال، ریل
احمد دین واعظ الاسلام توبا ونہالی - محمد فیض الحسن عفا عنہ مولوی فاضل مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول چکوال

سنبھل ضلع مرادآباد } کتبہ :- محمد اجمل القادری مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیۃ من سنبھل -

دادون ضلع علیگڈھ } وانا الفقیر القادری محمد المدعو حماد الدین الجمالی غفرلہ -
فقیر غلام محی الدین قادری جمالی غفرلہ

شاہجہان پور } فقیر سلامت اللہ قادری رضوی عفی عنہ

نکودر ضلع جالندھر } فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر، ضلع جالندھر

مئو ضلع اعظم گڈھ } ابو المحامد احمد علی اعظمی

منگلکر ضلع بنگلور } العبد السید حیدر شاہ القادری الحنفی

کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور } الراجی لطف ربہ القوی امجد علی غفر لہ الولی

امروہہ ضلع مرادآباد } الجواب صحیح - محمد خلیل عفی عنہ مدرس مدرسہ اہل سنت وجماعت بمدرسہ حنفیہ امروہہ -
سید محمد عبد العزیز | سید احمد سعید عفی عنہ | عبد الحمید بقلم خود عفی عنہ

لاہور } فقیر معانہ القدیر - محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کان اللہ لہ -
سید مختار علی شاہ لاہوری | محمد فضل الرحمٰن عفی عنہ

وزیرآباد } خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی - رامپور } محمد ریحان حسین العمری - مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

کانپور } حررہ :- مشتاق احمد عفا عنہ الصمد سابق مدرس مدرسہ شمس العلوم ، بدایوں
الجواب صحیح :- العبد فقیر محمد غفرلہ مدرس مدرسہ احسن المدارس ، کانپور -
محمد سبحان عفی عنہ ، خادم العلماء محمد رستم خان ، دار العلوم کانپور

انولہ ضلع بریلی } الفقیر القادری محمد عبد الحفیظ الحنفی السنی
الفقیر محمد عبد اللطیف القادری عفی عنہ

ہلاوانی ضلع نینی تال } حررہ ابو الفیاض عبد الحی علیمی غفرلہ مدرسہ معین الاسلام
کتبہ :- محمد اسماعیل -

ضلع مان بھوم } حسام الحرمین کے فتاوے بیشک حق ہیں، الخ -
فقیر ابو الکشف محمد یحییٰ العلیمی مدرس مدرسہ اسلامیہ ، کنوا ڈہ -

حیدرآباد دکن } الفقیر الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ واعظ مکہ مسجد، حیدرآباد دکن۔ احمد حسین۔ السید وحید القادر سید شاہ لطیف محی الدین قادری
فقیر عبد القادر قادری حیدرآبادی پروفیسر شعبۂ دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

سورت } المسکین سید غیاث الدین غفرلہٗ الجواب صحیح۔ غلام محی الدین قادری سید احمد علی عفی عنہٗ غلام محمد فقیر محمد نظام الدین قادری **بھروچ** ۔ الفقیر بندہ عباس میاں

بمبئی و بدایوں و دہلی } احقر الوری میرزا احمد القادری کان اللہ لہٗ، ناظم سنی کانفرنس صوبہ بمبئی۔ نذیر احمد خجندی مدیر غالب بمبئی، ابو السعود محمد سعد اللہ مکی، محمد ابرار الحق عفی عنہ
حافظ عبد المجید دہلوی، محمد جمیل احمد القادری محمد معراج الحق عفی عنہ احقر الطلبہ محمد ابراہیم الحنفی القادری غلام محمد الصوفی
محمد عبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ محمد فضل کریم دہلوی عبد الحلیم النوری الشاہجہان پوری محمد شمس الاسلام خلف
مولوی عبد الرشید مرحوم مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی محمد عبد الحلیم امام مسجد دھوبی تالاب حافظ عبد الحق عفی عنہ بمبئی
حررہٗ العبد الآثم محمد عبد اللہ عفی عنہ محمد عبد الخالق خادم الطلباء محمد احمد خان دہلوی عبد الرحیم بن محمد علی
دہلوی محمد عبد الغفار دہلوی۔

بھیمڑی ضلع تھانہ } الحقیر المدعو محمد امین القادری فقیر محمد جیم محمد یوسف صدیق اللہ شاہ محمد یٰسین مدرس مدرسہ نجم الاسلام محمد نور الحق قادری غفرلہٗ۔

جودھپور کاٹھیاواڑ } العبد المفتقر الی مولاہ الصمد محمود جان السنی الحنفی حافظ غلام رسول
العبد العاصی غلام مصطفےٰ السنی الحنفی عفی عنہ

دھوراجی کاٹھیاواڑ } مذکورین گروہ کے عقائد باطل و مردود ہیں، الخ
الساطر الخاطی خادم العلماء عبد الکریم بن المولوی حامد صاحب،
عبد الحلیم احقر حاجی نور محمد خادم العلماء صالح محمد بن احمد میاں سعید الدین مدرس مدرسہ جامع مسجد،
بندہ حقیر محمد عبد الرشید خان بدایونی فقیر حقیر خاکسار محمد علی خادم العلماء محمد میاں۔

مارہرہ شریف } عبد الحی قادری رضوی پیلی بھیتی بقلم خود محمد شمس الدین قادری ناگوری غفرلہٗ
فقیر ابو الضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی غفرلہٗ۔ العبد امیر حسن عفی عنہ مرادآبادی،
ابو الارشاد سید سجاد حسین رشیش گڈھ ضلع بریلی خادم العلماء غلام احمد فریدی بقلم خود فضل احمد عفی عنہ
انا العبد السید محمد حسن عرب المدنی القادری النقشبندی الفضل الرحمانی بشیر حسن دہلوی رضوی۔

پیلی بھیت } ابو الفضل محمد عبد الاحد بن مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی

آگرہ } نثار احمد عفی اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ۔

پیپی ضلع پشاور } عقیدہ تمام مومنین اینست کہ در حسام الحرمین مذکور است، الخ۔

العبد ابوالنصر کمال الدین بن الخلیفہ المولوی حمد اللہ۔

بدایون } عبد السلام عفی عنہ مدرس اول شمس العلوم **فرنگی محل** } محمد عبد القادر عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ نظامیہ، فرنگی محل۔ لکھنؤ

سراج گنج بنگال } بندہ آثم ابو ناظم محمد کاظم حسنی چشتی **پارہ ضلع اعظم گڈھ** } فقیر نور محمد اعظمی قادری برکاتی غفرلہ۔

کرمبر ضلع بلیا } فقیر ابوالمسعود محمد عبد العظیم، قادری

فتح پور ہسوہ } فقیر محمد عبد العزیز خان قادری فقیر محمد یونس سنبھلی فقیر احمد یار خان قادری عفی عنہ محمد عبد اللہ المراد آبادی غفرلہ۔

ریاست رامپور } محمد نور الحسین الرامپوری کان اللہ لہ العبد محمد عوان حسین مدرسہ ارشاد العلوم۔ محمد شجاعت علی عفی عنہ مدرس ارشاد العلوم محمد سراج الحسین عفی عنہ العبد عبد اللہ البہاری عفی عنہ مدرس ارشاد العلوم محمد عبد الغفار عفی عنہ سید یار محمد ماہی الفقیر محمد عمر غفرلہ ابن حضرت مولانا ہدایت الرسول رحمۃ اللہ علیہ،

کانپور } عبد الغنی غفرلہ مدرس مدرسہ حنفیہ کانپور الفقیر ابو القاسم محمد حبیب الرحمن کان اللہ لہ۔ محمد عبد الکریم عفی عنہ محمد آصف عفی عنہ العبد الفقیر عبد الغنی العباسی المدرس دار العلوم کانپور عبد الرزاق عفی عنہ المدرس امداد العلوم کانپور ابو المظفر شاکر حسین غفرلہ **جاورہ** } محمد صاحب علی عفی عنہ

اجمیر شریف حاضرین عرس } سید محمود زیدی الوری سید محمد میران الشافعی المدرس بمدرسہ نجم الاسلام بھیبڑی (تھانہ) فقیر نثار احمد ناگوری فقیر شمس الدین احمد جونپوری فقیر محمد حامد علی عفی عنہ مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین رائے پور، سی، پی حبیب الرحمن غفرلہ سید رشید الدین غفرلہ

بمبئی محرم ۱۳۴۸ھ تصدیقات علمائے واردین } محمد عبد اللطیف اجمیری، عبد المجید القادری الانولوی محمد زاہد القادری دھلوی محمد احمد دہلوی صوفی ظہور احمد سہارنپوری محمد عارف حسین قریشی علیگڈھی عبدہ الفقیر ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی۔

ننگل ضلع حصار } فقیر ابو الفیض چشتی سلیمانی عفی اللہ عنہ **گونڈل کاٹھیاواڑ** } خادم الطلبہ قاسم میاں رضوی عفی عنہ۔

جوناگڈھ } خادم محمد قاسم ہاشمی ساکن دھوراجی فزیل جوناگڈھ احقر محمد عبد الشکور گیسو دراز عفی عنہ

جلال پور جٹاں پنجاب } بقلم حافظ سید ظہور شاہ قادری جلال پوری عفی عنہ۔

بڑودہ و رنگون } الفقیر محمد صدیق البرودی غفر اللہ لہ (سابق مفتی رنگون) الراقم احمد سعید خالد حنفی عفی عنہ احقر الزمان محمد عبد اللہ بڑودی غفرلہ الرحمٰن۔

علاقہ سندھ پنجاب } الفقیر صاحب داد السندھی السلطانکوٹی غفرلہ۔ الفقیر محمد حسن خادم حسین عفا عنہ بلہیڑانہ آبادی محمد ابراہیم البابیتی الفقیر قمر الدین العطائی مدیر رسالہ "مہر" الفقیر محمد قاسم المتوطن فی گڑھی یاسین ضلع سکھر فقیر عبد الستار صدر مدرس مدرسہ آکہ آباد ضلع سبوی بلوچستان الفقیر عبد الباقی الہمایونی عفی عنہ الفقیر محمد حسن الفاروقی المجددی

ڈیرہ غازی خاں پنجاب } العبد العاصی المدعو بمحمد بخش عفی عنہ ساکن ڈیرہ غازیخان الفقیر فضل الحق عفا عنہ مدرس نعمانیہ ڈیرہ غازی خان الفقیر محمد امانۃ الرسول غفرلہ ابن حضرت مولٰنا ہدایت الرسول رحمۃ اللہ علیہ اللکھنوی۔

ماترہ ضلع کھیڑہ } فقیر سید شفیع میاں غفرلہ سجادہ نشین حضرت سید میاں صاحب قادری، علوی ماترہ ضلع کھیڑہ ملک گجرات فقیر سید زین الدین ابن حضرت سید میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

نوٹ:- فتوی الصوارم الہندیہ سے مصدقین علمائے کرام و مفتیان عظام کے صرف دستخط بطور نمونہ نقل کر دیئے گئے ہیں، باقی ہر مفتی کے الفاظ بھی قابل دید ہیں، ملاحظہ ہو الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ، یہ تمام پیشوایان ملت اس امر کی تصدیق کرتے ہیں، کہ فتاوی حسام الحرمین میں مرزا قادیانی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمد قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی کو ان کی ناپاک تحریروں کی وجہ سے جو انہیں کافر و مرتد کہا گیا ہے، یہ حکم بالکل درست ہے، بلکہ جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہو کر شان رسالت کی پاس خاطر نہ کرے اور ان دیوبندیوں کی حمایت میں ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

دیوبندیوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے متعلق امت محمدیہ کو حضرات مشائخ کرام و اولیاء عظام و علمائے اہلسنت و جماعت کی ہدایات

استفتاء ۷۸۶ (دیوبندی عقیدے کے مولویوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی)

کیا فرماتے ہیں مشائخ عظام و علمائے دین حق اس مسئلہ میں کہ دیوبندی مذہب کی کتابوں میں لکھا ہے، کہ خدا تعالے کا کذب (جھوٹ) ممکن ہے، جنکی عبارتیں یہ ہیں:-

۱۔ امکان کذب بایں معنیٰ کہ خدا نے جو کچھ فرمایا ہے، اس کے خلاف پر وہ قادر ہے، یہ عقیدہ بندہ کا ہے، الخ۔ (فتاوی رشیدیہ ج ۱، ص۱)

۲۔ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا، بلکہ قدما میں اختلاف ہے، الخ (براہین قاطعہ ص۳) (وغیرہ عبارات جہد المقل وغیرہ)۔

نیز لکھا ہے، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض علم غیب پاگلوں حیوانوں الیسا ہے، جنکی عبارت یہ ہے، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے، الخ۔ (حفظ الایمان مصنفہ تھانوی ص۸)۔

نیز لکھا ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم شیطان اور ملک الموت سے بھی تھوڑا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔

۱۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے، الخ۔ (براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد سہارنپوری مصدقہ رشید احمد گنگوہی ص۵۱)

۲۔ ملک الموت سے افضل ہونیکی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا، کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو، چہ جائیکہ زیادہ، الخ۔ (براہین قاطعہ ص۵۲)

حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق الٰہی سے وسیع العلم اور اعلم ماننا ضروریات دین سے ہے، نیز لکھا ہے، کہ آیت خاتم النبیین سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمانی خاتم النبیین ماننا یہ جاہلانہ خیال ہے، جس کی عبارتیں یہ ہیں:۔

۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے، کہ آپ کا سابق انبیا کے زمانے کے بعد اور سب میں آخر ہی نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا، کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے، الخ۔ (تحذیر الناس مصنفہ محمد قاسم بانی دیوبند ص۳)

۲۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ الخ۔ (تحذیر الناس ص۲۸)

حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس آیت کا معنیٰ لا نبی بعدی سے ختم نبوت زمانی ہی ارشاد فرمایا ہے، نیز لکھا ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال گدھے کے خیال سے بھی کئی درجے بدتر ہے، (صراط مستقیم مولوی اسمٰعیل ص۸۶) اور حضور کا میلاد شریف وقیام میلاد شریف کرشن کنہیا کے سانگ سے بھی بُرا ہے (براہین قاطعہ ص۱۴۸) اب دریافت طلب امر یہ ہے، کہ دیوبندی خیال کے مولوی جو خود ایسے عقائد رکھتے ہیں اور یا ایسے عقائد رکھنے اور

لکھنے والے مولویوں کو اپنا پیشوا اور مجدد اور پکا مومن سمجھتے ہیں، جس طرح اس زمانے کے اکثر دیوبندی مذکورہ بالا عقائد لکھنے والے اکابر دیوبندیہ کو نیک سمجھتے ہیں، تو کیا ان دیوبندیوں کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، برائے مہربانی شرعی حکم سے فتویٰ صادر فرمایا جائے، بینوا و توجروا۔
سائل محمد دین اچھرہ لاہور۔ ۱۰ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ

الجواب بعون الوھاب وھو الموفق للصواب:۔ واقعی یہ عقائد وہابیہ دیوبندیہ کے ہیں اور نماز اس قسم کے اشخاص کے پیچھے باطل محض ہے، ان کو قصداً امام بنانا سخت کبیرہ اشد حرام ہے، اور جو نماز ان کے پیچھے پڑھی جائے گی، اس کا اعادہ فرض ہے، ان کے ساتھ سلام و کلام میل جول نشست و برخواست سب حرام و ناجائز ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

فقیر ابو البرکات سید احمد غفرلہٗ، ناظم و مفتی دار العلوم
مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان، لاہور۔
(مہر دار الافتاء)

الجواب: ۔ صورت مسئولہ میں امکان کذب کا مسئلہ جس کے دیوبندی قائل ہیں، یہ عقیدہ معتزلیوں کا ہے

قال الامام الرازی ان المومن لا یجوز ان یظن باللہ الکذب بل یخرج بذالک عن الایمان اور شرح مواقف میں ہے، کہ ابو موسیٰ عیسیٰ بن صبیح امام المعتزلہ کا یہی عقیدہ تھا، کان اللہ قادر علی ان یکذب و یظلم تو دیوبندی بھی معتزلیوں کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور تمام اہل سنت وجماعت کذب باری تعالیٰ کو ممتنع ومحال بالذات سمجھتے ہیں،

باقی سوال مذکورہ میں دیوبندیہ کی جو ناپاک تحریریں درج ہیں، ایسا لکھنے والا کسی طرح بھی مسلمان نہیں رہ سکتا،

علامہ خفاجی شرح شفا میں فرماتے ہیں، کہ جو شخص کسی بھی مخلوق کو حضور سے زیادہ عالم کہے وہ مرتد و کافر ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے دیوبندیوں کے ائمہ اشرف علی و رشید احمد و خلیل احمد و محمد قاسم پر فتوائے کفر تمام رؤسائے ملت علمائے عرب و عجم سے صادر ہو چکا ہے، اور آجکل کے دیوبندیہ ان تمام مولویوں کو اپنا امام برحق مانتے ہیں، اور ان کے کفریات کی بے جا تاویلیں وبہانے بنانے میں ضد کرتے ہیں، لہٰذا ان کے پیچھے کسی مسلمان کی بھی نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی فریضہ ادا ہوتا ہے، اس کا اعادہ فرض ہے، خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو ہر بد اعتقاد سے محفوظ رکھے، واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واکمل۔ العبد غلام مہر علی حنفی گولڑوی، ۱۷ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ۔

الجواب ۔ مسلمانوں پر فرض ہے، کہ ان سے علیحدہ رہیں اور ان کے پیچھے نمازیں نہ پڑھیں اور جتنی نمازیں ان کے پیچھے پڑھی ہیں اُن کا اعادہ کریں، الخ۔
فقیر ابو الفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ خادم اہلسنت خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار لائلپور، ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ
(مہر مدرسہ)

الجواب ۔ دیوبندیوں کی عبارات ناقابل تاویل ہیں؛ توہین وتنقیص رسالت کا کفر ہونا امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے، اسلیئے توہین وتنقیص کرنیوالے اور تنقیص شان رسالت پر مطلع ہو کر اسکو حق ماننے والے یقیناً کافر ہیں،

اُن کے کفر میں شک کرنے والے بھی کافر و مرتد ہیں، کافر کے پیچھے نماز جائز ہونے کا قول سوائے کافر کے کوئی نہیں کرسکتا، بنابریں ان لوگوں کی امامت قطعاً حرام ہے، واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان (مُہر مدرسہ)

الجواب صحیح — بشیر احمد خطیب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

الجواب صحیح — ابوالشاہ محمد عبدالقادر غفرلہٗ احمد آبادی جامعہ رضویہ لائلپور۔

الجواب صحیح — ابو التنیم محمد شفیع الدین خطیب جامع مسجد منڈی گھبٹ

الجواب صحیح — نذر احمد علوی خطیب جامع مسجد سلانوالی ضلع شاہ پور

الفقیر حافظ نواب الدین خطیب مسجد پرانی غلہ منڈی لائلپور۔

فقیر خدا بخش جام پوری ضلع ڈیرہ غازی خان۔

من اجاب فقد اصاب

شاہ محمد عارف اللہ قادری خطیب مرکزی جامع مسجد راولپنڈی۔

فقیر فیض احمد خادم العلماء خطیب جامع مسجد تبولہ شریف ضلع منٹگمری

نوٹ:- کچھ دستخط و تحریریں بوجہ اختصار کے ترک کر دی گئی ہیں صرف یہ دستخط نقل کر دیئے گئے ہیں۔

تصدیقات حضرات مشائخ کرام و اولیائے عظام زیدت المطافہم

ارشاد عالی مخزن فیوض و برکات، منبع شریعت و طریقت سلطان العارفین قبلہ عالم ابن قبلہ عالم شیخ المشائخ حضرت قبلہ خواجہ محمود بخش صاحب مہاروی سجادہ نشین دربار مقدس غریب نواز مرشد عالم

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ دربار عالی چشتیاں شریف

علمائے کرام نے جو استفتار کا جواب دیا ہے، بالکل صحیح ہے، ایسے بدعقیدہ شخص کے پیچھے حنفی مسلمان کو نماز پڑھنا جائز نہیں،

محمود بخش مہاروی سجادہ نشین بقلم خود

ارشاد عالی قبلۂ دردمنداں سلطان العارفین شیخ العلوم العقلیہ والنقلیہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت قبلہ خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی زیب سجادہ دربار مقدس مرشدی ومولائی حضرت شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

دربار عالی سیال شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ - امابعد فان الطائفۃ الطاغیۃ والفئۃ اللاغیۃ الباغیۃ من الثلۃ الشنیعۃ الوھابیۃ یعتقدون امکان الکذب للواجب سبحانہ وتعالیٰ وتقدس عما یقولوا الظالمون علواً کبیرا - فقد کفروا بنسبۃ امکان الکذب الیہ تعالیٰ شانہ واوصافہ واجبۃ فی کلا الوجھین ولا شک ان توصیفہ بالامکان المذکور یستلزم امکان الموصوف علی وجہ العینیۃ کما ھو مذھب جمھور الحکماء

والمتکلمین فضلاً عما علیہ اہل السنۃ والجماعۃ کما ان تلک المثلۃ تکفی بانکار صفۃ الواجب وهو الصدق ومن اصدق من اللہ قیلا ومن اصدق من اللہ حدیثا مع قولہم یجی الی مفاسد اخری من استکمال الواجب بالغیر فیتکلمون بمثل ہذہ الھفوات ویھلکون ویتربون فی ...... الخسران خذلہم اللہ تعالیٰ۔

وکذالک تکفی تلک الفئۃ بانکار الاوصاف الکاملۃ لمن بہ حمد الحمد محمد علی الاطلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم من العلم وعدم مدیتہ لخلیلہ والمعراج والحاضر والناظر والاعانۃ لمن استمدّ واستعان بذاتہ العلیاء فعلی کافۃ المسلمین عدم التجنب الیہم والتحرز عنہم فلا ترکنوا الی الذین ظلموا فالصلوٰۃ خلفہم والصلوٰۃ علیہم حرام بالاجماع۔

(ترجمہ سطر آخر)۔ سب مسلمانوں کے لئے ضروری ہے، کہ ان سے بچیں، اور ظالموں کی طرف نہ جھکو، پس نماز ان کے پیچھے اور نماز (جنازہ) ان پر بالاجماع حرام ہے۔ محمد قمر الدین غفرلہ، سیالوی، سیال شریف۔

از منبع شریعت والطریقت دربار مقدس قطب ربانی معدن صمدانی، سلطان الاولیاء مرشدنا و مولانا قبلہ عالم حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑوی

از مفتی اعظم دربار عالی گولڑہ شریف

فتاویٰ مشائخ عظام وفقہائے اہل سنت والجماعت سے بندہ کو کلیتہً اتفاق ہے۔

عبدہ العاصی محب النبی مفتی آستانہ عالیہ غوثیہ گولڑہ شریف، ۱۰ ربیع الثانی ۷۲ھ۔

نوٹ:۔ گولڑہ شریف کا کوئی فتوے جو دیوبندی اٹھائے پھرتے ہیں، وہ گولڑہ شریف کے کسی مفتی کا نہیں، اور اگر ہوتا بھی تو چونکہ اس میں عبارات کفریہ کا ذکر نہیں، اس لئے دیوبندیہ کو مفید نہیں، ایسی فریب کاری کر کے اہل حق کو دھوکہ دینا یہ دیوبندیوں کی صاف مکاری ہے، اہل سنت ہوشیار رہیں۔

منبع الفیض والجود سلالہ خاندان چشت اہل بہشت نور نظر خواجہ خواجگان چشت حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب تونسوی مدظلہ العالی

دربار عالی تونسہ شریف

جواب صحیح ہے، ایسے اصحاب کی صحبت بجائے فوائد کے قاطع ایمان ہے، نماز پڑھنا تو در کنار بلکہ ایسوں کی مجلس سے بھی پرہیز لازمی ہے۔ خان محمد تونسوی عفی عنہ، ۳ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ۔

حضرت قبلہ خواجہ غلام مرتضیٰ صاحب تونسوی مدظلہ

الجواب صحیح۔

بندہ غلام مرتضیٰ بقلم خود، ۳ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ۔

مخزن شریعت و طریقت عارف باللہ حضرت قبلہ خواجہ خدا بخش صاحب مد ظلہ العالی سجادہ نشین

مہار شریف و دربار عالی چشتیاں شریف

الجواب صحیح ۔ خادم درگاہی خدا بخش مہاروی۔

فیاض خواص و عوام فخر السادات حضرت قبلہ مولانا سید دلبر حسین شاہ صاحب مدظلہ

زیب سجادہ دربار عالی **چورہ شریف**، (ضلع کیمبل پور)

الجواب صحیح ۔ سید دلبر حسین شاہ سجادہ نشین چورہ شریف بقلم خود۔

سلطان العارفین امام العابدین محی العلوم شیخ المشائخ حضرت قبلہ خواجہ مولانا

مولوی حسین بخش صاحب ملتانی ملتان شریف سجادہ نشین حضرت محمد موسیٰ پاک

الجواب صحیح ۔ حسین بخش عفی عنہ۔ ۳ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ارشادِ عالی:- قبلۃ الصالحین فیاض عالم جامع الشریعت والطریقت حضرت قبلہ پیر سید فیض علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ زیب سجادہ دربار عالی

سادات کرام درگاہ مقدس حضرت قبلہ سید سخی شوق الٰہی شاہ صاحب رح

دربار عالی ماڑی شریف سید سخی شوق الٰہی شاہ صاحب رح (ضلع بہاولنگر)

حضرات علمائے کرام نے جو استفتاء کا جواب عطا فرمایا ہے، وہ بالکل صحیح ہے، ایسے بدعقیدہ اور بدخیالات شخص کے پیچھے حنفی مسلمان کو نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں، ایسے بدعقیدہ لوگوں سے میل ملاقات بھی حرام ہے، ایسے لوگوں سے رشتہ کرنا بمنزلہ حرام کاری کے ہے، چونکہ حضرات علمائے احناف ان بدعقیدہ لوگوں پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں، خاندان سلسلہ چشتیہ کے تمام مریدان خاندان سلسلہ قادریہ و سلسلہ نقشبندیہ کے تمام مریدان پر فرض ہے، کہ ایسے لوگوں کو امام نہ بنایا جائے، ایسے بدعقیدہ لوگوں کے مدرسہ جات میں حنفی صاحبان مسلمانوں کو چاہیئے، کہ چندہ وغیرہ نہ دیں، ورنہ بمنزلہ حرام کے ہوگا، اور نہ حنفی مسلمانوں کے بچے ان بدعقیدہ لوگوں کے مدارس میں داخل کئے جائیں، ورنہ وہ بچے اس زہر سے تباہ ہوکر فارغ ہونگے، اعلیٰحضرت خواجہ سلطان العارفین حضرت خواجہ محمود بخش صاحب سجادہ نشین درگاہ شریف اعلیٰحضرت خواجہ نور محمد مہاروی قدس سرہ العزیز تمام چشتیہ کے پیشوا ہیں، اعلیٰحضرت مدظلہ العالی نے فتویٰ بھی دیا ہے، ایسے بدعقیدہ لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، تمام مخلصان سلسلہ کو چاہیئے کہ ان سے میل جول رشتہ وغیرہ کرنا بند کر دیا جائے، فقط والسلام ۔ الراقم خادم الفقراء و علمائے دین سید محمد فیض علی شاہ نقوی البخاری الحسینی سجادہ نشین درگاہ شریف حضرت سید سخی شوق الٰہی شاہ صاحب تحصیل چشتیاں ریاست بہاولپور ۔ ۔ ۔ ۔

مہر: ۷۸۶ — اللہ حافظ — درگاہ شریف حضرت سید سخی شوق الٰہی شاہ صاحب — حاجی سید محمد فیض علی شاہ بخاری سجادہ نشین — سال ۱۳۳۵ھ

۷ ربیع الاول شریف ۱۳۷۱ھ

ان حضرات کی فیوضات دربار مقدس شیر ربانی معدن صمدانی شیخ الاولیاء قطب ولایت پیشوائے اولیاء نقشبندی قبلہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

مفتی اعظم دربار مقدس شرقپور شریف

وہابیہ نجدیہ غیر مقلد اور وہابیہ دیوبندیہ دہلویہ اور وہابیہ نجدیہ فرقہ نیچریہ غلام خانیہ ایسے عقائد مذکورہ بالا رکھنے والے جو کہ باقی تمام اہل اسلام کو مشرک کافر کہتے ہیں، ایسے لوگ اپنے عقائد متذکرہ بالا سے اور بہ اعتبار نسبت شرک و کفر کرنے کے طرف اہل اسلام کی خود کافر و مشرک و کافر ہو چکے ہیں، باعتبار مجموعہ امرین وبہ اعتبار ہر ایک امر کے ایسے عقائد رکھنے والوں سے تمام اہل اسلام کو بچنا چاہیئے، میل جول غم شادی قبر جنازہ سب میں احتراز کریں، اور مطابق حکم قرآن مجید لا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین کے عامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں، اور ایسے لوگوں کی اقتداء کرنا نماز میں ہرگز جائز نہیں، اور ان کو مدارس اسلامی میں مقرر کرنا ظلم عظیم ہے، اور ایسے لوگوں کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ بنابریں فتوی محررہ بالا اور جواب مجیب درست ہے، اور فاضل مجیب کی سعی مشکور۔

مہر: جامعہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

حررہ محمد عبد السبحان عفی عنہ المنان مفتی مدرسہ جامعہ حضرت ولی برحق میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز مجددی نقشبندی شرقپور شریف

اس شاد عالی حضرت فیض و حی فانی نیب سجاد دربار شریف خیر پور ٹامیوالی ریاست بہاولپور

دربار عالی خیر پور شریف

الجواب صحیح۔ محمد عبد الرزاق خیر پوری۔

ارشاد مقدس قطب ربانی معدن صمدانی سلطان الاولیاء حضوری بارگاہ نبوت شیخ المشائخ قبلہ عالم حضرت پیر سید اسماعیل شاہ صاحب متعنا اللہ بفیوضاتہم العالیہ ابداً ابداً خدا تعالیٰ آپ کی عمر شریف دراز فرمائے جلوہ فرمائے

حضرت کرمانوالہ۔

یکم ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ ہجری المقدس کو مرشد عالم قبلہ عالم خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس شریف پر فخر الاولیاء مخزن جود و کرم حضرت صاحب کرمانوالہ (افاض اللہ تعالیٰ علینا من شابیب کرمہ) ۹ بجے کی گاڑی سے تشریف لائے، اس گناہگار خادم (غلام مہر علی) و دیگر اراکین انجمن حزب الرسول کو شرف خدمت نصیب ہوا، ع۔ اے کہ آمدنت باعث آبادی ما، حضرت والا نے تین روز منڈی چشتیاں شریف میں قیام فرمایا، سبحان اللہ کرمانوالے کی مبارک مجلس میں عوام وخواص کا ایک بحر مواج نظر آتا تھا اور حضور کی زیارت سے مجھ جیسے ناچیز کو بھی تین روز ظاہری و باطنی سیری حاصل ہوتی رہی، حضور کے ملفوظات شریف سے اتباع شریعت و عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گراں بہا موتی برستے تھے۔ فرمایا کہ متبع شریعت قیامت میں صدیقین کی

جماعت سے اُٹھیگا، اور فرمایا کہ بندگان خدا کی خداداد قوت کے سامنے ڈوبی بیڑیوں کو ترا دینا کوئی بڑی بات نہیں، اور فرمایا کہ اللہ تعالٰے حاضر و ناظر ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ بھی بالعلم والقدرۃ حاضر ناظر ہیں، اور فرمایا کہ بے ادبوں کا رد کرنیوالے کچھ سخت آدمی بھی ہونے چاہئیں۔

وہابیوں دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی

۱۰ ذی الحجہ کی شب کو صوفی نور محمد صاحب مرید خاص حضرت صاحب بوجہ شدت گرمی کے پنکھا ہلا رہے تھے، تو صوفی صاحب نے عرض کی کہ حضور والا۔ علمائے اہلسنت کہتے ہیں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، کہ بے ادبوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، صوفی صاحب نے مزید وضاحت کیلئے دوبارہ عرض کیا کہ حضرت! کہ اگر کوئی دیوبندی وہابی بظاہر بے ادبی نہ کرتا ہو تو پھر اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں، حضرت صاحب نے فرمایا کہ بزرگان دین کے معمولات کو بدعت و شرک کہہ دینا کوئی تھوڑی بے ادبی ہے، تو آجکل کونسا دیوبندی بے ادبی نہیں کرتا، (یعنی نماز کے معاملے میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے)

نوٹ: صوفی نور محمد صاحب چک نمبر ۱۸ نہر مراد تحصیل چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر میں رہتے ہیں، نیز واضح باد، کہ دیوبندیوں نے جو عبارات اپنے موافق حضرت والا کی طرف منسوب کر کے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے، اس کے متعلق گزارش ہے کہ حضرت والا سے ہرگز ان دیوبندیوں کے متعلق کفریہ عبارات ذکر کر کے استفسار نہیں کیا گیا، جنکی عبارات کفریہ موجود ہیں، اور بلا وجہ کسی کو کافر کہنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اگر دیوبندی سچے ہیں، تو وہ تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس کی وہ عبارات جن میں حضور سید عالم، تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی شان اقدس میں صریح توہین کی گئی ہے، حضرت والا کی خدمت میں پیش کر کے ان عبارات کی تائید میں حضرت اقدس کی کوئی ایسی تحریر حاصل کریں، جس سے ان کا مقصد حاصل ہو جائے، لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالٰے قیامت تک کوئی دیوبندی اپنے مولویوں کی عبارات کفریہ کی تائید میں حضرت والا کی کوئی عبارت پیش نہ کر سکے گا۔

از دربار مقدس حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابد آباد

بلاشک گستاخان بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم دیوبندیہ وہابیہ امام بنانے کے لائق نہیں، نہ انکی نماز نہ اُن کی اقتدا جائز بلکہ حرام، جان بوجھ کر نماز ادا کی تو کبیرہ کا مرتکب، سخت گناہگار، والعلم الحقیقی عند الملک الغفار واللہ تعالٰے ورسولہ الاعلٰی اعلم بالصواب۔

فقیر قادری محمد اعجاز ولی خان مفسر القرآن بارگاہ حضرت مخدوم داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔

(تمام حضرات مشائخ کرام کے ارشادات کی اصل قلمی کاپی بندہ کے پاس محفوظ ہے)۔

دیوبندیہ وہابیہ کے رد میں لکھی گئی کتاب صمصام قادری کا خلاصہ مع نمونہ دستخط

علمائے کرام احناف و مشائخ عظام کے مقدس عقائد کا نمونہ

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ۱۲۷۰ ہجری میں جب مولوی عبد الغنی فرزند مولوی اسمٰعیل دہلوی وغیرہ نے شورش کی اور عقائد علمائے احناف و صوفیائے عظام پر طعن تشنیع شروع کیا، اور شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں شروع کیں، تو حضرت مولانا محمود حسنی و حسینی قادری دہلوی مرحوم نے وہابیوں کے رد میں کتاب صمصام قادری لکھ کر اس میں عقائد اہل سنت وجماعت کے درج کر کے برموقعہ سالانہ عرس خواجہ خواجگان سلطان الاولیاء حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ تمام اولیائے کرام و علمائے عظام کے سامنے پیش کی تو تمام شرکاء عرس شریف نے ان عقائد کی تصدیق کی اور اس کتاب پر دستخط فرمادے، ان عقائد کا نمونہ و تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

ع۱۔ وجود با مسعود محمود و احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط صورت بشری ہی نہیں، جیسے کہ بعض متفاضل کج رائے بدکیش ناعاقبت اندیش اپنے جیسا بشر تصور کرتے ہیں، بلکہ فی الاصل وہ گوہر نورانی نور اصلی خدائے تعالیٰ عزوجل کے ہیں، اسی پر خبر دیتی ہے، حدیث انا من نور اللہ و الخلق کلھم نوری۔ (صمصام قادری صہ۹)۔

ع۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانا اور قیام کر کے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مورد ثواب و مراحم الٰہی ہے۔ (صمصام صہ۱۷)۔

ع۳۔ جو حضور کو اپنے جیسا بشر کہے وہ شیطان ہے اور اس پر کفر عائد ہوتا ہے۔ (صمصام صہ۱۰)۔

ع۴۔ مزارات پر عرس کرنا فاتحہ وغیرہ تخصیصات سب امور مستحسن ہیں، (صمصام صہ۳۰)۔

ع۵۔ اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا اور صلی اللہ علیک یارسول اللہ پڑھنا امر مستحب ہے، اور اس کا التزام افضل ہے۔ (صمصام صہ۴۲)۔

ع۶۔ علم غیب اضافی اولیائے کرام و انبیائے عظام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار رب نے دیا ہے، اور حضور کو علوم خمسہ وقت قیامت وغیرہ کا بھی علم ہے۔ صہ۵۷۔

ع۷۔ حضرات انبیائے کرام و اولیائے عظام کو عون الٰہی کا مظہر جان کر ان سے غائبانہ امداد مانگنا حیات و ممات میں ہر طرح جائز ہے۔ صہ۶۰۔

ع۸۔ وظیفہ یارسول اللہ، یا علی، یا حسین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا ہر طرح جائز ہے۔ صہ۶۱۔

دستخط مبارک تصدیق کنندگان اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(خواجہ) اللہ بخش تونسوی سجادہ نشین شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ (مولوی) نور اللہ سکنہ مہار شریف (خواجہ غلام رسول تو گیروی
(مولوی) نور بخش سجادہ نشین خواجہ نور محمد مہاروی مولوی غلام فخر الدین مہاروی (مولوی) عبداللہ المعروف بہ اللہ بخش پاک پٹنی
مولوی گنج بخش مہاروی مولوی نصیر بخش سکنہ منگھیراں مولوی غلام فرید مہاروی عبدالوہاب خیر پوری عبدالشکور خیر آبادی
مولوی محمد مہاروی امام الدین البوہری عبدالرحمن خیر پوری مولوی شرف الدین البوہری محمد اکرم سکنہ چیلے داہن
غلام فخر الدین سکنہ چیلے داہن محمود ذوالفقار تربیہ محمد عظیم سلطان احمد بنیرہ عبدالرحمن کلوری مولوی بدر الدین
گوٹھ قائم رئیس مولوی عبدالرحمن سکنہ ڈھلی علاقہ ریاست بیکانیر شیخ محمد سکنہ رحمو کا مولوی خدا بخش
بن مولوی عبداللہ ملتانی صالح محمد ملتانی حافظ جان محمد ملتانی غلام یٰسین ملتانی (مولوی) امام بخش ملتانی
(مولوی) محمد عمر تونسوی علی محمد تونسوی یار محمد سنگھڑوی محمد حسین کشوری شمس الدین سکنہ دائرہ دین پناہ
عبدالرحمن تونسوی شیخ احمد تونسوی (مولوی) الرحیم الدین ڈیرہ غازیخان قاضی محمد حسین ڈیرہ غازی خان
(مولوی) احمد تونسوی غلام فرید مہاروی قاضی غلام محی الدین سکنہ کالا باغ سرفراز ڈیرہ اسماعیل خان
(مولوی) محمد امین تونسوی غلام مرتضیٰ منگھیروی امید علی راجن پور (وغیرہ) خواجۂ خواجگان چشت اہل بہشت
حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمتہ اللہ علیہ وحضرت خواجہ غلام رسول صاحب توگیروی رحمتہ اللہ علیہ وحضرت خواجہ نور بخش صاحب مہاروی رحمتہ اللہ علیہ متعنا اللہ بفیوضاتہم فی الدنیا والآخرۃ مقدس ہستیوں کی تصدیق ہی اہل ایمان کے لئے کافی ووافی ہے، اب ناظرین کرام ہی فیصلہ فرمالیں کہ مندرجہ بالا عقائد کو شرک وبدعت کہنے والے دیوبندی وہابی کن کن ہستیوں کو مشرک کہہ کر اپنی خیر اسلامی ذہنیت کا ثبوت دے رہے ہیں ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

مفکر حریت ڈاکٹر اقبال کی نظر میں دیوبندیت تمام بولہبی است

عجم ہنوز نہ داند رموزِ دیں ورنہ ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

دیوبندی مذہب کے متعلق یہ چند صفحات سپرد قلم کرنے کے بعد ناظرین سے التماس کرتا ہوں، کہ وہ حق وباطل کا خود فیصلہ فرمالیں اور بارگاہ ایزدی میں جبین نیاز جھکا کر عرض کرتا ہوں، بار الٰہا ؎

جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو بھی ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

بندہ ابو الرضا یٰسین غلام مہر علی کفاہ مولاہ العلی بجہ منہ مہر علی گولڑوی خطیب منڈی چشتیاں شریف
ستمبر ۱۹۵۶ء

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ مہریہ مسجد نور منڈی چشتیاں شریف، ڈویژن بہاولپور (پاکستان)

اجمالی فہرست ابواب کتاب ھذا

باب چہارم (اعتقادات)

باب پنجم (تصوف)